محاسبۂ قادیانیت

- حضرت مولانا عبدالحفیظ رحمانی دیوبندی
- جناب ابوصالح عبدالصمد آزاد صدیقی
- جناب عبدالغفار خان حیدرآبادی
- حضرت مولانا عبداللطیف رحمانی
- حضرت مولانا عبداللہ امرتسری
- جناب ملا عبدالرشید رشد
- جناب مفتی عزیز الرحمن فتح پوری
- جناب فضل الٰہی شملوی
- جناب فقیر محمد ساونت واڑی کوکن
- حضرت مولانا محمد ابوالحسن سیالکوٹی

جلد ۱۷

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : محاسبہ قادیانیت جلد سترہ (۱۷)

مصنّفین : حضرت مولانا عبدالحفیظ رحمانی دیوبندی
جناب ابوصالح عبدالصمد آزاد صدیقی
جناب عبدالغفار خان حیدرآبادی
حضرت مولانا عبداللطیف رحمانی
حضرت مولانا عبداللہ امرتسری
جناب ملاّ عبدالرشید رشد
جناب مفتی عزیز الرحمٰن فتح پوری
جناب فضل الٰہی شملوی
جناب فقیر محمد ساونت واڑی کوکن
حضرت مولانا محمد ابوالحسن سیالکوٹی

صفحات : ۵۰۴

مطبع : طیب شمشاد پرنٹنگ پریس لاہور

طبع اوّل : فروری ۲۰۲۲ء

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

Ph: 061-4783486

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجمالی فہرست رسائل مشمولہ......محاسبہ قادیانیت جلد۱۷

☆......	عرض مرتب	حضرت مولانا اللہ وسایا	۴
۱......	مرزا غلام احمد قادیانی کی مراقی نبوت کے خدوخال	مولانا عبدالحفیظ رحمانی دیوبندی	۹
۲......	تعبیر رؤیائے حقانی، ہفوات قادیانی	جناب ابوصالح عبدالصمد آزاد صدیقی	۵۳
۳......	اسلامی اعلان	جناب عبدالغفار خان حیدرآبادی	۱۱۳
۴......	اشتہار مرزا محمود کی تشریف آوری اور ان کے ابا جان کا دعویٰ نبوت	حضرت مولانا عبداللطیف رحمانی	۱۳۹
۵......	مرزا کے عقائد واقوال	حضرت مولانا عبداللہ امرتسری	۱۵۵
۶......	الفرقان بین وحی الرحمٰن ووحی الشیطان بالادلۃ والبرہان وہوالنجم الثاقب	جناب ملّا عبدالرشید رشد	۱۶۵
۷......	حقیقت قادیانیت	جناب مفتی عزیز الرحمٰن فتح پوری	۲۰۵
۸......	حقیقت مرزائیت	جناب فضل الٰہی شملوی	۲۲۱
۹......	تحفہ ایمانی یعنی روئیداد مباحثہ قادیانی	جناب فقیر محمد ساونت واڑی کوکن	۲۴۱
۱۰......	بجلی آسمانی برسر دجّال قادیانی (حصہ اوّل)	حضرت مولانا محمد ابوالحسن سیالکوٹی	۲۶۷
۱۱......	بجلی آسمانی برسر دجّال قادیانی (حصہ دوم)	؍؍ ؍؍ ؍؍	۴۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

الحمد للہ و کفیٰ وسلام علےٰ عبادہ الذین اصطفٰے . امابعد!

قارئین کرام! لیجئے حق تعالیٰ شانہ کے فضل واحسان سے ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ کی سترھویں (۱۷) جلد پیش خدمت ہے۔اس میں:

۱…… مرزاغلام احمد قادیانی کی مراقی نبوت کے خدوخال:

یہ کتاب شیخ الہند اکیڈمی دیوبند کے محقق جناب عبدالحفیظ رحمانی کی مرتب کردہ ہے جو مئی ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئی۔ جب کہ ۱۷؍مارچ ۲۰۰۴ء کو لکھی گئی ہے۔اس میں انتالیس ذیلی عنوانات قائم کر کے ملعون قادیانی کی حالت واقعی مراقی دکھائی گئی ہے۔

۲…… تعبیر رؤیائے حقانی، ہفوات قادیانی:

اشاعت اوّل ذیقعدہ ۱۳۳۴ھ مطابق ستمبر ۱۹۱۶ء میں اس کے ٹائٹل پر بدیں الفاظ تعارف لکھا گیا۔ ’’کتاب ہذا میں رسالہ اسرار نہانی کا محققانہ اور مفصل جواب دیا گیا ہے اور اعلیٰ حضرت شاہ فضل رحمٰن قبلہ اور مولانا ابواحمد سید محمد علی صاحب مدظلہ کے خوابوں پر ایسی مدلل بحث کی گئی ہے کہ معترضین کے دانت کھٹے کر دیئے گئے ہیں اور بتلایا گیا ہے کہ اگر نعوذ باللہ بدلیل ان کے اس خواب کو شیطانی اثر سے تعبیر کیا جائے تو جناب رسول کریم ﷺ روحی فداہ اور صحابہ کرام ؓ اور شیخ المشائخ حضرت مخدوم الملک شرف الدین بہاری وغیرہ پر بھی یہ اعتراض لازم آوے گا۔‘‘

مطبع مجیدی کانپور میں جناب محمد عبدالمجید کے اہتمام سے یہ کتاب شائع ہوئی۔اس کے پہلے ایڈیشن کے کل صفحات ۴۷ تھے۔

یادرہے کہ اس کتاب کی عرصہ تیس چالیس سال سے تلاش تھی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد شاہ عالم گورکھپوری کو جزائے خیر دیں کہ آپ نے دارالعلوم کے کتب خانہ میں محفوظ کتب خانہ مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری سے اس کتاب کا ای میل سے فوٹو بھجوا کر ممنون احسان فرمایا۔ یہ کتاب جناب ابوصالح عبدالصمد آزاد صدیقی کی تالیف کردہ ہے۔ ہمارے مخدوم ومخدوم الصلحاء والعلماء عارف ربّانی مولانا ابواحمد سید محمد علی مونگیری نے قادیانیت کے خلاف تحریری وتقریری معرکہ برپا کیا تو قادیانیت تتّے توّے پر رقص کناں ہوگئی۔ان کی کھوپڑیاں

بدکلامی وفحش گوئی کے گودام اور ان کی زبانیں گٹروں کے ڈھکن ہوگئے۔ ادھر قادیانی زبان کھلتی، ادھر بدبو کے بھبھو کے دنیا کے دماغوں کو اپنی سڑاند سے متعفن کر دیتے۔ اس کیفیت کا ایک نام ''اسرار نہانی'' ہے جو حکیم خلیل ملعون قادیانی نے لکھی۔ اس ''اسرار نہانی'' کا جواب یہ کتاب ہے۔ آپ پڑھیں گے تو محسوس کریں گے کہ اس زمانہ میں صرف ملعون قادیان نہیں، اس کا ہر شتونگڑہ وبچونگڑہ بچھو کی نیش زنی اور زنبور کی ڈنگ زنی میں مصروف بکارتھا۔ کروڑہا کروڑ رحمتوں کا نزول ہو ان مقدس ارواح پر جنہوں نے انگریز کے زمانہ میں اس کے پالتو گروہ ملعون قادیانیت کے عفریت کو بوتل میں بند کر دیا۔ ایک سو سات سال قبل کی کتاب کی اشاعت پر ہمیں کتنا روحانی سکون میسر آیا ہے، اس کا کوئی صاحب ذوق ہی اندازہ کر پائے تو شکریہ۔

۳...... **اسلامی اعلان (عاشقان سید الکونین وپیروان رسول الثقلین ﷺ کو ضروری اطلاع):**

یہ رسالہ آج سے کم از کم ایک صدی قبل جناب محمد عبدالغفار خان نے فیض منزل ریذیڈنسی بازار حیدرآباد دکن سے شائع کیا۔ اوّل میں قادیانی عقائد، علماء اسلام کے فتاویٰ جات بابت قادیانی گروہ، اس کے بعد قادیانیوں کے رد میں علماء کرام کی اس زمانہ میں لکھی گئی چوالیس کتب کا جامع تعارف ہے۔ قادیانی مبلغین ورسائل کے نام ہیں، جن سے مسلمانوں کو بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ بڑے سائز کے پندرہ صفحات پر مشتمل یہ اشتہار بصورت کتابچہ شائع ہوا۔ اب کمپیوٹر پر چوبیس صفحات پر مکمل ہوا ہے۔ الحمدللہ! کہ ایک صدی قبل کی امانت آج ایک صدی بعد کے عاشقان مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں ہاتھ پہنچانے کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ یہ رسالہ بھی مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری کے کتب خانہ محفوظ در کتب خانہ دارالعلوم دیوبند سے فوٹو کرا کر مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے ارسال فرما کر ممنون احسان کیا ہے۔

۴...... **اشتہار مرزا محمود کی تشریف آوری اور اُن کے ابّا جان کا دعویٰ نبوت:**

مرزا محمود قادیانی بہار کے دورہ پر جانے والے تھے۔ اس کی متوقع آمد کو سامنے رکھ کر مولانا عبداللطیف رحمانی نے یہ پمفلٹ شائع کر کے تقسیم عام کرایا کہ اگر ہے ہمت تو ملعون قادیان کے انکار ختم نبوت اور خود اس کے دعویٰ نبوت پر گفتگو اور مناظرہ کے لئے تیار ہو کر آنا۔ اس پمفلٹ میں ممکنہ جو مرزا محمود پر سوالات دوران مناظرہ کئے جانے تھے، وہ لکھ دیئے کہ ہے ہمت تو ان سوالات کے جوابات کی تیاری کر کے آنا۔ اس پمفلٹ سے مرزا محمود کو بہار آمد کی دعوت دینے والے قادیانی سورماؤں پر کیا گزری ہوگی، ایسا ان کے رنگ میں بھنگ ڈالا کہ ان کی رنگت پھیکی اور شکلیں بھیگی بلّی ہوگئیں۔

مولانا مفتی عبداللطیف رحمانی مونگیری (وفات: دسمبر ۱۹۵۹ء) قدیم علماء کی اہم اور آخری یادگار تھے۔ آپ مولانا لطف اللہ علی گڑھ کے شاگرد، مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی کے مرید مولانا محمد علی مونگیری کے ہم عصر اور مولانا سید سلمان ندوی کے استاذ تھے۔ آپ مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے قائم کردہ مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ میں بھی پڑھاتے رہے۔ آپ کی تین کتابیں: (۱)اغلاط ماجدیہ، (۲) تذکرہ یونس علیہ السلام، (۳) چشمہ ہدایت۔ ردقادیانیت پر احتساب قادیانیت جلد۱۹ میں ہم نے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اب (۴) ’’اشتہار مرزامحمود کی تشریف آوری‘‘ محاسبہ قادیانیت کی جلد۱۷ میں ہم شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

اتفاق دیکھئے کہ احتساب قادیانیت کی جلد۱۹ میں مولانا میرابراہیم سیالکوٹی اور مولانا عبداللطیف رحمانی کے رسائل ردقادیانیت پر ایک ساتھ شائع کئے۔ اب محاسبہ قادیانیت جلد۱۶ میں مولانا میرابراہیم اور جلد۱۷ میں مولانا عبداللطیف رحمانی کے باقی ماندہ ردقادیانیت پر رسائل شائع ہورہے ہیں۔ احتساب قادیانیت جلد۱۹ میں بھی دونوں بزرگ ساتھ ساتھ تھے۔ اب محاسبہ کی جلد۱۶ اور جلد۱۷ میں بھی ساتھ ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فقیرراقم کو بھی آخرت میں ان دونوں حضرات کا ساتھ نصیب فرمادیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز. آمین برحمتک یا ارحم الراحمین!

۵...... **مرزا کے عقائد واقوال:**

یہ رسالہ مولانا محمد عبداللہ امرتسری کا مرتب کردہ ہے۔ رسالہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ملعون قادیان کو دعوت اسلام کے نکتہ نظر سے اس کے زمانہ حیات میں لکھا گیا تھا۔ آج سے ایک صدی قبل کا یہ رسالہ بھی مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری کی لائبریری سے نقل لے کر مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے ارسال فرمایا ہے۔

۶...... **الفرقان بین وحی الرحمن ووحی الشیطان بالادلة والبرھان وھو النجم الثاقب:**

جناب حکیم ملاّ عبدالرشید رشد بن حکیم محمد ملاّ نواب مرحوم صفر۱۳۳۵ھ مطابق دسمبر ۱۹۱۶ء میں یہ نظم مسدس میں نظم کی گئی۔ اس کی وضاحت کے لئے ذیل میں حواشی لکھے گئے۔ مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری کی لائبریری سے نقل ارسال فرمائی جو اس جلد میں شامل اشاعت ہے۔

۷...... **حقیقت قادیانیت:**

مفتی عزیز الرحمٰن صاحب فتح پوری مدرسہ دارالعلوم امدادیہ میمن واڑہ روڈ بمبئی سے ۱۶؍فروری ۱۹۸۹ء کو شائع ہوا۔ مولانا شاہ عالم گورکھپوری کے توسط سے موصول ہوا جسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۸...... **حقیقت مرزائیت:**

جناب فضل الٰہی آرمی شملہ میں سٹور کیپر تھے۔ انہوں نے ستمبر ۱۹۱۹ء میں یہ رسالہ لکھا جس میں ملعون قادیان کے تضادات کو باحوالہ نقل کیا گیا ہے۔

۹...... **تحفہ ایمانی یعنی روئیداد مباحثہ قادیانی:**

ساونت واڑی کوکن میں ۳۰؍اکتوبر ۱۹۲۵ء کو مولانا عبدالشکور لکھنوی مناظر اسلام کے روشن علی قادیانی سے مباحثہ کی روئیداد جناب فقیر محمد صاحب نے قلمبند کی ہے۔ حضرت مولانا سید مرتضٰی چاندپوری کی لائبریری دارالعلوم دیوبند سے حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے اس کا فوٹو ارسال فرمایا ہے جو محاسبہ قادیانیت کی جلد ہذا (۱۷) میں شامل اشاعت ہے۔

۱۰...... **بجلی آسمانی برسر دجّال قادیانی:**

پنج گرائیں ضلع سیالکوٹ کے ایک عالم دین مولانا محمد ابوالحسن تھے، جنہوں نے بخاری شریف کی شرح بھی لکھی۔ ۱۹۰۱ء میں ردقادیانیت پر آپ کی کتاب ’’بجلی آسمانی برسر دجال قادیانی‘‘ شائع ہوئی۔ مصنف نے یہ کتاب مرزا قادیانی کی زندگی میں تحریر کی۔ اس کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ ۱۱۶ صفحات ۱۹۰۱ء میں اور دوسرا حصہ ۱۰۸ صفحات پر مشتمل ۱۹۰۴ء میں مکمل ہوا۔ کل ۲۲۴ صفحات ہیں۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ چند سطری اردو عبارت لکھ کر اس کی پنجابی اشعار میں تشریح کرتے ہیں۔ پہلے حصہ میں تین سو قادیانیوں کو جوابات دیئے ہیں۔ پنجابی اشعار پر مشتمل یہ کتاب ردقادیانیت کے سلسلہ میں منفرد شان اپنے اندر رکھتی ہے۔

یاد رہے مصنف کا نام ’’محمد ابوالحسن‘‘ ہے۔ پہلے مصنف نے خود کتاب شائع کی، پھر ناشر نے حق تصنیف لے کر شائع کیا۔ ناشر کا نام بھی ابوالحسن محمد عبدالکریم ہے جو تاجر کتب ہیرا منڈی لاہور تھے۔ انہوں نے دوسرا ایڈیشن ۱۹۰۶ء میں شائع کیا۔

مجلس کی لائبریری میں یہ کتاب عرصہ سے موجود تھی۔ احتساب قادیانیت پر جب کام شروع ہوا تو ابتدائی دور سے ہی اس کتاب کو شائع کرنے کا خیال تھا۔ کئی بار فوٹو بھی کرائے، لیکن اس پر کام کرنے کا حوصلہ اس لئے نہیں پڑتا تھا کہ کتاب پنجابی زبان میں تھی، وہ بھی اشعار میں

اور ایک سو سولہ سال قدیم کتاب، گھنی کتابت، کاغذ خستہ اور ضعیف، حواشی پر حوالہ جات ایسے پیچیدہ کہ کام کرنے کا حوصلہ ہی نہیں پڑتا تھا۔ ربع صدی تک اس لئے اس کا چھپنا ملتوی رہا۔ اب دوستوں نے ہمت کر کے اﷲتعالیٰ کے فضل احسان اور توفیق سے کام شروع کیا اور اپنی محنت کی کشتی کو کنارے پر جا اتارا۔ اتنی قدیم اور ضخیم کتاب کے دوبارہ شائع ہونے پر انتہائی خوشی ہے۔

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد (۱۷) میں دس حضرات کی دس کتابیں و رسائل:

۱......	مولانا عبدالحفیظ رحمانی دیوبند	کی	۱	کتاب
۲......	جناب ابوصالح عبدالصمد آزاد صدیقی	کی	۱	کتاب
۳......	جناب عبدالغفار خان حیدرآبادی	کا	۱	رسالہ
۴......	مولانا عبداللطیف رحمانی	کا	۱	رسالہ
۵......	مولانا عبداﷲ امرتسری	کا	۱	رسالہ
۶......	جناب ملّا عبدالرشید رشد	کا	۱	رسالہ
۷......	مفتی عزیزالرحمٰن فتح پوری	کا	۱	رسالہ
۸......	جناب فضل الٰہی شملوی	کا	۱	رسالہ
۹......	فقیر محمد ساونت واڑی کوکن	کا	۱	رسالہ
۱۰......	مولانا محمد ابوالحسن سیالکوٹی	کی	۱	کتاب

گویا دس حضرات کے کل ۱۰ کتب و رسائل

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد (۱۷) میں محفوظ ہوگئے۔ اس جلد کی یہ امتیازی شان ہے کہ چند ایک کے علاوہ باقی تمام کتب و رسائل ایک صدی سے بھی قبل کے ہیں اور بعض تو ملعون قادیان کی زندگی میں شائع ہوئے۔ مؤخرالذکر کتاب میں مصنف نے پیش گوئی کی کہ مسیح علیہ السلام نے نزول کے بعد حج وعمرہ کرنا ہے۔ جب کہ ملعون قادیان خودساختہ مسیح کو مکہ ومدینہ کی حاضری نصیب نہ ہوگی۔ چنانچہ ایسے ہوا اور ملعون قادیان فی النار والسقر ہوا۔ مکہ ومدینہ کی زیارت سے محروم ہی رہا۔ مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی، مولانا قاضی محمد سلمان منصورپوری کے بعد یہ تیسرے شخص ہیں جنہوں نے مرزاقادیانی کی زندگی میں یہ پیش گوئی کی۔ ان تینوں حضرات کی حق تعالیٰ نے پیش گوئی پوری کر کے ملعون قادیان کو جھوٹا کردیا۔ اس جلد کی اشاعت پر بہت ہی خوشی ہو رہی ہے۔

الحمد ﷲ علٰی ذالک حمداً کثیراً طیباً!

محتاج دعاء: فقیر اﷲ وسایا، ملتان

۸/جمادی الثانی ۱۴۴۳ھ، ۱۲/جنوری ۲۰۲۲ء

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

مرزا غلام احمد قادیانی

کی

مراقی نبوت کے خدوخال

مولانا عبدالحفیظ رحمانی دیوبندی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
حرف منصف	۱۱	نبیوں کے کام	۱۲
نبیوں کی زندگی	۱۲	آخری نبی	۱۳
انبیاء کی سیرت	۱۵	احادیث کی برتری	۱۶
اسود عنسی	۱۷	مراق کیا ہے؟	۱۷
مرزا کا مراق	۲۰	بیوی بھی مراقی	۲۱
بیٹا مراقی	۲۲	مراقیوں کی حرکتیں	۲۲
مرزا کے گھر کی شہادت	۲۴	مراقی دورہ	۲۴
اوپر نیچے کی بیماریاں	۲۶	مراقی کرشمے	۲۶
مراقی نبوت کا کمال	۲۷	انگلی کاٹ لی	۲۸
مرزا کو حمل ہوگیا	۲۹	الٹے سیدھے بٹن	۳۱
مرزا نے غرارہ پہنا	۳۲	مرزا کی شراب نوشی	۳۳
عشقیہ اشعار	۳۴	مرزا افیون کھاتے تھے	۳۵
افیون سے مراق بڑھا	۳۶	روغن بادام اور مشک وعنبر	۳۷
مرزا کی نامردی	۳۹	پچاس مردوں کی طاقت	۴۰
خدمت گار عورتیں	۴۱	کئی زینب	۴۲
مرزا کی جلیبیاں	۴۲	اجنبی عورتوں سے اختلاط	۴۳
عورتوں کی امامت	۴۴	زانیہ عورتوں سے	۴۵
زنا جرم نہیں	۴۶	بیٹی ہوس کا نشانہ	۴۷
اغلام بازی	۴۷	مرزا نے زنا کیا	۴۹
محمدی بیگم کا قصہ	۴۹	ہیضہ سے موت	۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف منصف

’’مرزاغلام احمد قادیانی کی مراقی نبوت کے خدوخال‘‘ حاضر ہے، قادیانی فتنہ کے خلاف اہل علم نے بہت کچھ لکھا ہے اور لکھنے لکھانے کا سلسلہ ہنوز جاری ہے اور میرا خیال ہے کہ جب تک قادیانی فتنہ (جو اسلام کی بیخ کنی کررہا ہے) اپنی موت آپ نہیں مرجائے گا، اس وقت تک اہل علم اس کا سر کچلتے رہیں گے۔

راقم الحروف نے قادیانی فتنہ کا مطالعہ ایک دوسرے ہی زاویہ نظر سے کیا ہے۔ اس میں مرزاغلام احمد قادیانی کا مراق، اطباء کی نظر میں مراق، مراق کی کیفیات، مرزا کی گھریلو زندگی، مرزا کی بدکرداریاں اور اس کے جنون ومراق پر دلچسپ بحث ملے گی۔ اس کتاب میں مراق کے ساتھ مرزا کی متعفن زندگی کے ان پہلوؤں کو طشت از بام کیا گیا ہے۔ جو انسانی معاشرہ میں انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ ایسی گندی زندگی گزارنے والا شخص اگر نبوت کا دعوے دار ہو تو اس کو مراق کی بڑ نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے گا۔

میں نے ضرورت محسوس کی کہ اہل علم حضرات نے اگر اس پہلو پر توجہ نہیں فرمائی ہے تو کسی حد تک اس کمی کو پورا کردوں۔ ہوسکتا ہے کہ میری یہ تحریر سلیم الفطرت انسانوں کے لئے سرمۂ چشم بصیرت ثابت ہو اور ختم نبوت کے محافظین میں نام آجائے اور خاتم النّبیین نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوجائے۔ (قدر اللہ)

آخر میں مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں، جنہوں نے کتابوں کی فراہمی میں ہر ممکن تعاون کیا۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کہ رد قادیانیت کے سلسلہ میں ان کی تگ ودود دیکھ کر یہ رسالہ لکھنے کی تحریک میرے اندر پیدا ہوئی۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء! ہزار شکریہ کے مستحق مولانا صدرالزماں صاحب کیرانوی بھی ہیں جنہوں نے اس رسالہ کی اشاعت کو بصد مسرت قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کو شرف قبول عطاء فرمائیں اور میری نجات کا ذریعہ بنادیں۔ آمین!

عبدالحفیظ رحمانی محقق شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

۲۸؍ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ، بمطابق ۷؍مئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین!

نبیوں کے کام

دنیا نے اپنی مادی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انبیاء ورسل کو دیکھا اور خودساختہ نبیوں کو بھی یعنی سچے اور جھوٹے نبی، سچے نبیوں نے دعویٰ نبوت کے ساتھ اللہ کے احکام بتائے اور دنیا کے سامنے اپنی صاف ستھری، پاکیزہ زندگی پیش کی اور جب اللہ کی مصلحت ہوئی تو اپنے برگزیدہ نبیوں کی تائید میں انہونی اورانوکھی چیزیں بھی ان کے ذریعہ پیش کرادیں۔ یہ تائید ربانی ہر نبی کو حاصل رہی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور ید بیضا وغیرہ سے تائید حاصل ہوئی تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہواؤں اور جنوں پر قبضہ دے دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اندھوں اور کوڑھیوں نیز مردوں کو باذن اللہ زندہ کرنے کا اعجاز بخشا تو نبی آخر الزمان ﷺ کی تائید ہزاروں معجزات سے فرمائی۔ کسی کسی کو اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتاب سے بھی نوازا۔ کسی نبی ورسول نے اپنے دست مبارک سے کوئی کتاب نہیں لکھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات کی تختیاں عطاء کی گئیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عنایت ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانی کتاب انجیل مرحمت فرمائی۔ سب سے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو قرآن مجید عطاء کیا گیا۔ یہی آخری رسول اور یہی آخری الہامی کتاب ہے۔ اب نہ کسی کو تاج نبوت سے سرفراز کیا جائے گا اور نہ کوئی آسمانی کتاب اتاری جائے گی۔ نبوت کا دروازہ رہتی دنیا تک کے لئے بند کردیا گیا۔

نبیوں کی زندگی

مشاہدات وتجربات اور دنیا بھر کے نامور مصلحین اور فلاسفروں کے حالات زندگی بھی یہ یقین دلاتے ہیں کہ نبیوں جیسی پاکیزہ، صاف وشفاف اور بے غبار زندگی کسی مصلح وفلاسفر کی نہیں رہی۔ زندگی کی پرپیچ راہوں میں یہ نامور بھٹکے ضرور ہیں، کوتاہیاں بھی سرزد ہوئیں ہیں جب کہ نبیوں کی زندگی بالکل نمونہ عمل ہے جس میں ناہمواری کا کہیں نام ونشان نہیں، خلوت وجلوت دونوں میں یکسانیت، سماجی اور گھریلو زندگی میں برابری، نہ وہاں انگلی اٹھانے کی گنجائش اور نہ یہاں موشگافیوں کا راستہ، انسانیت کے وہ اعلیٰ نمونے جن کا تصور بھی

مشکل وہ ہمہ وقت نظروں کے سامنے، یہ نمونے اور یہ اعلیٰ اخلاقی قدریں رفتار ہو یا گفتار، نشست ہو یا برخاست، ملاقات ہو یا وداع، خرید وفروخت ہو یا معاملہ داری، میدان کارزار ہو یا میدان امن وآشتی، ریاضت وعبادت کا زاویہ ہو یا حقوق انسانی کی ادائیگی، غرضیکہ ہر گوشہ زندگی میں نظر آتی ہیں۔ عقل ودانش کا تقاضا ہے کہ جب اس طرح کے پاکیزہ نمونے دنیا دیکھ چکی ہے تو اس آخری نبی کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے گا اس کی زندگی کو دنیا اسی آئینہ میں دیکھے گی جو پہلے سے تیار دنیا کے سامنے ہے۔ اگر اس آئینہ میں ذرا بال بھی پڑ گیا تو نبوت داغ دار ہو جائے گی اور کوئی سلیم الفطرت آدمی اس نبوت کو قبول نہیں کرے گا۔

آخری نبی

ایک نبی کو دیکھنے کے بعد دنیا نے دوسرے نبی کو دیکھا اور دیکھتی ہی چلی آئی، یہاں تک کہ ایک عفت مآب شخص نے اعلان کر دیا کہ میں سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی ہوں، مجھے اچھی طرح دیکھ لو۔ میری زندگی کھلی ہوئی کتاب ہے۔ اعمال وکردار کے ایک ایک گوشے پر نظریں جمالو۔ دیکھو تمہارے تصورات سے بلند وبالا میری زندگی ہے یا نہیں؟ ہاں یہ بھی دیکھ لو کہ میرے شبانہ روز کے اعمال ہی فلاح وبہبود کی ضمانت ہیں۔ ان سے جو بھی انحراف کرے گا یا نیا نقشۂ زندگی مرتب کرے گا اس کی خیر نہیں۔ وہ سکون بخش اعمال کو اپنے اختراع وایجاد سے ایسا کچھ بنا دے گا جو سکون واطمینان کو غارت کر دے گا۔

دنیا اس طرح کے نجانے کتنے مصلحوں اور ریفارمروں کو دیکھ چکی ہے جو اپنے وضع کردہ لائحہ عمل پر خود ہی عمل نہ کر سکے لیکن اللہ کے برگزیدہ بندوں نے جو معبود حقیقی کے احکام بتائے ان کو عملی جامہ پہنا کر بھی دکھایا اور وہ بندگان خاص زندگی کے نازک سے نازک موڑ پر بھی بہکے نہیں، پائے صدق وصفا میں لغزش نہیں آئی۔ نظروں نے دھوکہ نہیں کھایا، دامن تقدس اس طرح محفوظ رہا کہ اس کی پاکیزہ خوشبو سے مشام جاں آج بھی معطر ہوئے جاتے ہیں۔ انہیں کے اعمال وتعلیمات سے آج بھی دنیا مستفید ہو رہی ہے اور کل بھی یہی ابدی روشنی کام آئے گی، جی تو یہی چاہتا ہے کہ اس موقعہ پر چند مقدس ہستیوں کے ان روشن واقعات کی طرف اشارہ کر دیا جائے جو ہزار بار پڑھنے کے باوجود تازہ بہ تازہ ہیں ان کو پڑھ کر روحانیت جھومنے لگتی ہے اور دامن عفت کی خوشبو سے فضا معطر ہو جاتی ہے۔

دیکھئے یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، ابھی نبوت سے سرفراز نہیں ہوئے لیکن ہمدردی وتعاون، خدمت مروت اور عفت نظر پر پہرہ لگا ہوا ہے۔ نہ قدم بہک سکتے ہیں نہ ہی نظر خطاء کر سکتی ہے۔ مدین کے پنگھٹ سے قریب تھکے ہارے ہوئے بیٹھے ہیں، اجنبی ماحول، اجنبی لوگ، یکا یک نظر دو خواتین پر پڑتی ہے جو پانی پلانے والوں سے الگ کھڑی ہوئی ہیں کہ جب پنگھٹ خالی ہوگا تو ہم بھی پانی پلالیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رگ انسانیت پھڑکی اور آگے بڑھ کر ان خواتین سے پوچھ لیا کہ تم یہاں کیوں آئی ہو؟ کیا کوئی مرد گھر میں نہیں ہے؟ ان کا جواب سن کر مطمئن ہوگئے اور ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا اور وہ چلی گئیں، باپ نے قبل از وقت پہنچنے کی وجہ پوچھی تو قصہ سنا دیا۔ بوڑھے باپ کو حیرت ہوئی کہ یہ سلوک وہمدردی تو یہاں عجوبہ ہے۔ کہاں کس کو کس سے ہمدردی ہے؟ پورا ماحول انسانیت کے سبق سے ناآشنا ہے۔ بلاشبہ یہ کسی دوسری جگہ کا فرشتہ صفت انسان ہے۔ چنانچہ بوڑھے باپ نے بلا بھیجا۔

اور سنئے! یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں چڑھتی ہوئی جوانی جو دیوانی ہی ہوتی ہے، ان کو خلوت اور بے خطر خلوت بھی میسر ہے، لطف اندوزی کے سارے سامان بھی موجود، نازک ادائیوں اور عشوہ طرازیوں سے ماحول رومان رنگیز ہے، دعوت صرف اداؤں تک محدود نہیں، دست نازک بھی دراز ہوچکے ہیں، لیکن قربان جائیں اس پیکر عصمت پر جس کا نام یوسف ہے۔ اس نے دامن عفت اس طرح بچایا کہ اس کا ایک تار بھی داغ دار نہیں ہوا۔ پھر اس پاک دامنی کی سزا بھی جھیلی اور صلے میں نبوت کا اعزاز بھی ملا۔ سزا ہوس کی دیوی نے دلائی اور انعام عزت وناموس کے بچانے والے خدا نے دیا۔

یہ نبی آخرالزمان ﷺ ہیں، خلق مجسم اور رحمت عالم، امن وسلامتی کے پیغام بر، انسانیت کے محسن، ابھی تاج نبوت سے سرفراز نہیں ہوئے، دن بچپن اور جوانی کے ہیں، ماحول کفر وظلمت کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا، کوئی مجلس شراب وکباب اور عیش کوشیوں سے خالی نہیں۔ بدکاریوں کے علانیہ فخریہ تذکرے، قتل وقتال کی گرم بازاری غرضیکہ ہر قسم کی انسانیت کش بیماریاں گھر گھر میں موجود، ان کی نگاہیں پڑتی ہیں تو صرف ایک پر، جس نے اس ماحول کی ظلمتوں سے خود کو دور رکھا تھا، مکہ کی گلیوں میں اس کی امتیازی شان کے چرچے ہوتے تھے، بوڑھے بھی اخلاق حمیدہ کا احترام کرنے پر مجبور تھے۔ کبھی کسی کی نگاہ میں کوئی اخلاقی کمزوری

آئی ہی نہیں تھی اور یہی مکہ کے باشندے جب دعوت توحید سن کر بوکھلائے اور ذات گرامی کے بدترین دشمن ہوگئے۔ تب بھی اخلاقی الزام عائد کرنے کی جرأت نہیں ہوئی جب کہ فداہ ابی وامی! نے اپنی پاک زندگی کو چیلنج کے طور پر پیش کر دیا تھا۔ پھر الزام تراشی کی ہمت نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ مکہ والے جانتے تھے کہ چاند پر تھوکا ہوا تھوک اپنے ہی منہ پر آئے گا۔ بھلوں کو عیب لگانا کوئی مذاق نہیں۔

انبیاء کی سیرت

انبیاء علیہم السلام کی سیرت مبارکہ میں انبیاء علیہم السلام کا یہ وصف بھی نمایاں نظر آتا ہے کہ وہ سلیم الفطرت، صحیح الدماغ اور متناسب الاعضاء ہوتے ہیں ان میں کوئی ایسا جسمانی عیب نہیں ہوتا جس پر انگشت نمائی کی جاسکے۔ ان کے علاوہ اور بہت سے نمایاں اوصاف ہوتے ہیں جو عام انسانوں میں نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ موزوں ومناسب ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام تمام انسانی خوبیوں کے بہترین مجموعہ ہوتے ہیں اور نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے تو ''آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری'' کہنا ہی انصاف کا تقاضا ہے۔

شجاعت وجواں مردی، عزم وحوصلہ اور جرأت وبے باکی تو نبوت کے لئے لازمی اوصاف ہیں ورنہ تبلیغ ودعوت کا حق ادا نہیں ہوگا۔ ان مسلمات کو ذہن میں تازہ رکھتے ہوئے آیئے پوری دیانت داری، حاضر دماغی اور سنجیدگی سے دیکھیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص نظر آتا ہے جس میں کم وبیش یہ اوصاف حمیدہ نظر آتے ہوں، تاریخ انسانی کے اس ڈیڑھ ہزار سالہ دور میں کوئی شخصیت ایسی ملتی ہے جو ان تمام خوبیوں کا مجموعہ ہو۔ اگر کوئی ہے تو وہ کون ہے؟ کیا اس کی بھی سیرت اسی استناد کے ساتھ تاریخ کے اوراق میں ملتی ہے جو نبی آخرالزمان ﷺ کی سیرت کا خاصہ ہے۔ بات اندر کی ہو یا باہر کی۔ اس کا بیان کرنے والا کون ہے؟ اس کے حالات زندگی کیا ہیں؟ قابل اعتبار بھی ہے یا نہیں؟ کبھی وہ جھوٹ بھی بولا ہے یا نہیں؟ ایسا نہ ہو کہ اس نے تفریح ولطف اندوزی کے لئے گفتگو میں جھوٹ کی آمیزش کر دی ہو؟ کہیں کھڑے کھڑے کھانے لگا ہو؟ سر راہ ٹھٹھا لگا رہا ہو، مشکوک کردار کے لوگوں کے ساتھ نشست وبرخاست رہی ہو۔ اگر ان میں سے کوئی بات رہی ہو تو وہ

ساقط الاعتبار ہے، اس کی بات ہی نہیں مانی جائے گی خواہ وہ بظاہر نہایت خداترس اور عبادت گزار ہو۔ ہاں! یہ بھی دیکھ لیا جائے کہ اس کی یادداشت اچھی ہے یا نسیان کا شکار ہے، اس کا دماغی توازن ہمہ وقت صحیح رہتا ہے یا کبھی کبھی توازن بگڑ جاتا ہے۔ اس طرح کے بہت سے اصول وضوابط ہیں جن کا پابند ہی قابل اعتبار ہوگا۔

احادیث کی برتری

کیا دنیا کی تاریخ میں ایسی کوئی کتاب اور سوانح لکھی گئی ہے جس کی صحت کو شک وشبہ سے بالاتر رکھنے لئے اتنا اہتمام کیا گیا ہو، جواب نفی میں ہی ملے گا کہ ہماری نظر میں کوئی ایسی تاریخی کتاب اور سوانح نہیں ہے جو اس قدر اہتمام سے مرتب کی گئی ہو اور وہ ہر طرح شبہات سے بالاتر ہو۔ لیکن میں اس موقعہ پر بلاخوف تردید یہ بھی کہتا ہوں کہ کوئی عام سوانحی کتاب کسی مصلح وریفارمر پر پڑھ لیجئے جس کی زندگی انسانیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتی ہو۔ آپ درماندہ وعاجز ہوکر یہی کہیں گے کہ انبیاء علیہم السلام کی صاف ستھری اور پاکیزہ زندگی کی نظیر نہیں ملتی۔

یہ تو وہ مصلحین ہیں جنہوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور ان میں ذہنی فتور اور دماغی بیماری نہیں تھی۔ آیئے! اب ان مدعیان نبوت پر نظر ڈال لیں، جنہوں نے پوری قوت کے ساتھ نبوت کا دعویٰ کیا۔ ان میں ایک مسیلمہ کذاب بھی ہے جس نے نبی آخرالزماں ﷺ کے عہد مسعود ہی میں نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا اور ایسی شورش برپا کر دی تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی سرکوبی کے لئے جنگ کرنی پڑی۔ یہ فتنہ فرو ہوا، اور اس تاریخی صداقت کی داد دیجئے کہ کذاب اس کے نام کا جزو بن گیا۔ آج بھی کوئی شخص اس کو صرف مسیلمہ کذاب کہتا ہے۔ یہ بھی تاریخ نبوت میں ایک عجوبہ ہے کہ ایک عورت نے بھی اس دور میں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اس سے پہلے کسی خاتون نے دعویٰ نبوت کی جرأت نہیں کی تھی۔ اس کو یہ نبوت ایسی راس آئی کہ اپنے ہم جنس مسیلمہ کذاب سے شادی رچالی، یعنی مردانہ اور زنانہ دونوں نبوتیں ایک ہی گھر میں جمع ہوگئیں۔ نام تھا سجاح بنت خویلد، ان دونوں مدعیان نبوت کی زندگی کیسی تھی؟ وہی جو عام لوگوں کی ہوتی ہے، اس لئے دونوں کی نبوت ان کے ساتھ ہی دفن ہوگئی، تاریخ نے جھوٹے مدعیان نبوت کے طور پر ان کے ناموں کو محفوظ رکھا ہے۔

اسود عنسی

لیجئے! اسی دور کے دو نام اور بھی سن لیجئے، اسود عنسی اور طلیحہ بن خویلد، ان کے بھی چراغ نبوت پھونکوں سے بجھ گئے، اعلان کے صلے میں صرف لعنتیں ہی آئیں۔ افسوس اس پر ہے کہ ان مدعیان نبوت کے حالات زندگی تاریخ نے بیان نہیں کئے، اگر ان میں کوئی امتیازی وصف ہوتا تو تاریخ ضرور اس کا ذکر کرتی، معلوم ہوا کہ کوئی ایسی خوبی تھی ہی نہیں جو تاریخ کا جزو بنتی اور تاریخ کا قاری اس کو سراہتا۔

چونکہ نبوت سب سے بڑا اور پاکیزہ اعزاز ہے وہ بھی خالق کائنات کی طرف سے اس لئے بہت سی طبیعتیں مچلیں کہ نہ سہی خدائی نبوت، ہوسکتا ہے اپنی اختراعی نبوت کا سکہ چل جائے اور دنیا ہی میں سنور جائے لیکن دنیا نے اختراعی نبوتوں کو قبول نہیں کیا اور یہ اپنی موت آپ مرگئیں۔ ادھر ایک طویل مدت سے اپنے پیش روؤں کا آغاز وانجام دیکھ کر کسی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ البتہ اسلامیات کے مطالعہ میں امام مہدی کی آمد کی پیشین گوئی پڑھی تو چند لوگوں نے مہدویت کا بھی دعویٰ کیا اور خود کو مہدی ثابت کرنے میں پوری توانائی صرف کردی لیکن یہ مہدویت بھی مدعیوں کے ساتھ دفن ہوگئی۔ حیرت ہوتی ہے کہ تاریخ نے جھوٹے مدعیان نبوت ومہدویت پر دماغی خلل کا الزام عائد نہیں کیا اور نہ کسی ایسی بیماری کا ذکر کیا جو نبوت کا دعویٰ کرنے پر مجبور کر دے۔ حالانکہ اطباء نے ایک ایسی بیماری کا ذکر کتابوں میں کیا ہے جو نبوت کا اعلان کراتی ہے۔

اطباء نے اس بیماری کو مراق اور مالیخولیا کے نام سے یاد کیا ہے، یہ ایک قسم کا جنون ہے۔ یہ بیماری کس طرح پیدا ہوتی ہے اور اس کی علامتیں کیا ہیں؟ ہم اطباء کے حوالوں سے اس بیماری کی تفصیل پیش کر رہے ہیں۔

مراق کیا ہے؟

طب یونانی کی مشہور متداول کتاب ’’شرح الاسباب والعلامات‘‘ میں امراض راس (سر) کا بیان شروع ہی میں ہے۔ یہ کتاب طب یونانی کے مدرسوں اور کالجوں میں عرصۂ دراز سے پڑھائی جاتی ہے۔ اصل کتاب عربی میں ہے۔ اب اس کا اردو ترجمہ بھی دستیاب

ہے۔ مصنف ہیں حکیم برہان الدین نفیسی، مراق کے بارے میں لکھتے ہیں: ’’مالیخولیا کی ایک قسم ہے جس کو مراق کہتے ہیں، یہ مرض تیز سودا سے جو معدہ میں جمع ہوتا ہے، پیدا ہوتا ہے اور جس عضو میں یہ مادہ جمع ہوتا ہے، اس سے سیاہ بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں۔

اس کی علامات یہ ہیں، ترش دخانی ڈکاریں آنا، ضعف معدہ کی وجہ سے کھانے کی لذت کم معلوم ہونا، ہاضمہ خراب ہوجانا، پیٹ پھولنا، پاخانہ پتلا ہونا، دھویں جیسے بخارات چڑھتے ہوئے معلوم ہونا۔‘‘

یہ علامتیں بتاتی ہیں کہ مریض کو مراق ہے اور اس کے کسی عضو میں تیز سودا جمع ہوگیا ہے، اس سے سیاہ بخارات اٹھ کر دماغ تک پہنچتے ہیں۔ اس کی علامتیں آپ کے سامنے ہیں۔ اس کی علامتوں کا ظہور کب ہوتا ہے اور جدید اطباء کا اس بیماری کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اس پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے اور اس کو ذہن میں محفوظ رکھئے تاکہ آئندہ بحث کو سمجھنا آسان ہوجائے۔

ملاحظہ فرمائیے: ’’یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مرض (مراق) کی علامت کا ظہور فتور قوت حیوانی یا روح حیوانی سے ہوتا ہے جو کہ جگر اور معدے میں ہوتی ہے مگر تحقیقات جدیدہ سے معلوم ہوا ہے کہ مرض عصبی ہے اور جیسا کہ عورت میں رحم کی مشارکت سے مرض اختناق الرحم (ہسٹریا) پیدا ہوجاتا ہے، اسی طرح اعضاء اندرونی کے فتور سے ضعف دماغ ہوکر مردوں میں مراق ہوجاتا ہے۔

شمس الاطباء حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی اپنی کتاب ’’مخزن حکمت‘‘ میں مراق (مالیخولیا) کی علامتیں یہ بتاتے ہیں کہ: ’’مریض ہمیشہ سست و متفکر رہتا ہے۔ اس میں خودی کے خیالات پیدا ہوجاتے ہیں۔ ہر ایک بات میں مبالغہ کرتا ہے، بھوک نہیں لگتی، کھانا ٹھیک طور پر ہضم نہیں ہوتا۔‘‘

مذکورہ علامات میں معدہ کی خرابی مشترک ہے کہ مراق کی بیماری میں ضعف معدہ ضرور ہوگا۔ ان علامتوں کی تفصیل ’’اکسیر اعظم‘‘ میں ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

ملاحظہ فرمائیے: ’’فساد ہضم، کھٹی ڈکاریں، منہ میں رال زیادہ آئے، پیٹ پھولتا ہو، پیٹ میں قراقر و تناوٹ اور سوزش ہو، جھوٹی بھوک معلوم ہو، تالو کی طرف دھویں جیسے

بخارات چڑھتے ہوئے معلوم ہوں، ہاضمہ اچھا ہوتو مرض میں تخفیف ہو، ہاضمے کی خرابی اور تخمے سے مرض میں زیادتی ہو۔ گاہے جسم کے اوپر کے حصے میں کپکپی اورلرزہ، ہاتھ پاؤں کی ہتھیلیوں یا تمام بدن کا ٹھنڈا ہوجانا، مرض کی کمی بیشی کے مطابق کمزوری لاحق ہونا۔ یہاں تک کہ کبھی غشی کی نوبت پہنچ جائے۔ کبھی ایک چیز کے دو معلوم ہونا۔ کبھی آنکھوں کے سامنے بجلی سی کوندتی معلوم ہونا، آنکھوں کی کرختگی، پلکوں کا بوجھل ہونا، دماغ اور سر میں سوزش وگرمی، دردسر اورنسیان، یک بیک اچھو لگ جانا، مرض مراق کے لوازم سے ہے۔ لیکن ان سب کا ایک مریض میں پایا جانا ضروری نہیں۔'' (اکسیر اعظم ج اوّل ص ۱۸۸)

اس بیماری کے سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے آیئے شیخ الرئیس حکیم بوعلی سینا سے رجوع کریں کہ وہ کیا کہتے ہیں؟

ملاحظہ فرمایئے: ''مالیخولیا اس مرض کو کہتے ہیں جس میں حالت طبعی کے خلاف خیالات وافکار متغیر بخوف وفساد ہوجاتے ہیں۔ اس کا سبب مزاج کا سوداوی ہوجانا ہوتا ہے، جس سے روح دماغی اندرونی طور پر متوحش ہوتی ہے اور مریض اس کی ظلمت سے پراگندہ خاطر ہوجاتا ہے یا پھر یہ مرض حرارت جگر کی شدت کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہی چیز مراق ہوتی ہے۔ جب اس میں غذا کے فضلات اور آنتوں کے بخارات جمع ہوجاتے ہیں اور اس کے اخلاط سے سیاہ بخارات اٹھ کر سر کی طرف چڑھتے ہیں۔ اسی کو نفخۂ مراقیہ، مالخیولیائے نافخ اور مالیخولیائے مراقی کہتے ہیں۔'' (قانون شیخ الرئیس حکیم بوعلی سینا فن اوّل از کتاب ثالث)

مالیخولیا اور مراق کی تفصیل سے یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ یہ سوداوی بیماری ہے، اسی بناء پر اردو کے اہل لغت نے مراق کا ترجمہ جنون اور سودا کیا ہے، ان الفاظ کے بعد یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس کا مریض کیا کچھ کرتا ہوگا؟ پھر یہ بھی کہ مراقی موروثی ہوتا ہے جو نسل درنسل چلتا رہتا ہے۔

چنانچہ نورالدین صاحب لکھتے ہیں کہ: ''مراق کے اسباب میں سب سے بڑا سبب ورثہ میں ملا ہوا طبعی میلان اور عصبی کمزوری ہے، عصبی امراض ہمیشہ ورثہ میں ملتے ہیں اور لمبے عرصے تک خاندان میں چلتے ہیں۔''

(بیاض نورالدین ج اوّل منقول از اخبار ''پیغام صلح'' لاہور ج ۱۰۶ ص ۴۷، مؤرخہ یکم ردسمبر ۱۹۴۸ء)

مرزا کا مراق

مالیخولیا یا مراق کی اس قدر تفصیل پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم دیکھیں کہ مدعیان نبوت میں کسی کو یہ بیماری تھی یا نہیں؟ ہم نے مناسب یہ سمجھا کہ دور کیوں جایئے۔ ایک نظر ماضی قریب پر ڈال لیں اور دیکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ بیماری تھی یا نہیں؟ پھر ہم اطباء سے رجوع کریں گے کہ اس بارے میں اپنے طبی اصول کو پیش نظر رکھ کر بتائیں کہ مراقی اور مالیخولیائی مریض کیا کرشمے دکھاتے ہیں تو آیئے دیکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی مراقی مالیخولیائی تھے یا نہیں؟ یہ یاد رکھیئے کہ ہم زبردستی الزام عائد نہیں کریں گے بلکہ شہادتیں مرزا قادیانی اور ان کے متبعین کی کتابوں سے ہی پیش کریں گے۔ پھر آپ کو انصاف کی دعوت دیں گے کہ خدارا بتایئے کہ یہ اپنی اور اطباء کی شہادتوں کے آئینے میں کیا ہیں؟ تو لیجئے پہلی شہادت مرزا قادیانی کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد کی ملاحظہ فرمایئے: ’’ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے، بعض اوقات آپ مراق فرمایا کرتے تھے لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہوجایا کرتی تھیں جو ہسٹریا کے مریضوں میں عموماً دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہوجانا چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا سرد ہوجانا، گھبراہٹ کا دورہ ہوجانا، ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ ذلک۔‘‘ (سیرت المہدی ج اوّل حصہ دوم ص ۳۴۰، روایت نمبر ۳۷۲)

دونوں صاحبان کے بیان سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزا قادیانی کو مراق تھا اور ایک مراقی میں جو علامتیں ہوتی ہیں، بشیر احمد نے ان کی تصدیق کردی ہے۔ پھر کسی کی کیا مجال کہ مراق سے انکار کردے، مرزا قادیانی تو مراق فرمایا کرتے تھے گویا کوئی اختیاری چیز ہو اور انداز تحریر تو یہ بتاتا ہے جیسے مراق کوئی تفریحی چیز ہو اور مرزا قادیانی اس کو کبھی کبھی استعمال کرتے ہوں۔ عام لوگ تو مراق کو جنون وسودا ہی سمجھتے ہیں اور عموماً جنونیوں کی حرکتوں سے لوگ لطف اندوز بھی ہوتے ہیں۔ خیر ہمیں اس سے کیا بحث کہ مرزا قادیانی اپنی مراقی کیفیت میں کیا کیا کرتے تھے۔

یہاں دیکھنا یہ ہے کہ ماہرین اطباء نے مراق کی جو علامتیں بتائی ہیں وہ ساری علامتیں مرزا قادیانی میں پائی جاتی تھیں یا نہیں؟ کہیں مرزا قادیانی کو اپنے بارے میں شبہ تو نہیں ہوگیا۔ حالانکہ سیرۃ المہدی کے حوالہ سے جو اقتباس نقل کیا گیا ہے۔ اس میں مراقیوں کی بہت سی علامتیں بتائی گئی ہیں وہ مرزا قادیانی میں پائی جاتی تھیں۔ یہی نہیں مرزا قادیانی کا مراق، مالیخولیا اتنا عام تھا کہ ان کے معتقدین بھی مراق کا برملا اظہار کرتے تھے۔ دیکھئے مرزا قادیانی کے ایک ترجمان فرماتے ہیں: ''مراق کا مرض حضرت مرزا قادیانی موروثی نہ تھا بلکہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوء ہضم تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔'' (رسالہ ''ریویو'' قادیان ص۱۰، بابت اگست ۱۹۲۶ء)

بیوی بھی مراقی

اس عبارت کو دوبارہ پڑھ لیجئے اور دیکھئے کہ مراق کی وہ علامتیں جو اطباء نے لکھی ہیں وہ ہیں یا نہیں؟ پھر وہ خارجی اثرات سے پیدا ہوا ہو یا موروثی ہو بہر حال مراق تھا۔ یہ بھی مان لیجئے کہ مراق خارجی اثرات سے ہوتا ہے اور اختلاط سے بھی مراق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جنسی اختلاط کی بناء پر مرزا قادیانی کی بیوی بھی مراق کا شکار ہوگئیں۔

ملاحظہ فرمایئے اہلیہ کا مراق: ''میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے۔ کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔ ان کے ساتھ چند خادم عورتیں بھی ہوتیں ہیں اور پردے کا پورا التزام ہوتا ہے۔ ہم باغ تک جاتے ہیں پھر واپس آجاتے ہیں۔''

(مرزا قادیانی کا بیان عدالت مندرجہ اخبار ''الحکم'' قادیان ج۵، نمبر۲۹ مؤرخہ ۱۰ راگست ۱۹۰۱ء منقول از منظور الٰہی ص۲۴۴)

مرزا قادیانی کو اپنے مراقی ہونے پر مکمل اطمینان تھا، یہ بیماری ان کو وراثت میں ملی تھی اور علامتوں نے اس موروثی بیماری پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ یہ بیماری ان کی پہلی بیوی ساتھ لے کر آئیں یا مرزا قادیانی کو ننھیال سے ملی۔ اس کا فیصلہ آپ خود ہی درج ذیل تحریر پڑھ کر کریں۔

صاحبزادہ بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں: ''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحب نے کہا کہ

حضرت (مرزا صاحب کے ایک حقیقی ماموں تھے۔ جن کا نام مرزا جمعیت بیگ تھا۔ ان کے ہاں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہوئے اور ان کے دماغ میں کچھ خلل آ گیا تھا۔ لڑکے کا نام مرزا علی شیر تھا اور لڑکی کا حرمت بی. بی۔ لڑکی حضرت صاحب کے نکاح میں آئی اسی کے بطن سے مرزا سلطان احمد اور فضل احمد پیدا ہوئے۔'' (سیرت المہدی ج اوّل ص ۲۰۷، روایت نمبر ۲۱۲)

بیٹا مراقی

یہ مفید بیماری سب کے حق میں نہیں مرزا قادیانی کے حق میں آگے بڑھی تو مرزا محمود احمد صاحب بھی مراقی ہوگئے۔ ملاحظہ فرمایئے ڈاکٹر شاہنواز صاحب کے مضمون کی یہ عبارت: ''جب خاندان میں اس کی ابتداء ہوگئی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود احمد صاحب) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔'' (مضمون سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد، بیوی صاحبہ، میاں محمود احمد (صاحبزادے) اور ماموں صاحب مرزا جمعیت بیگ سب مراقی اور مالیخولیائی تھے، کوئی صحیح الدماغ نہیں تھا تو آیئے دیکھیں کہ اطباء اور ڈاکٹر اس طرح کے مریضوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں اور یہ اپنے جنون میں کیا کرتے ہیں۔ اس لئے کہ جنون کی متعدد قسمیں ہوتی ہیں اور ہر جنونی کی حرکتیں الگ الگ ہوتی ہیں۔ کوئی جنون و وحشت میں کپڑے پھاڑتا ہے، لوگوں کو دوڑاتا ہے، کوئی بالکل ننگ دھڑنگ خاموش چلتا ہے یا بیٹھا رہتا ہے۔ غرضیکہ ہر جنونی کی حرکتیں جداگانہ ہوتی ہیں اور جنونیوں کے کرشمے الگ ہوتے ہیں۔ اطباء نے اس کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے۔ غور سے پڑھئے: ''مریض کے اکثر اوہام اس کام سے متعلق ہوتے ہیں جس میں مریض زمانہ صحت میں مشغول رہا ہو۔ مثلاً مریض صاحب علم ہو تو پیغمبری اور معجزات وکرامات کا دعویٰ کر دیتا ہے۔ خدائی کی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔'' (اکسیر اعظم ج اوّل ص ۱۸۸ حکیم محمد اعظم خاں صاحب)

مراقیوں کی حرکتیں

حکیم صاحب کی اس تحریر سے یہ عقدہ حل ہوگیا کہ جنونی لوگ الگ الگ حرکات کیوں کرتے ہیں؟ اگر کوئی مراقی جنونی کسی کو مارنے کے لئے دوڑتا ہے تو زمانۂ صحت میں

اس کو اپنے کسی دشمن سے ایسی پرخاش رہی ہوگی جس کو مارنے پیٹنے کی وہ تدبیریں سوچتا رہا ہوگا۔اسی میں اس کا ذہنی توازن خراب ہوگیا تو اب وہ اپنے مراق وجنون میں ہر کسی پر وہ حملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اسی طرح کسی ننگ دھڑنگ کو دیکھ کر یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں ہونا چاہئے کہ وہ شہوت کا مارا ہوا ہے۔اسی پر دیگر مراقیوں کو قیاس کر لیجئے۔

اسی ضمن میں اس مراقی کو دیکھ لیجئے جو زمانۂ صحت میں مذہبی کتابوں کے مطالعہ میں منہمک رہا ہو، لکھنا پڑھنا اس کا اوڑھنا بچھونا رہا ہو تو ایسا مریض ظاہر ہے کہ مراق وجنون میں پیغمبری کا دعویٰ ہی کرے گا، اپنے کشف وکرامات بیان کرنے میں اس کی زبان تر رہے گی۔ اپنے مراقی الہام کی بنیاد پر زور وشور سے اپنے الہام کی تبلیغ بھی کرے گا۔ دیگر اطباء نے بھی یہی بات بیان کی ہے جو حکیم محمد اعظم خان صاحب نے اپنی کتاب میں لکھی ہے۔ دیکھئے یہ قدیم طبی متداوّل کتاب ہے۔

''شرح الاسباب والعلامات'' اس کے ایک باب امراض رأس مالیخولیا میں لکھتے ہیں کہ:''مالیخولیا خیالات وافکار کے طریق طبعی سے متغیر بخوف وفساد ہوجانے کو کہتے ہیں۔ بعض مریضوں میں گاہے گاہے یہ فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیب داں سمجھتا ہے اور اکثر ہونے والے امور کی پہلے ہی خبر دے دیتا ہے اور بعض میں یہ فساد یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ اس کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔''

علامہ نفیسی اور حکیم اعظم خاں صاحب کی فنی گفتگو ایک ہی ہے۔ بنیادی طور معمولی فرق بھی نہیں ہے ایک کے یہاں تفصیل ہے اور ایک کے یہاں اختصار، اسی مضمون کو قادیانی حلقہ کے ڈاکٹر شاہنواز صاحب قادیانی ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ:''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہوجاوے کہ اس کو ہسٹریا مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ وبن سے اکھاڑ دیتی ہے۔''

(مضمون ڈاکٹر شاہنواز قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجز قادیان ص۶،۷ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

ان حوالوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مراق مالیخولیا، ہسٹریا کے مریض کو وہی کیفیت پیش آتی ہے جو زمانۂ صحت میں رہی ہے۔ کتابوں میں غرق رہا ہے اور مذہبی کتابیں

اوڑھنا بچھونا بنی رہی ہیں اور اسی انہاک میں وہ مراق اور مالیخولیائی ہوگیا ہے تو وہ الہام کا دعویٰ ضرور کرے گا، مراق تیز ہوگا تو وہ پیغمبری کا دعویٰ دار بنے گا، مراقی انسان ہونے کے باوجود فرشتہ ہونے کا مدعی بھی ہوسکتا ہے اور یہ تو طے شدہ ہے کہ مراقی کا دماغی توازن صحیح نہیں رہتا وہ کچھ بھی کرسکتا ہے۔

مرزا کے گھر کی شہادت

مرزاغلام احمد قادیانی کے متعلق ان کے گھر کی شہادتیں آپ پڑھ چکے ہیں کہ وہ مراقی تھے، انہوں نے خود بھی مراقی ہونے کو بیان کیا ہے اور اس کی بھی ناقابل انکار شہادت ہے کہ وہ کتابوں کے مطالعہ میں ہمہ وقت منہمک رہتے تھے، تفکرات الگ تھے، بیماری صرف ایک نہیں مجموعہ امراض تھے، سوء ہضم، ذیابیطس اور نامردی تو ایسی بیماریاں تھیں جن کا ذکر مرزاقادیانی اور ان کے متعلقین نے بار بار کیا ہے، کبھی کبھی غشی طاری ہوجاتی تھی، سل ودق کی بیماری بھی دامن گیر رہی، مالیخولیائی دورے بھی پڑتے رہے۔ دوران سر سے تو اس بیماری میں نجات ہی نہیں ملتی۔

سوال: یہ ہے کہ جب مراق مرزاقادیانی کی تسلیم شدہ بیماری تھی۔ اس کے تمام ثبوت مہیا ہیں اور یہ بھی کہ ایسا شخص الہام ونبوت کا دعویٰ کرسکتا ہے اور مرزاقادیانی نے مراق کی رفتار کے ساتھ ساتھ الگ دعوے کئے ہیں اور سب سے بڑا دعویٰ نبوت کی شکل میں سامنے آیا تو اس دعویٰ کو مراقی دعویٰ سمجھ کر رد کیوں نہیں کیا گیا؟ یہ اطباء تو کسی کے طرفدار نہیں ہیں۔ ان کے فن وتحقیق نے جو ثابت کیا وہ انہوں نے پیش کردیا۔ ہم نے جن کتابوں کے حوالے پیش کئے ہیں وہ مرزاقادیانی کے دعویٰ سے سینکڑوں سال پہلے لکھی جاچکی ہیں۔ دوایک کتابیں ایسی بھی ہیں جو ان کے زمانے کی ہیں لیکن ان میں ڈاکٹر شاہنواز تو قادیانی تھے انہوں نے بھی وہی بات کہی جو دیگر اطباء کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان اطباء نے طویل تجربہ کے بعد یہ مضمون بیان کیا ہے اور پوری ذمہ داری کے ساتھ۔

مراقی دورہ

صرف یہی نہیں کہ مرزاقادیانی نے اپنا مراق اپنی زبان سے بیان کیا بلکہ اس کے

شواہد بھی ضرورت سے زیادہ ہیں۔ مراقی دورے بھی بار بار پڑے، ان کی تفصیلات قادیانی کتابوں میں موجود ہیں۔ ایک دورے کا حال صاحبزادہ بشیر احمد نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے: ’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (یعنی والد صاحب) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اوّل (ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہوگیا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا...... پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کردو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہوگئی ہے۔ میں پردہ کرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے میں جب پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی اور پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار نے پوچھا دورہ میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوجاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے۔ خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا اور اس حالت میں آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے، پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی۔ خاکسار نے پوچھا کہ اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سر درد کے دورے ہوا کرتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز پڑھاتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر پھر دوروں کے بعد چھوڑ دی۔‘‘ (سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص۱۴، ۱۵، روایت نمبر ۱۹)

گھر کے راز دار تو بیوی بچے ہی ہوتے ہیں، مرزا کی بیوی اور بیٹے نے ہسٹریا اور مراق کی جو تصدیق کی ہے، اس کو نہ ماننے اور جھٹلانے کی تو کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ اگر کوئی

تکذیب کی جرأت کر بھی لے تو دنیا اس کو بھی مراقیوں کی صف میں کھڑا کر دے گی۔ اس لئے مرزا قادیانی کا مراق نا قابل تردید ہے ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ اگر بیوی اور بیٹے مراقی نہ ہوتے تو مرزا کے مراق کو ظاہر نہ کرتے۔ لیکن قدرت کے کرشمے دیکھ کر قربان جایئے کہ مراقیوں کی قطار لگی ہے۔ پھر اس مراق کو ہوشمندوں اور صحت مندوں نے بھی دیکھا اور اس کی تصدیق میں ذرا بھی نہ ہچکچائے کہ سامنے ایک حقیقت تھی۔ خیر دوروں کا تو کوئی وقت متعین نہیں ہوتا۔ دورہ کسی وقت بھی پڑ سکتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہوتا رہا اور دورے پڑتے رہے، لیکن یہ دورے عموماً مرزا قادیانی کو رمضان کے روزوں سے فرصت مل جاتی تھی۔

اوپر نیچے کی بیماریاں

’’مرزا قادیانی کو اوپر نیچے کی دو بیماریاں لاحق تھیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔‘‘ (رسالہ تشحیذ الاذہان قادیاں ج ۱ نمبر ۲ ص ۵ بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء، ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵ طبع قدیم ملفوظات ج ۵ ص ۳۲، ۳۳ طبع جدید)

اسی مراقی دورے کے آغاز میں مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا ہم کو اس دعویٰ نبوت پر نہ حیرت ہے اور نہ کسی طرح کا استعجاب، بلکہ اگر مرزا دعویٰ نبوت نہ کرتے تو حیرت ہوتی اور پھر اطباء کے تجربات پر انگلی اٹھتی اور اس کی تاویلیں کرنی پڑتیں کہ مرزا نے مراق کے باوجود نبوت کا دعویٰ کیوں نہیں کیا؟ یہ دعویٰ بھی مرزا نے ٹھیک اس وقت کیا جب مرزا مراق میں مبتلا ہو چکے تھے۔ اس کا ثبوت مرزا نے اپنے الفاظ میں یوں فراہم کیا ہے: ’’اور یہ دونوں مرضیں اس زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا۔‘‘

(اخبار ’’بدر‘‘ قادیان ج ۲ نمبر ۲۳ مؤرخہ ۷؍ جون ۱۹۰۶ء، حقیقت الوحی ص ۳۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۰)

مراقی کرشمے

مرزا قادیانی کا مراق صرف دعویٰ نبوت تک محدود نہیں رہا، اس کے نمونے زندگی کے ہر شعبے میں نظر آتے ہیں۔ ان نمونوں کو آپ بھی ملاحظہ فرمائیں اور خدارا بتائیں کہ یہ مراق اور خبط ہے یا نہیں؟ عام آدمیوں سے یہ حرکتیں صادر ہوں تو وہ دیوانے اور پاگل، مرزا

وہی حرکتیں کریں تو خبط و دیوانگی ہی نبوت کی علامتیں بن جائیں۔ مراقی نبوت کی شناخت دیوانگی ہی سے ہوتی ہے۔

ملاحظہ فرمایئے ایک نمونہ: ’’ایک دفعہ ایک شخص نے بوٹ تحفہ میں پیش کیا۔ آپ (مرزا قادیانی) نے اس کی خاطر سے پہن لیا مگر ان کے دائیں بائیں کی شناخت نہ کر سکتے تھے، دایاں پاؤں بائیں کی طرف کی بوٹ میں اور بایاں پاؤں دائیں طرف کی بوٹ میں پہن لیتے۔ آخر اس غلطی سے بچنے کے لئے ایک طرف کو بوٹ پر سیاہی سے نشان لگانا پڑا۔‘‘

(منکرین خلافت کا انجام مصنفہ جلال الدین قادیانی ص۹۶ ملخص، سیرت المہدی ج۱ ص۶۰ طبع جدید روایت نمبر۸۳)

یہ جو دائیں بائیں پاؤں کے جوتوں کے نہ پہچاننے کی بات کہی گئی ہے اس کا مشاہدہ دو سال کے بچوں میں ہوتا ہے یا پھر مراقیوں اور خبطیوں میں یا ہم مراقی نبوت کے خدوخال میں دیکھ رہے ہیں۔ یہ مراق صرف جوتوں تک محدود نہیں ہے۔ اس کا سلسلہ دراز ہے۔ ایک جراب کی بات بھی سن لیجئے: ’’بعض اوقات زیادہ سردی میں دو دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے، جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی، کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آ جاتی۔ کبھی ایک جراب سیدھی، دوسری الٹی۔‘‘ (سیرت المہدی ج اوّل حصہ دوم ص ۴۱۸، طبع جدید روایت نمبر ۴۴۷)

مراقی نبوت کا کمال

یہ ہے مراقی نبوت کا کمال؟ جس میں دائیں بائیں اور الٹے سیدھے کی خبر نہیں ہوتی۔ لیکن ان کو کیا کہئے جوان مالیخولیائی حرکتوں کے باوجود مرزا کو مسیح موعود کہتے ہیں۔ اولاد کے بارے میں مرزا کی نبوت تسلیم کرنے کی بات سمجھ میں آتی ہے کہ ان کو خوش حال مستقبل کا منظر اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ البتہ اغیار کی نظر اس مراق کی طرف کیوں نہ گئی؟ ایک جماعت وجود میں کیسے آئی؟ یہ بھی ایک دلچسپ داستان ہے، جس کا حاصل ہے دولت کی فراوانی، خوش حال زندگی کی کفالت جو مرزا قادیانی کی طرف سے ہوتی تھی۔ اس کا سلسلہ انگریز سرکار سے جڑا ہوا تھا۔ چنانچہ مرزا نے اپنی نبوت کو انگریزی حکومت کی ایجاد کردہ نبوت بتایا ہے اور

اسی کے حوالہ سے انگریزوں کی دہائی دیتے تھے، اس کا ثبوت پیش کر کے ہم پھر مرزا کے مراق اور مراقی نبوت کے آثار دکھائیں گے۔ تو دیکھئے خودکاشتہ پودا کا ثبوت۔

’’سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس کا خودکاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج سوم ص۱۲۱)

لیجئے! مطلع صاف ہوگیا کہ مرزا کی نبوت مراقی بھی ہے اور انگریزی بھی، نبوت کے میدان میں انگریز سرکار نے کھڑا کیا اور اس خودکاشتہ پودے کی آب یاری پوری توجہ سے کرتی رہی اور جب ذرا بھی بے توجہی کا احساس ہوا تو مرزا نے توجہ دلائی کہ یہ نبوت تو سرکار ہی کی کاشتہ وداشتہ ہے۔ اسی کو کہا جاتا ہے کہ: ’’یک نہ شد دو شد‘‘ مراقی نبوت تو تھی ہی انگریزی بھی ہوگئی۔ انگریزوں کی سرپرستی حاصل نہ ہوتی تو رنگ چوکھا کیسے ہوتا؟

ہاں! مراقی نبوت کے کچھ آثار مزید ملاحظہ فرمایئے: ’’ایک دفعہ گھر میں ایک مرغی کے چوزہ کے ذبح کرنے کی ضرورت پیش آئی اور اس وقت گھر میں کوئی اور اس کام کو کرنے والا نہیں تھا۔ اس لئے حضرت (مرزا) صاحب اس چوزہ کو ہاتھ میں لے کر خود ذبح کرنے لگے مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی انگلی کاٹ لی، جس سے بہت خون گیا اور آپ توبہ توبہ کرتے ہوئے چوزہ کو چھوڑ کر کھڑے ہوئے۔ پھر وہ چوزہ کسی اور نے ذبح کیا۔‘‘ (سیرت المہدی ج اوّل حصہ دوم ص ۲۸۵، طبع جدید روایت نمبر ۳۰۷)

انگلی کاٹ لی

مراق میں یہی ہوتا ہے اور کچھ کا کچھ دکھائی دیتا ہے۔ حالانکہ یہی مرزا قادیانی جب

مراقی نہیں تھے تو سرکنڈے سے چڑیا ذبح کر لیتے تھے: ’’والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ حضرت (مرزا) صاحب فرماتے تھے کہ ہم بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہ ہوتا تو تیز سرکنڈے سے ہی حلال کر لیتے۔‘‘ (سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص۴۰ طبع جدید روایت نمبر۵۱)

کہاں تو یہ تیزیٔ طبع کہ سرکنڈے سے چڑیا حلال کرتے تھے اور کہاں اتنا زبردست مالیخولیا اور مراق کے الٹے سیدھے کی تمیز کھو بیٹھتے۔

ملاحظہ فرمایئے: ’’ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لئے گرگابی لے آیا۔ آپ نے پہن لی۔ اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا۔ کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی۔ بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے ان (انگریز) کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے۔ والدہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لئے نشان لگا دیئے تھے۔ مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے۔‘‘ (سیرت المہدی ج اوّل ص۶۰، طبع جدید روایت نمبر۸۳)

کوئی بتائے تو سہی کہ جو آدمی جوتے، گرگابی کے الٹے سیدھے کی تمیز نہ کر سکتا ہو، نہ پیروں کو محسوس ہوتا ہو نہ آنکھ سے سوجھائی دیتا ہو، کیا اس کی نبوت مراقی نہیں ہے؟ آخر مالیخولیائی نبوت کے لئے اور کیا کیا ثبوت درکار ہیں؟ مراق کی حد تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو اپنے حاملہ ہونے کا یقین تھا۔

مرزا کو حمل ہو گیا

اس کی تفصیل اس قدر دلچسپ ہے کہ آپ بھی مرزا قادیانی کے مراق کو داد دیں گے اور اگر ان کے مالیخولیائی ہونے میں ذرا بھی تذبذب رہا ہو گا تو یقین میں بدل جائے گا۔ لیکن ہمت کر کے پڑھئے: ’’اسی طرح میری کتاب (اربعین نمبر۴ ص۱۹) میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلید اور ناپاکی پر اطلاع پائے۔ مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گا۔ ایسا بچہ جو بہ منزلہ اطفال اللہ ہے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

دیکھا آپ نے کہ مرزا کے مراقی الہام میں جنس تبدیل ہوگئی، مرد سے عورت ہوئے اور بچہ کی ولادت کا انتظار ہونے لگا، لیکن عورتوں کے جو مخصوص حالات ہوتے ہیں، حیض آنا، مرد و زن کا جنسی اختلاط ہونا، استقرار کے بعد حیض بند ہو جانا، مرزا کو یہ حالات پیش نہیں آئے۔ نہ انہوں نے حیض دیکھا اور نہ ہی دردزہ کا لطف اٹھایا۔ پھر بھی بچہ ہوگیا۔ وہ کس طرح ہوا اور دایہ کون بنی اس کا کوئی ذکر مرزا نے نہیں کیا۔ البتہ بچہ ہوا وہ بھی ''خدا کے بچوں کے منزلہ میں'' العیاذ باللہ! ہاں! ایک بات رہ گئی کہ جنسی اختلاط کس سے ہوا تھا اور کیا آج تک کسی مرد کے بطن سے کسی بچہ کا تولد ہوا ہے۔ توالد وتناسل کی تاریخ میں ایسا کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا۔ اس کی بھی تفصیل کہیں نہیں ملی کہ مرزا قادیانی نے یورپین منچلوں کی طرح کسی اسپتال میں جنس تبدیل کرائی ہے۔ ان کی اہلیہ محترمہ نے بھی اس کو راز ہی رکھا۔ لیکن مرزا قادیانی جب امید سے ہوگئے تو انہوں نے خود ہی راز فاش کر دیا اور فرمایا: ''حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔''

(ٹریکٹ نمبر ۳۴، اسلامی قربانی ص ۱۳، مصنفہ قاضی یار محمد قادیانی مطبوعہ الہند پریس امرتسر)

مشرکوں کے عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔ اسلام نے اس عقیدہ کی پرزور تردید کی ہے اور توالد وتناسل کی نسبت کو بدترین الزام قرار دیا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کا مراق اور مالیخولیا کہاں تک پہنچ گیا۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے دل لرزتا اور قلم کانپتا ہے۔ یہ تو قادیانیوں کا ہی دل گردہ ہے جو یہ کہتے ہوئے ذرا بھی نہ شرمائے اور نہ بعد میں پچھتائے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی جناب میں کیسی بدترین گستاخی کر رہے ہیں۔ قاضی یار محمد قادیانی کا یہ جملہ کہ: ''اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔'' اس بدترین اور شرمناک الہام پر عقل وخرد سرنگوں اور شرافت دم بخود ہے۔ لیکن ابھی مزید ہمت کر کے مراقی نبوت کا دو ایک الہام اور پڑھ لیجئے اور دیکھئے کہ مراق کے کیسے کیسے رنگ ہوتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے: ''مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا...... اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں۔ بذریعہ اس الہام کے...... مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''

(کشتی نوح ص ۴۷، خزائن ج۱۹ ص ۵۰)

حضرت مریم علیہا السلام عصمت مآب خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے بطن سے پیدا کیا۔ یعنی ولادت عورت سے ہوئی نہ کہ مرد نے بچہ جنا، یہ تو مرزا قادیانی ہی کا مراق ہے کہ پہلے عورت بنے اور وضع حمل ہوا تو مرد بن گئے۔ آخر مراق اسی کو تو کہتے ہیں۔ اسی مراق ہی کا تو ثبوت ہم پیش کرتے چلے آرہے ہیں اور اس پر حیرت کا اظہار بھی کہ مراقی نبوت کے پیروکاروں کو ہم کیا کہیں؟ اس کا فیصلہ ہم آپ پر چھوڑتے ہیں۔ جی چاہے ان کو بھی مراقی کہیں یا دولت کے دیوانے، سرپٹ بھاگے چلے جارہے ہیں کہ دولت ہی دین ہے۔ ورنہ مراق و مالیخولیا تو اتنا ظاہر ہے کہ تاویل کی بھی گنجائش نہیں۔

اس مضحکہ خیز غیر فطری الہام و مراق کے بعد ایسا خبط بھی نظر آتا ہے کہ جو دیوانوں اور خبطیوں میں عام ہے۔ چاک گریبانی تو دیوانگی کی علامت ہے ہی۔ مرزا قادیانی بھی چاک گریبان رہتے تھے۔

ملاحظہ فرمائیے: ''چونکہ حضور (مرزا قادیانی) کی توجہ دنیاوی امور کی طرف نہیں ہوا کرتی تھی۔ اس لئے آپ کی واسکٹ کے بٹن ہمیشہ اپنے چاکوں سے جدا ہی رہتے تھے اور اسی وجہ سے اکثر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے شکایت فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے بٹن تو بہت جلدی ٹوٹ جایا کرتے ہیں۔'' (اخبار الحکم قادیان ج۳۸ نمبر۶، مؤرخہ ۲۱ فروری ۱۹۳۵ء)

الٹے سیدھے بٹن

آپ ہی بتائیں کہ الٹے سیدھے بٹن کون لگاتا ہے؟ جو بٹن جہاں چاہا لگا دیا۔ اس کی تمیز نہیں کہ بٹن اور کاج میں موافقت ہے یا نہیں؟ ہم نے تو یہ حال سڑکوں پر چلتے پھرتے دیوانوں کا دیکھا ہے۔ لیکن وہ تو پاگل ہیں ہی۔ لیکن مرزا قادیانی کو آپ کس خانہ میں رکھیں گے؟ خیر آگے بڑھئے اور مراق کی یہ شکل بھی دیکھ لیجئے۔

’’شیخ رحمت اللہ صاحب یا دیگر احباب اچھے اچھے کپڑے کے کوٹ بنوا کر لایا کرتے تھے۔ حضور کبھی تیل سر مبارک میں لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے۔‘‘ (حوالہ بالا)

مرزا قادیانی کا مراق جب ایک ثابت شدہ حقیقت ہے تو اس طرح کی حرکتیں ناگزیر ہیں۔ مراقی آدمی کو کیا خبر کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ لیکن ہندوستانی مسلمانوں کی عقیدت بھی اعجوبہ سے کم نہیں ہے۔ کوئی دیوانہ ننگ دھڑنگ ہے تو وہ ’’برہنہ پیر‘‘ ہوگیا۔ مرد تو مرد عورتیں بھی ان دیوانوں سے عقیدت کا اظہار کرتی ہیں۔ ان کو خدارسیدہ سمجھ کر اپنی حاجتیں پیش کرتی ہیں۔ اس طرح کے برہنہ لوگوں کے سامنے عقیدت مندانہ حاضری کا منظر کئی مقامات پر سامنے آیا۔ کان پور میں دیکھا کہ ایک بھاری بھرکم آدمی مادر زاد برہنہ سڑک کے کنارے بیٹھا ہے۔ عقیدت مندوں کا ہجوم ہے۔ کوئی اشیاء خوردونوش پیش کر رہا ہے تو کوئی اپنی حاجتیں بیان کر رہا ہے۔ کسی کسی کو بوسہ لیتے اور سر پر ہاتھ رکھواتے بھی دیکھا۔ اس میں قصور اس برہنہ دیوانے کا کچھ بھی نہیں وہ تو مرفوع القلم ہے ہی۔ یہ جو عقیدت مند پروانے نثار ہو رہے تھے ان کو کیا کہئے؟ اسی طرح مرزا قادیانی جو مراقی اور مالیخولیائی تھے، اس کے عقیدت مندوں اور مراقی نبوت کو خدائی نبوت ماننے والوں کو کیا کہا جائے؟ اسی کا نام ہے اندھی عقیدت۔ بھلا جس شخص نے مرد ہوکر زنانہ لباس پہنا ہو اور اس کو پسند بھی کیا ہو۔ ایسے شخص کو مراق نہیں تو کیا ہے؟ غرارہ، مرزا قادیانی کا پسندیدہ لباس تھا۔ ہوسکتا ہے کہ غرارہ زمانہ حمل میں پہنا ہو اور وضع حمل کے بعد جب انہوں نے خود کو مرد سمجھا ہو تو غرارہ پہننا چھوڑ دیا ہو۔

اس کی تفصیل ان کے صاحبزادے کے الفاظ میں پڑھئے: ’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود اوائل میں غرارے استعمال فرمایا کرتے تھے۔ پھر میں نے کہہ کر وہ ترک کروا دیئے۔ اس کے بعد آپ معمولی پاجامے استعمال کرنے لگ گئے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ غرارہ بہت کھلے پائینچے کے پائجامہ کو کہتے ہیں۔ (پہلے اس کا ہندوستان میں بہت رواج تھا اب بہت کم ہوگیا ہے)‘‘

(سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص ۵۹، ۶۰، طبع جدید روایت نمبر ۸۲)

مرزا نے غرارہ پہنا

دیکھا آپ نے غرارہ میں ملبوس مرزا قادیانی کو؟ افسوس اس کا ہے کہ لائق فرزند

نے غرارہ کے رنگ کی کوئی تفصیل نہیں بتائی اور نہ ہی مرزا کی اہلیہ محترمہ نے اس طرف توجہ کی البتہ غرارہ ترک کروا دیا۔ یعنی مرزا کو غرارہ پسند تھا اور بیوی نے ضد نہ کی ہوتی تو غرارہ نہ جانے کب تک پہنتے؟ اللہ جانے مرزا کی بیوی غرارہ پہنتی تھیں یا نہیں؟ اندازہ تو یہی ہے کہ مرزا قادیانی میں غرارہ کا شوق بیوی کا غرارہ دیکھ کر ہوا ہوگا اور ''ٹانک وائن'' کا لطف بھی اسی وقت آیا ہوگا۔ ''ٹانک وائن'' ایک ولایتی شراب کا نام تھا، یہ شراب لاہور ہائی کورٹ کے سامنے ایک دکان پر دستیاب تھی۔ مرزا نے اس شراب کی فرمائش اپنے دوست سے ان الفاظ میں کی ہے:

مجی اخویم حکیم محمد حسن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ!

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء خوردنی خود خرید یں اور ایک بوتل ''ٹانک وائن'' کی پلومر کی دکان سے خرید دیں۔ مگر ٹانک وائن چاہئے اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام مرزا غلام احمد عفی عنہ

(خطوط امام بنام غلام ص ۵، از حکیم محمد حسین قریشی قادیانی)

مرزا کی شراب نوشی

مراقی نبوت کے لئے شراب ضروری رہی ہوگی وہ بھی ولایتی تاکہ مراق میں اضافہ ہوجائے اور شراب کے نشہ میں چودہ طبق روشن ہوجائیں۔ غالباً اسی مستی میں مراق سے بدحواس کاج الٹے سیدھے لگا لیتے تھے۔

ملاحظہ فرمائیے یہ روداد: ''بارہا دیکھا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوئے ہوتے تھے۔ بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے۔''

(سیرت المہدی ج دوم حصہ اوّل ص ۱۴۷، طبع جدید روایت نمبر ۴۴۷)

غالباً شراب کا نشہ جب زیادہ تیز ہوجاتا تھا تو بحر عشق ومحبت میں ڈوب کر عشقیہ اشعار کہتے تھے اور کیا کچھ کرتے ہوں گے، سیرت نگار نے کچھ اشارہ نہیں کیا۔ ورنہ شراب کے لوازم میں عورت بھی ہے۔ البتہ اس کی وضاحتیں تو جگہ جگہ ملتی ہیں کہ مرزا قادیانی نامحرم عورتوں سے تنہائی میں خدمت لیا کرتے تھے۔ لیکن یہ تفصیل ذرا دیر میں۔ پہلے عشقیہ اشعار کی داد دیجئے:

عشقیہ اشعار

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا — ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا میرے دل، ابھی کچھ پاؤ گے — تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے
ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے — مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے
اس کے جانے سے صبر دل سے گیا — ہوش بھی ورطۂ عدم میں پڑے
سبب کوئی خداوند بنا دے — کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
کرم فرما کے آ او میرے جانی — بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے
کبھی نکلے گا آخر تنگ ہوکر — دلا ایک بار شور وغل مچا دے
نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پا کی — سمجھ ایسی ہوئی قدرت خدا کی
مرے بت اب سے پردہ میں رہو تم — کہ کافر ہوگئی خلقت خدا کی
نہیں منظور تھی گر تم کو الفت — تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا
مری دل سوزیوں سے بے خبر ہو — مرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا
دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جاں — کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا

(سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص۲۱۳،۲۱۴ طبع جدید روایت نمبر۲۲۸)

یہ ہیں مراقی نبی کے عاشقانہ اشعار جو ٹانک وائن کی مستی میں کہے گئے ہیں۔ شاعری اور نبوت وہ بھی عشق و مستی میں ڈوبی ہوئی۔ صرف مراقی نبوت ہی سہار سکتی ہے۔ نہ جانے کتنی محمدی بیگم مراق و مالیخولیا کے دوروں میں آتی رہی ہوں گی؟ اور افیون کے نشہ میں مرزا اپنے ہی گلے میں باہیں ڈال کر چومتے رہے ہوں گے۔ آپ چونکیں نہیں اور نہ حیرت میں پڑیں۔ مرزا قادیانی بچپن ہی سے افیون کے عادی تھے اور اسی کو اپنی بیماریوں کا علاج باور کراتے تھے۔ افیون سے مراقی نبوت میں بھی مدد ملتی رہی ہوگی۔ افیون کی پنک میں افیونیوں کی حرکتیں بھی خاصی دلچسپ اور مضحکہ خیز ہوتی ہیں۔ ایک افیونی بیت الخلاء گیا۔ لوٹا ٹپکتا تھا۔ جب تک یہ ضرورت سے فارغ ہوا تو لوٹا بھی خالی ہوچکا تھا۔ یہ پنک میں بیت الخلاء سے یہ کہتا ہوا باہر آ گیا کہ کم بخت لوٹے کو بھی میرے ساتھ فراغت کی ضرورت پیش آ گئی۔ آئندہ پہلے ہی آبدست لے لوں گا پھر قضائے حاجت۔

مرزاافیون کھاتے تھے

بہرحال افیون اورمراق کے کرشمے کچھ بھی ہوں، مرزا قادیانی مراقی بھی تھے اور افیونی بھی، حرکتیں تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں۔ ابھی بہت کچھ دیکھیں گے۔ لیکن پہلے افیون کا ثبوت ملاحظہ فرمالیجئے۔ خیر سے مرزا قادیانی کے استاذ بھی افیونی تھے تو پہلے استاذ ہی کو دیکھ لیں: ’’آپ فرمایا کرتے تھے میرا ایک استاذ تھا جو افیم کھایا کرتا تھا اور حقہ لے کر بیٹھا رہتا تھا۔ کئی دفعہ پینگ میں اس سے اس کے حقہ کی چلم ٹوٹی تھی۔‘‘

(میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا ارشاد مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج۱۶ نمبر۱۳ص۸ مؤرخہ ۵؍فروری ۱۹۲۹ء)

شاگرد پر استاذ کا تھوڑا بہت اثر تو پڑتا ہی ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے افیونی استاذ کا اثر قبول کیا اور افیون کھانے کی ترکیبیں بھی نکال لیں۔ پھر کیا تھا خود افیونی بنے اور اپنے یاران میکدہ کو بھی اس کا عادی بنایا۔ افیون کے فوائد بتائے۔ یہاں تک کہ افیون کو نصف مطب کہنے میں بھی دریغ نہ کیا اور بلاتکلف افیون کو جائز ٹھہرالیا، اسی پر کیوں سرکھپایئے، شراب کا بیان تو ابھی گزرا ہے۔ البتہ ابھی شراب کا لازمہ زن پردہ میں ہے۔ یہ پردہ بھی ذرا دیر میں ہٹ جائے گا۔

پہلے مرزا کی افیم: ’’افیون دواؤں میں اس کثرت سے استعمال ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک وہ نصف مطب ہے۔ بس دواؤں کے ساتھ افیون کا استعمال بطور دوا نہ کہ بطور نشہ کسی رنگ میں بھی قابل اعتراض نہیں، ہم میں سے ہر ایک شخص نے علم کے ساتھ یا بغیر علم کے ضرور کسی نہ کسی وقت افیون استعمال کیا ہوگا۔‘‘

یعنی دوا کا بہانہ بنا کر افیون کو ہر رنگ میں استعمال کرنے کی کھلی چھوٹ ہے۔ چنانچہ مرزانے بیماری کی آڑلی اوراپنے رفیق خاص کو بھی اس بینک میں شریک بنالیا۔

ملاحظہ فرمایئے: ’’حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی دوا خداتعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفۂ اوّل (حکیم نورالدین) کو حضور (مرزا قادیانی) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔‘‘

(مضمون میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل ج۱۷ نمبر۶ص۲، مؤرخہ ۱۹؍جولائی ۱۹۲۹ء)

مرزا قادیانی کو افیون کھانے کے لئے بیماری کا سہارا کیوں لینا پڑا؟ اس کے دو ہی اسباب ہو سکتے ہیں اور اتفاق سے دونوں ہی اسباب افیم کے لئے موجود۔ پہلی وجہ تو یہی کہ افیون کھانے کی لت بچپن سے ہی پڑی ہوئی۔ گویا گھٹی میں پڑی عاشقی و برہمنی ہے اور دوسری وجہ یہ کہ افیون خوری بدنامی کا سبب نہ بن جائے۔ اس لئے بیماری کا بہانہ وضع کرنا پڑا، ذرا بچپن والی لت ملاحظہ فرمائیے: ''مجھے بچپن میں بیماری کی وجہ سے افیون دیتے تھے، چھ ماہ متواتر دیتے رہے۔'' (منہاج الطالبین ص ۴۷، مصنفہ مرزا محمود احمد پسر مرزا قادیانی)

سچ کہا جس نے بھی کہا: ''چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی'' میں نے اوپر کہا تھا کہ مرزا قادیانی اس میکدہ میں تنہا نہیں تھے اپنے یاروں کے ساتھ تھے۔ حکیم نورالدین کا ذکر تو آچکا ہے۔ لیجئے! مراقی نبوت کے ایک علمبردار خواجہ کمال الدین بھی اس افیونی جماعت کے ایک رکن تھے۔

ملاحظہ فرمائیے: ''۲۸ر جون بروز جمعہ صبح کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ مجھے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور میاں ناصر احمد صاحب کو ساتھ لے کر خواجہ (کمال الدین) صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔

خواجہ صاحب نے اپنا قصہ سنانا شروع کیا جو علاج کراتے ہیں اور جو عارضے رہے ہیں۔ سب کا ذکر ہوتا رہا۔ خواجہ صاحب افیون بھی آج کل کھاتے ہیں۔ ایک رتی سے شروع کی تھی۔ ابھی یہ خیال ہے کہ چھ ماہ اور کھائیں تاکہ اعصاب مضبوط ہو جائیں۔''

(ڈائری میاں محمود احمد نوشتہ عبدالرحیم درد قادیانی مندرجہ اخبار ''الفضل'' مؤرخہ ۵ر جولائی ۱۹۲۹ء نمبر۲ ج۱۷)

افیون سے مراق بڑھا

افیون تیز نشہ آور چیز ہے۔ اس کی معمولی مقدار بھی مدہوش کر دیتی ہے۔ بے خبر ہو جانا، اول فول بکنا ہر نشہ آور چیز کا خاصا ہے۔ میکدوں میں لڑنا جھگڑنا راستوں میں لڑکھڑانا، مستی میں مار پیٹ کرنا عام بات ہے۔ اگر یہ سب کچھ نہ ہو تو پھر میکدہ ہی کیا؟ لیکن یہ افیونی بزعم خود تقدس کا جامہ پہن کر عوام کو فریب دیتے تھے اس لئے افیون کھانے میں محتاط تھے۔ گھر پر تنہا کھاتے ہوں گے، اجتماعی شکل میں کھاتے تو میکدہ کا منظر کہیں نہ کہیں سے دکھائی دیتا۔ اس افیون خوری کے نتیجے میں مرزا قادیانی کا حافظہ خراب ہوا اور مراق بھی بڑھا۔

اس کا شکوہ خود مرزا کے الفاظ میں پڑھیئے: ’’تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تاہم میں اس بات کی پروانہیں کرتا اور کام کو کئے جاتا ہوں۔‘‘

(ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ اخبار ’’الحکم‘‘ قادیان ج ۵ نمبر ۴۰ مؤرخہ ۳۱ ؍اکتوبر ۱۹۰۱ء، ملفوظات ص ۳۷۶)

کریلا اور نیم چڑھا، مراق تو تنہا ہی جگانے کے لئے کافی ہے۔ اس پر مستزاد افیون، اس کی پینک میں تو جاگنا ہی جاگنا ہے۔ پھر اس کے نشہ میں کام کرنے سے بیماری ترقی کر جائے یا دوران سر زیادہ ہو جائے اس کی پروا کیا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ مرزا بڑی رات تک ’’اس کام‘‘ میں جٹے رہتے تھے۔ وہ کام کیا تھا وہ تو مرزا ہی جانیں۔ کسی کو کیا پڑی ہے کہ شراب اور افیون کے نشہ میں کیا کرتے تھے؟ ہاں! ان کے استعمال کا اثر ہو یا دیگر مقوی ادویہ کی گرمی کا اثر ہو کہ مرزا کو دست کثرت سے آتے تھے۔ اس کا انہیں بہت رنج تھا۔

خود لکھتے ہیں: ’’مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت پاخانہ جانے کی حاجت ہوتی ہے تو مجھے رنج ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔ ایسا ہی روٹی کے لئے جب کئی مرتبہ کہتے ہیں تو بڑا جبر کر کے جلد جلد چند لقمے کھا لیتا ہوں۔ بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہوں مگر سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھاتا ہوں۔ میری توجہ اور خیال اسی طرف لگا ہوا ہوتا ہے۔‘‘

(ارشا مرزا قادیانی مندرجہ اخبار ’’الحکم‘‘ ج ۵ نمبر ۴۰ منقول از کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۹، ملفوظات ج ۲ ص ۳۷۶، ۳۷۷)

بجا فرمایا مرزا قادیانی نے کہ ’’مجھے پتہ نہیں ہوتا‘‘ نشہ میں کس کے حواس درست رہتے ہیں؟ کیا کہا، کیا سنا، کس سے الجھے، کہاں گرے، کیا کھایا، کتنا کھایا، لیکن بسیار خوری کا نتیجہ تو سامنے آئے گا۔ خواہ اسہال کی صورت میں خواہ استفراغ کی شکل میں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کچھ زیادہ ہی کھا لیتے تھے اور بار بار پاخانے سے ان کو رنج بھی ہوتا تھا لیکن افیون اور شراب سے پرہیز کیوں کر ہو سکتا تھا؟

روغن بادام اور مشک وعنبر

مرزا قادیانی نیچے اوپر کی بیماریوں سے ہمیشہ پریشان رہے اور حتی المقدور مداوا

بھی کرتے رہے، مشک وغیرہ کا استعمال برابر جاری رہا۔ کھانے میں بھی احتیاط برتتے تھے، تیتر، فاختہ، مرغ، بٹیرا اور عمدہ کھانے مرغوب تھے۔ مشک وغیرہ کے بغیر تو جینا دوبھر تھا، میوہ جات تحفے میں آجاتے اور منگائے بھی جاتے تھے وہ بھی خاصی مقدار میں۔

ملاحظہ فرمایئے: ''ایسی حالت میں روغن بادام سر اور پیروں کی ہتھیلیوں پر ملنا اور پینا فائدہ مند محسوس ہوتا ہے۔ اس لئے مولوی یار محمد صاحب کو بھیجتا ہوں کہ آپ خالص تلاش سے ایسا روغن بادام کہ جو تازہ ہو اور کہنہ نہ ہو اور نیز اس کے ساتھ کوئی ملونی نہ ہو ایک بوتل خرید کر بھیج دیں۔ پانچ روپیہ قیمت اس کی ارسال کی ہے۔''

(خطوط امام بنام غلام ص ۵، از حکیم محمد حسین قریشی قادیانی)

اب ذرا مشک وغیرہ کی روداد بھی سن لیجئے۔ پھر ذرائع آمدنی کی تصویر دیکھ لیجئے گا۔ ''پہلی مشک ختم ہوچکی ہے۔ اس لئے پچاس روپے منی آرڈر آپ کی خدمت میں ارسال ہیں آپ دو تولہ مشک خالص دو شیشیوں میں علیحدہ علیحدہ یعنی تولہ تولہ ارسال فرمائیں۔''

(خطوط امام بنام غلام ص ۲، ۳)

مشک کا بکثرت استعمال بھی مراق کا ایک عنوان ہے، متعدد خطوط میں مشک بھیجنے کی فرمائش کی گئی ہے، اسی کے ساتھ دیگر مفرح ادویہ بھی مرزا قادیانی کھاتے رہے۔ حکیم محمد حسین قریشی قادیانی نے مفرح عنبری تیار کیا اور اس کا اشتہار ان الفاظ میں شائع کیا: ''یاقوت، مروارید، مرجان، یشب، کہریا، کستوری، زعفران وغیرہ کا ہر دلعزیز مرکب مفرح عنبری بڑی محنت سے تیار ہوگیا ہے۔ قیمت ایک ڈبیہ (۵ روپے)''

(اشتہار مندرجہ سرورق ص ۲، خطوط امام بنام غلام)

یہی حکیم محمد حسین قریشی قادیانی بہت فخر ومباہات سے اطلاع دیتے ہیں کہ: ''حضور اس ناچیز کی تیار کردہ مفرح عنبری کا بھی استعمال فرماتے تھے۔ حضور کو چونکہ دورہ مرض کے وقت اکثر مشک و دیگر مقوی دل ادویات کی ضرورت رہتی تھی وہ اکثر میری معرفت جایا کرتی تھیں۔''

بے چارہ مرزا بھی کتنا سخت جان تھا۔ اسہال، دوران سر، ذیابیطس ضعف قلب اور نامردی میں مبتلا، ادھر عشق کا زور، کس کس پر قابو پائے؟ الہامی دوائیں بھی بے اثر، مرزا کا

الہام بھی کتنا کمزور تھا کہ الہام پر انہیں خود یقین نہیں تھا، ان کو الہام میں دو زرد چادریں عطاء ہوئی تھیں کہ یہ دو بیماریاں ہیں اوپر نیچے کی اور یہ جانے والی نہیں ہیں۔ مرزا کو اگر اپنے الہام پر یقین ہوتا تو دواؤں کے پیچھے کیوں پڑے رہتے۔ آخر اس کو مراق نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے اور مرزا کی نبوت کو مراقی نبوت نہ کہئے تو کیا کہئے۔ زرد چادروں کا ذکر پہلے مع حوالہ آچکا ہے۔ اس لئے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں! نیچے کی بیماریوں میں نامردی کا ذکر ابھی باقی ہے، وہ بھی سن لیجئے۔ مرزا قادیانی نے اپنے دست راست حکیم نورالدین کو لکھا:

مرزا کی نامردی

’’بخدمت اخویم مخدوم ومکرم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ!

جس قدر ضعف دماغ کے عارضہ میں یہ عاجز مبتلا ہے۔ مجھے یقین نہیں کہ آپ کو ایسا ہی عارضہ ہو۔ جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں، آخر میں نے صبر کیا اور اللہ تعالیٰ سے پرامید اور دعا کرتا رہا۔ سو اللہ جل شانہ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور ضعف قلب تو اب بھی مجھے اس قدر ہے کہ میں ’’بیان نہیں کرسکتا۔‘‘

خاکسار غلام احمد قادیان ۲۲؍فروری ۱۸۸۷ء

(مکتوبات احمد ج۲ ص۷۲ مکتوب نمبر۱۵ طبع جدید)

مرزا قادیانی مراقی نہ ہوتے تو شادی نہ کرتے، کیونکہ انہیں اپنی نامردی نہیں نامرد ہونے کا یقین تھا۔ مراقی آدمی ہی ایسی جرأت کرسکتا ہے کہ نامرد ہونے کے باوجود شادی کرلے، یہی نہیں بلکہ شادی کے بعد ایک مدت تک نامرد ہونے کا یقین رہا۔ بات چونکہ نجی اور تجربہ سے متعلق ہے، اس لئے اس میں کسی طرح کے شک وشبہ اور تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں! یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ ایک مدت تک نامردی کے باوجود شادی کے بعد جلد ہی اولاد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اندرون خانہ جھانکنے کا کسی کو کیا حق ہے۔ اولاد ان کے گھر میں ہوئی تو ان کی ہے۔ اس نئی شادی سے گھبراہٹ کا اظہار اور بھی تحریروں میں ملتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے: ’’ایک ابتلاء مجھ کو اس (دہلی کی) شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اور وہ مرضیں یعنی ذیابیطس اور دردسر مع دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں۔ جن کے ساتھ

بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا۔ اس لئے میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔'' (تریاق القلوب ص ۳۵، خزائن ج ۱۵ ص ۲۰۳)

پچاس مردوں کی طاقت

اس کے بعد مرزا نے الہامی دوا تیار کی اور اپنے نامرد دوست حکیم نورالدین کو بھی یہ دوا کھلائی۔ مرزا تو اس دوا سے نامرد سے مرد ہوگئے، لیکن حکیم جی کو یہ دوا راس نہ آئی اور وہ نامرد ہی رہے۔ یہ بھی لطف کی بات ہے کہ مرزا کو اس دوا سے پچاس مردوں کی طاقت مل گئی۔

چنانچہ فرماتے ہیں: ''میں اس زمانہ میں اپنی کمزوری کی وجہ سے ایک بچہ کی طرح تھا اور پھر اپنے تئیں خداداد طاقت میں پچاس مرد کے قائم مقام دیکھا۔''

(تریاق القلوب ص ۳۶، خزائن ج ۱۵ ص ۲۰۴)

پچاس مردوں کی طاقت والے کے پاس بیوی صرف ایک تھی، پریشان رہتے تھے اور جب بیوی امید سے ہوتی تھی تو دوا کا استعمال روک دیتے تھے۔

''دوا ختم ہو چکی ہے اور میں نے زیادہ زیادہ کھالی ہے۔ اس لئے ارادہ ہے کہ اگر خداتعالیٰ چاہے تو دوبارہ تیار کی جائے۔ لیکن چونکہ گھر میں امید ہونے کا کچھ گمان ہے جس کا میں نے ذکر بھی کیا تھا۔ ابھی تک وہ گمان پختہ ہوتا جاتا ہے۔ خداتعالیٰ اس کو درست کرے۔ اس جہت سے جلد تیار کرنے کی چنداں ضرورت میں نہیں دیکھتا۔''

خاکسار غلام احمد از قادیان، مؤرخہ ۱۹؍فروری ۱۸۸۷ء

(مکتوبات احمد ج ۲ ص ۲۰، مکتوبات نمبر ۱۰ طبع جدید)

عجیب الہامی دوا تھی کہ پچاس مردوں کی طاقت دوا کے استعمال تک باقی رہتی تھی اور دوا ختم ہوئی، پچاس کون کہے ایک کی بھی نہیں رہ جاتی تھی۔ پھر یہ کہ ایک بیوی کے لئے اتنی طاقت ور دوا کی ضرورت ہی کیا ہے؟ کہیں اس کی گرمی سے مراق بڑھتا تو نہیں تھا؟ تیز گرم دوائیں خفقان اور مراق میں اضافہ کرتی ہیں۔ مرزا کو مراق کی ضرورت بیش از بیش تھی۔ ورنہ مراقی نبوت کے بال وپر کمزور ہوجاتے اور الہامات کی رفتار بھی سست پڑ جاتی۔ لیکن ذرا ٹھہریئے اور دیکھئے کہ مرزا کے خدام کی فہرست میں عورتیں تو نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو ان کی خدمات کیا ہیں؟ پہلے خدمت گار عورتوں کا ثبوت۔

’’اس بات کو اندرون خانہ کی خدمت گار عورتیں جو عوام الناس سے ہیں اور فطری سادگی اور انسانی جامہ کے سواء کوئی تکلف اور تصنع زیرکی اور استنباطی قوت نہیں رکھتیں بہت عمدہ طرح محسوس کرتی ہیں۔‘‘ (سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص ۲۵۸، روایت نمبر ۲۸۹ طبع جدید)

خدمت گار عورتیں

خدمت گار عورتوں کی تعداد تو ابن غلام احمد نے نہیں بتائی۔ البتہ جمع کا استعمال کثرت کے لئے کافی ہے کہ بہت عورتیں خدمت گار تھیں اور وہ بھی عام عورتیں جو غربت وافلاس کی ماری اپنا اور بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے اندرون خانہ کام کیا کرتی ہیں۔ وہ مالکوں کی ہوس کا شکار بھی ہو جاتی ہیں۔ شاید باید ایسا کوئی گھر ملے جو اس گناہ میں لت پت نہ ہو، زمینداروں، جاگیرداروں کو یوں بھی ’’داشتائیں‘‘ رکھنے کا شوق تھا، تعداد حیثیت کے مطابق ہوتی تھی، اپنے پاس پڑوس کے عمر رسیدہ لوگوں سے یہ داستان آج بھی سنی جاسکتی ہے۔ زمینداری اور جاگیرداری کے ساتھ اگر ’’تقدس‘‘ کا ڈھونگ بھی ہے تو گھر کی غریب خادماؤں تک یہ ہوس محدود نہیں رہتی، شریف زادیاں بھی آسانی سے شکار ہو جاتی ہیں۔ اس کا ایک منظر یہ بھی ہے۔

’’ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی خدمت میں رہی ہوں، گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے بھی زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا، دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔ اسی طرح جب مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو مجھے ان کی خدمت کے لئے بھی کئی راتیں گزارنی پڑیں تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے۔‘‘

(سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص ۷۸۹، روایت نمبر ۹۱۰ طبع جدید)

کئی زینب

ایک ہی زینب کیا اور نہ جانے کتنی زینب ہوں گی، جنہوں نے مرزا کی خدمت رات بھر جاگ کر کی ہوگی اور مرزا کے ’’تبرکات‘‘ حاصل کئے ہوں گے، سرور تو تبرک ہی نے پیدا کیا ہوگا۔ اللہ جانے تبرک نے اپنے اثر ڈالا یا کیا سبب بنا کر زینب پر بھی مراق کے دورے پڑے لگے۔

زینب کے والد کا تحریری بیان ہے کہ: ’’ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میری لڑکی زینب بیگم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جب حضور (مرزا قادیانی) سیالکوٹ تشریف لے گئے تو میں رعیہ سے ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ ان ایام میں مجھے مراق کا سخت دورہ تھا میں شرم کے مارے آپ سے عرض نہ کر سکتی تھی مگر میرا دل چاہتا تھا کہ میری بیماری سے کسی طرح حضور کو علم ہو جائے تا کہ میرے لئے حضور دعا فرمائیں۔ میں حضور کی خدمت کر رہی تھی کہ حضور نے اپنے انکشاف اور صفائی قلب سے خود معلوم کر کے فرمایا زینب تم کو مراق کی بیماری ہے۔ ہم دعا کریں گے۔‘‘

(سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص۲۹۷، روایت نمبر۹۱۷ طبع جدید)

مرزا کی جلیبیاں

اس تحریر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مراقیوں کو سکون مراقیوں کی صحبت سے ہی ملتا ہے۔ مراقی کو مراقی پہچانتا ہے۔ ’’ولی را ولی می شناسد‘‘ تو مشہور مقولہ ہے۔ زینب جب مرزا کی خدمت میں مشغول تھی اسی وقت مرزا پر مراق کا انکشاف ہوا۔ خوب گزری ہوگی دو مراقیوں کے مل بیٹھنے پر۔ میں نے لکھا تھا کہ ایک ہی زینب کیا اور نہ جانے کتنی زینب خدمت میں رہی ہوں گی۔ دو ایک نام آپ بھی سن لیجئے۔ بابو شاہ دین کی اہلیہ، حافظ حامد علی کی بیوہ یہ رات کو پہرہ دیتی تھیں۔ میاں عبدالعزیز کی بیوی جلیبیاں کھلاتی تھی اور نہ جانے کتنی عورتیں مرزا قادیانی کی خدمت میں رہا کرتی تھیں۔ ایک نیم دیوانی عورت تو مرزا کے کمرے میں مرزا کی موجودگی میں بالکل برہنہ نہایا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اس حال میں ایک دوسری عورت کمرہ میں پہنچ گئی۔ اس نے ملامت کی لیکن اس کا جواب تھا ’’اس کو کیا دکھائی دیتا ہے‘‘ یہ بھی

دیوانی وہ بھی دیوانہ۔ حقیقت یہ ہے کہ مراقی نبوت میں نامحرم عورتوں سے اختلاط اور خدمت لینا معیوب نہیں ہے بلکہ اس اختلاط سے دراجابت کھل جاتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے اس سلسلہ کی عبارت:

سوال ششم: حضرت اقدس (مرزا قادیانی) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟

جواب: وہ نبی معصوم ہیں، ان سے مس کرنا اور اختلاف کرنا منع نہیں ہے بلکہ موجب رحمت و برکات ہے۔ (قادیانی اخبار الحکم قادیان ج۱۱ نمبر۱۳، مؤرخہ ۱۷/اپریل ۱۹۰۷ء)

اجنبی عورتوں سے اختلاط

بے قید مس واختلاط کے جو نتائج سامنے آئے ہیں وہ ناگفتنی ہیں، مخلوط تعلیم، مرد وعورت کی تنہائی اور اس میں چھونے، پیر دابنے اور دیگر خدمات لینے میں تو کچھ کہا نہیں جاسکتا کہ کیا کچھ ہوسکتا ہے۔ نفس تو سب کے ساتھ لگا ہوا، چاہے وہ جس درجے کا انسان ہو، کلیساؤں کی تاریخ کے اوراق آج بھی اسی طرح کھلے ہوئے ہیں جس طرح کل کھلے تھے، ان کلیساؤں میں تقدس کی آڑ لے کر راہبوں نے راہبات کے ساتھ کیا کیا؟ وہی جس کا نفس تقاضا کرتا ہے۔ آگ اور بارود کو ایک ساتھ کیا جائے تو آگ لگے گی، فطرت کے خلاف جنگ بھلا کب کامیاب ہوسکتی ہے لیکن مراقی نبوت میں مردوزن کا اختلاف اور جسمانی خدمت لینا رحمت وبرکات کا موجب ہے۔ مرزا قادیانی تو یوں بھی پچاس مردوں کی قوت مردانگی سے سرشار تھے، نامردی کے زمانہ میں انہوں نے جب الہامی نسخہ ''زدجام عشق'' استعمال کیا تھا، اسی زمانہ میں پچاس مردوں کی طاقت آگئی تھی۔ اس نسخہ کی تفصیل سے پہلے یہ یاد دلانا ضروری ہے کہ مرزا قادیانی افیون کے رسیا اور دلدادہ تھے اور فرمایا کرتے کہ: ''افیون میں عجیب وغریب فوائد ہیں۔'' چنانچہ مرزا افیون کھانے میں کبھی چوکے نہیں۔ ہمیشہ مراق کو بڑھاوا دینے کے لئے افیون کھاتے رہے تاکہ مراقی نبوت میں نئے شگوفے اور نئے پھول کھلتے رہیں۔ افیون مراقی نبوت کا جزو اعظم ہے۔

اس نسخہ کی تفصیل مرزا کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد قادیانی کی زبانی سنئے: ''ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حافظ حامد علی صاحب خادم حضرت مسیح موعود بیان

کرتے تھے کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی کی تو ایک عمر تک تجرد میں رہنے اور مجاہدات کرنے کی وجہ سے آپ نے اپنے قویٰ میں ضعف محسوس کیا اس پر وہ الہامی نسخہ جو ''زدجام عشق'' کے نام سے مشہور ہے، بنوا کر استعمال کیا۔ چنانچہ وہ نسخہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ حضرت خلیفہ اوّل بھی فرماتے تھے کہ میں نے یہ نسخہ ایک بے اولاد امیر کو کھلایا تو خدا کے فضل سے اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ جس پر اس نے ہیرے کے کڑے ہمیں نذر دیئے۔ نسخہ ''زدجام عشق'' یہ ہے جس میں ہر حرف سے دوا کے نام کا پہلا حرف مراد ہے۔ زعفران، دار چینی، جائفل، افیون، مشک، عقر قرحا، شنگرف قرنفل یعنی لونگ، ان سب کو ہم وزن کوٹ کوٹ کر گولیاں بناتے ہیں اور روغن سم الفار میں چرب کر کے رکھتے ہیں اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں۔ الہامی ہونے کے متعلق دو باتیں سنی گئیں۔ ایک یہ کہ نسخہ ہی الہام ہوا تھا، دوسرے یہ کہ کسی نے یہ نسخہ حضور کو بتایا اور پھر الہام نے اسے استعمال کرنے کا حکم دیا۔ واللہ اعلم'' (سیرت المہدی ج اوّل حصہ سوم ص ۵۴۸، روایت نمبر ۵۶۹ طبع جدید)

عورتوں کی امامت

یہی وہ الہامی نسخہ ہے جس سے مرزا میں پچاس مردوں کی طاقت آ گئی تھی وہ بھی عمر کے باون سال گزرنے کے بعد، دوسری شادی کے وقت مرزا کی عمر یہی تھی اور نامردی کے شکار تھے۔ اس کی تفصیل گزر چکی ہے اور اب تو کافر بڑھاپا جوش پر آیا ہوا تھا۔ اندرون خانہ عورتوں کی امامت کرتے تھے۔

ملاحظہ فرمایئے: ''باہر مردوں میں نمازیں باجماعت ہونے کے علاوہ آخری سالوں میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ایک بہت بڑے عرصہ تک اندر عورتوں میں خود پیش امام ہو کر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک لمبے عرصے تک جماعت کراتے رہے۔''

(ذکر حبیب ص ۶۵، از مفتی محمد صادق قادیانی)

اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ مرزا قادیانی عورتوں کے امام تھے۔ عشاء ومغرب دونوں ساتھ پڑھتے تھے، غالباً عشاء کے وقت مغرب پڑھتے ہوں گے تاکہ باہر سے آنے والی عورتیں ضروریات سے فارغ ہو کر اطمینان سے آئیں اور کوئی خاتون مرزا کی اقتداء سے محروم نہ رہ جائے۔ یہ عورتوں کی امامت اور وہ بھی بالکل علیحدہ گھر کے اندر مراقی

نبوت کا ہی کرشمہ ہے، نہیں کہا جاسکتا کہ امامت سے پہلے مرزا قادیانی شراب، افیون اور زدجام عشق استعمال کرتے تھے یا نہیں؟ حالات تو بتاتے ہیں کہ ضرور استعمال کرتے ہوں گے ورنہ نماز میں، وہ بھی عورتوں کے ساتھ سرور کیسے پیدا ہوگا؟

مرزا قادیانی کو عورتوں سے خاصی دلچسپی تھی۔ اس میں وہ کسی طرح کا امتیاز برتنے کے قائل نہیں تھے۔ یہ تو نمازی عورتیں تھیں۔ مرزا قادیانی کا دروازہ تو زانیہ عورتوں اور کنجریوں کے لئے بھی کھلا ہوا تھا ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان سے رسم وراہ کیسے پیدا ہوئی؟ کہیں یہ عورتیں بھی شراب وافیون کی عادی نہیں تھی؟ پہلے مرزا کا بیان سنئے پھر فیصلہ کیجئے۔

زانیہ عورتوں سے

''بعض فاسق اور فاجر اور زانی ظالم اور غیر متدین اور چور اور حرام خور اور خدا کے احکام کے مخالف چلنے والے بھی ایسے دیکھے گئے ہیں کہ ان کو بھی کبھی سچی خوابیں آتی ہیں اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ محض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یعنی بھنگن تھیں جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کام تھا۔ انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور سچی نکلیں۔ اس سے بھی عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جن کا دن رات زناکاری کام تھا۔ ان کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہوگئیں۔''

(حقیقت الوحی ص۲،۳، خزائن ج۲۲ ص۵)

مرزا قادیانی نے جن اقوام (چوہڑی اور کنجر) کا ذکر کیا ہے، وہ شراب نوشی اور افیون خوری میں اس زمانہ میں شہرت یافتہ تھیں، ارتکاب جرائم اور زناکاری تو خود مرزا قادیانی نے صریح الفاظ میں بیان کردی، ان کا ورود مراقی نبوت کے دربار میں کیوں ہوتا تھا؟ یہ ایک اہم سوال ہے۔ آخر ان کو مرزا سے کیا دلچسپی تھی اور مرزا کی نظر التفات ان فاحشہ عورتوں پر کیوں تھی کہ وہ بے تکلفی سے اپنے خواب بیان کیا کرتی تھیں۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ لیکن ذرا ٹھہریئے۔ زنا مراقی نبوت میں جرم نہیں ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے صاحبزادے میاں محمود خلیفہ تو زنا میں نام کمائے ہوئے اور عدالت کے دروازوں تک پہنچے ہوئے تھے۔ سینہ پر ہاتھ رکھ کر یہ الفاظ پڑھ لیجئے: ''زنا کرنا جرم نہیں ہے۔ اس کی تشہیر جرم ہے۔ زنا تو آپ عین شریعت کے مطابق کرتے ہیں، اس لئے اس کا تو جرم نہیں۔'' (الفضل ۴؍اگست ۱۹۵۶ء)

زنا جرم نہیں

چلئے کوئی مذہب تو دنیا میں ایسا ہے جس میں زنا کی چھوٹ ہے، دراصل یہ بدکاری افیون اور شراب کے لوازم میں ہے۔ چنانچہ ایک خاتون نے (جس سے محمود خلیفہ قادیان نے زنا بالجبر کیا تھا) اپنے عدالتی بیان میں کہا کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آ رہی تھی۔ بیان قدرے طویل ہے لیکن مراقی نبوت کے خلیفہ کی تصویر اسی میں صاف نظر آئے گی۔

اس لئے پورا بیان ملاحظہ فرمائیں: ''میاں صاحب کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں اور لوگوں میں میں ظاہر کر دینا چاہتی ہوں کہ وہ کیسی روحانیت رکھتے ہیں۔ میں اکثر اپنی سہیلیوں سے سنا کرتی تھی کہ وہ بڑے زانی شخص ہیں مگر اعتبار نہیں آتا تھا۔ کیونکہ ان کی مومنانہ صورت اور نیچی شرمیلی آنکھیں ہرگز یہ اجازت نہ دیتی تھیں کہ ان پر ایسا الزام لگایا جاسکے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرے والد جو ہر کام کے لئے حضور سے اجازت حاصل کیا کرتے تھے اور بہت مخلص احمدی ہیں۔ ایک رقعہ حضرت صاحب کو پہنچانے کے لئے دیا۔ جس میں اپنے ایک کام کے لئے اجازت مانگی تھی۔ خیر میں رقعہ لے کر گئی۔ اس وقت میاں صاحب نئے مکان میں مقیم تھے۔ میں نے اپنے ہمراہ ایک لڑکی لی، جو وہاں تک میرے ساتھ گئی اور ساتھ ہی آ گئی۔ چند دن بعد مجھے پھر ایک رقعہ لے کر جانا پڑا۔ اس وقت بھی وہی لڑکی میرے ہمراہ تھی۔ جوں ہی ہم دونوں میاں صاحب کی نشست گاہ پہنچیں تو اس لڑکی کو کسی نے پیچھے سے آواز دی۔ میں اکیلی رہ گئی، میں نے رقعہ پیش کیا اور جواب کے لئے عرض کیا، مگر انہوں نے فرمایا کہ میں تم کو جواب دے دوں گا گھبراؤ مت، باہر دو ایک آدمی میرا انتظار کر رہے ہیں۔ ان سے مل آؤں۔ مجھے یہ کہہ کر اس کمرے کے باہر کی طرف چلے گئے اور چند منٹ بعد پیچھے کے تمام کمروں کو قفل لگا کر اندر داخل ہوئے اور اس کا بھی باہر والا دروازہ بند کر دیا اور چٹخیاں لگا دیں۔ جس کمرے میں، میں تھی وہ اندر کا چوتھا کمرہ تھا۔ میں یہ حالت دیکھ کر سخت گھبرائی اور طرح طرح کے خیال دل میں آنے لگے۔ آخر میاں صاحب نے مجھ سے چھیڑ چھاڑ شروع کی اور مجھ سے برا فعل کروانے کو کہا۔ میں نے انکار کیا، آخر زبردستی انہوں نے مجھے پلنگ پر گرا کر میری عزت برباد کر دی اور ان کے منہ سے اس قدر بدبو آ رہی تھی کہ مجھ کو چکر آ گیا اور وہ گفتگو بھی ایسی کرتے تھے کہ بازاری بھی ایسی نہیں کرتے۔ ممکن ہے جسے لوگ شراب کہتے ہیں،

انہوں نے پی ہو، کیونکہ ان کے ہوش وحواس بھی درست نہیں تھے۔ مجھ کو دھمکایا کہ اگر کسی سے ذکر کیا تو تمہاری بدنامی ہوگی مجھ پر کوئی شک بھی نہ کرے گا۔''

(مرزا غلام احمد کی تحریر میں مرزا محمود کی تصویر ص ۸،۹، ثبوت حاضر ہیں ج ۲ ص ۱۷۱،۱۷۲، مباہلہ اشتہار جون ۱۹۲۹ء)

بیٹی ہوس کا نشانہ

یہ تو تھے میاں محمود مرزا غلام احمد قادیانی کے صاحبزادے جو اس ''اندر سبھا'' کے ایک اہم کردار تھے، مراقی نبوت کا وہ خلیفہ بھی کیا جو روزانہ نئی عورت سے لطف اندوز نہ ہو، جب ہوس تیز ہو جاتی تھی اور باہر کا کوئی شکار گرفت میں نہ آتا تھا تو شراب کے نشہ میں اپنی ہی بیٹیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا لیتا تھا۔ یہی نہیں کہ مرزا کے صاحبزادے جو مراقی نبوت کے خلیفہ تھے خود ہی شکار کرتے تھے بلکہ یاران میکدہ کو بھی اس میں برابر کا شریک بناتے۔ پستی کردار کا اس سے بدترین منظر کیا ہوگا؟

ملاحظہ فرمائیے: ''خود مصنف کا بیان ہے کہ مرزا محمود نے میرے ساتھ مل کر اپنی لڑکی کو ہوس کا نشانہ بنایا۔ الف ننگے ایک چارپائی پر باہم دیگر تینوں ''مصروف بکار خاص'' تھے کہ مؤذن نے نماز کے لئے بلایا۔ ایسی حالت میں غسل و وضو تو درکنار عضو کو دھوئے بغیر مصلیٰ پر چڑھ گئے اور پھر پھرتی میں واپس آ کر بیٹی کے سینے پر سوار ہو گئے۔''

(ثبوت حاضر ہیں ج ۲ ص ۱۹۸)

کسی شریف کیا کسی رذیل آدمی کے بارے میں اس گھناؤنی بدکرداری کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ خدا گواہ ہے کہ میں تفصیلات پڑھ رہا تھا اور کپکپی طاری تھی، سوچا تھا کہ ایک منظر اور پیش کروں گا لیکن ہمت جواب دے گئی۔ مختصر یہ کہ اس بدمستی میں بہو، بیٹیاں، بیویاں سب شریک تھیں اور مرزا محمود کی وصیت اولاد کے لئے یہ ہے: ''میں نے تمام بچوں کو کہہ دیا ہوا ہے کہ جس کے اولاد نہ ہو ایک دوسرے سے کر لی جائے۔'' (ثبوت حاضر ہیں ج ۲ ص ۲۰۲)

اغلام بازی

جنون عشق اس قدر تیز ہوا کہ اغلام بازی میں بھی پیچھے نہیں رہے، جو بھی تنہائی میں ملا، اس کو زبردستی اپنے اوپر سوار کر لیا۔ پھر یہ تفصیل بھی بتاتے کہ فلاں کا عضو تناسل اتنا فربہ

اور اتنا طویل تھا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ! آخر یہ مراقی نبوت کی مسند خلافت پر تو فائز تھے۔ مراق میں تو سب کچھ ہوتا ہے۔ چند سطریں ملاحظہ فرمایئے! اور مراقی نبوت کے نتائج کی داد دیجئے۔ سچ ہے جو اللہ تعالیٰ پر بہتان تراشی کرتا ہے اور جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، اس کے ثمرات ایسے ہی سامنے آئیں گے۔

''مرزا بشیرالدین محمود آنجہانی جو مرزا غلام احمد قادیانی کا بڑا بیٹا تھا، اس پر زنا کا الزام تواتر کے ساتھ اس کے مریدوں نے لگایا۔ اس نے قادیان وربوہ کے کسی قابل ذکر لڑکے وعورت کو نہیں چھوڑا۔ اس کی بدکرداریوں پر انہی کے اپنے آدمی یعنی قادیانیوں کا تبصرہ، اعداد وشمار، شواہدات، حلفی بیانات، مباہلے اور قسمیں حکومت کی درخواستیں، بشیرالدین سے خط وکتابت غرضیکہ ایسی ایسی چیزیں ہیں کہ آپ پڑھ کر پکار اٹھیں گے کہ جس طرح مرزا قادیانی اس صدی میں دنیا کا سب سے بڑا کذاب تھا۔ اسی طرح آپ یقین کریں گے کہ اس صدی کا سب سے بڑا بدکردار شخص مرزا بشیرالدین تھا، جس نے اپنی بیٹیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا۔'' (ثبوت حاضر ہیں ج۲ ص۱۶۷)

یہ ہیں مراقی نبوت کے خدوخال دراصل اس تصویر کے بنانے میں اور بدکرداری کو فروغ دینے اور ناقابل تصور حد تک آگے بڑھانے میں مرزا غلام احمد قادیانی کا اہم رول ہے۔ زد جام عشق، افیون اور شراب کا استعمال زنا اور اغلام بازی کا تیز تر محرک ہے یا نہیں؟ یہ سب مرزا کے روزمرہ استعمال میں آنے والی چیزیں ہیں۔ ان کے ساتھ مفرح اور مقوی معجونوں کا استعمال بھی ذہن میں رکھئے۔ پھر ان نتائج کو دیکھ کر حیرت ذرا بھی نہ ہوگی۔ اگر نتیجے کے طور پر یہ بدکرداریاں سامنے نہ آتیں تو حیرت ہوتی کہ اس کے لازمی اثرات کیوں نہیں پڑے جس عشرت کدہ میں سب ہی ایک رنگ میں رنگے ہوئے ہوں۔ دوستوں کو بلا کر اپنی بیویاں، بیٹیاں، بہوئیں اور بھاجیں رنگ رلیاں منانے کے لئے پیش کی جاتی ہوں اور خود بھی اس میں ننگے ہوں، اس مراقی نبوت کے تو کرشمے ہیں۔ مرزا غلام احمد نے داد عیش دینے کے لئے ہی تو مراقی نبوت کی بنا رکھی اور جس بدکرداری اور فحاشی کو وحشی غیر متمدن قبائل بھی برداشت نہیں کرتے وہ مرزا کے یہاں روا ہی نہیں مستحسن۔ مرزا غلام احمد قادیانی خود اس کے دلدادہ تھے۔ کنجریوں اور بھنگنوں سے تعلقات اور ان کی آمدورفت سے تو آپ واقف ہی ہیں۔ اب ذرا بالکل صاف اور واضح لفظوں میں اس کی اباحیت بھی دیکھ لیجئے۔

مرزا نے زنا کیا

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔ اگر کبھی کبھار انہوں نے زنا کر لیا تو اس میں حرج کیا ہوا۔ پھر لکھا ہے ہمیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر اعتراض نہیں۔ کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے۔ کیونکہ وہ ہر وقت زنا کیا کرتا ہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان دارالامان، مؤرخہ ۳۱ راگست ص ۱۹۳۸ء)

یہ ہے مراقی نبوت جس میں سب کچھ جائز اور خود مراقی نبی نے عملاً حرام کاریوں کی تصدیق کر دی۔ ہوسکتا ہے کہ محمدی بیگم پر پہلے ڈورے ڈالے ہوں اور ناکامی کی صورت میں شادی کرنے کا سوانگ رچا ہو۔ اس کی تفصیل تو بہت دلچسپ ہے۔ ہم قدرے اختصار کے ساتھ یہ منظر آپ کے سامنے لا رہے ہیں۔

محمدی بیگم کا قصہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے ماموں زاد بھائی احمد بیگ کی صاحبزادی محمدی بیگم نوعمر لڑکی تھیں۔ مرزا قادیانی نے اس کو اپنے نکاح میں لانے کے لئے دام تزویر بچھانا شروع کیا۔ حکیم نورالدین کو خطوط لکھے اور دیگر رشتے داروں سے سلسلہ جنبانی کی اور جب کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آئی تو مراقی نبوت نے اپنے بال و پر نکالے اور پیشین گوئیوں اور بشارتوں کے اشتہار شائع ہونے لگے۔ دھمکیاں دی گئیں۔ بیٹے کو عاق کیا گیا۔ محمدی بیگم کے ہونے والے شوہر کو مر جانے کی پیش خبری کی گئی۔ یہ اعلان بھی کیا گیا کہ آسمان پر محمدی بیگم سے نکاح ہو چکا ہے۔ پورے وثوق کے ساتھ دعویٰ کیا گیا کہ محمدی بیگم کو بہرحال میرے نکاح میں آنا ہے۔ خواہ بیوہ ہونے کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔ یہ تگ ودو اور جدوجہد مرزا قادیانی بڑھاپے میں کر رہے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مراق میں بڑھاپے کا احساس نہیں ہوتا۔ لیکن ٹھہریئے مرزا میں تو پچاس مردوں کی قوت مردانگی تھی، اس لئے کبھی کبھی زنا کرنے پر مجبور ہونا پڑتا تھا۔ پھر کسی تجربہ کار کے اس تجربہ سے بھی تو انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ''عشق درایام پیری چوں بہ سرما آتش است'' بڑھاپے کا عشق سردیوں میں آگ سے زیادہ راحت بخش یا مزیدار ہوتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے ہوس ناکی کا پہلا تیر: ''خدائے تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز (مرزاغلام احمد قادیانی) پر ظاہر فرمایا کہ مرزااحمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ کی دختر کلاں (محمدی بیگم) انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کرکے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھادے گا اور اس کام کو ضرور پورا کردے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۹۶، خزائن ج ۳ ص ۳۰۵)

مراقی نبوت کی پیش خبری مرزااحمد بیگ اور ان کی صاحبزادی پر ذرا بھی اثر انداز نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ احمد بیگ مرزا قادیانی کو جھوٹا اور مراقی سمجھتے تھے۔ پھر بھی مرزا قادیانی ہمت نہیں ہارے اور عشق وہوس کی تیز آنچ میں ہاتھ مارتے رہے۔ احسانات کا سلسلہ شروع کیا اور امید بندھی کہ یہ تدبیر کارگر ہوجائے گی۔ لیکن واہ رے شومئی قسمت کہ الہام ازدواج سٹپٹا کر رہ گیا۔ مرزا نے کروٹ بدلی اور ایسے الہامات کا سلسلہ شروع کیا جس میں تباہی وبربادی کی پیش خبری کی گئی ہے۔

آپ ایک مراقی وحی کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص (احمد بیگ) کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لئے درخواست کر اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرے اور پھر تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے جس کے تم خواہش مند ہو بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کردو۔ میرے اور تمہارے درمیان یہی عہد ہے۔ تم مان لوگے تو میں بھی تسلیم کرلوں گا۔ اگر تم قبول نہ کروگے تو خبردار رہو۔ مجھے خدا نے یہ بتلایا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوگا تو نہ اس لڑکی کے لئے یہ نکاح مبارک ہوگا اور نہ تمہارے لئے۔ ایسی صورت میں تم پر مصائب نازل ہوں گے جن کا نتیجہ موت ہوگا۔

پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مرجاؤ گے، بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور ایسا اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مرجائے گا۔ یہ حکم اللہ کا ہے۔ پر جو کرنا ہے

کرلو میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے۔ پس وہ تیوری چڑھا کر چلا گیا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۲، ۵۷۳، خزائن ج۵ ص۵۷۲، ۵۷۳)

اس سلسلہ کے دیگر مراقی الہامات کا رنگ بھی ایسا ہے۔ ہر طرح کی تدبیر کے باوجود محمدی بیگم سے نکاح نہ ہوسکا۔ البتہ ترغیب وترہیب والے الہامات کا سلسلہ نکاح کے بعد بھی جاری رہا۔ محمدی بیگم اور ان کے شوہر اور والد محترم پر کوئی اثر مرتب نہیں ہوا۔ البتہ مرزاغلام احمد ہیضہ میں مبتلا ہوکر اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ یہ حسرت ان کے ساتھ گئی کہ وہ محمدی بیگم کا دیدار بھی نہ کر سکے۔ ہاں! ایک بات یہ بھی لطف سے خالی نہ ہوگی کہ مرزا قادیانی جس سے ناراض ہوتے تھے اس کو اپنے مراقی الہام سے مرنے کی پیش خبری کر دیتے تھے کہ وہ فلاں سنہ تک مر جائے گا اور یہ مراقی الہام کبھی پورا نہیں ہوا۔

محمدی بیگم کے بارے میں مراقی الہامات کا ایک طومار ہے اور ہر الہام ایک سے بڑھ کر ایک کہ محمدی بیگم کو میرے قبضہ میں آنا ہی ہے نکاح تو آسمان پر ہوگیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے جن عورتوں سے زنا کیا اور داد عیش دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ان کا نکاح آسمان پر ہو چکا ہو اور مرزا نے کسی وجہ سے ان نکاحوں کا اظہار واعلان نہ کیا ہو۔ ہاں! تو محمدی بیگم کے غم میں اسہال شروع ہوگئے۔ اس قدر دست آتے تھے کہ مرزا کو ان دستوں پر رنج کا اظہار کرنا پڑا۔ چونکہ مرزا ہیضہ کی موت کو لعنتی موت سمجھتے تھے۔ اس لئے اس بیماری سے ان کو گھبراہٹ بھی بہت تھی۔ چنانچہ جب کسی سے بہت زیادہ ناراض ہوتے تھے تو اس کو ہیضہ سے مرنے کی بددعا دیتے تھے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری مشہور اہل حدیث عالم نے جب مناظرہ مباہلہ اور تحریروں سے مرزا کے ناک میں دم کر دیا تو وقت کی تعیین کے ساتھ مولانا کی ہیضہ سے وفات کی پیش خبری کر دی۔ مولانا مرحوم اسلام کی خدمت کرتے ہوئے مرزا کی وفات کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو سبک روحی عطاء فرمائی۔

ہیضہ سے موت

آخر مرزا ہیضہ سے مرنے کی ہی بددعا کیوں دیتے تھے؟ کسی اور ذریعہ سے موت کی بددعا کیوں نہیں دیتے تھے؟ اس کی ایک خاص وجہ یہ سمجھ میں آئی ہے کہ مرزا قادیانی میں

نسوانی مادہ تو تھا ہی۔ الہامی حمل ہوا، مریم بنے اور نو مہینے کے بعد بچہ کا تولد ہوا۔ اس لئے اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے کہ مرزا کی عورتوں میں یہ بددعا عام ہے۔ ذرا کسی پر ناراض ہوئیں اور جھٹ ’’جا تجھے ہیضہ مائی لے جائی‘‘ کے الفاظ زبان پر آ گئے۔ آخر مرزا قادیانی سے تو اس معاشرہ کی عورتوں سے گھرے اور ’’خلوتی‘‘ تعلقات تھے۔ ان کا کچھ تو مرزا نے اثر قبول کیا، مراق کی ترنگ میں وہی گالیاں دیتے تھے جو کنجریاں اور چوہڑیاں دیا کرتی ہیں۔ گالیاں بھی مرزا کی زندگی کا ایک مستقل باب ہے۔ کبھی پڑھئے گا۔

یہاں تو صرف یہ بتانا اور دکھانا ہے کہ مرزا جس ہیضہ کی موت سے گھبراتے تھے اور اپنے مخالفین کو اسی کی بددعا دیتے تھے، اسی ہیضہ نے ان کو گھیر لیا۔ جس طرح کسی ایسے شخص کو جو کافر نہ ہو اس کو کوئی کافر کہہ دے تو وہ کفر اسی پر پلٹ پڑتا ہے۔ یہی معاملہ مراقی نبی کے ساتھ ہوا۔ یعنی وبائی ہیضہ سے مرے۔ اس کو قادیانیوں نے چھپانے کی بھی کوشش کی لیکن آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے۔

اس کی مختصر روداد یہ ہے: ’’حضرت (مرزا) صاحب جس رات کو بیمار ہوئے، اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا، جب میں حضرت (مرزا) صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا، میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔‘‘

(مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر نواب قادیانی کے خودنوشتہ حالات مندرجہ حیات ناصر ص۱۴ مرتبہ شیخ یعقوب علی قادیانی)

اب شبہات تو کیا ہوتے، ایک تو وبائی ہیضہ پھر اس کی بدترین شکل کہ منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا۔ یہ ہوا مراقی نبوت کا انجام جو عبرت ناک ہی نہیں حیرت ناک بھی ہے کہ نبوت کے دعویدار کی زبان پر آخری لمحات۔ میں لفظ اللہ بھی نہیں آیا۔ دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو۔

عبدالحفیظ رحمانی

شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

مؤرخہ ۱۷ مارچ ۲۰۰۴ء، بمطابق ۲۵ محرم ۱۴۲۵ھ

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

تعبیر

رؤیائے حقانی

ہفوات قادیانی

جناب ابوصالح عبدالصمد آزاد صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیلی فہرست

خطبۃ الکتاب	۵۵
مصنف اسرار نہانی (قادیانی) کی تہذیب کی تصویر	۵۶
اسرار نہانی کیوں لکھی گئی؟	۶۰
اس کتاب میں کیا ہوگا	۶۴
پہلے نمبر کا جواب	۶۶
حکیم صاحب کا افتراء	۶۸
دوسرے نمبر کا جواب	۷۰
مرزا غلام احمد قادیانی پر عرب شریف مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے علماء کرام کا فتویٰ کفر وارتداد	۷۴
تیسرے نمبر کا جواب	۷۵
ایک اور افتراء محض	۷۷
مال ودولت اور آسائش کی تحصیل جائز ہے	۸۰
چوتھے نمبر کا جواب	۸۵
مقدمۃ الجواب	۸۸
ضوابط رویا	۸۸
مرزائیوں کے امام مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کی شہادت	۹۳
تفصیلی جواب	۹۳
اعلیٰ حضرت قبلہ کی تعبیر اور حضرت مولانا مدظلہ کے خواب کا تناسب	۹۷
اتمام حجۃ	۹۸
حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا خواب	۹۹
حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن قبلہ کے خواب پر اعتراض اور اس کا جواب	۱۰۱
حکیم قادیانی کے اعتراضات	۱۰۳
خاتمۃ الطبع	۱۱۱
خاتمۃ الکتاب یا تحدیث نعمت	۱۱۱
مجھ کو ضرور پڑھیے	۱۱۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللّٰھم ارنا الحق حقا وّارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ

خطبۃ الکتاب

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ

ایک طرف تو نبی کریم ﷺ (روحی فداہ) کا ارشاد ہے کہ: ’’مسلمان وہ نفوس ہیں جن کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے بلکہ وہ سالم رہیں۔‘‘ یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ مسلمان وہ اصحاب ہیں جن کے قول اور فعل سے دوسرے مسلمان اذیت نہ پاویں۔

دوسری طرف ہماری حالت یہ ہے کہ ہماری گفتگو دل آزار ہوتی ہے اور ہماری تحریر اذیت دہ: ’’فبدّل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لھم (البقرۃ:۵۹)‘‘ ترجمہ: پس بدل دیا ظالموں نے خداوندی فرمان کو اپنے ہوائے نفس سے۔

ببیں تفاوت رہ از کجا ست تا بہ کجا

اس پر لطف یہ کہ اس طرح کی گندگی آپ انہیں حضرات کے رسالوں یا تحریروں یا تقریروں میں زیادہ ملاحظہ فرمائیں گے۔ جن کو آپ ایک طرف اقوام عالم کو ان بیہودگیوں پر نفرین کرتے ہوئے پائیں گے۔ ’’اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون (البقرۃ:۴۴)‘‘ یہ ایک عجیب حیرت کن امر ہے۔ خطبۃ الکتاب ملاحظہ فرمایئے تو بجز ادّعا رشد وہدایت کسی چیز کا نام ونشان نہیں پائیں گے۔ مگر مضامین پر نظر کیجئے تو سوا طعن وتشنیع سب وشتم کے کسی دوسری چیز کی جھلک تک نظر نہ آئے گی۔

گویا فی زمانہ ایسے حضرات کی کتابیں حضرت انجم کے اس شعر کے حسب حال ہوتی ہیں:

دل جو جسے کہتے جفا جو نظر آیا خوش خو جسے سمجھے تھے وہ بد خو نظر آیا

یہ ایک دعویٰ صحیح ہے جن کے لئے واقعات عالم شاہد ہیں اور آگے چل کر آپ ان ہی صفحوں میں ملاحظہ فرمائیں گے کہ مدعیان تہذیب وشائستگی کس طرح برہنہ ہوکر اسٹیج تہذیب پر اس کی پردہ دری کے مجرم ہوتے ہیں اور بے حجابانہ اپنے مجسمہ سے اس کے اک اک تار کو نوچ کر پھینک دیتے ہیں۔

یہ مختصر رسالہ جس کو آپ کی خدمت میں باریابی کا شرف حاصل ہے۔ ایک ایسی کتاب[1] کے جواب میں ہے جس کے متعلق میں اپنی محدود معلومات کی بناء پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے آج تک ایسی غیر مہذب اور مخرب اخلاق کتاب نہیں دیکھی ہے جس کا ہر صفحہ سب وشتم طعن وتشنیع مخرب اخلاق الفاظ اور ناشائستہ وبیہودہ کلمات سے معمور ہے۔ انتہاء یہ کہ اس کے مصنف کو یہ بھی پسند نہیں کہ ان کی جماعت کا کوئی شخص مہذب تحریر لکھے۔

چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ''حضرت مولانا عبدالماجد (قادیانی) سے ایک شکایت مجھ کو ضرور ہے کہ انہوں نے ایک ایسے شخص کے بالمقابل شستہ اور نرم اور ضرورت سے زیادہ مہذب الفاظ استعمال کئے ہیں جن کا وہ کسی طرح بھی اہل نہیں ہے۔'' (حاشیہ اسرار نہانی ص۲۳)

''ولهم اعمال من دون ذلک هم لها عاملون (المؤمنون:۶۳)
الذین ضلّ سعیهم فی الحیوٰة الدنیا وهم یحسبون انهم یحسنون صنعا (الکهف:۱۰۴)''

مصنف اسرار نہانی (قادیانی) کی تہذیب کی تصویر

''کان پوری بدد ماغ، بے حیا تھے اور تیز زبان تھے اور درندگی کا اظہار کرتے تھے اور جھوٹ کی غلاظت ان کی غذا تھی۔ خبیث فطرت شورہ پشت حیوان بہ شکل انسان ابومحمد صاحب نے بے وجہ قصداً وابتداً چند بے روزگاروں اور بدزبانوں کو ساتھ لے کر اور نام بدل کر جو طوفان بدتمیزی مچا رکھا ہے۔ ناپاک فطرت، دنی الطبع، کم ظرف، غیر مہذب، مکاروں، کیادوں، جعل سازوں، روپوش، مجہول الکنیت، نقابدار مولوی مؤلف کی ذلت ہوگی۔ مکروفریب کو عمل میں لایا، ایک نفس باغیرت اور باحیا انسان ہی نہیں ہوسکتا۔ ابواحمد صاحب کے دماغ میں تکبر اور نخوت کے موٹے موٹے کیڑے بھرے ہوئے ہیں۔ جب تک وہ جھاڑ

[1] اس کتاب کا نام ''اسرار نہانی ابواحمد رحمانی'' ہے اور اس کے مصنف حکیم خلیل احمد مونگیری قادیانی ہیں۔ اس کتاب کی حالت خود اس کے نام سے ظاہر ہے کہ مصنف کا مقصود اس کتاب کی تحریر سے حضرت مولانا ابواحمد سید محمد علی صاحب مدظلہ کی ذات شریف پر محض ذاتی حملہ کرنا ہے اور کچھ نہیں۔ چنانچہ وہ اصحاب جن کی نظر سے یہ رسالہ گزرا ہوگا وہ اس سے اچھی طرح واقف ہوں گے کہ مصنف نے بجز سب وشتم اور دشنام دہی کے کوئی معقول بات تحریر نہیں کی۔

نہ دیئے جائیں گے۔ ان کے دماغ کی اصلاح ہرگز نہیں ہوسکتی۔ اپنے نفسانی جوش والتہاب میں عرق عرق ہوگئے اور اندرونی قلق واضطراب سے ان کی زبان باہر نکل پڑی۔ اپنی حرص، اپنی آرزو، اپنی تمنا وطمع کے لشکر کو آل فرعون کی طرح غرق ہوتے دیکھ کر سخت گھبرائے۔ کان پوری صاحب نے بھی وہی کیا جو ایسے چالاک اور ابن الوقت کیا کرتے ہیں۔ صریح جھوٹ ملا کر کان پوری صاحب آپ کی آنکھوں پر کس طرح کا رمد چھا گیا ہے۔ آپ کی کانشنش پر کس خبیث روح کا سایہ پڑ گیا ہے۔ آپ جیسے فرعون کو بے نیل مرام غرق کرنے والا۔ یہود سیرت، یزید طبیعت، فرعون خصلت مولویوں۔ اپنے انامل کو چبائیں، اپنی بوٹیاں آپ نوچ ڈالیں۔ تیرے حرص کا دانت روز تیز ہوتا گیا، تیری دنیا طلبی کا چنگل اور بھی نوکدار ہوگیا، تیری نفسانیت وانانیت۔ دنیا کو تیری عبرت ناک وجود کا نظارہ ابھی بیش از بیش دیکھنا باقی ہے۔'' وغیرہ وغیرہ!

معزز ناظرین! ہم حکیم (خلیل احمد قادیانی) سے اس کی شکایت کر کے انصاف چاہتے، مگر مرزائیت کے بعد فضول ہے کیونکہ:

گلہ کیا جو بے دین وملت ہو تسلیم　　　بتوں کی محبت کا حاصل یہی ہے

جزاء سیئة سیئة مثلها

تہذیب وشائستگی تو آپ ملاحظہ فرما چکے، لگے ہاتھوں اس کی وجہ بھی سن لیجئے:

کہ ہمارے حکیم (خلیل احمد قادیانی مصنف کتاب اسرار نہانی) کو کیا مجبوری لاحق ہوئی جو اس طرح کے فواحش پر اتر آئے اور ''سب المسلم فسوق'' کو نظرانداز فرما گئے۔ آپ بذیر سرخی ''جزاء سیئة سیئة مثلها'' یہ وجوہ تحریر فرماتے ہیں: ''امر واقعہ کا اظہار دماغی رنگ میں مطلوب ہے، ان کی شرارتوں سے تنگ ہوکر پبلک کے فائدہ کے لئے بطور دفع ضرر کے ان کی مدافعت احمدیوں کو کرنی لازم ہوجاتی ہے اور شریروں کی اصلاح نہ کرنی بھی معصیت ہے۔ احمدیوں کا اصل کام تو تبلیغ اسلام اور اعلاء کلمۃ اللہ[1] ہے لیکن اگر کوئی

[1] اللہ اللہ یہ اعلاء کلمۃ اللہ کی شان ہے کہ بات بات پر گالیاں دی جاتی ہیں۔ ''یریدون ان یحمدوا بما لم یفعلوا''

کئے لاکھوں جفائیں پیار میں بھی آپ نے ہم پر　　　خدا نخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا ہوتا

خبیث فطرت اور شورہ پشت حیوان بہ شکل انسان بے وجہ مخل ہوتا ہے اور اپنی درندگی کا اظہار کرتا ہے تو ''یقتل الخنزیر'' کا فرض بھی ''قاتل الخنزیر'' کے مریدوں کو زبان وقلم سے دفع ضرر کے لئے ادا کرنا ہی پڑتا ہے۔''

حاصل یہ کہ آپ قرآن شریف سے یہ تمسک فرما کر کہ: ''برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی کرنی ہے۔'' یہ اجتہاد فرمایا کہ: ''اگر کوئی تم کو گالی دے تو تم بھی گالی دو۔'' حالانکہ اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ برائیوں کا بدلہ برائی ہے۔ کیونکہ گناہ کے بدلے میں جو سزا دی جاتی ہے وہ برائی ہو ہی نہیں سکتی بلکہ وہ عین عدل وانصاف ہے۔ یہ محض مشاکلت لفظی ہے جو فصحاء اور بلغاء حسن کلام کے لئے استعمال کرتے ہیں اور ان کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ: ''تم گالیاں دوگے تو ہم بھی گالیوں پر اتر آئیں گے۔'' جس سے ارباب بصریت خوب واقف ہیں۔ جنہوں نے معانی بلاغت بدیع کی سیر کی ہے۔ **ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء!**

پس گالیوں کا بدلہ گالیاں نہیں ہوسکتیں۔ ورنہ پھر تو عام طوفان بدتمیزی مچ جائے گا اور دنیا کے سر سے امن وامان کا سایہ اٹھ جائے گا اور ہر طرف کشت وخون کے باعث ساری زمین کربلا کا خونی ٹکڑا بن جائے گی اور چند دنوں کے بعد آدم آباد زمین میں وحش وطیور درندے سکونت پذیر نظر آئیں گے۔

اس لئے کہ چوری کے بدلے ہمارے حکیم (خلیل قادیانی) کے اجتہاد پر چوری کرنی پڑے گی اور لوٹ کے پاداش میں لوٹنا پڑے گا۔ اگر حکیم صاحب کے مطب کے قرابوں اور بوتلوں کو کوئی شریر آکر توڑ جائے تو ان کو بھی اس کے گھر سے بوتلوں اور قرابوں کو نکال کر توڑنے کی تکلیف گوارا کرنا پڑے گی اور بصورت عدم موجودگی چپ چاپ واپس چلا آنا پڑے گا۔ اگر کوئی بے حیا شریر النفس کسی عفت مآب دیوی کی آبروریزی کرے تو اس کلّیہ پر نہ معلوم میرے دوست مثلہا کی کون سی صورت تجویز فرما کر عدل گستری فرمائیں گے اور اس کے زخم آبروریزی پر کون سے ''سیئۃ مثلہا'' کا پھاہا رکھیں گے۔ ہم تو یہی کہیں گے:

آپ پھولے ہوئے بیٹھے ہیں مسیحا کس پر
دے دیا اس کے مریضوں کو خدا نے بھی جواب

الحاصل ''سیئۃ مثلہا'' کا جو معنی حکیم (خلیل قادیانی) نے سمجھا ہے وہ یقیناً غلط ہے اور محض حرارت انتقام ناروا کا ایک غلط ابال ہے جو عقل واخلاق، اسلام وقرآن اور سنت

ہی کے خلاف نہیں بلکہ دنیا کے سارے متمدن اقوام اور جمیع مذاہب عالم کے نقطۂ عدل وانصاف سے الگ خیال ہے اور اگر بفرض محال حکیم (خلیل قادیانی) کا اجتہاد صحیح بھی ہو تو کیا اس کا یہ معنی بھی ہے کہ اگر زید کو بکر گالی دے تو اس کے بدلے میں ایک غیر شخص خالد، بکر کو برا بھلا کہے۔ مرزا قادیانی کو برا کہنے والے حضرات کو خود مرزا قادیانی[1] کا حق تھا کہ جس قدر چاہتے گالیاں دیتے اور کوستے جس کو حتی المقدور مرزا قادیانی نے اپنے آخری دم تک اداء کیا۔ ہاں! سعادت مند وارثوں کا فرض استغاثہ ہے۔

[1] اگر یہ کہو کہ آج جب مرزا قادیانی حیات نہیں ہیں پھر کیوں ان کی شان میں لوگ حرارت سے کام لیتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سچ ہے کہ مرزا قادیانی مر گئے مگر جو بے دینی کے کانٹے بوئے گئے ہیں وہ ہنوز باقی ہیں اور مسلمان کے تلوؤں میں چبھتے ہیں۔ پس تم ہی انصاف کرو۔ ہمارے پاؤں چھلنی ہو جائیں اور ہم فریاد نہ کریں۔ ہمارے دل دکھائے جائیں اور آہ ہم آہ بھی نہ کریں۔ ہم کو، ہمارے بزرگوں کو، صحابہ کرامؓ کو، انبیاء عظام کو برا بتلایا جائے۔ ان کی تحقیر کی جائے اور ہم لب پر مہر خاموشی لگا کر انصاف بھی نہ چاہیں حتیٰ کہ احادیث نبویہ ﷺ کو اپنے الہام ناکام کے مقابلہ میں ردی سے بھی بدتر بتلایا جائے اور ہم چپ چاپ ایمان کو خیرباد کہہ کر صم بکم ہو کر سنتے رہیں۔ اگر انصاف کی آنکھیں رکھتے ہو تو دیکھو اور پڑھو اور اپنے ضمیر سے انصاف چاہو۔ قصیدہ اعجازیہ میں مرزا قادیانی سید الشہداء امام حسینؓ جن کو حضورؐ نے ''سید شباب اهل الجنة'' فرمایا ہے جو خاندان رسالت کے لئے ایک سراج منیر ہیں۔ ان کی شان میں ایسی بے ادبی برتی ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور حیرت ہو جاتی ہے کہ ایک مسلمان کے زبان وقلم سے کس طرح ایسے الفاظ ادا ہو سکتے ہیں۔ سنو:

وشتان ما بینی وبین حسینکم ۔۔۔ فانی اؤیّد کل آن وانصر

واما حسین فاذکروا دشت کربلا ۔۔۔ الی هذه الایام تبکون فانظروا

(اعجاز احمدی ص۶۹، خزائن ج۱۹ ص۱۸۱)

و واللّٰہ لیست فیه منی زیادة ۔۔۔ وعندی شهادات من اللّٰہ فانظروا

وانی قتیل الحب لکن حسینکم ۔۔۔ قتیل العدا فالفرق اجلٰی واظهر

(اعجاز احمدی ص۸۱، خزائن ج۱۹ ص۱۹۳)

جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ تمہارے حسین اور ہمارے درمیان میں بہت بڑا فرق ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اسرار نہانی کیوں لکھی گئی؟

یہ تو حکیم صاحب کا اقراری بیان تھا جو وجہ تالیف اسرار نہانی میں انہوں نے محض عوام کو دھوکا دینے کے لئے تحریر کیا ہے کہ اس سے مقصود دفاع ضرر ہے اور جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا پر عمل کرنا مقصود ہے۔

کیونکہ ہندوستان کے لوگ عموماً اور صوبہ بہار کے لوگ خصوصاً اس سے خوب واقف ہیں کہ حضرت مرزائی جب تک مونگیر نہیں آئے تھے نہ کسی کو عام طریق پر ان کے عقائد کی اطلاع تھی۔ نہ کسی کو ان سے کوئی مطلب تھا۔ یہ جہاں تھے خوش تھے مونگیر واطراف مونگیر کے مسلمان ان سے اچھی طرح واقف بھی نہ تھے۔

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اس لئے کہ مجھ کو ہر وقت خدا سے تائید ومدد ملتی ہے۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ کی حالت کے لئے میدان کربلا یاد کرو (یعنی ہماری طرح خدا کی تائید ومدد ان پر چونکہ نہیں تھی، بھوکے پیاسے دشمنوں نے قتل کر ڈالا) جس کے لئے تم آج تک روتے ہو اور قسم خدا کی حسین میں کوئی بات مجھ سے زیادہ نہیں ہے۔ میرے پاس تو خدا کی گواہیاں ہیں۔ پس تم دیکھو (مزید برآں) میں تو محبت کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین تو دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق (درمیان ہمارے اور تمہارے حسین کے) کھلا اور ظاہر ہے۔ احادیث کی دھجیاں مرزا قادیانی نے ان لفظوں میں اڑائی ہیں۔

ھل النقل شی بعد ایحاء ربنا ۔۔۔ فای حدیث بعدہ نتخیر
وقد مزق الاخبار کل ممزق ۔۔۔ فکل بما ھو عندہ یستبشر

(اعجاز احمدی ص۵۶، ۵۷، خزائن ج۱۹ ص۱۶۸)

اخذنا من الحی الذی لیس مثلہ ۔۔۔ وانتم عن الموتی رویتم ففکروا

(اعجاز احمدی ص۵۷، خزائن ج۱۹ ص۱۶۹)

راینا وانتم تذکرون رواتکم ۔۔۔ وھل من نقول عند عین تبصر

(اعجاز احمدی ص۶۹، خزائن ج۱۹ ص۱۸۱)

اس کا ترجمہ یہ ہوا کہ خدا کی وحی (جو ہم پر آتی ہے) اس کے بعد نقل (حدیث) کی کوئی حقیقت نہیں اس کے بعد ہم کس حدیث کو مان سکتے اور حالت یہ ہے کہ حدیثیں تو ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئی ہیں اور ہر شخص اپنی حدیثوں سے خوش ہو رہا ہے۔ ہماری وحی تو حی وقیوم لاشریک لہ سے ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مگر مشیت ایزدی میں مقدر ہو چکا تھا کہ یہ مونگیر آئیں گے اور اپنے عقائد باطلہ کی ترویج کے لئے اشتہار دیں گے اور علماء اور صلحاء اور صوفیائے کرام کی شان میں نہایت غیر مہذبانہ اشتہار شائع کر کے ان کو مجبور کریں گے کہ وہ مرزا قادیانی کی مسیحیت اور مہدیت کی تردید کر کے دنیا پر ثابت کر دیں کہ مرزا قادیانی کے دعاوی محض اوہام باطلہ ہیں جو قرآن وحدیث اور سلف صالحین کے آراء کے بالکل خلاف ہیں۔ چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ جب مرزا قادیانی کے ماننے والے مونگیر پہنچے اور اپنے عقائد باطلہ کی ترویج بذریعہ تحریر وتقریر کرنے لگے اور (مرزائی) مبلغین ہر طرف مرزائیت کی تبلیغ کرتے ہوئے نظر آنے لگے۔ عام طریق پر اعلان کیا جانے لگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ ان کا بجسد عنصری آسمان پر موجود ہونا غلط خیال ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی ہی وہ مسیح ومہدی ہیں، جن کی پیشین گوئی حدیثوں میں بالتصریح موجود ہے۔ جس پر ان کے الہامات نیز چاند وسورج میں گہن لگنا شاہد عادل اور ایسے پختہ دلائل ہیں جن کی تردید نہیں ہوسکتی۔ بلکہ مرزا قادیانی کا یہ الہام بھی ہر ایک کو سنایا جانے لگا کہ: ''جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر ہوئے کسی شخص کو بھی آج تک بجز میرے یہ نعمت نہ ملی۔ عیسیٰ بن مریم اگر آج ہوتے تو جس قدر کام میں کرتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتے۔ وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں، ہرگز نہ دکھا سکتے۔ دنیا میں کم ہی ایسے نبی آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزے دکھلائے ہوں جس قدر ہم نے دکھلائے ہیں۔'' وغیرہ وغیرہ!

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اور تم تو مردوں سے (یعنی رسول اللہ ﷺ یا صحابہ اور رواۃ حدیث سے جو سب کے سب مر گئے ہیں) روایت کرتے ہو اس کے بعد کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے تو دیکھا اور تم راویوں کا ذکر کرتے پھرتے ہو (بھلا) کیا حدیثیں رویت (یعنی) دیکھنے کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں۔

اور (دافع البلاء ص۲۰ خزائن ج۱۸ ص۲۴۰) کا یہ شعر تو مرزا قادیانی کا بہت مشہور ہے کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو — اس سے بہتر غلام احمد ہے

پس انصاف ہم ناظرین پر چھوڑتے ہیں اور خدا کے حوالہ کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی ہم مسلمان ہیں اور قرآن شریف میں پڑھتے ہیں ''اذا مرّوا باللغو مرّوا کراماً'' لہٰذا ہم اس کتاب میں مرزا قادیانی کو ہرگز بلاوجہ برا نہ کہیں گے۔

حاصل یہ کہ انبیاء علیہم السلام کی تحقیر کی گئی جھوٹے الہام شائع کئے گئے۔ عقائد باطلہ کی ترویج واشاعت میں ایڑی سے چوٹی تک زور لگایا گیا۔ عام طور پر تحریر وتقریر میں علماء کرام، صوفیائے عظام کو بحث ومناظرہ کی دعوت دی جانے لگی۔ اشتہارات میں غیر مہذبانہ طریق پر علماء کرام، صوفیائے عظام کو مخاطب کیا جانے لگا کہ اگر کسی میں جرأت ہو تو مسجد اور گوشۂ خانقاہ سے نکلیں اور حق کی طلب میں مناظرہ مباحثہ سے جان نہ چرائیں۔ اس طرف اگر جواب جاہلاں باشد خموشی یا فضول ہنگامہ آرائی کو بے نتیجہ سمجھ کر ناقابل تخاطب سمجھا گیا تو اس کو اسکات اور اقرار مسیحیت اور مہدیت مرزا پر محمول کر کے عوام میں بدظنی پھیلائی جانے لگی۔

اور وہ وقت بالکل قریب تھا کہ صوبہ بہار کے مسلمان عموماً اور مونگیر واطراف مونگیر کے جاہل مسلمان خصوصاً اگر ان کی خبر نہ لی جاتی اور بذریعہ تحریر وتقریر ان کے عقائد باطلہ کی تردید نہ کی جاتی تو عوام یک بیک بے پناہ ہو کر مرزائیت کے جال میں گرفتار ہو جاتے اور دین وایمان کھو بیٹھتے اور ہمیشہ کے لئے قعر ضلالت میں گر کر **خسر الدنیا والآخرہ** کے مصداق ہو جاتے۔ یکایک رحمت الٰہی جوش میں آئی اور اپنے رسول کریم روحی فداہ ﷺ کی خیر الامۃ کو افراط وتفریط سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک برگزیدہ بندہ کو چن لیا اور سنن الٰہیہ مستمرہ نے عین وقت پر ان گمراہ شدگان سبیل ہدایت کے لئے ایک رہبر کامل، ہادی فاضل، مورد فضل رحمانی، نور دیدہ غوث جیلانی حضرت جناب مولانا مرشدنا سیدنا ابواحمد سید محمد علی صاحب **افاض اللہ برکات فیوضہ علی رؤسنا** کو عنایت فرمایا اور خدا نے جناب کے قلب مبارک میں یہ بات راسخ کر دی کہ ان دشمنان دین کے عقائد باطلہ کے اثر سے مسلمانوں کے دل ودماغ کو محفوظ رکھا جائے۔ **فالحمدللہ علی ذالک!**

پس جس طرح ظلمت شب کی تاریکی انوار صبح کی سپیدی کے آگے کافور ہو جاتی ہے اور مغرور کرمک شب تاب کی جھوٹی روشنی آفتاب کی درخشندگی کے آگے مٹ جاتی ہے اور شپر ضلالت آفتاب ہدایت سے اندھے ہو جاتے ہیں اور اولیاء شیطان کی جماعت، اولیاء اللہ کے اس گروہ کے آگے جن کے لئے خدائی وعدہ ''**ان اولیاء اللہ ھم المفلحون**'' ہو چکا ہے۔ **ھم الخٰسرون** کے مصداق ہو جاتے ہیں۔

بالکل اسی طرح دنیا نے دیکھ لیا کہ آفتاب ہدایت رحمانی کے آگے چراغ ضلالت مرزائیت ماند پڑ گئی اور لوگوں نے سمجھ لیا کہ آفتاب کے ہوتے ہوئے چراغ کی طرف دوڑنا

فعل عبث ہے۔ کیونکہ بذریعہ فیصلہ آسمانی، شہادت آسمانی وغیرہ وغیرہ نہایت روشن طریق پر یہ ظاہر کردیا گیا تھا کہ ایک تو نفس پیشین گوئی کو صداقت کے لئے معیار ٹھہرانا غلط ہے۔ کیونکہ رمل اور جفر کے جاننے والے بھی دن رات پیشین گوئیاں کرتے ہیں، جن میں بعض:

گاہ باشد کہ کودک نادان بغلط بر ہدف زند تیرے

کے اصول پر صحیح بھی ہوجاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ مرزاقادیانی نے جس پیشین گوئی یا الہام کو اپنا نہایت عظیم الشان نشان بتلا کر دنیا کے سامنے پیش کیا تھا، بالکل غلط ثابت کردیا گیا اور اس کے صحیح ثابت کرنے میں جس قدر تاویلات رکیکہ سے کام لیا جاتا تھا۔ ان کے تاروپود کو ایک ایک کرکے الگ کردیا گیا۔ تیسرے یہ کہ جس چاند وسورج کے اجتماعی گہن کو مرزاقادیانی اپنی مہدیت اور مسیحیت کے ثبوت میں نہایت موٹے موٹے حرفوں میں لکھ کر پیش کیا کرتے تھے۔ ایسی قلعی کھولی گئی کہ عالم مرزائیت میں لرزہ پڑ گیا۔ حتیٰ کہ خود ان کے معتقدین کے ایمان میں تزلزل پڑ گیا اور آپس میں اطمینان قلب کے لئے مراسلات ہونے لگے اور ان سب مجموعی باتوں کا اتنا اثر ہوا کہ مونگیر واطراف مونگیر میں ایک ایک بچہ پر مرزائیت کی بطالت آفتاب کی طرح روشن ہوگئی۔

اور جہاں کہیں تبلیغ مرزائیت کے لئے مبلغین پہنچے۔ سب سے پہلے فیصلہ آسمانی شہادت سنادی گئی کہ اگر اس کا جواب تمہارے پاس ہے تو خیر ورنہ آپ فضول وعظ وپند کی تکلیف گوارا نہ فرمایئے۔

جس کو سن کر ہاتھ پاؤں پھول گئے اور دربار خلافت حکیم مولوی نورالدین قادیانی سے لے کر اعوان انصار تک نے اس کے جواب میں خون تک پانی کردیا۔ مگر بقول: ''لن یصلح العطار ما افسدہ الدھر'' کچھ جواب دیتے نہ بنا اور سراسر ناکامی ہوئی اور جو کچھ لکھا بھی گیا ان کی غلطیاں فوراً شائع کردی گئیں۔ جس سے عوام بھی ان کو ناقابل تخاطب سمجھنے لگی اور ہر جانب سے ان کی حرکت مذبوحی پر ''الیس منکم رجل رشید'' کی صدا بلند ہونے لگی۔

جب ہمارے دوستوں کا یہ نقشہ ہوگیا تو ہمارے احباب نے ایک دوسری راہ اختیار کی۔ یعنی ذاتیات پر اتر آئے اور بجائے اس کے کہ فیصلہ آسمانی اور شہادت آسمانی کا کوئی معقول جواب لکھتے، ہمارے مکرموں نے، اسرار نہانی جیسی فحش کتاب لکھ کر اور گالیاں دے کر جلے دل کے آبلے توڑنے لگے اور چاہا کہ اس طریق سے عوام کو دوسری طرف متوجہ کرکے

الجھا دیں اور اس کا موقع ہی نہ دیں کہ مرزا قادیانی کی تردید کے متعلق وہ کوئی تحریر وتقریر لکھیں یا دیکھیں یا کریں یا سنیں۔

مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس سے مرزا قادیانی کی مسیحیت اور مہدیت کا اثبات نہیں ہوسکتا چاہئے وہ ''اسرار نہانی'' کی طرح لاکھ کتابیں لکھ جائیں۔ تاوقتیکہ فیصلہ آسمانی، شہادت آسمانی کا معقول جواب نہ دیں۔

پس یہ اصل وجہ تالیف ''اسرار نہانی'' ہے جس پر حکیم (خلیل قادیانی) نے فواحشات کی دیوار چنی ہے اور اپنے خیال میں یک چلتا ہوا منتر تصور کیا۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے:

چلا ہے او دل راحت طلب کیوں شادماں ہوکر　　زمین کوے مرزا رنج دے گی آسماں ہوکر

اس کتاب میں کیا ہوگا

اس مختصر رسالہ میں حکیم خلیل احمد (قادیانی) مصنف ''اسرار نہانی'' کے ان مزخرفات اور ہفوات کا منصفانہ جواب ہوگا جو مرشدنا مخدوم مجدد العصر حضرت مولانا ابواحمد سید محمد علی صاحب قبلہ مدظلہ دامت شموش افضالہ علیٰ روسنا کی ذات اقدس کے متعلق تحریر کئے ہیں مگر جواب کا وہ طریق نہیں اختیار کیا جائے گا جس کو حکیم (خلیل قادیانی) نے عناداً اختیار کیا ہے اور بات بات پر گالیاں دینا اور فواحش پر اتر آنا اپنی تحریر کا امتیاز خاص ٹھہرایا ہے بلکہ نہایت مہذب طریق پر ان کے ہر اعتراضوں کا جواب دیا جائے گا۔ کیونکہ ایک طرف تو قرآن مجید کا یہ ارشاد ہے کہ: ''جادلهم بالتی هی احسن'' دوسری طرف واقعات عالم یہ کہہ رہے ہیں:

گر پائے کسے سگ گزیدہ　　سگ را نتواں عوض گزیدن

مگر ہاں! بحیثیت منصفانہ تنقید کے ہم ان امور کے اظہار وتحریر پر مجبور محض ہوں گے جو صاف اور کھلے طور پر ان کے الفاظ سے ثابت ہوں گے۔ کیونکہ بغیر اس کے ہم اپنے فرض تنقید سے سبکدوش نہیں ہوسکیں گے:

ہر سخن جائے وہر نکتہ مکانے دارد

پس ہم خدا سے التجاء کرتے ہیں: ''ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا واهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولاالضالين. واصلح لنا واخواننا الذين ضلّ سعيهم فی الحيوٰة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیا ومسلما

حضرت مولانا مدظلہ کی شان میں مزخرفات حکیم (خلیل قادیانی) نے تحریر کئے ہیں، ان سب کا خلاصہ ذیل کے نمبروں میں ہو جاتا ہے۔

۱…… ’’جناب کان پوری صاحب جس وقت جگانے والے نے آپ کو قلم کے نیزے سے جگایا تھا اور جس وقت وہ خدا کا پہلوان رعد کی طرح کڑکتا تھا اور آپ جیسے مولوی کے عقائد باطلہ پر بھسم کر دینے والی صداقت کی بجلی گراتا تھا۔ اس وقت آپ کس خواب خرگوش میں تھے۔‘‘ (اسرار نہانی ص۴۵)

۲…… ’’آپ پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے جلیل القدر علماء اور فضلا اور مشہور اکابرین نے آپ کے رویہ اور عقائد پر نظر کر کے کفر کا فتویٰ دیا۔ مکہ معظمہ کے علماء نے ناظم ندوہ کو خارجی معتزلی…… الخ! وغیرہ وغیرہ خطابات دیئے۔ دیکھو: ’’فتاویٰ الحرمین برحف ندوۃ المین ص۳۸،۳۹‘‘ (اسرار نہانی ص۲۳)

۳…… اس کے بعد آپ تحریر فرماتے ہیں: ’’ندوہ سے علیحدگی کے بعد آپ مونگیر آئے اور مکانات بنوائے، زمین دوز تہہ خانے کھدوائے، پھلواری آراستہ ہوئی اور گل بوٹے کھلنے لگے۔ ان دنوں آپ ایک دنیا دار انسان کی طرح اپنی بقیہ زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں۔ چونکہ اپنے کو جناب شاہ فضل رحمٰن صاحب مرحوم کا خلیفہ مشہور کر رکھا ہے اور پیری مریدی کا چلتا روزگار شروع کر دیا۔‘‘ (اسرار نہانی ص۲۵،۲۶)

۴…… اس کے بعد حکیم صاحب نے حضرت مولانا مدظلہ کے خوابوں پر اعتراض کیا ہے اور تعبیر طبع زاد تحریر کر کے اپنی پاکیزہ فطرت کا ثبوت دیا ہے جس کا ہمارے ناظرین آگے چل کر بعد ملاحظہ خود فیصلہ کر لیں گے کہ کیا کوئی نیک فطرت دین دار مسلمان ایسی تحریر لکھ سکتا ہے اور کیا کسی تعلیم یافتہ انسان کا ضمیر ایسے لب ولہجہ کو پسند کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔

خیر وہ اصحاب جن کی نظر سے حکیم صاحب کی اسرار نہانی گزری ہوگی ان پر تو ’’ما فیہ من الکدر والصفا‘‘ منکشف ہی ہوگا۔ ہاں! وہ حضرات جنہوں نے حکیم صاحب کے اسرار نہانی کا مطالعہ نہیں کیا ہے۔ ان سے گزارش ہے کہ حکیم صاحب کے کل ہفوات کا حاصل اور خلاصہ وہی ہے جس کو ہم نے سب وشتم اور گالیوں سے الگ کر کے صدر کے نمبروں میں لکھ

دیا ہے اور ذیل میں ہم ہر نمبر پر الگ الگ روشنی ڈالتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ!

پہلے نمبر کا جواب

''وان فریقاً منهم لیکتمون الحق وهم یعلمون (البقرۃ:۱۴۶)''

حکیم (خلیل قادیانی) کا یہ پوچھنا کہ مرزا قادیانی کی حیات میں آپ نے کیوں نہیں مرزا قادیانی کی طرف توجہ کی۔ ایک عجیب مہمل بات ہے جس کا دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہے کہ آج مرزا قادیانی کے متعلق جو کچھ ہم کہیں یا مرزا قادیانی کہہ گئے بلا چوں وچرا تسلیم کرلو اور استان مرزائیت پر جبین عقیدت مسیحیت اور مہدیت غلام احمد قادیانی رگڑ رگڑ کر وفات مسیح کا اقرار کرلو اور گرچہ قرآن وحدیث کے صریح خلاف ہی کیوں نہ ہو، رفع عیسیٰ الیٰ السماء کا انکار کرو۔

ہم پوچھتے ہیں کیا حکیم صاحب کسی آریہ کے اس قول کے اعتراف کو تیار ہیں، اگر وہ کہے کہ حضرت آپ اس وقت کہاں تھے جب ہمارے مہاتما دیانند جی مہاراج آپ کو وید کے ایشوری پشتک پر بحث ومناظرہ کے لئے للکارتے تھے۔ پس آج آپ کو اس کا کوئی حق نہیں ہے کہ وید کے الہامی ہونے سے انکار کر جائیں۔ ممکن ہے حکیم (خلیل قادیانی) اقراری جرم کی وجہ سے گناہ انکار وید کے معترف ہوجائیں۔ مگر ہمارے ایسا شخص تو فوراً یہ جواب دے کر اس کو ساکت کردے گا کہ دیانند جی مہاراج جہاں مناظرہ کے لئے للکارتے تھے، وہاں مناظرین اسلام نے ان کو دھتکار دیا اور ثابت کردیا کہ وید نہ کبھی الہامی کتاب تھا نہ اب ہے نہ اس کی تعلیمات ایشوری تعلیمات ہونے کی سزاوار ہیں۔ اب جب تم ہم میں اس کی تبلیغ کرنے آئے ہو اور چاہتے ہو کہ اس غلط اور باطل مذہب کی اشاعت مسلمانوں میں کریں تو ہم اس کی تردید کو تیار ہیں اور ہم پر فرض ہے کہ اس کے زہریلے خیالات سے لوگوں کے دل ودماغ کو محفوظ رکھیں اور دنیا پر ثابت کردیں کہ وید کا نام کسی طرح الہامی کتاب کی فہرست میں درج نہیں ہوسکتا ہے۔

پس یہی جواب آپ کے بھی اس بے معنی سوال کا ہے۔ یعنی مرزا قادیانی جب تک زندہ رہے اور جہاں کہیں وہ رعد کی طرح کڑکتے رہے۔ وہی مقدس علماء نے خدائے ذوالجلال کے قہر کی طرح ان پر نازل ہوکر ان کو ساکت اور خاموش کردیا۔

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مولانا ثناء اللہ صاحب (شیر پنجاب) امرتسری جن کے نام سے بھی آپ خواب میں چونک اٹھتے ہوں گے، کس طرح قادیان پہنچ کر

مرزا قادیانی کودم بخود بنا دیا تھا کہ صورت دکھلانے کی جرأت نہ کر سکے تھے۔ مناظرہ تو بڑی چیز ہے۔ وللہ درہٗ من قال:

سمجھے تھے وہ غلط کوئی سرکوب ہی نہیں — فرعون کے لئے کوئی موسیٰ نہ آوے گا

اب جب آپ حضرات مونگیر میں (بعقائد اہل سنت والجماعت) اپنے فاسد خیالات کی اشاعت کرنے آئے اور چاہا کہ عوام کالانعام کے دماغ میں مرزا قادیانی کی مسیحیت اور مہدیت کا بیج بوئیں اور ان کے خزینۂ دین اور ایمان کو تخت وتاراج کریں تو علمائے حقانی بفحوائے حدیث نبوی ﷺ کے: ’’من رأی منکم منکراً فلیغرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان (رواہ مسلم) ‘‘تم میں سے جو شخص امر منکر یعنی خلاف دین وایمان امور کو دیکھے تو اس کو لازم ہے کہ اپنے ہاتھ سے دور کردے اور اگر اس کی قدرت نہ رکھتا ہو تو زبان سے بذریعہ وعظ وپند اس کو مٹادے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل ہی میں برا سمجھے۔ مگر یہ نہایت کمزوری ایمان کی علامت ہے۔ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے۔

اٹھ کھڑے ہوئے اور تقریر اور تحریر سے اس باطل خیال کے بطلان کو عوام پر اچھی طرح سے ثابت کر دیا اور بذریعہ فیصلۂ آسمانی، شہادت آسمانی، معیار المسیح، حقیقت المسیح وغیرہ وغیرہ کے اپنے مسلمان بھائیوں کو متنبہ کیا کہ ان اباطیل سے بچو۔ ورنہ تمہارے ایمان واسلام کا خطرہ ہے۔ بحمداللہ! کہ اس کا اتنا اثر ہوا کہ آج مونگیر واطراف مونگیر میں ہر ہر بچہ کو اس کی اطلاع ہے کہ ناقص اور سب سے باطل قرآن وحدیث کے خلاف اگر کوئی خیال ہوسکتا ہے تو وہ مرزائیوں کا ہے۔

ورنہ حضرت مولانا مدظلہ (حضرت مولانا محمد علی مونگیری) کو ان ہنگاموں سے کیا مطلب اور حضرت مولانا مدظلہ کیوں ایسی باتوں کی طرف توجہ فرماتے۔ اولیاء اللہ، علمائے حقانی، صوفیائے کرام ایسے امور کی طرف اسی وقت توجہ فرماتے ہیں جب دیکھتے ہیں کہ دشمنان دین زور پکڑ رہے ہیں اور بہت زیادہ احتمال ہے کہ اگر وہ اپنی حالت پر اب بھی چھوڑ دیئے گئے تو دنیا ضلالت آباد میں جائے گی اور خدا کے خاص بندے خیر الامۃ افراط وتفریط میں پڑ کر بدترین خلائق ہوجائیں گے تو پھر وہ تسبیح کی جگہ اپنی انگلیوں میں قلم کو زینت دیتے ہیں اور درود ووظائف معمولہ کی جگہ عقائد باطلہ کی تردید کرتے ہیں کیونکہ:

مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مرجائے — کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے

باقی حکیم (خلیل قادیانی) کا یہ فرمانا: ’’اگر آپ چاہتے تو براہین احمدیہ کا جواب لکھ کر دس ہزار حاصل کر لیتے یا نورالحق کا جواب لکھ کر پانچ ہزار حاصل کر لیتے یا حیات عیسیٰ اسرائیلی علیہ السلام کے زندہ بجسد عنصری آسمان پر جانے کی کوئی آیت قرآنی یا حدیث پیش کر کے بیس ہزار حاصل کر لیتے۔ وغیرہ وغیرہ!‘‘

ان سب کی حقیقت دنیا پر واضح ہو چکی ہے اور یہ سب محض لایعنی باتیں ہیں اور دھینگا مشتی اور ہنگامہ آرائی ہے۔ ہم لوگ فدایان رحمانی جو کچھ کرتے ہیں محض خدا کے واسطے اور لوجہ اللہ اور اسلام اور دین مبین کے خدمت کے لئے کرتے ہیں۔ جس سے مقصود محض حفاظت دین ہے۔ نہ کسی سے کوئی ذاتی مخاصمت مدنظر ہے نہ اپنی تعلّی اور شہرت۔ یہ ان ہی لوگوں کو مبارک ہو جو بندہ زر ہیں:

بر وایں دام بر مرغ گرنہہ   کہ عنقا را بلند است آشیانہ

حکیم صاحب کا افتراء

’’انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بایٰت اللہ (النحل:۱۰۵)‘‘ ممکن ہے ہمارے دوست ہماری سرخی سے کبیدہ خاطر ہو جائیں اور تہذیب کے جامہ میں آ خر شکوہ سنج ہوں۔ مگر میں سچ عرض کرتا ہوں اگر آپ اپنے ضمیر سے بھی ایسے افعال کے متعلق فتویٰ چاہیں گے تو وہ بھی آپ کو یہی کہے گا۔’’ان ھذا بھتان عظیم (النور:۱۶)‘‘ بے شک یہ بڑی تہمت ہے جس کا فیصلہ ہم اس جگہ اپنے ناظرین پر چھوڑتے ہیں کہ یہ سرخی اپنی جگہ پر ہے یا نہیں۔

آ و اسے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا   بس ایک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

حکیم (خلیل قادیانی) ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں: ’’ایسے عظیم الشان انسان (یعنی مرزا قادیانی) کا نام نامی آتے ہی کانپوری صاحب کہہ دیا کرتے تھے کہ مجھ کو الہام ہوا ہے۔ ’’ایں راہگزار و بکار خویش مشغول باش، یہ الہام کان پوری صاحب کا عام لوگوں میں مشہور ہے۔ چنانچہ اس وقت اگر ان کے مریدوں سے حلفاً دریافت کیا جائے تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ پیر جی نے بارہا لوگوں کے سامنے یہ الہام سنایا ہے۔‘‘

حکیم (خلیل قادیانی) کا دعویٰ تو یہ ہے کہ یہ الہام عام لوگوں میں مشہور ہے۔ اب ہم سب سے پہلے اپنے ناظرین کرام ہی کو مخاطب کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ آپ بھی عوام کے ایک فرد ہیں۔ آپ خدا کو حاضر ناضر سمجھ کر فرمائیے کہ کیا آپ کو یہ الہام معلوم ہے؟ اگر

آپ کو معلوم نہیں تو سچ فرمائیے کہ یہ جھوٹ اور اس کا نام افتراء ہے یا نہیں۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

رہے خواص یعنی حضرت مولانا مدظلہ کے مریدین تو میں (جو یکے از خدام ہوں) حلفاً کہتا ہوں کہ مجھ کو اس الہام کا حضرت مولانا مدظلہ کی زبان مبارک سے سنتا تو کیا معنی۔ مجھ کو آج تک اس کی اطلاع بھی نہ تھی۔ ہاں! یہ پہلا موقع ہے کہ حکیم صاحب کے اسرار نہانی کی زبان سے سن رہا ہوں۔ واللہ علیٰ ما اقول شهید!

پس یہ دو دلیلیں تھیں جو غلط ثابت ہوگئیں اور حکیم (خلیل قادیانی) کا افتراء نہایت روشن طریق پر ثابت ہوگیا اور ہم امید کرتے ہیں کہ حکیم صاحب نہیں تو ہمارے ناظرین کو ہماری سرخی کی تصدیق ہوگئی ہوگی۔ کیونکہ افتراء کی نسبت حکیم (خلیل قادیانی) کی طرف خود ان کی ناجائز کرتوت کی وجہ سے ہے:

گل وگل چیں کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر تو گرفتار اپنی صدا کے باعث

اخیر میں ہم حکیم صاحب سے محض اس قدر کہنا چاہتے ہیں کہ آہ آپ نے ناجائز حمیّت میں جھوٹ وافتراء سے بھی دریغ نہ فرمایا اور قرآن کی اس سخت وعید کو بھی آپ نے فراموش فرمادیا ''انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بایٰت اللہ'' جھوٹ وافتراء

۱؎ اور اگر یہ صحیح ہو اور کسی وجہ سے مجھ کو نہیں دوسرے کو علم ہو تو اس پر حکیم صاحب ایسے شخص کا معترض ہونا خدا کی شان ہے۔ آپ کے پیر خلیفۃ المسیح ثانی مرزا محمود (قادیانی) نے تو خود حقیقت النبوۃ میں مرزا قادیانی کے بہتیرے الہامات کو یہ کہہ کر رد کردیا ہے۔ یہ الہام ابتداء اور بے سمجھی کے وقت کا ہے۔ اصل حقیقت کا انکشاف آپ کے بعد ہوا تو کیا یہاں بھی آپ یہی فرمائیں گے کہ یہ دونوں الہام آپ کے سچے ہیں یا جھوٹے، شیطانی ہیں یا رحمانی۔ (اسرار نہانی ص۳۳) و نیز اپنے ان دونوں سفید وسیاہ الہاموں کی تطبیق کر کے دکھائیے یا اپنے الہام بھیجنے والے کے پاس درخواست کیجئے یا کیفیت طلب کیجئے۔ (اسرار نہانی ص۳۴) کہ اولاد تو خود مراچناں گفتہ بودی حالا چہ گونہ خلاف وعکس آن الہام کنے (مصنف)

علاوہ بریں ''ایں را بگذار'' کا معنی یہ سمجھنا کہ مرزا کی تردید نہ کرو۔ آپ ہی کا حصہ ہے اس کا تو صاف مطلب یہ ہے کہ مرزا قادیانی جو جھوٹ مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں اس کا اعتراف کرو اور ''بکار خویش مشغول باش'' یعنی اپنے کام میں جس پر تم ہو اور تمہارا مسلک و مذہب ہے اسی پر قائم اور اسی پر عامل اور اس میں مشغول رہو اس سے مرزا کی تعریف نکلی یا مذمت ہر جگہ الٹا سمجھنا آپ ہی کا حصہ ہے۔

تیری کمزوریاں تیری دلیلیں دیکھ لیں ہم نے تیرے پیچھے ہی پیچھے ہر جگہ پھرتی ہے رسوائی

وہی باندھتے ہیں جو خدا کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے۔

دوسرے نمبر کا جواب

’’وجوہ یومئذ علیہا غبرۃ ترھقہا قترہ (عبس:۴۰،۴۱)‘‘

معزز ناظرین! اس حقیقت کا انکشاف کہ واقعی حضرت مولانا مدظلہٗ پر علماء مکہ معظّمہ نے تکفیر کی ہے اور وہ (فتاویٰ الحرمین ص۳۸،۳۹) میں موجود ہے۔ اسی وقت ہوسکتا ہے کہ آپ خود فتاویٰ مذکور ملاحظہ فرمالیں کہ پوری کتاب میں ایک جگہ بھی حضرت مولانا کا اسم گرامی ہے یا محض حکیم (خلیل قادیانی) کا افترا ہے۔ ہم نے کتاب مذکور بہتیرے مطبع اور ہندی مصر کتب خانوں میں تلاش کیا مگر حسن اتفاق سے کہیں نہیں ملی۔ مجبوراً حکیم خلیل صاحب (مصنف اسرار نہانی) کی طرف رجوع کیا کہ آپ عنایت فرما کر فتاوی الحرمین ہمارے نام قیمتاً ارسال فرمائیں۔ جواباً جو کچھ حکیم صاحب نے تحریر کیا ہے بلفظہٖ نقل مطابق اصل کردیا جاتا ہے۔

خلیل احمد، معرفت قادر بخش

الخبیر راما ئسینس فیکٹری کوڑیا پل دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مکرم بندہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

چونکہ آج کل میں دہلی میں چندروز کے لئے مقیم ہوں، اس لئے آپ کا مرسلہ کارڈ دیر میں مجھ کو ملا۔ پہلے مونگیر آیا، پھر مونگیر سے یہاں پہنچا۔ فتاویٰ الحرمین کی آپ کو ضرورت ہے۔ یہ کتاب بمبئی میں چھپی تھی۔ مولوی رضیٰ احمد صاحب بریلوی نے طبع کرایا تھا۔ مگر اب یہ کتاب ان کے پاس نہ رہی۔ آپ ان کے پتہ پر خط لکھ کر ان سے بھی دریافت کرلیں اور لکھیں کہ مولوی محمد علی کان پور پر جو فتویٰ کفر آپ نے مکہ معظّمہ سے منگوایا تھا وہ فتوی یعنی فتاوی الحرمین مجھے بھیج دیں۔ ممکن ہے کہ آپ کے نام بھیج دیں۔ مگر قرینہ یہ ہے کہ یہ کتاب ان کے پاس نہیں رہی۔ مولوی رضا احمد صاحب ہمارے سلسلہ احمدیہ کے بھی مخالف ہیں۔ مگر کیا حرج آپ ان سے بھی دریافت کرسکتے ہیں۔ میرے پاس وہ کتاب تھی اور میں آپ کو دے سکتا تھا مگر افسوس کہ آج کل یہ کتاب عدالت میں داخل ہے۔ چونکہ مقدمہ ابھی ہائی کورٹ میں لگا ہوا ہے۔ اس لئے عدالت سے ابھی نہیں لی ہے۔ مقدمہ کے فیصل ہونے کے بعد ان شاء اللہ

تعالیٰ! عدالت سے جب واپس ہوگی تو میں آپ کی خدمت میں بھیج سکتا ہوں۔ اگر اس کتاب کی سخت ضرورت ہو تو عدالت میں درخواست دے کر اس کتاب کو دیکھ سکتے ہیں۔ میں نے جو ''اسرار نہانی'' میں حوالہ دیا ہے وہ حوالہ بہت صحیح اور درست ہے۔ مولوی محمد علی کان پوری کبھی اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ دہلی میں بالفعل ہمارا پتہ یہ ہے۔ حکیم خلیل احمد قادیانی معرفت قادر بخش صاحب انجیر اسیشن فیکٹری کوڑیا پل دہلی۔

جواباً حکیم (خلیل قادیانی) کو لکھ دیا گیا تھا کہ جب آپ مونگیر تشریف لائیں مجھ کو مطلع فرماویں۔ میں بتوسط آپ کے درخواست دے کر ضرور اس کو دیکھوں گا۔ ہنوز کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

بہرکیف حکیم (خلیل قادیانی) کے خط سے چند باتیں معلوم ہوئیں (۱) فتاویٰ مذکور کو جناب مولانا احمد رضا خان صاحب نے طبع کرایا ہے۔ (۲) مولانا مذکور ہی نے مکہ معظّمہ سے مرشدنا مولانا محمد علی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی شان میں کفر کا فتویٰ منگوایا ہے۔ (۳) اسرار نہانی میں حضرت مولانا محمد علی صاحب قبلہ کی نسبت جو کفر کے فتوی کا حوالہ دیا ہے۔ وہ درست ہے اور اس سے انکار نہیں ہوسکتا۔ (۴) ان کے اس تحریر سے ''مگر اب کتاب ان کے پاس بھی نہ رہی'' یہ معلوم ہوتا ہے کہ فتاویٰ مذکور دوسروں کے پاس تو کیا مولانا احمد رضا خان صاحب کے پاس بھی (باوجودیکہ آپ ہی طبع کرایا ہے) نہیں ہے۔

اب ہر ہوش مند انسان سمجھ سکتا ہے کہ ایسی حالت میں کہ جب کتاب مذکور کے ملنے کی ہر طرح سے یاس ہوگئی ہو۔ کیا حکیم (خلیل قادیانی) کے حوالہ کی تصدیق کی اس سے کوئی اور عمدہ صورت ہوسکتی ہے؟ کہ خود مولانا احمد رضا خان صاحب سے حسب تحریر حکیم (خلیل قادیانی) کتاب مذکور طلب کی جاوے اور استفسار کیا جائے کہ آپ نے حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب قبلہ پر کفر کا فتویٰ مکہ معظّمہ سے منگوایا ہے یا نہیں اور منگوایا ہے تو وہ فتاویٰ الحرمین یا کسی دوسرے رسالہ میں طبع کرایا ہے یا نہیں اور حکیم خلیل قادیانی جس فتوے کو حضرت مولانا کی طرف منسوب کرر ہے ہیں۔ وہ اپنے اس بیان میں سچے ہیں یا نہیں؟ اور جب حکیم خلیل قادیانی کو خود اعتراف ہے کہ: ''مولانا موصوف ہی نے اس فتوے کو مکہ معظّمہ سے منگوایا اور طبع کرایا ہے۔'' اس فتویٰ کے مضامین کے متعلق جو کچھ مولانا ممدوح کا ارشاد ہوگا وہ حکیم خلیل قادیانی پر اقبال ڈگری ہوگی یا نہیں؟

یوں تو ہر شخص کے منہ میں زبان ہے مگر ایک منصف طبیعت اور انصاف پسند تو یہی کہے گا کہ اس سے بہتر فیصلہ کی دوسری صورت متصور نہیں ہوسکتی اور بے شک جناب مولانا احمد رضا خان صاحب کا ہر بیان اس فتاویٰ کے متعلق حکیم خلیل قادیانی پر ایک اقبالی ڈگری ہوگی۔

چنانچہ حسب تحریر حکیم خلیل قادیانی مولانا موصوف کی خدمت میں جوابی کارڈ تحریر کیا گیا۔ اس کے جواب میں مولانا ممدوح کے مہتمم مطبع نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ ذیل میں بلفظہٖ درج کیا جاتا ہے۔

مکرمی۔ وعلیکم السلام آپ کے دو خط آئے جواباً گزارش ہے۔ قادیانیوں کا محض دھوکا ہے۔ مولوی محمد علی (صاحب) ناظم ندوہ کی نہ یہاں سے تکفیر ہوئی ہے، نہ عرب شریف سے کفر کے فتوے آئے۔ ہاں! ندوہ کا ردّ البتہ کیا گیا اور اس کے ردّ میں عرب شریف سے فتوے آئے جو فتاویٰ الحرمین میں شائع ہوئے۔ اس میں کہیں مولوی محمد علی (صاحب) کی تکفیر نہیں ہے۔ اب فتاویٰ الحرمین یہاں نہیں رہا ورنہ ضرور بھیجا جاتا۔ بمبئی والوں نے چھاپا تھا اسی زمانہ میں تقسیم کر دیا۔ البتہ غلام احمد قادیانی کی تکفیر علمائے حرمین شریفین نے کی جو حسام الحرمین میں موجود ہے۔ مگر اب حسام الحرمین کی جلدیں بھی دو تین ماہ سے ختم ہوگئی ہیں۔ البتہ حسام الحرمین عربی بلاترجمہ شاید دو ایک نسخہ مل جائے۔ اس کی ضرورت ہوگی تو بھیج دیا جائے گا۔ رسائل ردقادیانیت جو دفتر میں موجود ہیں، روانہ کئے جاتے ہیں۔

فقط: امجد علی اعظمی مہتمم مطبع اہل سنت بریلی

مؤرخہ ۸؍رجب ۱۳۳۴ھ، بمطابق ۱۱؍مئی ۱۹۱۶ء

اب ہم اس کا انصاف معزز ناظرین ہی سے چاہتے ہیں کہ کیا اس سے بڑھ کر افتراء سازی کی کوئی دوسری مثال مل سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

خیال فرمایئے! یہ کیسا سیاہ جھوٹ ہے کہ میرا حوالہ درست ہے۔ حالانکہ کہیں نام ونشان تک نہیں اور یہ کیسا صریح افتراء ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب نے ان کی تکفیر کا فتویٰ مکہ معظّمہ سے منگوایا تھا۔ دراں حالیکہ نہ ان کے یہاں سے کوئی فتویٰ حضرت مولانا مدظلہ پر تکفیر کا دیا گیا اور نہ عرب شریف کے علماء نے کوئی فتویٰ اس طرح کا تحریر فرمایا اور نہ مولانا احمد رضا خان صاحب نے منگوایا۔

مگر ہزار آفریں حکیم صاحب کے ایمان وتقویٰ پر کہ محض جھوٹ مع حوالہ صفحہ آپ

کے لکھ مارا کہ (فتاوی الحرمین ص ۳۸، ۳۹) میں مولوی محمد علی صاحب پر کفر کا فتویٰ موجود ہے۔ حالانکہ اس میں حضرت مولانا مدظلہ کا کہیں نام ونشان تک نہیں ہے۔

یہی راز تھا کہ جس کی وجہ سے حکیم صاحب نے ناظم ندوہ کے بعد ہلال (بریکٹ) میں مولوی محمد علی لکھ کر اپنے اعمال نامہ کو سیاہ کیا اور افراد بہتان کی ناپاک غلاظت سے اپنی کتاب کو ملوث کیا اور اس کا کھٹکا تک نہیں ہوا کہ جھوٹے طلسم کا راز ایک نہ ایک روز کھل ہی کر رہتا ہے۔

مگر نہیں ان کو ان کے مغرور نفس نے اس دھوکے میں رکھا کہ نہ کتاب ملے گی نہ ہمارے بہتان وافتراء کا طلسم ٹوٹے گا۔

اب حکیم خلیل قادیانی کو غور کرنا چاہئے کہ آپ کے اس الزام کی کیا وقعت ہے کہ جو جواب اس موقع پر آپ دے دیں گے وہی جواب میں بھی ان لوگوں کے بارے میں دوں گا جنہوں نے احمدیوں پر یا احمدیوں کے امام مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ دیا ہے یا دلایا ہے۔

حکیم (خلیل قادیانی)، مرزا قادیانی کی قسمت کو کہاں تک روئیے گا۔ ان کے لئے تو فیصلہ ہو چکا: ''**لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم** (التوبۃ: ۶۶)'' بہانے نہ بناؤ بے شک ایمان کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ ہاں! آپ اپنی قسمت پر البتہ روئیے۔ کیونکہ بلا وجہ شرعی محض افتراء وکذب وبہتان اور اختراع طبیعت سے کسی مسلمان کو کافر کہنا۔ دوسرے لفظوں میں اپنے کو کافر کہنا ہے۔ پس ہم نہیں کہتے کہ آپ کیا ہیں۔ آپ خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر اپنے نوشتہ تقدیر کو پڑھئے:

رقیب کہتے ہیں آزاد ہوگیا کافر — رفیق کہتے ہیں مغضوب قہربار ہے خود

سچ ہے:

آزاد کو جو کہتے تھے بے دین وگناہ گار — کل دیکھا خرابات میں مست مے ولی تھے

پس حضرت مولانا مدظلہ (حضرت مونگیری) کے متعلق تو ہم یہ کہتے ہیں کہ تکفیر کی نسبت حضرت مولانا مدظلہ کی ذات شریف کی طرف افتراء ہے، بہتان ہے۔ مگر کیا مرزا قادیانی کے متعلق بھی آپ یہی کہیں گے۔ اگر خاطر ناشاد سے ان کی تکفیر ذہول کر گئی ہو تو تازہ کر لیجئے۔ حسام الحرمین کی عربی عبارت نقل کی جاتی ہے۔ بغور پڑھئے:

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

مرزا غلام احمد قادیانی پر عرب شریف مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے علماء کرام کا فتویٰ کفر وارتداد

’’غلام احمد القادیانی دجال حدث فی ھٰذالزمان ادعی مماثلة المسیح وقد صدق واللّٰہ بانه مثل المسیح الدجال (ص۸) الطائفة المارقبة من الدین الکفرة التی تدعی بالوھابیة ومنھم مدعی النبوة غلام احمد القادیانی (ص۱۰۰) الخبیث باللعین اللقادیانی الدجال الکذاب مسیلمة اٰخر الزمان (ص۱۱۸) ھو آخر مسیلمة الکذاب واحد الدجالین بلا ارتیاب قد مرق عن دین الاسلام مروق السھم عن الرمیة وکفر باللّٰہ ورسوله وآیاته الجلیلة وکل من رضی بشئ من مقالاته الباطلة فھو کافر فی ضلال مبین اولٓئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ھم الخٰسرون (ص۱۲۸) من شک فی کفره وعذابه فقد کفر (۱۴۲) وبالجملة ھٰؤلاء الطوائف کلھم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمین (ص۲۴) روس اھل التبدع الزندقة الخباء بل ھم اشر من کل خبیث ومعدو معاند (ص۲۸) کلام المضلین الحادثین الان فی الھند موجب لسردتھم واستحقاق للخری المبین وھم اخزاھم اللّٰہ تعالٰی غلام احمد القادیانی...... الخ! وغیره وغیره‘‘

ترجمہ: غلام احمد قادیانی ایک دجال ہے جو اس زمانہ میں پیدا ہوا مثل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور واللہ سچ کہا کہ وہ مسیح دجال کا مثل ہے۔ گروہ خارج از دین، کافر جسے وہابی کہا جاتا ہے اور ان میں سے مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے، خبیث، مردود، قادیانی، دجال، کذاب آخر زمانہ کا مسیلمہ ہے اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے اور بلا شبہ دجالوں میں ایک ہے۔ وہ دین اسلام سے نکل گیا جیسا تیر نکل جاتا ہے نشانے سے اور اللہ اور اس کے رسول اور اس کی روشن آیتوں سے کفر کیا۔ جو اس کی باطل باتوں سے کسی بات پر راضی ہو تو وہ بھی کافر کھلی گمراہی میں ہے۔ یہی لوگ شیطان کے گروہ ہیں۔ شیطان کے گروہ زیاں کار ہیں جو اس کے کافر اور معذب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور وہ لا مذہب اور بے دین لوگوں کے خبیث سردار

ہیں بلکہ وہ ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں، ان گمراہ گروہوں کے اقوال جو ہند میں اب پیدا ہوئے ہیں ان کے مرتد ہو جانے کے موجب ہیں اور ان کے سخت رسوائی کے مستحق کر دینے کے باعث ہیں اور اللہ ان کو رسواء کرے، غلام احمد قادیانی ہے......الخ! وغیرہ وغیرہ!

حکیم صاحب یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ جو حسام الحرمین سے نقل کیا ہے۔ مفصلاً آپ حسام الحرمین ملاحظہ فرمائیے:

اند کے با تو بگفتم وبدل ترسیدم ۔۔۔ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست

تیسرے نمبر کا جواب

’’فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الیٰ اشد العذاب (البقرۃ:۸۵)‘‘

اس نمبر کے جواب میں قلم اٹھاتے ہی بے ساختہ زبان قلم سے یہ نکل پڑتا ہے:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں ۔۔۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ایک طرف تو ہمارے حکیم صاحب یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مکانات بنوائے، زمین دوز تہہ خانے کھدوائے، پھلواری آراستہ ہوئی اور گل بوٹے کھلنے لگے اور اب دنیا دار کے ایسی زندگی گزرتی ہے۔ دوسری طرف جب کوئی معترض یہی اعتراض مرزا قادیانی پر کرتا ہے تو آپ اسی کتاب کے (ص۴۰) میں یہ فرماتے ہیں: ’’اگر آنحضرت ﷺ کو کفار مکہ نے کہا: ’’**مالھذالرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق** ‘‘(یہ کیسا رسول ہے کہ کھاتا ہے کھانا، چلتا ہے بازاروں میں) تو اس کے بروز کو بھی آج کہا جاتا ہے کہ یہ قورمہ پلاؤ مشک وعنبر استعمال کرنے والا انسان ہے۔‘‘ حکیم صاحب اسی کا نام ہے۔

ہے سر پر چڑھا لینے کا گیسو کے یہ بدلا ۔۔۔ چلنے میں جھکے جاتے ہیں بل کھائے ہوئے ہیں

مرے معزز ناظرین! اب میں اس کا انصاف آپ ہی سے چاہتا ہوں۔ یہ کیسی دیانت ہے کہ جس اعتراض کا ایک جگہ یہ مدلل جواب دیا جاتا ہے کہ حاسدان کی ایک جماعت ہمیشہ ایسی رہی ہے جو کسی پر انعام الٰہی ہوتے دیکھ کر اس کو کبھی صبر وسکون حاصل نہیں ہوا ہے اور کسی نہ کسی طرح مورد طعن واعتراض بنا ہی چھوڑتی ہے۔ حتیٰ کہ حضور انور رسول اللہ ﷺ روحی فداہ کی ذات اقدس بھی اس سے مستثنیٰ نہ ہوئی اور کافروں نے اعتراض جڑ ہی دیا۔

دوسری طرف اسی اعتراض پر رنگ وروغن چڑھا کر دوسروں کو مطعون بنایا جاتا ہے:

مرے دل کو دیکھ کر مری وفا کو دیکھ کر ۔۔۔ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اس سے بھی زیادہ قابل نفرین امر یہ ہے کہ حکیم صاحب ایک جگہ فرماتے ہیں: ’’آپ نے لکھنؤ وکان پور سے ہجرت کر کے بنگال کے زمین پر ہبوط فرمایا۔ شاید بنگال کی بود باش اس وجہ سے آپ نے پسند فرمائی کہ یہاں لوگ جبہ پوش اور دستار بندلوگوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں اور بنگال ہی کی زمین ایسی ہے جہاں ایک ناکارہ اور کاہل الوجود مولوی کا بھی افلاس بہت جلد دفع ہوجاتا ہے اور اسی اطراف میں بھائی عزرائیل اور بھائی جبرئیل بھائی منکرنکیر صاحبان کے ناموں کی چٹھیاں پیر صاحبان بڑی بڑی نقدی قیمتوں پر بیچتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ!‘‘

آپ خیال فرمائیے کہ ان باتوں سے کیا کسی کے تقدس پر کوئی حرف آسکتا ہے یا ہمارے حکیم صاحب نے حضرت مولانا صاحب مدظلہ کا کچھ بگاڑ لیا۔ بجز اس کے کہ انہوں نے ’’ان بعض الظن سوء‘‘ کی خارج میں ایک زندہ مثال شاید...... الخ! کہہ کر دنیا پر ظاہر کر دیا۔ سچ ہے:

سنگ بدگو ہر گر کاسۂ زرین شکند ۔۔۔ قیمت سنگ نیفزاید وزر کم نہ شود

وہ لوگ جو ارباب بصیرت ہیں وہ ایسی باتوں کو ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ایسے اصحاب ان کی نظروں میں ہمیشہ کے لئے حقارت سے ناقابل مخاطب سمجھ کر گوشۂ چشم سے گرا دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ اس سے بجز جلے دل کے آبلوں کے توڑنے کے اور کوئی مطلب نہیں ہوتا۔

تعجب ہے پڑھے لکھے لوگ مزید براں حکیم صاحب انہوں نے کس طرح اپنی کتاب کو ان لایعنی باتوں اور بے سروپا تخیّلات سے سیاہ کرنا پسند کیا۔ تھوڑی دیر کے لئے ہم تسلیم بھی کر لیتے ہیں۔ یہ کل باتیں مونگیر میں پائی جاتی ہیں۔ گرچہ وہ بنگال نہیں ہے تو کیا اس سے حضرت مولانا مدظلہ کی ذات ستودہ صفات پر کوئی حرف آسکتا ہے، ہرگز نہیں تاوقتیکہ آپ حضرت کی ذات خاص کے متعلق کوئی بات نہ تحریر کریں ورنہ آپ خیال کیجئے اگر ہم بعینہٖ یہ آپ کے متعلق گزارش کریں کہ آپ بھی مونگیر میں اسی غرض کے حصول کے لئے قادیانی آڑ پکڑ رکھا ہے اور لوگوں کو پھانسنا چاہتے ہیں تو کیا محض اس لکھ دینے سے آپ پر کوئی الزام عائد ہوسکتا ہے؟ اگر نہیں عائد ہوسکتا ہے تو آپ کو اپنی فضول نگاری پر نادم ہونا چاہئے۔ اگر عائد ہوسکتا ہے تو پھر پہلے اپنی آنکھوں سے شہتیر نکال لیجئے پھر دوسروں کے تنکے پر نظر کیجئے گا۔

افسوس کہ حکیم صاحب نے یہیں تک بس نہیں کیا بلکہ آگے چل کر عجیب مضحکہ خیز بات لکھی ہے: ''اس طرح اپنے شاہ صاحب مرحوم (حضرت فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی) کے لخت جگر اور جائز خلیفہ اور جانشین احمد میاں صاحب کی خلافت کو شکست فاش دے دی ہے اور مونگیر اور اطراف مونگیر کے لوگوں کو ان کی خدمت واطاعت سے محروم رکھا۔ اگر مولوی محمد علی صاحب ان کے جائز خلیفہ ہوتے تو ہرگز شاہ فضل رحمٰن صاحب کے صاحبزادہ احمد میاں صاحب ان سے الگ اپنے خلافت اور جانشینی کا ادّعاء نہ کرتے۔ وغیرہ وغیرہ!''

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ حکیم صاحب کس دل ودماغ کے آدمی ہیں اور انہوں نے اس فضول نگاری کا کیا فائدہ سمجھا ہے۔ تعجب ہے انہیں اتنا بھی نہیں معلوم ہے کہ ایک ایک صوفیائے کرام کے پچیس پچیس خلفاء ہوتے ہیں، نہ اس میں کسی کی فتح متصور ہوتی ہے نہ کسی کی شکست۔ اے کاش! حکیم صاحب اس کو سمجھتے کہ انسان کی ایسی تحریر سے اہل نظر کے آگے وقعت نہیں ہوتی۔

حکیم صاحب میں سچ عرض کرتا ہوں، برا نہ مانئے گا۔ آپ کی بے بسی بالکل ابوسفیان کی بے بسی جیسی ہے کہ کچھ بنائے نہیں بنتی ہے۔ آپ ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمایئے کہ ایسی باتیں کبھی بھی قابل وقعت ہوتی ہیں یا اہل علم کبھی ان مہمل امور کی طرف توجہ مبذول فرماتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ایسی تحریریں صاف صاف زبان حال سے یہ کہہ دیتی ہیں کہ ہم کو ایسے وقت میں نوک قلم سے ادا کیا گیا ہے جب صداقت پامال کر دی گئی تھی اور دیانت برتنے کے لئے قسم کھالی گئی تھی اور انصاف کا خون کر دیا گیا تھا اور عہد کر لیا گیا تھا کہ بے تکی ہو یا لگتی ہوئی، جس طرح سے ہو حضرت مولانا مدظلہٗ کی شان اقدس میں مرزا قادیانی کی روح کو خوش کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ ناشائستہ کلمات لکھ کر ہی قلم چھوڑیں گے۔ غضب خدا کا ان ہی ادھیڑ بن اور عالم بے بسی میں مرے مکرم حکیم صاحب۔

ایک اور افتراء محض

''قد خاب من افتری (طٰہٰ:۶۱)''

پر مجبور ہوئے تاکہ کسی نہ کسی طرح مطعون کیا جائے اور غریب عوام کالانعام کو اور کچھ نہیں تو کذب بیانی ہی سے بدظن کیا جائے۔ اللہ اللہ یہ اعمال اور اس پر پھر اجر خیر کی امید:

آساں نہیں ہے دشت نوردی کچھ اے نسیم دن بھر ہے دھوپ خار مغیلاں تمام رات

آپ اپنے اسرار نہانی کے (ص۲۷) میں لکھتے ہیں ''اپنے پیر کے اخلاق (یعنی اعلیٰ

حضرت) پر دھبہ لگاتے ہیں کہ مولانا موصوف عموماً طالب علموں سے نہیں ملا کرتے تھے۔‘‘
(ارشاد رحمانی ص۱) میں نے ارشاد رحمانی کو مکرر سہ کرر چھے صفحے کیا دس صفحہ تک مطالعہ کیا۔ مگر یہ عبارت نہ ملی پر نہ ملی۔ پھر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ حکیم صاحب نے کہاں سے لکھ مارا۔ ایسے موقع میں بے اختیار زبان قلم سے نکل آتا ہے:

ما مریداں روبسوئے قبلہ چون آریم چون رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

حکیم صاحب کو یہ بھی خیال نہ ہوا۔ ارشاد رحمانی کوئی گم نام کتاب نہیں، غیر معروف نسخہ نہیں کچھ زیادہ قیمتی کتاب نہیں، کم یاب کتاب نہیں۔ جس سے یہ امید کی جاسکے کہ لوگوں کی نظر وہاں تک نہ پہنچے گی اور اس صریح اور غلط بیانی اور افتراء پردازی سے مطلع نہ ہوجائیں گے۔

خیر بہرکیف مجھ کو سب سے زیادہ تعجب اس پر ہے کہ حکیم صاحب اکثر جگہ پیری مریدی پر منہ آئے ہیں، کہیں چلتا روزگار سے تعبیر کیا ہے اور کہیں کچھ ’’**کما لا یخفی علیٰ من یطالع اسرار نہانی**‘‘ کیونکہ مرزا قادیانی پیری مریدی کرتے تھے۔ خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین قادیانی پیری مریدی کرتے ہیں بلکہ وہاں تو بیت المال کا مستقل فنڈ قائم ہے۔

پھر ہم نہیں سمجھتے کہ کس منہ سے حکیم صاحب پیری مریدی پر اعتراض کرتے ہیں۔ کیا درپردہ حکیم صاحب اور موجودہ وقت کے خلیفہ ثانی مرزا محمود قادیانی پر ہاتھ صاف کرتے ہیں و نیز ان جملہ صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کی تحقیر کرتے ہیں، جنہوں نے اسی سلسلہ بیعت سے کفرزار ہندوستان کو اسلام آباد بنادیا۔

رکھا وہاں تنگ نے مطلب کو ناتمام نکلا تمہارے منہ سے نہ کوئی سخن درست

مگر حقیقت امر یہ ہے کہ حضرت مولانا مدظلہ کی ذات اقدس کے متعلق حکیم صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس سے مقصود چونکہ احقاق حق نہیں تھا، محض ایک جوش حمیّت باطل مرزائیت تھی۔ جس کے غیظ وغضب میں آپ کو وہی سب کچھ نظر آیا جو حضرت مصلح الدین مرحوم اپنے کسی بداندیش بدباطن کے متعلق تحریر فرماگئے ہیں:

گل است سعدی و در چشم دشمنان خارست

ورنہ پھلواری لگانی، مکانات بنوانے زمین دوز تہ خانے کھدوانے کوئی جرم شرعی نہیں۔ اس پر بھی یہ کہ ان مکانات کی تعمیر کے لئے کسی سے چندہ نہیں مانگا گیا، اشتہار نہیں شائع کیا گیا۔ اس کے متعلق کوئی الہام گھڑ کر سادہ لوحوں کو بے وقوف بنا کر ٹھگا نہیں گیا۔ جھوٹ وفریب چال کی

باتوں کی وجہ سے روپیہ وصول کرنے کی کوشش نہ کی گئی۔ پھر تعجب ہے کہ آپ اس پر اعتراض کریں اور آوازے کسیں اور مرزا قادیانی کی اس تصویر پر بھول کر بھی آپ کی نظر نہ پڑے جو دوسرے طرف آپ کے اعتراضوں کی وجہ سے عرق ندامت میں غرق ہوکر اپنے رنگ وروغن کو کھو بیٹھی ہے اور گویا دل ہی دل میں کہہ رہی ہے کہ نادان دوست سے دانا دشمن ہی بھلے ہوتے ہیں۔

حکیم صاحب آپ کو لازم تھا کہ اعتراض کرتے وقت آپ اس کو یاد رکھتے کہ مرزا قادیانی نے کن کن چالاکیوں سے تخت گاہ رسالت کی تعمیر کرائی ہے اور سادہ لوح عوام کالانعام کو کس طرح الہام کے سبز باغ دکھلا دکھلا کر روپیہ وصول کیا ہے۔ آہ انتہا یہ کہ معتقدین اور مریدین کے ابھارنے کے لئے جھوٹ تک بولنے سے دریغ نہ کیا اور اس مردار دنیا کے لئے باوجود ادّعائے مہدیت ومسیحیت وہ سب کچھ کیا جو ایک دنیادار انسان کرسکتا ہے اور ان سب بدنامیوں کو جو کذب وفریب کے لئے لازمی ہیں بخوشی خاطر قبول کرلیا۔ تصدیق کے لئے (کشتی نوح ص۷۶، خزائن ج۱۸ ص۸۶) کی عبارت[۱] بغور ملاحظہ کیجئے۔ جس کو پڑھ کر بے اختیار بول اٹھنا پڑتا ہے:

کسی کے مرگ پراے دل نہ کیجئے چشم تر ہرگز بہت سا روئے ان پر جو اس جینے پر مرتے ہیں

۱؎ (وہ عبارت یہ ہے) اور آپ لوگ سن چکے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے ان لوگوں کے لئے جو اس گھر کی چاردیواری کے اندر ہوں گے، حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے اور اب وہ گھر جو غلام حیدر متوفی کا تھا جس میں ہمارا حصہ ہے اس کی نسبت ہمارے شریک راضی ہوگئے ہیں کہ ہمارا حصہ دیں اور قیمت پر باقی حصہ بھی دے دیں۔ میری دانست میں یہ حویلی جو ہماری حویلی کا جز ہوسکتی ہے۔ دوہزار تک تیار ہوسکتی ہے۔ چونکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہے اور یہ گھر وحی الٰہی کی خوش خبری کی رو سے اس طوفان طاعون میں بطور کشتی کے ہوگا نہ معلوم کس کس کو اس بشارت کے وعدہ سے حصہ ملے گا۔ اس لئے یہ کام بہت جلدی کا ہے۔ خدا پر بھروسہ کرکے جو خالق اور رزاق ہے اور اعمال صالحہ کو دیکھتا ہے کوشش کرنی چاہئے۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ یہ ہمارا گھر بطور کشتی کے تو ہے مگر آئندہ اس کشتی میں نہ کسی مرد کی گنجائش ہے نہ عورت کی۔ اس لئے توسیع کی ضرورت پڑی۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدی! المشتہر مرزاغلام احمد قادیانی (کشتی نوح ص۷۶، خزائن ج۱۹ ص۸۶)

معزز ناظرین! اس کے ساتھ ہی مرزا قادیانی کے بڑے بھائی صاحب کا بھی خط ملاحظہ فرمائیے تاکہ مرزا قادیانی کی صداقت بیانی معلوم ہوجائے اور آپ پر اچھی طرح یہ منکشف ہوجائے کہ ہم نے مرزا قادیانی کی نسبت جو کچھ لکھا ہے واقعی ان میں یہ سب باتیں تھیں یا نہیں اور مرزا قادیانی نے تعمیر مکان کے لئے حتی المقدور اپنی ہر ممکن کوشش سے (جس میں کذب بیانی چالاکی جھوٹا الہام بھی داخل ہے) حصول زمین کے سعی کیا یا نہیں؟ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مال و دولت اور آسائش کی تحصیل جائز ہے

''قل من حرّم زینة اللہ التی اخرج لعبادہ (الاعراف:۳۲)''

حکیم صاحب سنئے ہم آپ کو بتلائیں مال جمع کرنا کوئی گناہ نہیں، پھلواری لگانی، مکانات بنوانے زمین دوز تہہ خانے کھدوانے کوئی جرم شرعی نہیں۔ حاصل یہ کہ خدا کے حلالات طیبات سے متمتع ہونا ممنوعات شرعیہ نہیں۔ پھر تعجب ہے کہ آپ اس پر اعتراض کریں اور آوازے کسیں۔

سنئے رب العالمین کا ارشاد ہے:''یایھا الذین اٰمنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم واشکروا اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون (البقرۃ:۱۷۲)'' اے ایمان والو خدا نے تم کو جو پاک روزی عنایت فرمائی ہے کھاؤ اور اس کا شکر کرو۔ اگر تم خدا ہی کے پوجنے والے ہو۔ دوسری جگہ یہ حکم ہے: ''کلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً'' خدا نے جو حلال روزی تم کو عنایت فرمائی ہے کھاؤ۔

اور سنئے:''یا یھا الذین اٰمنوا لا تحرّموا طیبٰت ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین (المائدۃ:۸۷)'' اے ایمان والو خدا نے جن چیزوں کو تمہارے لئے حلال کیا ہے ان کو حرام ٹھہرا کر (خدا کے حکم سے) تجاوز نہ کرو۔ اس لئے کہ خدا تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) ''بعد دعائے درازی عمر کے واضح ہو کہ میں تمہاری دعوت ہمیشہ سے سنتا ہوں اور دور دراز تک تمہاری خبر پہنچی ہوئی ہے اور لوگ جوق جوق آتے ہیں۔ مگر افسوس ہے میں تمہارا بڑا بھائی اور بزرگ ہوں میری طرف تم نے کوئی خاص توجہ نہ کی جو تمہاری نالائقی کا ثبوت ہے۔ آخر میں بھرے دل سے از خود تم کو اطلاع کرتا ہوں کہ میں تمہارے ذاتی عیوب سے قطع نظر کر کے تمہاری پیشین گوئی کو ایک گوز شتر سمجھتا ہوں۔ تم نے تو مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری کو فی پیشین گوئی سو روپیہ دینا کہا تھا۔ جو ان کے آنے پر تم گھر سے بھی نہ نکلے۔ مگر میں تم کو فی پیش گوئی ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔ اگر تم میری پیش کردہ پانچ پیشین گوئیاں بھی مجھے سچی کر دو تو فی پیشین گوئی ہزار روپیہ تم کو دوں گا اور اگر نہ ثابت کر سکو تو صرف تم کو مسلمان ہونے کی دعوت دیتا ہوں۔ پس ایک ہفتہ تک اس دعوت کا جواب بذریعہ اشتہار جلدی دینا کیونکہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بھی حکم فرمایا ہے''اٰت ذی القربی حقہ''یعنی قریبوں کا حق ادا کرو۔ قریبوں کا حق دوسرے سے زیادہ ہے۔ بھلا یہ کیا انصاف ہے کہ کشتی نوح کے آخر صفحہ پر تو ہم کو اپنا شریک اور قرابتی بتاؤ اور یہ ظاہر کرو کہ ہمارے شرکاء تو مکان دینے کو راضی ہیں۔ دو ہزار روپیہ چندہ جمع کر لیا ہے۔ حالانکہ ہمیں اس کی کوئی خبر نہیں اور نہ ہی ہم دینا چاہتے ہیں۔ ایسے جھوٹ کا بھی کوئی علاج ہے۔ خیر ان باتوں کے ذکر کو تو ایک دفتر چاہئے۔ جو میں الگ کسی وقت تفصیل سے بیان کر دوں گا۔ سردست میں اس اشتہار کے جواب کا منتظر ہوں۔ رقیمہ مرزا امام الدین برادر کلاں مرزا غلام احمد

مگر آپ ہیں کہ خدا کے طیبات سے کسی کو متمتع دیکھ کر تجاوز فرما کر اس کو دنیا داری سے تعبیر کرتے ہیں اور ’’ان اللہ لا یحب المعتدین ‘‘ (خدا تجاوز کرنے والوں سے خوش نہیں ہوتا) کو فراموش کر جاتے ہیں۔

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مال دولت کو درگاہ رب العزت سے قوام زندگی کا خطاب ملا ہے۔ پڑھئے:’’ولا تـوتوا السفهاء اموالكم التی جعل الله لكم قياما (النساء:۵)‘‘تم اپنے مال کو جس کو خدا نے تمہارے لئے قوام زندگی بنایا ہے بے وقوفوں کے ہاتھ نہ دو (جس سے ضائع ہو جائے) حکیم صاحب خدا تو یہ تعلیم کرتا ہے کہ ہم کو یوں دعا مانگنی چاہئے:’’ربنا اٰتنا فی الدنيا حسنة وفی الاٰخرة حسنة ‘‘(اے میرے پروردگار ہم کو دنیا و آخرت میں عمدگی اور بھلائی دے) اور آپ اس کو دنیا داری فرماتے ہیں۔ اگر یہ دنیا داری ہے تو سنئے حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی اس دنیا کو طلب کیا ہے۔ پڑھئے:’’اجلعنی علی خزائن الارض ‘‘ (مجھ کو اپنے ممالک کے خزانے پر مقرر کیجئے) اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اگر یہ دنیا داری ہے تو خود رسول اکرم نبی ﷺ کو خدا نے فجوائے:’’ووجدک عائلاً فاغنی (الضحیٰ:۸)‘‘(خدا نے آپ کو مفلس پایا پس غنی بنا دیا) ہم کو ارشاد فرمایا گیا:’’لقد كان لكم فی رسول الله اسوة حسنة (الاحزاب:۲۱)‘‘تم لوگوں کے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات عمدہ نمونہ ہے۔

صحیحین کا مطالعہ تو خوش نصیب ذی علم کرتے ہیں یہ ممکن ہے کہ آپ نے حسن اتفاق سے کہیں سنا ہو کہ خود سارے جہاں کے بادشاہ روحی فداہ نبی ﷺ یہ دعا فرماتے تھے ’’اللّٰهم انی اسئلک الهدی والتقی والعفاف والغنی ‘‘اے میرے مولا بے شک میں تجھ سے ہدایت اور پرہیز گاری اور تو انگری مانگتا ہوں۔

صدر سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ جس دنیا داری پر حضرت مولانا مدظلہ کے معترض ہیں۔ وہ دنیا داری قرآن سے ثابت ہے بلکہ دنیا دار بننے کا حکم ہے حتیٰ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس دنیا کو طلب فرمایا اور خود نبی کریم ﷺ کو خدا نے غنی بنایا اور ہمارے لئے نمونہ فرمایا اور حدیث سے معلوم ہو گیا کہ آپ دنیا داری کی خدا سے دعا مانگتے تھے۔

اب آیئے ہم آپ کو ایک اور حدیث سنا دیں جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ نبی کریم ﷺ زبردستی لوگوں کو دنیا دار بناتے تھے اور مال گلے میں مڑھتے تھے اور انکار پر بھی چھٹکارا نہیں ہوتا تھا۔

حضرت عمرؓ کا واقعہ ہے کہ حضور ﷺ ان کو مال غنیمت عنایت فرماتے تھے مگر خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ یہ فرما کر انکاری ہوجاتے تھے کہ ان کو دیجئے جن کو ہم سے زیادہ ضرورت ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے عمرؓ! ’’ما جاءک من هذا المال وانت غر مشتشرف ولا سائل فخذه الا فلا تتبعه نفسک ‘‘جو مال تم کو بے مانگے ملے اور تم کو اس کی طلب نہ ہو تو وہ لے لو اور جو نہ ملے اس کی فکر نہ کرو۔

ایک اور حدیث سنئے جس سے اپنے اعتراض کی وقعت آپ کو خوب معلوم ہوجائے گی۔ ابن حبان اور ابویعلی وغیرہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ بعض لوگ دنیا میں عمدہ بچھونوں پر اللہ کی یاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنات عالیہ میں داخل کرے گا۔

اس کے نیچے ملاّ علی قاری فرماتے ہیں:’’فیه ایماء الی طریقة بعض السادة الصوفیة کالنقشبندیة والشاذلیة والبکریة نوراللہ مرقدهم ‘‘یعنی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خاندان نقشبندیہ اور شاذلیہ اور بکریہ کے بزرگ جو امراء کی حالت میں رہتے ہیں جائز ہے۔ آپ کو کیا معلوم بزرگان دین باوجود کامل واکمل عامل وافضل ہونے کے کیسا لباس پہنتے تھے۔ حضرت غوث الاعظم قطب عالم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کون واقف نہیں اور ان کی بزرگی اور علم وفضل سے کون شخص آگاہ نہیں۔ سنئے ان کے لباس کے متعلق لواقح انوارقدسیہ مصنفہ شیخ عبدالوہاب شعرانی میں لکھا ہے کہ آپ کے قمیص کا کپڑا ایسا ہوتا تھا کہ اس کے ایک ہاتھ کپڑے کا دام ایک اشرفی ہوتا تھا۔

مجموع النوازل سے علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ’’فی لباس المحبوب‘‘ میں نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ ہزار درم کی چادر اوڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نماز پڑھانے کو تشریف لائے تو چارسو درہم کی چادر زیب بدن فرمائے ہوئے تھے۔ امام الائمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ چارسواشرفی کی چادر اوڑھتے تھے اور اپنے شاگردوں سے فرمایا کرتے تھے کہ ہمیشہ عمدہ کپڑا پہنا کرو:

اند کے با تو گفتم وبدل ترسیدم — کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیارست

ناظرین! ہم کہاں تک حکیم صاحب کے خرافات کو نقل کریں اور کہاں تک ان کی لایعنی باتوں کو لکھ کر اپنی اور آپ کی تضیع اوقات کریں۔ مرے دوست نے جس تہذیب سوز

طریقہ کو اختیار کیا ہے۔ اس سے وہی لوگ خوب واقف ہیں جنہوں نے ان کے اسرار نہانی کا مطالعہ کیا ہے۔ آپ سراپا مجسم تہذیب ہو کر اسرار نہانی کے (ص۴۶) میں تحریر فرماتے ہیں: ''ان کے پیر مرشد نے خود مولوی محمد علی صاحب کان پوری کو تین مشت چنا دے کر اور ان کی فطرت پر نظر کر کے اس بات کی پیشین گوئی کرتے ہیں کہ تمہاری زندگی طلب دنیا، بھیک مانگنے میں کٹے گی۔''

اس کے متعلق ہم اپنے ناظرین سے محض یہ کہنا چاہتے ہیں کہ للہ آپ انصاف فرمایئے اگر کوئی بزرگ کسی کو بہتری دارین کی دعا دے تو کیا اس کا معنی یہی ہوگا کہ تم بھیک مانگو گے یا اس کا معنی یہ ہوگا کہ: ''تم بھیک منگی سے بچو گے۔''

پڑیں پتھر سمجھ پر آپ کے سمجھے تو کیا سمجھے جو اس پر بھی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے

ہمارے حکیم صاحب کچھ عجب معکوس دل ودماغ کے انسان ہیں۔ جب آپ نے سمجھا تو الٹا سمجھا اور لطف یہ کہ جہاں کہیں آپ نے جدّت طبع فرمائی یقیناً بے سمجھی کی وجہ سے در پردہ خطاوار ہوگئے اور اس کا اثر بہت دور تک جا پہنچا۔ آیئے! ہم آپ کو ایک نظیر دکھا کر سمجھائیں۔ ممکن ہے کہ آپ کی سمجھ میں آجائے۔ ''**وما ذالک علی اللہ بعزیز**'' آپ نے حدیث میں پڑھا تو نہیں مگر سنا ہوگا کہ حضور نے ایک صحابی کو کھجور کی ایک تھیلی عنایت فرمائی تھی۔ وہ فرماتے تھے کہ میں نے ایک زمانہ تک اس میں سے خود کھایا اور لوگوں کو کھلایا اور اس میں سے ہمیشہ نکلتی ہی آتی تھیں تو کیا اپنی جدت طبع سے یہاں بھی یہی اجتہاد فرمائیں گے کہ نعوذ باللہ حضور ﷺ کا کھجور کی تھیلی دینا ان کی بھیک منگی کی پیشین گوئی تھی (کہ تھیلا دیا مانگ کھاؤ) اور کیا آپ کا ایمان آپ کو اجازت دیتا ہے کہ ان کی شان میں بھی آپ یہی فرماویں کہ ان کی فطرت اسی کی قابلیت رکھتی تھی۔ اگر آپ کا ایمان اور جناب کی دیانت وہاں آپ کو اس کی اجازت نہیں دیتی تو پھر بتلایئے سوائے جوش حمیّت باطل مرزائیت کے اور کون چیز ہے۔ جس نے آپ کو اس پر مجبور کیا کہ ایک مقدس نفس کی شان میں آپ اس طرح بے ادبی کریں اور لایعنی باتوں کا آپ کو نشانہ بناویں۔

حکیم صاحب اگر آپ مشکوٰۃ شریف ہی کا مطالعہ کرتے تو آپ کو یہ حدیث ملتی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ مکرمہ نے حضور انور ﷺ سے یہ کہہ کر دعا کرائی تھی کہ انس آپ کا خادم ہے۔ اس کے لئے دعا فرمایئے تو آپ نے فرمایا تھا خدایا انس کے مال واولاد اور سب

چیزوں میں برکت دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میرا مال بہت ہوا اور میرے بیٹے پوتے آج بھی سو سے زیادہ ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف باب جامع المناقب) فرمایئے! حضور کا دعا فرمانا کیا یہی معنی رکھتا ہے کہ: ’’انس بھیک منگی کریں گے۔‘‘ یا اس کا مطلب یہ تھا کہ ان کو سوال کی بھی حاجت نہ ہوگی۔ بلکہ دوسروں کو لے دے کر کھائیں گے۔ مگر نہ معلوم کہ کیوں ہر موقع میں آپ کجروی کو اختیار فرماتے ہیں:

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بدادا نہ دے

اب میں اس نمبر کو اپنے دوست حکیم کی ایک اور کتر بیونت یا دوسرے لفظوں میں جال یا فریب دہی یا جاہل عوام میں بدظنی پھیلانے کی مکروہ کارروائی دکھلا کر ختم کر دیتے ہیں۔ آپ (اسرار نہانی ص۴۷) میں لکھتے ہیں: ’’وہ خود اپنے رسالہ (ارشاد رحمانی ص۶) پر لکھتے ہیں کہ: ’’مجھے سلسلہ میں داخل ہونے کا شوق ہوا اور میں مراد آباد خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ یہ حاضری اگرچہ بقصد بیعت تھی۔ مگر مجھے یاد آتا ہے کہ دنیاوی غرض بھی اس کے ساتھ تھی یعنی کسی مقام خاص میں نوکری کے لئے سفارش کرانا منظور تھا۔‘‘ پس معلوم ہوگیا کہ مرید ہونے کے قبل بھی یہ حضرت دنیا سے بے لوث نہیں تھے اور شاہ مولانا فضل رحمٰن صاحب مرحوم کے پاس یہ کسی روحانی غرض سے نہیں گئے تھے۔ دولت معرفت حاصل کرنے کے لئے نہیں گئے تھے۔ اللہ کی محبت ان کو کشاں کشاں نہیں لے گئی تھی۔ اس کے عشق میں بے قرار ہوکر اس تک پہنچا دینے والے رہنما کی تلاش میں نہیں گئے تھے۔ بلکہ عام دنیادار انسانوں کی طرح کسی بڑے دولت مند صاحب زر حاجت روا قبلۂ مقصود کی ان کو تلاش تھی۔ وغیرہ وغیرہ!‘‘

ناظرین! یہ بات درست ہے کہ آپ جب تشریف لئے جارہے تھے تو غرض دنیاوی بھی تھی۔ مگر کیا اس پر یہ تفریع بھی صحیح ہے کہ آپ ایک دنیادار کی صورت میں تھے۔ یہ تو حضرت مولانا مدظلہ کی دین داری اور سچائی اور مکروفریب اور ریاء سے پاک ہونے کی ایک روشن دلیل ہے کہ اپنی نیت کا بھی بلالحاظ کسی امر کے اظہار فرمادیا جس کو ایک دنیادار مکّار شخص ہرگز نہیں کر سکتا۔ آہ! وہی بات جو دنیاداری سے بری ہونے کی آفتاب سے بھی زیادہ روشن دلیل ہے۔ مگر معترض کو اس میں دنیاداری نظر آتی ہے۔ ناظرین غور فرمائیں کہ حکیم صاحب کہاں تک دیانت برتتے ہیں:

گر نہ بیند بروز شپر چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

حکیم صاحب یہ تو بیعت ہے، جو ایک مسنون امر ہے۔ آیئے ہم آپ کو بتلا دیں کہ ادائے فریضہ حج کے ساتھ دنیاوی غرض کا رکھنا خود قرآن شریف سے ثابت ہے۔ پڑھئے ’’لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم (البقرۃ:۱۹۸)‘‘ تم پر کچھ گناہ نہیں، اگر حج کے سفر میں فضل یعنی روزی کو تلاش کرو۔ مثلاً تجارت کرتے جاؤ۔

رہا حکیم صاحب کا یہ کہنا کہ روحانی غرض سے نہیں گئے اور اللہ کی محبت نہیں لے گئی تھی وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب مرزائی تہذیب کا نمونہ ہے۔ جس کو ہم یہ شعر پڑھ کر خدا کے سپرد کردیتے ہیں:

بدم گفتی وخورسندم جزاک اللہ نکو گفتی　　جواب تلخ می زبید لب لعل شکر خوارا

مگر یہ بھی عرض کردینا ضرور ہے کہ حکیم صاحب یہ کون سی دیانت ہے کہ آدھی بات نقل کیجئے اور جو فقرہ کتربیوت کا مظہر ہو چھوڑ جایئے۔ کیا آپ انصاف سے خدالگتی بات کہہ سکیں گے کہ اسی فقرہ کے ساتھ ملا ہوا یہ فقرہ اسی کے آگے نہیں تھا۔ ’’الحمدللہ! کہ وہاں جاکر یہ خیال ہی محو ہوگیا اور سفارش کرانے کا ارادہ بالکل جاتا رہا۔‘‘ اور کیا آپ کی نظر اس پر نہیں پڑی تھی یا نقل کرتے وقت اس کو تحریر کرنی بھول گئے تھے۔

سچ تو یہ ہے کہ یاد تھی، نظر پڑی تھی اور ضرور پڑی تھی مگر کوئی مانع تھا۔ وہ کیا تھا اخفائے حق تھا۔ اشاعت ناحق تھی یا مرزائیت کی حمیّت ناحق تھی۔ جس نے سب کچھ کرا چھوڑا۔ جھوٹ بلوایا، افتراء کی تعلیم دی، کتربیونت سکھلایا۔ خدا کی وعید ’’انما یفتری الکذب الذین لایؤمنون بایٰت اللہ (النحل:۱۰۵)‘‘ فراموش کرادیا:

اس نقش پا کے سجدہ نے یاں تک کیا ذلیل　　تم کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گئے

چوتھے نمبر کا جواب

’’ومن النّاس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا. اولٓئک لھم عذاب مھین (لقمان:۶)‘‘

معزز ناظرین! ہم نے اس نمبر کے جواب کے لئے قلم ضرور اٹھایا ہے۔ مگر حیرت ہے کہ گالیوں کا جواب کیا لکھیں۔ وہ اصحاب جنہوں نے حکیم صاحب کے اسرار نہانی کا مطالعہ کیا ہے وہ خود جانتے ہوں گے کہ (ص۴۸ سے ص۶۸) تک حضرت مولانا مدظلہ کی شان میں جو

کچھ لکھا گیا ہے، وہ محض گالیاں ہی گالیاں ہیں۔ حکیم صاحب کی خدمت میں ہم اور تو کچھ نہیں۔ مگر یہ ضرور کہیں گے کہ آپ نے اپنی شہرت کے لئے، شاید یہ راہ اختیار کیا:

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

حکیم صاحب آپ خوب یاد رکھئے کہ آپ سے زیادہ بلکہ بہت زیادہ ہم بھی گالیاں دے سکتے ہیں۔ مگر ہاں مجبوری یہ ہے کہ ان کلمات کے ادا کرنے کے لئے جس خبیث فطرت کی ضرورت لاحق ہوتی ہے وہ ہمارے پاس نہیں۔

پس ہم نے آپ کی گالیوں کو صبر وسکون سے پڑھا اور خدا کے حوالہ کیا۔ اس لئے کہ ہم مسلمان ہیں اور ہم کو یہ تعلیم دی گئی ہے ''**اذا مرّوا بالغو مرّوا کراماً** (الفرقان:۷۲)'' ونیز ہماری یہ شان بتلائی گئی ہے ''**اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً** (الفرقان:۶۳)'' گالیاں دینا یا حیا سوز کلمات اور ناپاک الفاظ لکھنا آپ ہی کو مبارک ہو یا آپ کی جماعت کو۔

معزز ناظرین! ہم خوب جانتے ہیں اور اچھی طرح محسوس کرتے ہیں کہ آپ کو ان ناشائستہ کلمات کے پڑھنے سے تکلیف ہوگی۔ جن کو ہم آگے چل کر نقل کرنے والے ہیں اور محض تکلیف نہیں بلکہ سخت صدمہ ہوگا اور آپ کی روح گھبرا اٹھے گی۔ بلکہ آپ کی روح آپ کو ایسی تحریر کے مطالعہ پر ملامت کرے گی۔ مگر ہم ادب سے بعد معافی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آپ اس کو اسی طرح دلی رنج کے ساتھ مطالعہ فرمائیے، جس طرح احادیث میں اس حدیث کو دلی رنج کے ساتھ مطالعہ کرتے ہیں جس میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگا کر منافقین نے اپنا منہ کالا کیا تھا۔ کیونکہ ایک شریف طبیعت والے انسان کے لئے ایک مدت ہوئی کہ یہ بتلا دیا گیا ہے:

دشنام اگر دہد خسیسے — چارہ نہ بود بجز شنیدن
گر پائے کسے سگ گزیدہ — سگ را نہ توان عوض گزیدن

خیر بہرکیف حضرت مولانا مدظلہ نے ارشاد رحمانی میں تحریر فرمایا ہے: ''میں نے رمضان شریف ۱۳۰۶ھ میں خواب دیکھا کہ میں بالکل برہنہ نماز پڑھتا ہوں، مگر بیٹھ کر اور جناب رسول اللہ ﷺ میرے بازو کی طرف تشریف فرما ہیں۔ بایں ہمہ مجھے کچھ حجاب نہیں ہے، مجھے برہنگی کی وجہ سے تشویش تھی۔ میں نے حضرت (یعنی اعلیٰ حضرت مولانا فضل رحمٰن

صاحب قبلہ) سے خواب عرض کیا۔ ارشا ہوا، بہت عمدہ خواب ہے، برہنہ ہونے سے اشارہ دنیا سے بے لوث ہونا ہے۔‘‘

آہ! ہمارے حکیم صاحب، جن کی تہذیب وخوش فہمی سے ہمارے ناظرین واقف ہو چکے ہیں۔ یہ زہرا گلتے ہیں۔

’’دیکھئے آپ کے اس بے حیائی کے خواب سے کس قدر باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

۱...... رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ کا بالکل ننگا ہونا، اس سے آپ بے حیائی وبدتہذیبی ٹپکتی ہے۔

۲...... اگر عالم ارواح میں برہنہ ہونے کا مطلب دنیا سے بے لوث ہونا ہے تو معاذ اللہ! آنحضرت ﷺ بالمقابل آپ کے دنیا دار ہوں گے۔

۳...... بالکل برہنہ ہونے سے ذرا آپ کو حجاب نہیں۔ آپ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ آپ کے بازو کی طرف تشریف فرما ہیں تو معلوم ہوا کہ آپ تو بے شرم تھے ہی لیکن معاذ اللہ! رسول اللہ ﷺ کو بھی آپ کی برہنگی کی وجہ سے شرم محسوس نہ ہوئی۔ ورنہ آنحضرت ﷺ آپ کے پاس ہرگز ہرگز نہ ٹھہرتے۔

۴...... چونکہ دنیا میں صرف آپ ہی دنیا سے بے لوث انسان نہیں کہے جاسکتے ہیں بلکہ جتنے انبیاء، اولیا، صلحاء اور راست باز یہاں تک کہ آپ کے شجرہ میں جس قدر باخدا اور اچھے لوگوں کے اسماء ہیں۔ وہ سب کے سب دنیا سے بے لوث انسان تھے۔ پس مراحل سلوک طے کرنے کے لئے ان بزرگوں نے بھی معاذ اللہ اپنے کو بالکل برہنہ دیکھا ہوگا یا معاذ اللہ! آپ کے روحانی عالم میں یہ لوگ ہی برہنہ ہیں۔

۵...... اس خواب کو آپ اظہار نعمت وبندہ نوازی کی سرخی کے نیچے لکھتے ہیں۔ پس منعم علیہم کا گروہ نبیین صدیقین شہداء اور صالحین اس نعمت سے محروم رہے۔ اکیلے آپ ہی نے ایسی نعمت پائی جو کسی کو نہ ملی۔ اگر ان مقدسوں کو بھی برہنگی کی ایسی نعمت ملی تو اس کا ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی شان پاک میں آیا ہے: ’’اتممت علیکم نعمتی (المائدہ:۳)‘‘ اگر یہ آپ کا خواب نعمت ہے تو کیا معاذ اللہ آنحضرت ﷺ کو بھی یہ نعمت ملی۔ اگر برہنہ رویا کی نعمت نہ ملی تو پھر بتایئے کہ ایسی نعمت جس کے حقدار انبیاء، صلحاء، شہداء اور دیگر اولیاء اللہ نہ ہوں وہ آپ کے واسطے نعمت ہوگی یا زحمت؟ فتدبّر وتفکّر!‘‘

مقدمۃ الجواب

قبل اس کے کہ ہم حکیم صاحب کے ہر ہر نمبر کا جواب دیں، چند باتیں بطریق تمہید تحریر کرنی ضروری سمجھتا ہوں۔ امید ہے کہ ناظرین اس کو بغور مطالعہ فرمائیں گے۔

ضوابط رویا

ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجا ست   نہ ہر کہ سر بتر اشد قلندری داند

۱...... یہ کچھ ضرور نہیں کہ انسان اپنے ہران ذاتی اوصاف کو خواب میں دیکھا کرے، جن سے وہ متصف ہوتا ہے احیاناً اور کبھی کسی امر کے لئے خواب کا دیکھ لینا خود قضیہ اتفاقیہ ہونے کی روشن دلیل ہے۔ مثلاً حکیم (خلیل قادیانی) کا اپنی حکمت کا خواب دیکھنا اور مولوی کا اپنے مولویت کا خواب دیکھنا اور منشی کا انشائیت کا خواب دیکھنا۔ ہرگز ضروری نہیں۔ اگرچہ کبھی ایسا بھی ممکن ہے کہ حکیم صاحب اپنی حکمت کا خواب دیکھ لیں۔ لیکن اس قضیہ اتفاقیہ سے ضرورت یہ مطلقہ (یعنی ضروری اور لازمی ہونے) کی شان نہیں پیدا ہوسکتی۔ حاصل یہ کہ انسان کا اپنا اوصاف اور حالات کو خواب میں دیکھنا ہرگز ضروری نہیں اور یہ ایک بدیہی امر ہے، جس کی تصدیق ہر شخص اپنے ذاتی حالات کی بناء پر کرسکتا ہے۔

۲...... خواب کے لئے یہ ضروری نہیں کہ بعینہٖ وہی چیز دیکھے جو اس کی تعبیر ہوتی ہے۔ بلکہ ادنیٰ طرح کی مناسبت تعبیر کے لئے کافی ہوتی ہے۔ اگرچہ انسان کبھی بعینہٖ تعبیر کو بھی خواب میں دیکھ لیتا ہے۔ یہ بھی ایک بدیہی امر ہے جس ہر شخص اپنے متعدد خوابوں پر غور کرنے سے سمجھ سکتا ہے۔

چنانچہ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب ''**المفتون به علیٰ غیر اهله**'' میں فرماتے ہیں: ''**وکم من المنامات عرضت علی رسول اللہ ﷺ من رؤیا لبن وحبل فقال اللبن هو الاسلام والحبل هو القرآن الّٰی امثال له لا تخفی. وای مماثلة بین اللبن والاسلام والحبل والقرآن الّا فی مناسبة وهو ان اللبن متمسک به النجاة والقرآن کذالک واللبن غذاء تغذی به الحیوٰة الظاهرة والاسلام عذاء تغذی به الحیوٰة الباطنة** (ص۵)''

ترجمہ: کتنے خواب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ اور ڈوری کے عرض کئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ دودھ (سے مراد) اسلام ہے اور ڈوری (سے مراد) قرآن ہے،

(اور تم جانتے ہو کہ) کون سی مناسبت دودھ اور اسلام اور ڈوری اور قرآن کے درمیان میں ہے۔ بجز اس کے کہ ڈوری کو بھی نجات حاصل کرنے کے لئے پکڑتے ہیں اور قرآن شریف کو بھی اور دودھ حیات ظاہری کے لئے غذا ہے اور اسلام غذائے باطنی کے لئے۔

علاوہ بریں خود آنحضرت ﷺ کے خواب سے بھی اس کی تسلی ہوتی ہے۔ حضور ﷺ[۱] نے یہ خواب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں جواڑ گئے۔ اس کی تعبیر آپ نے فرمائی کہ اس سے مراد مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی ہے (جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا) حاصل یہ کہ ہرگز ضروری نہیں کہ انسان خواب میں بعینہٖ[۲] تعبیر دیکھے۔

۳...... تعبیر واحد کے لئے ضرور نہیں کہ ہر آدمی ایک ہی طرح کا خواب دیکھے بلکہ تعبیر واحد کے لئے مختلف طور پر مختلف خواب مختلف لوگ دیکھ سکتے ہیں اور یہ بھی ایک بدیہی امر ہے۔ مثلاً دنیا سے بےلوثی اور کنارہ کشی کے لئے ایک شخص یا چند شخص اس طرح پر مختلف خواب دیکھ سکتے ہیں۔

فرض کرو کسی نے دیکھا۔ میں نے کل مال اور اسباب خدا کے راہ میں صدقہ کر دیا ہے کہ کسی نے دیکھا کہ میں گھربار مال اور دولت چھوڑ کر جنگل کی ایک مسجد میں مقیم ہوں اور بقیہ زندگی وہیں گزار رہا ہوں، کسی نے دیکھا کہ میں نے کل اثاث البیت کو بیچ کر قرآن مجید اور حدیث شریف کی جلدیں خرید لیں ہیں۔ کسی نے دیکھا کہ میں اپنے کل سامان دنیاوی کو چھوڑ کر

[۱] حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں: ’’قال رسول اللہ ﷺ رأیت فی المنام کان فی یدی سوارین من ذھب فھمنی شانھما فاوحی الی ان انفخھما فنختھما فطارا فاوّلتھما کاذبین یخرجان من بعدی یقال لاحدھما مسیلمہ صاحب الیمامۃ والعنسی صاحب صنعاء‘‘ یہ حدیث تقریباً بیسیوں کتابوں میں مذکور ہے۔

[۲] قطع کلام اور اتمام حجت کے لئے ہم حکیم صاحب کے امام کی شہادت بھی (ازالۃ الاوہام ص۶۱،۶۲، خزائن ج۳ ص۱۳۳) سے نقل کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا بھی اس پر صاد ہے غور سے پڑھئے: ’’استعارات جو آنحضرت ﷺ کے مکاشفات اور حوالوں میں پائے جاتے ہیں، وہ حدیثوں کے پڑھنے والوں سے مخفی نہیں، کبھی کشفی طور پر آنحضرت ﷺ کو اپنے ہاتھوں میں دو سونے کے کڑے پہنے ہوئے دکھائی دیئے اور ان سے دو کذاب مراد لئے گئے۔ جنہوں نے جھوٹے طور پر پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا اور کبھی آنحضرت ﷺ اپنی رؤیا اور کشف میں گائیں ذبح ہوتی نظر آئیں اور ان سے مراد وہ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے...... الخ!‘‘ آگے چل کر لکھتے ہیں: ’’ایسا ہی بہت سی نظیریں دوسرے انبیاء علیہم السلام کے مکاشفات میں پائی جاتی ہیں کہ بظاہر صورت ان پر کچھ ظاہر کیا گیا اور دراصل اس سے مراد کچھ اور تھا۔‘‘ مطلب یہ کہ ہرگز صحیح نہیں کہ خواب بعینہٖ تعبیر ہوتی ہے۔

مدینہ منورہ ہجرت کررہا ہوں۔ کسی نے دیکھا میں اپنے اس ملازمت کو جس پر معاش زندگی موقوف ہے مکروہ سمجھ کر لوجہ اللہ مستعفی ہورہا ہوں۔ وغیر ذلک من المنامات الکثیرۃ!

پس آپ کے صدر کے خواب سے یہ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ تعبیر واحد کے لئے انسان کس طرح مختلف خواب دیکھ سکتا ہے۔

۴...... عالم خواب کو عالم خارجی پر قیاس کرنا غلط ہے، بناءً علیہ خواب پر ان اثرات اور احکام کو ثابت کرنا غلط ہوگا جو کہ اس کے وجود خارجی پر حکم کیا جاتا ہے اور یہ بھی بدیہی امر ہے جس کے لئے ذیل کے خواب پر غور کرو۔ قرآن شریف سورۂ یوسف میں ایسے دو قیدیوں کا خواب مسطور ہے جو حضرت نبینا علیہ السلام کے ساتھ ہی قیدخانہ میں آئے تھے۔ ’’قال احدھما انّی ارانی اعصر خمراً وقال الاخر انی ارانی احمل فوق رأسی خبزاً تاکل الطیر منہ (یوسف:۳۶)‘‘ ترجمہ: ان دونوں قیدیوں میں سے ایک نے کہا، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ انگور[1] نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اسے کھا رہے ہیں۔

پس کیا اس کی حالت کواب پر ان آثار واحکام کو ثابت کر سکتے ہیں جو اس کے وجود خارجی پر ثابت کر سکتے ہیں۔ مثلاً کوئی شخص انگور نچوڑے گا تو اس کے پاس انگور کا شیرہ جمع ہوگا اور اس کا خشک ہاتھ اس کے شیرہ کی وجہ سے تر ہوگا تو کیا واقعی طور پر خواب میں بھی اس کا خشک ہاتھ بھیگا ہوگا اور اس کے پاس واقعی طور پر انگور کا شیرہ جمع ہوگا ہرگز نہیں۔ اسی طرح دوسرے خواب کو بھی قیاس کرلو۔ ونیز سورۂ یوسف میں خود حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب مذکور ہے: ’’اذ قال یوسف لابیہ یا ابت انّی رأیت احد عشر کوکباً والشمش والقمر رأیتھم لی سٰجدین (یوسف:۴)‘‘ ترجمہ: حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد سے فرمایا اے میرے باپ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے اور آفتاب ماہتاب مجھ کو سجدہ کررہے ہیں۔

[1] خمر کا لغوی معنی شراب ہے۔ مگر چونکہ شراب نچوڑی نہیں جاتی ہے اس سے مراد باعتبار مایؤل کے انگور ہے جیسا کہ بڑی کتابوں میں مذکور ہے اور لغوی معنی لیویں پھر بھی ہمارے مدعا کے خلاف نہیں۔ اس بناء پر یہ لازم آوے گا کہ خواب میں اس کے نزدیک حقیقتاً شراب موجود ہوا اور یہ بیّن طور پر باطل ہے۔

تو کیا کسی شخص کا اس سے یہ سمجھنا صحیح ہوسکتا ہے کہ حقیقتاً آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستارے فضائے عالم سے اتر کران کے قدموں پر پڑے ہوئے تھے اور کیا یہ ممکن ہے، ہرگز ہرگز نہیں۔

ایسی مثالیں[۱] قرآن وحدیث میں کثرت سے ملیں گی، مگر تلاش شرط ہے۔ مثلاً عزیز[۲] مصر کا یہ خواب دیکھنا کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی اور نحیف گاؤں نے کھالیا تو کیا واقعی سات موٹی گائیں خارج میں موجود تھیں اوران کو سات دبلی گائیوں نے کھالیا تھا۔ ہرگز نہیں۔

حاصل یہ کہ عالم خواب کو عالم محسوس پر قیاس کرنا اور آثار عالم کو عالم خواب کے لئے ثابت کرنا غلط ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص خواب دیکھے کہ میں دریا میں تیر رہا ہوں تو کیا اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ واقعی دریا میں تیرتا ہے اوراس پر وہ آثار جو خارجی تیرنے میں ہوتے ہیں پائے جائیں گے۔ مثلاً کپڑوں کا تر ہونا۔ وغیرہ وغیرہ! ہرگز نہیں۔

۵...... آنحضرت ﷺ لوگ خواب میں دیکھتے ہیں (بلکہ اولیاء اللہ اور بڑے بڑے صوفیائے کرام تو ذات باری تعالیٰ جلّ شانہ کو بھی خواب میں دیکھتے ہیں) اوراس کا کوئی بھی منکر نہیں۔ الّا ما شاء اللہ! مگراس کا کیا معنی ہوتا ہے۔ آیا یہ کہ حضور ﷺ روحی فداہ کو بجسدہ دیکھتے ہیں یا اور کوئی معنی ہوتا ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ تو یہ فرماتے ہیں: ’’**والعامی یتصورون فمن رأی رسول اللہ فی المنام فقد رأی حقیقۃ شخصہ**‘‘ عامی شخص تو یہ سمجھتا ہے کہ جو رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھتا ہے وہ حضور ﷺ کو بشخصہ یعنی بجسدہ دیکھتا ہے۔

آگے چل کر وہ لکھتے ہیں کہ یہ ایک ایسی بات ہے جو عقل کے خلاف ہے اور ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے۔ ملاحظہ ہو ذیل کی عبارت جس میں انہوں نے اس کی

۱؎ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب کہ میں اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہا ہوں تو کیا واقعی وہ خواب میں ذبح کر رہے تھے اور حضرت اسماعیل مذبوح ہوگئے تھے اور کیا چھری ان کی گردن پر چل کر خون آشام ہوچکی تھی۔ پڑھئے: ’’**یا بنیّ انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ**‘‘

۲؎ قرآن شریف کے الفاظ یہ ہیں: ’’**قال الملک انی اریٰ سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف**‘‘

مدلل طور پر تردید کی ہے۔’’ولا ادری انه کیف یتصور رؤیة شخص الرسول فی المنام وشخصه مودع فی روضة المدینة وما شق القبر وما خرج الی موضع یراه النائم. ولئن سلمنا ذلک فربما یراه فی لیلة واحدة الف نائم فی الف موضع علٰی صور مختلفة والوهم یساعد العقل فی انه لامکن تصورا شخص واحد فی حالةٍ علٰی حدةً فی مکانین وعلٰی صورتین طویل وربع وشاب وکهل شیخ ومن لا تحط معرفته افساد هذا التصورفقد ...... من عریرة العقل بالاسم والرسم بدون الحتعة لو للبوی ولا ینبغی ان یعاقب بل لا ینبغی ان یخاطب المفتون به علٰی غیر اهله (ص۸)‘‘

ترجمہ: میں نہیں سمجھ سکتا ہوں کہ کیونکر حضورﷺ کو رویاً میں بشخصہ دیکھنا متصور ہو سکتا ہے۔ دراں حال کہ حضورﷺ کا جسد شریف مدینہ منورہ کے روضۂ اقدس میں سویا ہوا ہے اور نہ قبر کھلی ہے اور نہ حضورﷺ کا جسد مبارک نکل کر ایسی جگہ پہنچا ہے کہ خواب دیکھنے والا دیکھے اور اگر ہم اس کو تسلیم بھی کر لیں تو بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی رات کو ہزار آدمی ہزار جگہ میں مختلف صورتوں میں دیکھتے ہیں۔ یہ عقل کے بالکل خلاف ہے کہ شخص واحد حالت واحد میں دو جگہ دو صورتوں میں دیکھا جائے، کہیں لانبا ہو اور کہیں میانہ قد کا، کہیں جوان ہو اور کہیں بوڑھا۔ وہ بے وقوف جن کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی ہے وہ محض الفاظ پرست ہے جس کو حقیقت اور معنی کی اطلاع نہیں۔ ایسا شخص اس قابل نہیں کہ اس پر عتاب کیا جائے بلکہ وہ اس قابل نہیں کہ وہ مخاطب کیا جائے۔

الحاصل یہ نہایت صاف بات ہے کہ عامیوں نے جو یہ سمجھا ہے کہ حضرت خواب میں بجسدہ تشریف فرما ہو جاتے ہیں، غلط بات ہے۔

ان پانچ تمہیدوں کے بعد ہم ہر نمبروں کا جواب الگ الگ لکھتے ہیں۔ اگرچہ سمجھ دار آدمی کو اس تمہید کے بعد اس کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ مفصلاً ہر ایک کو الگ سمجھایا جائے، مگر طبائع جداگانہ اور سمجھ مختلف ہیں۔ ممکن ہے بعض سادہ لوح حضرات ہنوز نہ سمجھتے ہوں۔ مگر قبل تفصیلی جواب کے ہم باصول’’الفضل ما شهدت به الاعداء‘‘عام ناظرین کے لئے عموماً اور اپنے مرزائی دوستوں کے لئے خصوصاً۔ خود۔

مرزائیوں کے امام مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کی شہادت

پیش کرتے ہیں جس سے خلیل قادیانی کے پانچوں اعتراض کا ایک ہی قاہر جواب ہوگا، مرزا قادیانی بحوالہ ابن سیرین نیک مسلمان کے ایسے خواب کی تعبیر یہ فرماتے ہیں کہ ننگے ہونے سے مراد یہ ہے کہ تیرے صفات حسنہ سب لوگوں پر کھلے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ننگا ہونے سے انسان کا سب ظاہر ہوجاتا ہے۔ اسی طرح لوگ تیری خوبیاں دیکھ رہے ہیں۔'' ملاحظہ ہو (مکاشفات ص۶۲، اخبار البدر ج اوّل نمبر۱۱ ص۸۴، مؤرخہ ۹؍جنوری ۱۹۰۲ء)

پس حیف صد حیف اور تعجب بالائے تعجب حکیم خلیل صاحب کے متعصب نفس پر ہے کہ حضرت مولانا مدظلہ کے اس خواب پر اعتراض کرتے ہوئے ان کے ضمیر نے ان کو ملامت نہ کیا اور مرزا قادیانی کی روح سے ان کو ندامت نہ ہوئی۔

پس اس کا انصاف ہم اپنے ناظرین سے چاہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (جس کو حکیم صاحب اور خود ان کے مرزا قادیانی بھی مانتے ہیں) یہ فرماتے ہوں کہ ایسا خواب اگر کوئی نیک مسلمان دیکھے تو ہرگز برا نہیں۔ بلکہ اس سے اس کے صفات حسنہ کا سب لوگوں پر ظاہر ہونا مراد ہے اور پھر اس کی تصدیق خود مرزا قادیانی بھی کرتے ہوں۔ کیا حکیم صاحب ایسے متعصب انسان کے برا بتلانے سے برا ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

پوری عبارت ملاحظہ ہو: ''خوابوں کی تعبیر ہر ایک کے حال کے موافق مختلف ہوا کرتی ہیں۔ ایک دفعہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کوڑے کے ڈھیر پر ننگا کھڑا ہوں۔ ابن سیرین نے کہا کہ اگر کوئی اور شخص کافر یا فاسق اس خواب کو بیان کرتا تو میں اس کی تعبیر اور بیان کرتا۔ مگر تو اس تعبیر کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے سن کہ کٹورے اور کہاوت سے مراد تو دنیا ہے کہ جس میں موجود زندہ ہے اور ننگے ہونے سے مراد ہے کہ تیری یہ صفات حسنہ سب لوگوں پر کھلے ہیں۔ کیونکہ ننگا ہونے سے انسان کا سب ظاہر ہوجاتا ہے۔ اس طرح لوگ تیری خوبیاں دیکھ رہے ہیں۔''

(مکاشفات ص۶۲، اخبار البدر ج اوّل نمبر۱۱ ص۸۴، مؤرخہ ۹؍جنوری ۱۹۰۲ء)

تفصیلی جواب

۱...... پہلے اعتراض سے آپ کے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ نے عالم

خواب کی برہنگی کو عالم محسوس کی واقعی برہنگی تصور فرمایا ہے، ورنہ آگے چل کر یہ کہنا: ''اس سے آپ کی بے حیائی اور بدتہذیبی ٹپکتی ہے۔'' بے معنی ہو جائے گا کیونکہ اگر واقعی برہنگی آپ نے نہیں سمجھا ہے تو پھر آپ کی یہ بے ادبی اور بھی آپ کی تہذیب پر چار چاند لگا دے گی اور ایک بے معنی بڑ ہوگا۔ دوسرے یہ کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کو واقعی بجسدہ تشریف فرما ہونا تصور کیا ہے اور اگر ایسا نہیں سمجھا ہے تو آئندہ کی تفریع مذکور پر وہی بے معنگی لازم آتی ہے۔ حالانکہ نمبر۴ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ عالم خواب کو عالم محسوس خارجی پر قیاس کرنا غلط ہے۔ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کا آفتاب و ماہتاب کو سجدہ کرتے دیکھنے سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ واقعی آفتاب و ماہتاب زمین پر اتر کر حضرت یوسف علیہ السلام کے قدموں پر پڑے ہوئے تھے۔ اسی طرح خواب میں برہنہ دیکھنے کا یہ ہرگز معنی نہیں کہ واقعی بیداری میں ننگے تھے۔ پس جب یہ ثابت ہوگیا کہ خواب میں ننگا دیکھنے کا یہ معنی نہیں کہ انسان واقعی ننگا ہو تو پھر آگے کی تفریع جو واقعی ننگے ہونے پر متفرع کی گئی، غلط ہوگئی اور معلوم ہوگیا کہ آپ نے اپنی بے سمجھی سے یہ لکھ مارا کہ ''اس سے آپ کی بے حیائی اور بدتہذیبی ٹپکتی ہے۔''

دوسری بات نمبر۵ سے غلط ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ خواب میں حضور انور ﷺ بجسدہ تشریف فرما نہیں ہوتے ہیں اور آگے کا اعتراض اسی پر موقوف تھا کہ آپ بجسدہ خواب میں تشریف لاتے ہیں، جب یہی غلط ہوگیا تو یہ اعتراض بھی غلط ہوگیا کہ: ''اسی سے آپ کی بے حیائی بدتہذیبی ٹپکتی ہے۔ پس آپ کا اعتراض ہباءً منثورا ہوگیا کہ یہاں بھی آپ کو آپ کی جدت طبع ہی نے ٹھوکر کھلایا۔ وما ھذا الّا بتائیداللہ!

۲...... دوسرے اعتراض کا بھی مبنیٰ اسی فاسد امر پر ہے ایک تو یہ کہ برہنگی کو واقعی برہنگی سمجھ رکھا ہے۔ دوسرے یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو آپ نے بجسدہ مع لباس زیب بدن فرمائے ہوئے خواب میں حقیقتاً تشریف فرما ہونا خیال کیا ہے۔ جس پر آپ یہ تعریفی جدت فرمارہے ہیں کہ: ''معاذ اللہ! آنحضرت ﷺ بالمقابل آپ کے دنیادار ثابت ہوئے۔''

حالانکہ یہ دونوں باتیں نمبر۴ و نمبر۵ سے غلط ثابت ہو چکی ہیں۔ پس نمبر۱ پر اعتراض کا دارومدار تھا جب وہی غلط ہوگیا تو اعتراض بھی غلط ہوگیا کہ آپ نے محض کم علمی کی وجہ سے یہ اعتراض کیا ہے اور بناء فاسد علی الفاسد کا مصداق ہے۔

۳...... تیسرے اعتراض کا بھی دارومدار پہلی غلطی ہے کہ آپ واقعی برہنگی اور واقعی بجسدہ آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کی فاش غلطی میں مبتلاء ہیں۔ ورنہ ہرگز آپ یہ نہیں تحریر فرماتے: ''تو معلوم ہوا کہ آپ تو بے شرم تھے ہی لیکن معاذ اللہ! آنحضرت ﷺ کو بھی آپ کی برہنگی کی وجہ سے شرم محسوس نہ ہوئی۔''

حکیم صاحب! بار بار ہم آپ کو بتلا چکے ہیں کہ خواب میں برہنہ دیکھنے کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہوتا کہ واقعی انسان برہنہ ہوتا ہے اور جب واقعی برہنہ ہونا نمبر۴ سے غلط ثابت ہوگیا تو پھر فرمایئے کہ شرم معلوم ہونے کی کون سے وجہ ہے اور نعوذ باللہ! آنحضرت ﷺ کی بے شرمی کیونکر لازم آتی ہے۔ افسوس صد افسوس! یہ آپ کا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شان مبارک میں بھی ایسے تفریعات خبیثہ مخترعہ سے بالاتر ہے اور آپ کے ضمیر نے آپ کو ملامت نہ کی۔

۴...... چوتھے اعتراض کے متعلق عرض یہ ہے کہ یہ مسلم دنیا میں بہتیرے انسان مردار دنیا سے بے لوث گزرے ہیں اور سلسلہ نقشبندیہ وقادریہ وغیرہ کے کل بزرگ باخدا دنیا سے بے لوث تھے اور جملہ انبیاء، اولیا، صلحا اور بزرگان کے قلوب دنیا محبت سے پاک تھے۔ مگر یہ مسلم نہیں کہ: ''ان بزرگوں نے بھی یہ خواب ضرور دیکھا ہوگا۔'' کیونکہ ایک تو یہ کہ نمبر۱ سے ثابت ہو چکا ہے کہ انسان کا اپنے اوصاف کو خواب میں دیکھنا ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ ہمارے ناظرین اپنی اپنی حالتوں سے اچھی طرح اس کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ اگر آپ زمیندار ہیں تو ضروری نہیں کہ اپنے آپ کو خواب میں زمیندار دیکھیں یا کاشتکار یا پیشہ کار ہیں تو آپ اپنے کو خواب میں کاشتکار اور پیشہ کار دیکھیں۔

پس کیا ضرور ہے کہ وہ نفوس جو دنیا سے بے لوث ہوں اپنی بے لوثی کو خواب میں دیکھیں۔ دوسرے یہ کہ نمبر۳ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ تعبیر واحد کے لئے ضروری نہیں کہ ہر آدمی ایک ہی طرح کا خواب دیکھے۔ پس ممکن ہے کہ ان بزرگان دین نے اپنی بے لوثی کا خواب دیکھا ہو مگر دوسرا خواب دیکھا ہو جس کی تعبیر بے لوثی نہ یا فرض کرو کہ یہی خواب دیکھا ہو مگر انہوں نے بیان نہ کیا ہو۔ رہا آپ کا یہ فرمانا: ''یا معاذ اللہ! آپ کی روحانی عالم میں یہ لوگ بھی برہنہ ہیں۔'' یہ اسی غلطی کا پس خوردہ جو آپ سمجھے ہوئے ہیں کہ انسان کا اپنے کو خواب میں برہنہ دیکھنا واقعی برہنہ ہونا ہے۔ سبحان اللہ! کیسی اعلیٰ سمجھ ہے۔ حکیم صاحب اسی پر یہ تعلّی سچ ہے:

بت کریں آرزو خدائی کی شان ہے تری کبریائی کی

پس یہ اعتراض بھی آپ کا ھبــاءً منثورا ہو گیا اور ظاہر ہو گیا کہ انسان حمیّت ناحق میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا:

سامنے غیر کے تم مجھ کو برا کہتے ہو چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سراپا کس پر

۵...... پانچویں اعتراض میں آپ یہ تحریر فرما چکے ہیں: ’’منعم علیہم کا گروہ نبیّین صدیقین شہداء اور صالحین اس نعمت سے محروم تر ہے۔ اکیلے آپ نے ایسی نعمت پائی جو کسی کو بھی نہ ملی۔ اگر ان مقدسوں کو برہنگی کی ایسی نعمت ملی تو اس کا ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔‘‘

حکیم صاحب! آپ کو کہاں تک سمجھاویں۔ حضرت برہنگی سے واقعی برہنگی سمجھنا تو آپ کی خوش فہمی ہے ورنہ ایک لڑکا بھی نہیں سمجھے گا کہ انسان کا خواب میں برہنہ دیکھنا واقعی برہنہ ہونا ہے۔ حکیم صاحب عالم رؤیا میں اپنے برہنہ نماز پڑھتے دیکھنے کا وہی مطلب ہے جو اعلیٰ حضرت نے بیان فرمایا ہے کہ دنیا سے بے لوث ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ پس صالحین، صدیقین اور انبیاء اور شہداء کو اس نعمت بے لوثی کے ملنے میں کیا کلام اور اس کا ثبوت تو خود آپ کا اقرار ہے کہ سارے باخدا اور اچھے لوگ بے لوث انسان تھے۔ (ملاحظہ کیجئے اپنے اعتراض کو نمبر۴ کو) آگے چل کر آپ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی شان میں آیا ہے: ’’اتممت علیکم نعمتی ‘‘ اگر آپ کا یہ فحش خواب نعمت ہے تو کیا معاذ اللہ! آنحضرت ﷺ کو بھی یہ نعمت ملی۔ اگر برہنہ رؤیا کی نعمت نہ ملی اور ہرگز نہ ملی تو پھر آپ ہی فرمایئے کہ ایسی نعمت جس کے حق دار انبیاء، صلحاء، شہداء اور دیگر اولیاء نہ ہوں وہ آپ کے واسطے نعمت ہوگی یا رحمت۔

معزز ناظرین! ہمارے حکیم صاحب کا یہ تو مبلغ علم ہے کہ: ’’اتممت علیکم نعمتی (المائدہ:۳) ‘‘ کو فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں یہ آیت اتری ہے۔ حالانکہ علیکم میں ضمیر جمع کی موجود ہے جس میں جمیع امت محمدیہ موجودہ سابقہ ولاحقہ سب داخل ہیں۔

دوسرے یہ کہ آپ اس کو فحش خواب فرماتے ہیں، کیوں نہیں ایک دنیا دار انسان بے لوثی کو یقیناً بری سے بری چیز بتلاوے گا۔

تیسرے یہ کہ: ’’برہنہ رؤیا کی نعمت نہ ملی اور ہرگز نہ ملی‘‘ کی تاکید اس فحش غلطی کی وجہ سے ہے جس کو ہم اوپر بتلاتے آرہے ہیں۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

چوتھے یہ کہ یہ بھی ضرور نہیں کہ تعبیر واحد کے لئے ہر آدمی ایک ہی طرح کا خواب دیکھے۔ پس ہم کہتے ہیں کہ نعمت بے لوثی ملی اور ضرور ملنی چاہے کسی طرح کے خواب سے ملی ہو۔

پانچویں یہ کہ ہر شخص کو ضرور نہیں کہ اپنے اوصاف کو خواب میں دیکھے۔

یہ پانچ لغو اعتراض تھے جو اس خواب پر کئے گئے تھے۔ جن کا الحمدللہ! نہایت شافی جواب عقلاً ونقلاً قرآن وحدیث سے مطابق کر کے دے دیا گیا اور ہر منصف مزاج جن کی شریف طبیعت عناد اور مخاصمت، ہٹ دھرمی، ناحق کوشی، حمیّت باطل، ذاتی بغض سے پاک ہوگی وہ ضرور اس کا اقرار کرے گا کہ حکیم صاحب کے کل اعتراض ان کی کم علمی اور ناسمجھی یا مرزائیت کی حمیّت باطل پر موقوف تھی۔ **فالحمدللہ الذی ایدہٗ وتوفّق لنا لثبیت الحق وتزھیق الباطل!**

اعلیٰ حضرت قبلہ کی تعبیر اور حضرت مولانا مدظلہ کے خواب کا تناسب

حکیم صاحب کا یہ فرمانا: ’’بالکل ننگا ہونے سے مراد ہرگز ہرگز دنیا سے بے لوث ہونا نہیں ہوسکتا۔‘‘ کیوں نہیں ہوسکتا۔ بجز اس کے اور کیا کہیں کہ آپ کی سمجھ اس سے قاصر رہی۔ کیونکہ یہ تو خود آپ ’’اسرار نہانی‘‘ کے (ص۴۵) میں اپنے قلم سے ارشاد رحمانی کی یہ عبارت لکھ چکے ہیں: ’’یہ خواب حضرت نے اپنے پیر (یعنی مولانا فضل رحمٰن صاحب قدس سرہ) سے عرض کیا۔ ارشاد ہوا بہت عمدہ خواب ہے، برہنہ ہونے سے مطلب دنیا سے بے لوث ہونا ہے۔‘‘

پس غور کیجئے جب اتنا بڑا عالم صوفی ولی اس خواب کی تعبیر بے لوثی کرے تو پھر آپ کیا چیز ہیں اور آپ کا شمار کس درجہ میں ہے اور آپ کی فضولیات کی کیا وقعت ہوسکتی ہے اور اگر لاکھ آپ اس کو برا کہیں، کون عقلمند ذی شعور کان رکھ سکتا ہے۔ مجھ کو سخت تعجب ہے کہ اس کے علم کے بعد کہ جناب شاہ مولانا فضل رحمٰن صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے یہ تعبیر فرمائی ہے۔ آپ کو اس زٹل ہانکنے کی کس طرح جرأت ہوئی اور آپ کو اس کا کچھ خیال نہ ہوا کہ ہم کس کے مقابل میں اور کس کی تعبیر کو غلط کہہ رہے ہیں۔ وہ شخص جس کو عرب وعجم کے لوگ مستند مانتے تھے اور آستان شریف پر حاضر ہوکر جبین عقیدت رگڑتے تھے اور بڑے بڑے عالم اور بڑے بڑے صوفی ان کے سامنے پہلوئے ادب تہہ کرتے تھے اور ہر جماعت کے مقتدی بلالحاظ مسلک حصول برکت کے لئے حاضر ہوکر سعادت دارین حاصل کرتے تھے:

عجیب وصف تھا تیر نگاہ قاتل میں　　　　کہ ایک ہو کے ہزاروں جگر کے پار رہا

مگر آپ ہیں کہ ایسے بزرگ کے بالمقابل بے ادبی کو راہ دیتے ہیں اور ان کی تعبیر کو غلط کہتے ہیں اور نشۂ جہل مرکب میں مخمور ومغرور ہوکر مکبّرانہ ادا میں اس ادّعاء کی جرأت کررہے ہیں کہ اس سے ہرگز بے لوثی مراد نہیں ہوسکتی۔ حکیم صاحب:

ابھی دلربائی کے انداز سیکھ　　　　کہ آسان نہیں دل لبھانا کسی کا

بہرکیف آیئے ہم آپ کو بتلائیں کہ یہ مراد ہوسکتی ہے اور یہ مراد لینا صحیح ہے اور بہت صحیح، کیونکہ یہ تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے اوپر بتلا آئے ہیں کہ خواب وتعبیر میں ایک ادنیٰ مناسبت کافی ہے۔ جس پر جبل ولبن سے قرآن اور اسلام مراد لینا ایک روشن دلیل ہے۔ مگر نہیں ہم آپ کو بتلاویں گے اعلیٰ حضرت اور حضرت قبلہ مولانا مدظلہ کے خواب وتعبیر میں مناسبت تام موجود ہے۔ بشرطیکہ آپ اپنی آنکھوں پر سے تعصب اور حمیّت باطل مرزائیت کی عینک اتارلیں۔ اگر اس پر بھی آپ یہی فرماویں کہ اس میں کوئی مناسبت نہیں تو پھر آپ کی دیانت کے حوالہ ہے۔ سنئے!

انسان کتم عدم سے پردۂ وجود میں یا ماں کے پیٹ سے بساط زمین پر مجرد محض آتا ہے اور محض روح اور اس کا غلاف کثیف جسم ہوتا ہے۔ باقی کل چیزیں جو مہد مادر سے لحد مزار تک اس کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں۔ وہ اسی دنیا کی ہوتی ہیں۔ پس ان چیزوں سے علیحدہ ہوکر اپنے کو خدا کی عبادت میں خدا کے رسول ﷺ کے سامنے دیکھنا اور اپنے کو نماز میں مصروف ومشغول پانا دوسرے لفظوں میں اپنے کو دنیا سے علیحدہ دیکھنا ہے اور اسی کا نام بے لوثی ہے۔ پس اس خواب کی تعبیر اگر بالکل صحیح اور مناسب تام کوئی ہوسکتی ہے تو وہ یہی ہے کہ اس میں دنیا سے بے لوث ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ **وان ھذا الّا بتوفیق العزیز الحکیم:**

تعبیر کے ہزار طریقے ہیں عشق میں　　　　ظالم سے یہاں سے مراد ستم گر ہی نہیں

اتمام حجۃ

گرچہ بحمداللہ! حکیم صاحب کے پانچوں اعتراض کے تحقیقی جواب نہایت شافی وکافی مدلل ہوچکے ہیں۔ جس کے بعد ضرورت نہیں رہتی کہ ناظرین کرام کی خدمت میں کچھ اور گزارش کی جائے۔ مگر نہیں خدا کے ایسے بندے بھی ازمنہ ماضیہ میں تھے اور اس وقت بھی

ہیں جن کی سلیم فطرت اور سعید طبیعت کے لئے دلائل حقہ ''ماء اما فی الصدور'' کا کام نہیں دیتے اور ہر موقع میں نظیر و تمثیل اور مشاہدہ کے طالب ہوتے ہیں۔ قرآن شریف پڑھیئے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہودیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں یہاں تک گستاخی کی تھی کہ: ''لن نؤمن لک حتّی نری اللہ جھرۃً (البقرۃ:۵۵)'' پکار اٹھے تھے اور مشرکین مکہ نے تو روحی فداہ نبی ﷺ کی خدمت میں یہ کہا تھا کہ ہم تمہاری رسالت کا اعتراف اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک سیڑھیاں لگا کر آسمان پر نہ چڑھ جاؤ۔ سچ ہے:

چو حجت نماند جفا جوے را　　　به پیکار درہم کشد روے را

موجودہ زمانہ میں مرزائی حضرات ہیں جن کی تشفی اور اطمینان قلبی دلائل حقہ اور براہان ساطعہ سے نہیں ہوتی اور ہزار سمجھانے پر بھی ''صم بکم عمی'' کی طرح یہی کہے جاتے ہیں:

ہم پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے　　　ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

گویا یہ حضرات سلسلہ مرزائیت میں داخل ہو کر اسلام وقرآن اور احادیث پر تو خیر باد پڑھ ہی دیتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ بقول حضرت نیاز عقل و دانش کو بھی مرزائیت پر نچھاور کر دیتے ہیں:

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نکتہ عشق کا　　　کہ کتاب عقل کی طاق پر جو دھری رہی سو دھری رہی

بدیں وجہ ہم مؤلف آثار السنن مولانا محمد ظہیر احسن صاحب مرحوم شوق نیموی کے اوشحۃ الجید سے حضرت امام الائمہ رأس المجتہدین جناب امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خواب تحریر کرتے ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا خواب

ایک روز آپ نے (یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے) خواب میں دیکھا کہ قبر نبوی ﷺ کو کھود کر ہڈیاں نکالیں اور اپنے سینے پر رکھیں اور آپ کے بعض اصحاب نے بھی یہی خواب دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ جناب امام قبر مبارک کی مٹی لے لے کر چاروں طرف پھونک رہے ہیں۔ جناب امام اس خواب سے نہایت مغموم و پریشان ہوئے اور رونے لگے اور غم کے مارے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ جب ان کے دوستوں نے نہایت ہی پریشان حال دیکھا

اور استفسار کیا آپ نے خواب کا حال بیان فرمایا۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ تعبیر رویا میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور مشاہیر زمانہ سے تھے۔ لوگوں نے ان مقامات کا حال اس سے بیان کیا وہ سن کر بولے کہ اس کا صاحب سنت نبویہ و احادیث مصطفویہ ﷺ کو ظاہر کرے گا اور ان کے مطالب ایسے عمدہ طور پر بیان کرے گا کہ پیشتر کسی کا فہم وہاں تک نہ پہنچا ہوگا اور شرقاً غرباً جہاں جہاں وہ خاک پہنچی ہے۔ دین محمدی کو پھیلاوے گا اور چار دانگ عالم میں اس کا نام روشن ہو جائے گا۔ جناب امام اس تعبیر سے بہت خوش ہوئے۔ (اوشحۃ الجید ص ۵۱، مطبوعہ قومی پریس لکھنو)

یہ خواب امام صاحب کا نہایت مشہور ہے۔ چنانچہ صاحب فتاویٰ بزازیہ المعروف بابن البزاز الکردوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۲۷ھ) نے اپنی کتاب مناقب امام اعظم للکردوی میں اس کو نقل کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: ''ان الامام رأی فی المنام کانہ نبش قبرہ علیہ السلام ویجمع عظامہ الی صدرہ، فھالہ ذلک فارتحل الی ابن سیرین فسألہ عنہ الخ (مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد) ''یعنی امام صاحب نے خواب میں دیکھا کہ نبی علیہ السلام کی قبر مبارک کو کھود ڈالا ہے اور ہڈیوں کو (نکال کر) اپنے سینہ پر جمع کر لیا ہے۔ اس سے آپ کو خوف معلوم ہوا۔ پس آپ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گئے اور ان سے (اس خواب کی تعبیر) پوچھی......الخ!

پس منصف مزاج غور فرمائیں کہ کیا محض خواب کی ظاہری حالتوں پر تعبیر کا گھڑ لینا کسی حق کوش، منصف مزاج، دین دار کا کام ہے یا دیدہ و دانستہ ایسا وہی شخص کرے گا جس میں عناد، ہٹ دھرمی، تعصب، تمشیہ مذہب، اشاعت ناحق، اخفائے حق کی ناشائستہ روح ہوگی:

ہم نہیں کہتے کہ ظالم ہیں جفا کار ہیں آپ
ہاتھ کیوں سرخ ہیں دامن پہ ہیں چھینٹے کیسے

معزز ناظرین! اگر حکیم (خلیل قادیانی) کے ایسے دل و دماغ کے انسان تعبیر فرمایا کریں تو یقیناً یہاں بھی وہ یہی بول اٹھیں گے کہ عام مسلمانوں کی قبر کھودنا تو کیا معنی قبر پر بیٹھنا بحکم حدیث نبوی آگ پر بیٹھنا ہے۔ یہ تو نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کا کھودنا ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ حضور ﷺ کی قبر مبارک کی خاک کو بھی تمام اطراف عالم میں پھونک کر اڑا دیا ہے اور ہڈیوں کو نکال لیا ہے۔ ایسے شخص کا دین دار عالم ہونا تو کیا معنی، اس کی آئندہ زندگی کے لئے اس کے ایمان و اسلام کا خطرہ ہے۔ کیونکہ جب قبر پر بیٹھنا آگ پر بیٹھنا ہے تو پھر اس کا کھودنے والا کیسے عذاب کا مستحق ہوگا اور خصوصاً وہ شخص جو قبر نبوی ﷺ کا کھودنے والا ہو۔

مگر کیا ہمارے ناظرین بھی اس خواب سے یہی سمجھیں گے؟ اور کیا آپ بھی امام الائمۃ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان اقدس میں یہی فرمائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ یہ خاص حصہ مرزائی جماعت کے حکماء اور فیلسوف کا ہے۔

پس حکیم (قادیانی) للہ غور فرمایئے کہ اپنے کو بحالت برہنگی نبی کریم ﷺ کے حضور میں دیکھنا زیادہ برا ہے یا حضور انور ﷺ کی قبر مبارک کا کھودنا اور اس کی خاک پاک کو اڑا کر برباد کرنا زیادہ قبیح ہے۔ خدا سمجھ دے تو سچی بات یہ ہے کہ نہ حضرت مدظلہ کا خواب برا ہے، نہ امام الائمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا خواب قبیح ہے۔ یہ ساری غلطیاں حکیم صاحب چشم بد دور مجتہدانہ طبیعت کی کہ عالم خواب کو عالم محسوس پر قیاس کر رہی ہے۔ آہ! اسی پر تعلّی ہے، بے جانخوت ہے، دوسروں کو فہمائش ہے۔ ''یہ تعبیر میں نیک نیتی کے ساتھ آپ کو اس غرض سے بتائی ہے کہ آپ اپنے فحش خواب پر نظر ثانی کر کے اپنی اصلاح کریں۔''

حکیم صاحب! واللہ میں محض نیک نیتی سے نصحاً للمسلمین سمجھ کر عرض کرتا ہوں کہ للہ اپنی بساط قابلیت سے زیادہ پاؤں نہ پھیلایئے اور مقدس نفوس اور اولیاء اللہ کی شان پاک میں گستاخانہ امور تحریر نہ فرمایئے۔ کیونکہ اس سے علاوہ اس کے کہ آخرت کی تباہی لازم آتی ہے۔ دنیا میں بھی ندامت ہوتی ہے اور بے جا تعلّی اور نخوت کا نتیجہ ہمیشہ ذلّت ہے:

اچھا نہیں ہے آپ تکبر کو چھوڑ دیں شیطان ہی پہلا مرشد اہل غرور ہے

حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن قبلہ کے خواب پر اعتراض اور اس کا جواب

معزز ناظرین! دنیا میں نیک و بد، اچھے برے اس میں شک نہیں ہمیشہ سے ہوتے آئے ہیں اور اولیاء اللہ اور اولیاء الشیطان کی جماعت آج نہیں بلکہ اس وقت سے قائم ہے جس وقت دنیا کے سب سے اوّل ولی حضرت آدم علیہ السلام حیات مستعار رکھتے تھے اور خدا کی تسبیح و تقدیس میں ہر وقت مشغول رہتے تھے۔ اس معنی کے لحاظ سے نہ بروں کا وجود کچھ انوکھا ہے اور نہ اولیاء الشیطان کی موجودگی قابل تعجب ہے۔

ہاں! تعجب اور بسا تعجب حیرت اور ہزار حیرت اگر ہے تو اس پر ہے کہ اب دنیا کا کچھ ایسا نقشہ بدل گیا ہے کہ بھلائیاں بری نظر سے دیکھی جاتی ہیں اور بدکاریاں نیکیوں کی صف میں کھڑی کر دی گئیں ہیں۔ اللہ اللہ یہ وہ وقت ہے کہ اچھے امور بری نظروں سے دیکھے

جاتے ہیں اور اچھے لوگ دنیا کے بدترین انسان سمجھے جاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب قبلہ مدظلہ، سے ہندوستان کا کون شخص ہے جو واقف نہیں اور ہندوستان کی کون جماعت ہے جس کو اعلیٰ حضرت کی ذات سے حسن عقیدت نہیں۔ علمائے اہل حدیث وہاں حاضر ہوتے تھے۔ صوفیاء کرام وہاں کی حاضری کو باعث حصول دولت روحانی سمجھتے تھے اور علماء عظام اپنی حاضری کو حصول سعادت دارین پر محمول فرماتے تھے۔ آپ ہی وہ بزرگ ہیں کہ عرب وعجم کے لوگ آستانہ شریف پر حاضر ہوتے تھے اور جب آپ کا وصال ہوا تو مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ﷺ کے سامنے جمعہ کے روز ہزاروں کی خلقت میں آپ کے جنازہ کی نماز پڑھی گئی:

بھری ہوئی تھی شراب طہور آنکھوں میں ۔۔۔ مرید ہوگئے سب رند وپارسا اس کے

حاصل یہ کہ اعلیٰ حضرت کی ذات آفتاب ہدایت تھی جس سے ہر کس وناکس ہندوستان کا واقف ہے اور آپ کا تقدس اور بزرگی کسی تحریر وتقریر کی محتاج نہیں۔ ''آفتاب آمد دلیل آفتاب'' حق تو یہ ہے:

رومی وطوسی وہندی یمنی وحلبی ۔۔۔ بدر فیض او استادہ بصد عجز ونیاز

مگر آہ! اس موجودہ وقت میں ایسا نفس بھی ہے جو ایسے عالم باعمل باخدا قدسی صفت انسان کی شان میں بدتہذیبی اور محض بدتہذیبی نہیں بلکہ ناپاک سے ناپاک بیہودہ سے بیہودہ کلمات کے استعمال سے محترز نہیں ہوتا ہے اور جان بوجھ کر اور اچھی طرح سمجھ کر یہ خواب اعلیٰ حضرت قبلہ مدظلہ کا ہے، منافقت پروری کی شان سے اس کو بے دلیل اتہام تصور کرتا ہے اور اس کے پردہ میں وہ سب کچھ جو اگلے بزرگان دین اور علمائے حقانی اور صلحاء اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی شان میں کہا گیا ہے، اس نے مولانا (کے خواب کی) کی شان میں کہا۔

وہ خواب یہ ہے: ''ہم نے (یعنی اعلیٰ حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب قبلہ مدظلہ نے) یہ خواب دیکھا کہ اپنی والدہ کے ساتھ صحبت کی اور اپنے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ یہ دیکھ کر ہم بہت گھبرائے۔ حضرت (یعنی حضرت قبلہ عالم مولانا شاہ آفاق صاحب قدس سرہ) سے عرض کیا۔ فرمایا اس خواب کا دیکھنے والا ولی ہوگا۔ ماں کی صحبت سے اشارہ خاکساری ہے اور بھائی کے قتل سے مراد نفس کو مار ڈالنا ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ: ''تا از مادر جفت نہ شود وبرادر خود رانہ کشد کامل نشود''

ناظرین! اگر آپ کو ناجائز نسبت کا شک ہو تو ذیل کی چند سطور بہ جبر پڑھئے۔

حکیم خلیل احمد مرزائی مونگیری کی ان گالیوں کا نمونہ جو حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن قبلہ کے خواب پر انہوں نے حضرت مولانا ابواحمد سید محمد علی مدظلہ کے آڑ میں لکھی ہیں: ’’لھم اعمال من دون ذالک ھم لھا عاملون (المؤمنون:۶۳)‘‘

ولایت کا کیسا مشتی مہی خواب ہے۔ حیا سوز مجاہدہ۔ وہ تاریخ ان کے لئے کیسی مبارک ہوگی جس کی رات کو انہوں نے یعنی مادری ولایت نصیب ہوئی۔ اس شب ولایت کی صبح فلق تو ان کے لئے عجیب ہی بخت بیدار صبح ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس داغ دار مگر ولایت نما جامہ کو انہوں نے بڑی حفاظت سے رکھ چھوڑا ہوگا۔ کیونکہ یہ نشان ولایت ہے۔ آپ نے غسل مباشرت بھی نہ ہوگی۔ کیونکہ یہ ناپاک خواب نہیں۔ آپ کا نفس کیسا شریر اور بدمست ہے۔ اپنے اس نفس کے خواب کو ولایت کا نشان ٹھہراتے ہیں۔ آپ اس کو ضلالت اور خدا رسول کی دشمنی تصور فرمائیں۔ آپ جیسے انسان کے لئے تو کوک شاشتر مقام الٰہی کی کباب ہوگئی ہے۔ اگر بے عزتی اور بے حیائی کا نام خاکساری ہے تو پھر وہ طائفہ جو اس کا حیا سوز پیشہ اختیار کئے ہوئے ہے اور اس ولایت کی آمدنی کھاتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ حقیقی معنی میں معاذ اللہ ولیوں کا گروہ نہ شمار کیا جاوے۔ مادر سوار ولی آج تک نہ سنا تھا، ایسا خواب دیکھنے والا انسان شیطان کے زیر اثر ہے۔ وغیر ذلک من الھفوات!

اس طرح کے الفاظ کہاں تک نقل کروں آپ خود حکیم (خلیل قادیانی) کے ’’اسرار نہانی‘‘ کا مطالعہ فرما کر دیکھ لیجئے کہ انہوں نے بجز گالیوں کی تحریر کے اور بھی کچھ لکھا ہے اور اگر کچھ لکھا ہے تو آگے چل کر آپ کے سامنے آتا ہے۔

حکیم قادیانی کے اعتراضات

۱...... اگر کسی غیر معروف شخص کا کسی موقع بیان پر یہ قول ہو کہ: ’’تا از مادر جفت نہ شود وبرادر خود را نہ کشد کامل نشود‘‘ تو ’’حرمت علیکم امھاتکم (النساء:۲۳)‘‘ کے ماتحت ہر ایک ایسا قول جس سے اشارہ یا کنایہ بھی ماں کی بے حرمتی ہو رد کر دیا جائے گا یا کوئی تاویل کی جائے گی۔ جس سے محرمات کی ظاہراً و باطناً کسی طرح کی بے حرمتی نہ ہوتی ہو۔‘‘

(اسرار نہانی ص۶۵)

۲...... بخاری شریف کی حدیث ہے: ''**الرویا الصالحة من الله والحلم من الشیطان** ''یعنی اچھا خواب من جانب اللہ ہے اور برا خواب شیطان کا اثر ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ ماں کے ساتھ خواب میں جفت کرنا برا خواب ہے۔ پس یہ یقیناً شیطان کے اثر سے ہے۔ (ص۶۶)

۳...... ان کو چاہئے تھا کہ توبہ واستغفار کرتے ہر طرح کی ظاہری وباطنی ناپاکیوں کو ہر حالت میں حرام قطعی سمجھنے۔ **کما قال الله تعالٰی :''قل انّما حرم ربی الفواحش ما ظهر منها وما بطن** (الاعراف:۳۳) ''یعنی کہہ دے حرام کیا میرے پروردگار نے ساری ظاہری اور باطنی بے حیائیوں کو۔ (ص۶۷)

یہ حکیم (خلیل قادیانی) کے مایہ ناز اعتراضات ہیں۔ جس کی دلیل میں بجز ایک حدیث اور ایک آیت کے (جو ماشاء اللہ دعوے گندم دلیل چنا سے کم نہیں) پوری کتاب اسرار نہانی پڑھ جائے نہ کوئی حدیث[۱] ملے گی نہ قرآن کی آیت اسی پر تعلّی ہے اور اسی پر ناز ہے۔

خیر مختصر طور پر ہم ذیل میں ہر نمبر پر روشنی ڈالتے ہیں۔

۱...... یہ قول کسی غیر معروف شخص کا نہیں ہے جیسا کہ ہمارے حکیم صاحب نے تصور فرمایا ہے بلکہ حضرت شیخ المشائخ مخدوم الملک جناب مولانا شرف الدین یحییٰ منیری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جن کے نام نامی سے اور علم وفضل وتصوف اور بزرگی سے شاید ہی ہندوستان کا کوئی شخص ناواقف ہو۔ حضرت موصوف ارشاد السالکین میں فرماتے ہیں: ''سالک سر برادر خود نہ برد مسلمان نشود وتا بمادر خود جفت نشود مسلمان نشود''یعنی سالک راہ خدا جب تک بھائی کا سر نہ کاٹے اور اپنی ماں سے صحبت نہ کرے مسلمان نہیں ہوتا۔

[۱] اسی صفحہ میں آپ لکھتے ہیں: ''کتاب الرؤیا جو کہ ابن سرین کی طرف منسوب کی جاتی ہے اس میں دیکھا جاتا ہے کہ ایسا خواب جس کو دیکھ کر غسل کی حاجت ہو صحیح وسچا خواب نہیں بلکہ برا اور جھوٹا ہوتا ہے۔''
معزز ناظرین! غور فرمایئے۔ (نمبر۱) کتاب الرؤیا کیا سنسکرت، عربی، فارسی، اردو کی کتاب ہے۔ حکیم صاحب یہ تو حذف ہی کر گئے۔ کچھ نہیں بتلایا کہ کس صفحہ کی عبارت ہے۔ یہ کیوں غالب کی زبانی سنئے:

خامشی بے سبب نہیں غالب کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

(نمبر۲) اصل عبارت ہی نقل کیا ہوتا، تاکہ معلوم ہوتا کہ حکیم صاحب کا ترجمہ صحیح ہے یا ایجاد بندہ ہے۔ (نمبر۳) آپ نے لکھا ہے کہ منسوب کی جاتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کتابیں ''ہم پیران نمی پرند مریدان ہمی پرانند'' کا مضمون ہے۔ نمبر۴ چونکہ یہ محض مجروح اور لغو ناقابل اعتبار بات تھی بدیں وجہ حاشیہ میں تحریر کی گئی۔

پس آپ کو ندامت ہونی چاہئے کہ آپ نے ایسے صیغہ میں قدم رکھ کر جس سے آپ بالکل ناآشنا تھے اپنے اعمال نامہ کو سیاہ کیا۔ آپ للہ غور کیجئے کہ آپ نے کیسے مکروہ ناشائستہ کلمات اور بیہودہ الفاظ اس خواب کے متعلق تحریر کئے ہیں اور کیسے کیسے اولیاء اللہ کی روح کو صدمہ پہنچایا ہے۔ سنئے حضرت قبلہ عالم مولانا محمد آفاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ابواحمد سید محمد علی صاحب مدظلہ اور سب سے بڑھ کر مخدوم الملک شیخ المشائخ حضرت شرف الدین احمد یحییٰ ضمیری صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

حکیم صاحب! آپ کو ہم اوپر یہ بتلا چکے ہیں اور چند بار سمجھا چکے ہیں کہ عالم خواب کو عالم محسوس پر قیاس کرنا سخت غلطی ہے اور نہایت کم فہمی ہے۔ ہمارے ناظرین اس کے سمجھنے کے لئے ضرور ضوابط رویا کے نمبر۴ کو ملاحظہ فرماویں۔ پس سنئے عالم خواب میں ماں سے صحبت کرتے دیکھنے کا ہرگز وہ مطلب نہیں جو آپ نے سمجھا ہے۔ بلکہ جس طرح اسلام کو انسان خواب میں بصورت دودھ دیکھتا ہے اور قرآن کو خواب میں بصورت حبل (ڈوری) دیکھتا ہے اور جس طرح مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کو حضور انور ﷺ نے بصورت طلائی کنگن دیکھا اور یہ دیکھنا صحیح ہے اور اس سے مراد حقیقتاً دودھ، ڈوری، کنگن نہیں۔ اسی طرح انکساری[1] کو بصورت جفت مادر دیکھنا صحیح ہے اور اس سے مراد حقیقتاً ماں سے صحبت کرنی نہیں کیونکہ بقول مرزا قادیانی: ''رویا کا معاملہ بھی عجیب ہے پیچ در پیچ بات ہوتی ہے اور الگ الگ رنگ ہوتا ہے۔'' (مکاشفات ص۶۵، البدر ج۲ نمبر۲۰ ص۱۵۴، مؤرخہ ۵؍جون ۱۹۰۳ء)

پس جس طرح دودھ کا دیکھنا یا ڈوری کا دیکھنا، اگر اس سے مراد اسلام وقرآن نہیں ہو تو ایک لاشئے محض خواب ہے۔ مگر چونکہ اس سے مراد اسلام اور قرآن ہے اور دودھ اور رسی حقیقتاً دودھ اور رسی نہیں بلکہ اسلام وقرآن ہے۔ (جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے) تو یہ سمجھنا چاہئے کہ انہوں نے اسلام وقرآن کو دیکھا ہے۔ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ کا طلائی کنگن دیکھنا حقیقتاً کنگن دیکھنا نہیں ہے۔ بلکہ اسود عنسی ومسیلمہ کذاب کو دیکھنا ہے۔ اسی طرح ماں سے صحبت کرتے دیکھنا حقیقتاً ماں سے صحبت کرتے نہیں دیکھنا ہے بلکہ انکساری دیکھنا ہے اور جس

[1] ملاحظہ ہو ضوابط رؤیا نمبر۲ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ خواب وتعبیر ادنیٰ سی مناسبت کافی ہے۔ گرچہ آگے چل کر ناظرین کو معلوم ہو جائے گا جفت مادر کی تعبیر انکساری میں مناسبت تامہ موجود ہے۔

طرح خواب میں طلائی کنگنوں کے پہننے سے اشارۃً کنایۃً بھی حرمت شرعیہ میں رسول اللہ ﷺ کا مبتلاء ہونا لازم نہیں آتا۔ اسی طرح خواب میں ماں سے صحبت کرتے ہوئے دیکھنا اشارۃً وکنایۃً بھی حرمت شرعیہ میں مبتلا ہونا نہیں ہے۔ حاصل یہ کہ اس خواب میں جس طرح حقیقتاً صحبت کرنی مراد نہیں ہے۔ اسی طرح اشارۃً وکنایۃً بھی صحبت کی طرف اشارہ نہیں ہوسکتا ہے۔ پس جس طرح حقیقتاً ماں کی بے حرمتی نہیں ہے۔ اشارۃً وکنایۃً ماں کی بے حرمتی لازم نہیں آتی اور جس طرح سونے کا کنگن پہننا[۱] مردوں کے لئے حرام مطلق ہوتے ہوئے حضور ﷺ کا خواب میں دیکھنا حرام میں مبتلاء ہونا نہیں ہے۔ اسی طرح ماں سے صحبت حرام ہوتے ہوئے اعلیٰ حضرت قبلہ اور حضرت مولانا مدظلہ کا اس کو خواب میں دیکھنا حرام میں مبتلاء ہونا نہیں ہے۔

حکیم صاحب! اگر آپ کی تشفی اب بھی نہ ہوئی ہو تو ایک جلیل القدر صحابی (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے خواب پر غور کیجئے۔ جس میں انہوں نے دیکھا تھا۔ ایسی چیز (جو ہمارے بلکہ سارے مردوں کے لئے حرام ہے اور اس سے متلبس ہونا حرمت شرعیہ میں مبتلاء ہونا ہے) مجھ کو اڑائے ہوئے لئے جارہی ہے۔ پھر اس پر لطف یہ کہ جب حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت شریف میں یہ خواب عرض کیا جاتا ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ یہ اچھے آدمی ہیں۔ (ملاحظہ ہو مشکوٰۃ شریف باب جامع المناقب) ''**عن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رأیت فی المنام کان فی یدی سرقة من حریر لا اهوی بها الی مکان فی الجنة الا طارت بی الیه فقصصتها علیٰ حفصة فقصتها حفصة علیٰ نبی ﷺ فقال ان اخاک رجل صالح او ان عبداللہ رجل صالح متفق علیه**''

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے خواب میں دیکھا کہ مرے ہاتھ میں ایک ریشمی کپڑے کا ٹکڑا (یا رومال کہو) ہے۔ ہم جنت کے جس مکان میں جانا چاہتے ہیں، وہ کپڑا مجھے اڑا کر لے جاتا ہے۔ ہم نے اسی خواب کو اپنی بہن حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تمہارا بھائی نیک آدمی ہے۔

[۱] ملاحظہ حاشیہ ص جس میں مرزا قادیانی کے اس خواب کو نقل کر کے لکھا ہے کہ: ''ایسا ہی بہت سی نظیریں دوسرے انبیاء کے مکاشفات میں پائی جاتی ہے کہ بظاہر صورت ان پر کچھ ظاہر کیا گیا اور دراصل اس سے مراد کچھ اور تھا۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۲، خزائن ج ۳ ص ۱۳۳ حاشیہ)

حکیم صاحب! غور فرمائیے کہ نبی ﷺ ایسے شخص کو جو آپ کی نظر اور آپ کی تفریعات کی بناء پر محرمات شرعیہ کے پنجہ ایسا گرفتار ہے کہ وہ اسی کے ساتھ ساتھ اڑ رہا ہے، حضور ﷺ اس کو اچھا و نیک فرما رہے ہیں۔ کیا آپ اس خواب پر بھی آپ یہ آیت پڑھ دیں گے۔ ''**انما حرّم ربی الفواحش ماظھر منھا وما بطن** (الاعراف:۳۳)'' میرے پرودگار نے ساری ظاہری و باطنی فواحش کو حرام کر دیا ہے۔

الحاصل[1] جس طرح نبی کریم روحی فداہ ﷺ و حضور کے جان نثار صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا خواب بخیال آپ کے ممنوعات شرعیہ سے ہوتے ہوئے شیطانی اثر نہیں کہا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب قبلہ اور حضرت مولانا ابو احمد سید محمد علی صاحب مدظلہ کا خواب شیطانی اثر نہیں ہوسکتا۔ ورنہ نعوذ باللہ! بقول آپ کے رسول کریم ﷺ روحی فداہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خواب کو اور حضرت مخدوم الملک شرف الدین صاحب بہاری اور قبلہ عالم مولانا محمد آفاق صاحب قدس سرہٗ کے قول کو بھی شیطانی اثر ماننا پڑے گا۔ جس کی جرأت آپ کریں تو کریں ورنہ دنیا کا کوئی دین دار مسلمان جس کے سینہ میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے۔ اس کا ہرگز ہرگز قائل نہیں ہوگا:

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم دیکھیں تو ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

حکیم (خلیل قادیانی) حقیقتاً الامر جس کو آپ نہیں سمجھتے ہیں۔ یہی ہے کہ عالم خواب کو عالم محسوس پر قیاس کرنا غلط ہے۔ مگر خوش نصیبی سے آپ اسی میں مبتلاء ہیں۔ ''**من یضل اللہ فلا ھادی له** (الاعراف:۱۸۶)''

آزاد جس کو کالی بلا لوگ کہتے ہیں تم کو پیار ہے اسی زلف سیاہ سے

غضب تو یہ کہ آپ لکھتے ہوئے: ''کوئی (اسرار نہانی ص۶۵) تاویل کر دی جائے گی۔'' پھر بھی آپ نے اس طرح کے ناشائستہ اور غیر مہذب کلمات تحریر کئے کہ دنیا میں آج تک کسی کی تحریر میں ایسی گندگی نہ ہوگی۔ پھر بتلایئے کون چیز تھی جس نے آپ سے بہ جبر یہ ناشائستہ کام کرا چھوڑا۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ وہی مرزائیت کی باطل حمیّت اور ناحق کوشی۔

[1] کیونکہ نعوذ باللہ! ہم تو ان ظاہری حالتوں پر خواب کے حکم لگانا سخت جہالت تصور کرتے ہیں۔

۲...... بخاری شریف کی حدیث مسلّم مگر اعلیٰ حضرت کے خواب پر اس کو منطبق کرنا غلط ہے۔ اس کے واسطے آپ کو چاہئے تھا کہ آپ پہلے اس کو قرآن وحدیث سے برا خواب ثابت کرتے۔ پھر شیطانی اثر بتلاتے: ''واذ لیس فلیس'' اور جب آپ اس کو باوجود انتہائی کوشش کے بھی ثابت نہ کر سکے اور نہ کبھی قیامت تک ثابت کر سکیں گے تو پھر اس حدیث کے نقل سے بجز دھوکا دہی عوام کے اور کیا متصور ہو سکتا ہے:

قیس کب پہنچے میری بادیہ پیمائی کو　　　　کبھی دیکھا نہ سنا جس نے بیاباں میرا

۳...... حکیم صاحب یہ مسلّم کہ خدا نے ظاہری وباطنی کل فواحش کو حرام کر دیا ہے۔ مگر اس کے نقل کرنے کا فائدہ تو جب ہوتا کہ پہلے اس خواب کو قرآن وحدیث سے فحش ثابت کر دیتے۔ جب آپ اس کو قرآن وحدیث سے فحش ثابت نہ کر سکے۔ بلکہ محض جوش حمیّت باطل مرزائیت میں گالیوں سے دل کے جلے ہوئے آبلوؤں کو توڑتے رہے تو پھر اس کی کیا ضرورت تھی کہ آیت کریمہ کو نقل کر کے فضول کاغذ سیاہ کریں اور غلط اجتہاد کی تمکنت کئے غرور میں بے نقاب ہو کر لوگوں کو یہ کہنے کا موقع عنایت فرماویں:

حامد تیرے شیوں سے مرغان چمن دق ہیں　　　　کیا لطف غزل خوانی ارباب سخن دق ہیں

ہمسایہ جو نالاں ہیں یاران وطن دق ہیں　　　　روتے ہیں تیری جان کو سب اہل زمن دق ہیں

خیر بہرکیف ہمیں حکیم صاحب کو ایک بات اور بتلانی رہ گئی ہے۔ جس کو بتلاتے ہوئے اور اپنے دوست سے یہ کہتے ہوئے رخصت ہوتے ہیں کہ حکیم صاحب اگر ہماری تحریر سے آپ کو ذاتی صدمہ پہنچا ہو تو معاف فرمائیں گے اور میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں کہ جناب مرزا قادیانی کے اتنے سچے واقعات صفحۂ قرطاس پر خود ان کے قلم سے لکھے ہوئے موجود ہیں۔ جس سے اگر پبلک کو روشناسائی کرائی جائے اور بلا کسی حاشیہ اور آمیزش کے دنیا کے سامنے پیش کر دیئے جائیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی مسیحیت اور مہدیت کی تردید کے لئے وہی کافی ہوں گے (یار زندہ صحبت باقی)

۱؎ چونکہ حکیم صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ: ''اس کتاب کے آئندہ حصوں میں وہ طرز اختیار کرے گا جس سے یقینی ان کو ہوش آجاوے گا۔'' ہم بھی ان کو متنبہ کر دیتے ہیں کہ ذیل امور کو نوٹ کر لیں۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

قبلہ عالم حضرت مولانا شاہ محمد آفاق صاحب قدس سرّہ کی تعبیر اور اعلیٰ حضرت قبلہ اور حضرت مولانا مدظلہ کے خواب کا تناسب:

حکیم صاحب آپ کا یہ فرمانا کہ ایسے گندے خواب کو خاکساری کہنا ہرگز قرین قیاس نہیں۔ آپ کے اجتہادی قوت کے نقص کی دلیل ہے۔ ورنہ تعبیر اس خواب کے لئے بالکل قرین قیاس ہے۔ مجھ کو امید ہے کہ ارشاد رحمانی کی ذیل کی عبارت سے اب سمجھ جائیں گے اور آپ کسی وجہ سے نہ سمجھیں تو ہمارے ناظرین غور فرمائیں گے کہ قرین قیاس ہے یا نہیں:

مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

جس طرح ماں کے پیٹ سے انسان کی پیدائش ہے اور ماں اس کی اصل ہے۔ اسی طرح کل انسانوں کی اصل مٹی ہے۔ اس لئے ماں کے ساتھ صحبت کرنے سے اشارہ یہ ہے کہ اپنی اصل سے جاملا یعنی خاک ہوگیا اور خاک ہونے کے بعد سالک کمال کو پہنچتا ہے اور کامل مسلمان ہوتا ہے جو حضرات بزرگوں کے حالات اور ان کے ارشادات سے واقف نہیں ہیں، وہ ایسے خواب کو بہت برا خیال کرتے ہیں۔ اب انہیں چاہئے کہ بزرگوں کے کلام کو دیکھ کر برے خیالات سے تائب ہوں۔ (ارشاد رحمانی ص۵۰، مطبوعہ درویش پریس دہلی ۱۳۳۳ھ)

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) (۱)''میں پہلے مریم بنایا گیا اور مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں ہے۔ بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر (براہین احمدیہ ص۵۵۱) میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔'' (کشتی نوح ص۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰)

(۲) (مکاشفات ص۱۲) میں مرزا قادیانی کا خواب ہے کہ:''محمد حسین سیاہ فام کو خواب میں ننگا دیکھا اور مجبوراً اس سے بغل گیر ہونا پڑا۔'' (سراج منیر ص۷۱، خزائن ج۱۲ ص۸۰)

(۳) اس کے (ص۳) میں ہے کہ:''ہم نے ابا جان کو اللہ میاں کی صورت میں دیکھا۔''

(الحکم ج۶ نمبر۱۷ ص۷، مطبوعہ ۱۰ر مئی ۱۹۰۲ء)

(۴) اسی کے (ص۹) میں ہے:''میں نے آپنے کو کشف میں خدا دیکھا اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔'' نعوذ باللہ!

جناب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح کہ جفت مادر سے کیا مراد ہے:

اتمام حجت کے لئے ہم حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت کو بھی ان کے مکتوب سے نقل کر دیتے ہیں جس میں آپ نے بتلایا ہے کہ صوفیاء کرام کے یہاں مادر سے جفت کا کیا معنی ہے اور ایسے قول اور ایسے خواب سے کیا مراد ہوتی ہے۔ منکرین غور کریں اور خدا سے ڈریں اور اپنی بساط اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر ایک نظر فرمالیں۔ حضرت موصوف صاف فرمارہے ہیں کہ ایسا شخص بطریق شہود سراپا اس مصرعہ کا مصداق بن جاتا ہے: ''او در من ومن دروے چوں بو گلاب اندر'' چوں حقیقت آں شخص ممکن ہماں عین ثانیہ ست کہ تعین وجوبی دارد وایں شخص کالظل ست مراں عین را پس مادر ایں شخص او عالم وجوب بود کہ اورا بعالم امکان ظہور دادہ است وجفت شدن بمادر بایں معنی تعین امکانی شخص باآں تعین وجوبے کہ حقیقت اوست متحد شود۔ چوممکن گرد امکان برفشاند غیر واجب ودر چیزے نماند یعنی ایں تعین امکانی اواز نظر مختفی شود۔ دانائی خود را بر تعین وجوبی اطلاق دہد نہ بایں معنی کہ تعین امکانی فی نفس الامر باتعین وجوبی متحد گردد کہ آں محال ست۔

حاصل یہ کہ انسان ممکن کی اصل چونکہ ذات واجب تعالیٰ ہے اور اسی سے ہر ممکن کا وجود ظہور ہوتا ہے۔ ذات واجب ہر ممکن کی ماں ہے اور ماں سے جفت ہونے سے مراد یہ ہے کہ دراصل بخدا ہوگیا۔ کیونکہ ممکن جب زلات انسانیہ کو اپنے دور کر دیتا ہے تو پھر اس کی ہستی اس کی نظر سے مختفی ہو جاتی ہے اور جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے، کا منظر آنکھوں کے سامنے ہر وقت موجود رہتا ہے نہ کہ حقیقتاً انسان خدا ہو جاتا ہے۔

ہمارے ناظرین نوٹ کرلیں کہ صوفیائے کرام کے وحدۃ الوجود کا معنی یہی ہے اور ہمارے قادیانی حکیم صاحب اپنی جہالت پر نادم ہوں کہ انہوں نے ایسے خواب کے متعلق کیا کیا ہرزہ سرائی ان اولیائے کرام کے اقوال اور تشریح کے ہوتے ہوئے کی۔ اب ہم اپنی اس کتاب کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔

اللھم تقبل منی واجعلہ خالصاً لوجھک الکریم بحرمۃ حبیبک الرحیم امین واحشرنا فی زمرۃ الکاملین. ربنااغفرلنا ولاخواننا الذین ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا وھب

لی حکماً والحقنی بالصٰلحین واجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین واجعلنی من ورثة جنةالنعیم

خاتمۃ الطبع

الحمدللہ! کتاب لاجواب ’’تعبیر رویائے حقانی مع رد ہفوات قادیانی‘‘ حسب فرمائش مولوی محمد یعقوب صاحب باہتمام راجی رحمت رب حمید محمد عبدالمجید غفرلہ اللہ الرشید بماہ ذیقعدہ ۱۳۳۴ھ مطابق ماہ ستمبر ۱۹۱۶ء در مطبع مجیدی واقع کانپور طبع شد۔

خاتمۃ الکتاب یا تحدیث نعمت

معزز ناظرین! اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ میں اپنے رسالہ پر اپنے قلم سے ریویو کروں۔ مگر ہاں! اس کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس رسالہ سے گندے اور مخرب اخلاق لٹریچر کی اشاعت مقصود نہیں، کسی کی دل آزاری مطمع نظر نہیں۔ کسی پر در پردہ ناپاک حملہ کرنا مراد نہیں بلکہ جو کچھ لکھا گیا ہے، مصنف اسرار نہانی کے غلط اعتراضات کا (ان کی ہفوات سے قطع نظر کر کے) مہذب اور مدلل جواب دے دیا گیا ہے:

اے مشتری ہم راہ وفا میں قدم اپنا تھامے ہوئے روکے ہوئے ٹھہرائے ہوئے ہیں

پس ہم اس رب العالمین کی درگاہ میں جس کے ہاتھ ہدایت وضلالت اور خیر وشر ہے تہ دل سے شکرگزار ہیں کہ اے مافی الصدور کے جاننے والے اور اے نیتوں کی خبر رکھنے والے اور اے رشد وہدایت کی توفیق دینے والے تیرا ہزار شکر ہے کہ تو نے ہمیں اس کی توفیق دی کہ میں تیرے برگزیدہ بندوں کے پاک دامنوں سے گندگی اور ناشائستہ اعتراضات کے دھبوں کو تہذیب وشائستگی سے دور کر دوں اور معترض کے اباطیل کی کافی تردید کر دوں اور ان غلط فہمیوں کو عوام کے دل ودماغ سے نکال دوں۔ جس سے تیرے پیارے رسول اللہ ﷺ اور تیرے پیارے رسول کے جان نثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور تیرے پیارے رسول کے سچے خادموں پر سخت حملہ ہوتا تھا اور نعوذ باللہ! محرمات شرعیہ میں مبتلاء بتلا کر شیطان کے زیر اثر دنیا پر ظاہر کیا جاتا تھا۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک!

آزاد صدیقی بازید پوری

مجھ کو ضرور پڑھیئے

آپ کو شب وروز کی گفتگو میں بارہا اسی کے بولنے اور سننے کا اتفاق ہوا ہوگا کہ

فلاں مثلاً زید مثل شیر کے ہے مگر بھولے سے بھی کبھی یہ خیال نہ ہوا ہوگا کہ زید کوئی درندہ جانور ہے۔ کیونکہ مشبہ اور مشبہ میں مماثلت اور مطابقت کلی نہیں ہوتی۔ بلکہ محض وجہ شبہ میں اشتراک ہوتا ہے اور بس۔

مگر انجمن مرزائیہ کے فاضل سیکرٹری کے نزدیک اس تشبیہ کا معنی کہ زید مثل شیر کے ہے یہ ہے کہ زید بھی درندہ جانور ہے اور مشبہ مشبہ بہ میں مطابقت کلی ہونی چاہئے۔ چنانچہ ایک اشتہار میں آپ نے یہ لکھ مارا کہ نبی کریم ﷺ کے خواب سے حضرت مولانا مدظلہ کے خواب کو تشبیہ دینا اس وقت درست ہوتا۔ جب خواب میں آپ پھونک مار کر الگ ہو جاتے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے خواب میں سونے کے کنگن کو پھونک مار کر اڑا دیا تھا۔ دراں حالیکہ ایک معمولی علم والا بھی یہ جانتا ہے کہ تشبیہ میں محض وجہ شبہ میں اشتراک کی ضرورت ہوتی ہے اور بس اور یہ موجود ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ اور حضرت مولانا مدظلہ کے خواب میں وجہ شبہ عالم خواب میں ایسی چیز سے اپنے کو متلبس دیکھنا ہے جو عالم خارجی میں اس کی ذات کے لئے حرام ہو۔ پس جو اعتراض ان کے خواب پر اس وجہ شبہ کی بنا پر ہوگا وہ بعینہٖ دوسرے خواب پر بھی جو اس وجہ میں شریک ہوگا۔ لہٰذا جو اعتراض بدبختی سے مرزائی صاحبان حضرت مولانا مدظلہ کے خواب پر کرتے ہیں وہ بعینہٖ نبی کریم ﷺ کے خواب پر وارد ہوتا ہے۔ پس نادان مرزائی ایسے خواب کی بناء پر مولانا مدظلہ اور نبی کریم ﷺ کو حرام قطعی میں مبتلا بتلا دیں تو بتلا دیں۔ ورنہ کوئی ہوش مند انسان اس کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ عالم خواب کو عالم خارجی پر قیاس کرنا اور آثار خارجی کو آثار خواب کے لئے ثابت کرنا بداہۃً باطل ہے۔ ورنہ بتلائیں جب مرزا جی نے ۲۴؍مئی ۱۹۰۵ء کی گزشتہ شب کو یہ خواب دیکھا تھا کہ: ''ایک لڑکی جس کا نام زینب ہے ساتھ ہے، ایک کنوئیں پر گئے ہیں جو باغ کے باہر جنوب مغربی کونہ پر واقعہ ہے۔''

(مکاشفات ص۴۰، البدر ج۱ نمبر۶، مؤرخہ ۱۹۰۵ء)

تو کیا واقعی کوئی زینب نامی پری جمال مرزا قادیانی کے جلو میں تھی جس کو رات کے وقت باغ سے باہر اپنے ساتھ کنوئیں پر لے گئے تھے یا محض خواب ہی خواب تھا۔

ناظرین! حضرت مولانا مدظلہ اور جناب نبی کریم ﷺ روحی فداہ کے خواب کو سمجھنے کے لئے چوتھے نمبر کو ضرور ملاحظہ فرماویں اور ایک مرتبہ ابتداء سے انتہاء تک پڑھ جائیں۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

اسلامی اعلان

(عاشقان سید الکونین و پیروان رسول الثقلین ﷺ کو ضروری اطلاع)

جناب عبدالغفار خان حیدر آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیلی فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
۱۱۵	قادیانی کے دعوے اور عقائد حسب ذیل ہیں
۱۱۹	فتویٰ علماء اسلام
۱۱۹	توہین مسیح میں پہلا قول
۱۲۰	دوسرا قول
۱۲۰	تیسرا قول
۱۲۰	چوتھا قول
۱۲۱	پانچواں قول
۱۲۱	چھٹا قول
۱۲۲	ساتواں قول
۱۲۶	اشعار مرزا
۱۲۶	دوسرے اشعار
۱۳۰	خاص حیدر آباد کے مبلغین
۱۳۱	مرزائیوں کے اشتہارات ورسائل کی ماہواری شیوع کی تعداد
۱۳۱	علماء اور امراء سے خاص گزارش
۱۳۲	فہرست رسائل
۱۳۷	بعض علمائے شیعہ کے رسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران اسلام! السلام علیکم ورحمة الله !

آپ حضرات نے ’’صحیفہ انواریہ وہدیہ عثمانیہ‘‘ دیکھا ہوگا اور اشتہار ’’فتنہ عظیم الشان‘‘ بھی ملاحظہ کیا ہوگا اور آپ اس کے مضامین انواریہ سے مستفیض ہوئے ہوں گے۔ وہ مختصر رسالہ ہے، اس سے مرزا کی تمام باتیں معلوم نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی حالت کو کچھ زیادہ روشن کر کے دکھاؤں اور اس کے اصلی عقائد کو آپ پر ظاہر کروں۔ یہ وہ عقائد ہیں جنہیں دیکھ کر آپ ان سے خود متنفر ہوں گے اور معلوم کریں گے کہ یہ شخص اپنے آپ کو حامی اسلام بنا کر درپردہ اسلام کی بیخ کنی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ علماء کاملین کا فتویٰ اور ان کے رسالے بھی پیش کروں گا جو مرزا قادیانی کے باب میں لکھے گئے ہیں۔

اب آپ کا فرض ہے کہ اس اشتہار کو آپ غور سے ملاحظہ کریں اور ناواقف مسلمانوں کو اس کے مضمون سے اطلاع دیں اور اسے خوب مشتہر کریں اور جہاں جہاں مسلمان ہوں، وہاں اس کو پہنچائیں جس طرح آپ کے امکان میں ہو اور عوام بے پڑھوں کو اچھی طرح سمجھاویں کہ جو مرزا کا نام لے اور اسے اچھا بتائے، اس سے پرہیز کریں اور خوب سمجھ لیں کہ یہ ہمیں جہنم میں جانے کا راستہ بتاتا ہے۔ ہمارا ایمان لینا چاہتا ہے۔ یہ وہی مرزا غلام احمد ہے جس نے دنیا کے سارے مسلمانوں کو کافر جہنمی قرار دیا ہے اور اپنے عہد میں اپنے کلام سے دنیا کو اسلام سے گویا خالی کر دیا ہے۔ مرزا محمود کے رسالے ’’تشحیذ الاذہان‘‘ وغیرہ دیکھو۔

قادیانی کے دعوے اور عقائد حسب ذیل ہیں

۱…… خدا تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے۔

۲…… وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۳…… اپنے رسول سے نہایت پختہ وعدہ کر کے بعض وقت پورا نہیں کرتا۔ منکوحہ آسمانی کا وعدہ ایسا ہی ہوا۔ اب خیال کیجئے کہ ایسے خدا کو کون دانش مند مان سکتا ہے اور اس کے رسول اور اس کے کلام پر اعتماد کرنے کی کیا وجہ ہوسکتی۔ یہ صریح دہریوں کی تائید اور مذہب اسلام کی ہتک ہے۔

۴...... اختیارات خداوند ملنے کا دعویٰ۔

۵...... نبوت ورسالت کا دعویٰ۔

۶...... اپنے آپ کو بعض انبیاء علیہم السلام سے صراحۃً افضل کہنا۔

۷...... اور اپنی باتوں سے اپنے آپ کو تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ظاہر کرنا۔

۸...... اپنی ذات کو موجب تخلیق عالم کہنا اور **لولاک لما خلقت الافلاک** کا الہام اپنے لئے بتانا۔

۹...... رحمۃ اللعالمین کا وصف اپنے لئے ثابت کرنا۔

۱۰...... پھر یہ بھی کہنا کہ دنیا میں جس قدر بلائیں آرہی ہیں وہ سب میرے نہ ماننے کی وجہ سے ہیں۔ یہ عجیب طرح کی رحمت ہے۔

۱۱...... باوجود سب کچھ کرنے کے معصوم ہونے کا بھی دعویٰ ہے۔

۱۲...... مقام محمود کا اپنے کو مستحق جاننا۔

۱۳...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم نبی سے اپنے کو تمام شان میں افضل کہنا۔

۱۴...... دشنام دہی نبی۔

۱۵...... تذلیل وتحقیر انبیاء علیہم السلام۔

۱۶...... بعض انبیاء علیہم السلام میں تمام برائیاں بیان کرنا۔ جیسے داؤد علیہ السلام۔

۱۷...... انبیاء علیہم السلام کے بہت سے معجزات سے انکار کرنا۔

۱۸...... قرآن مجید کے منصوصہ معجزات میں محض غلط باتیں بنا کر معجزہ کو باطل کردینا۔

۱۹...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اظہار معجزہ میں نجّار اور مسمریزم داں قرار دینا۔

۲۰...... ان کی نانی اور دادی کو کسبیاں اور چھنال کہنا۔

۲۱...... تمام انبیاء علیہم السلام سے اپنے معجزات کو سو حصے زیادہ کہنا۔

۲۲...... حضور سرور کائنات ﷺ کے معجزات کی مقدار تین ہزار اور اپنے معجزات کو تین لاکھ سے زیادہ بتانا۔ یہ صریح دعویٰ ہے اپنی افضلیت کا۔

۲۳...... اپنے الہام اور بزعم خود اپنی وحی کو قرآن مجید کے مثل قطعی اور یقینی سمجھنا۔

۲۴...... یہ کہنا کہ کسی وقت رسول اپنی وحی کے معنی نہیں سمجھتا۔

۲۵...... اور کسی وقت غلط سمجھتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رسول کے کسی وحی کا بیان لائق اعتبار نہیں ہے۔ کیونکہ معلوم نہیں کہ جو یہ بیان کر رہا ہے وہ اس کی سمجھ کی غلطی ہے یا نہیں۔ یہاں بھی دہریوں اور مخالفین اسلام کو مضحکہ کو موقع خود دیا ہے۔

۲۶...... تحقیر احادیث نبویہ۔

۲۷...... احادیث کے ردوقبول میں خود مختار ہونا۔

۲۸...... اپنی روحانی وحی کے مقابلہ میں احادیث نبویہ ﷺ کو معاذ اللہ! ردّی کی طرح پھینک دینا۔

۲۹...... قرآن شریف کے معنی جو میں کہوں وہ صحیح ہیں گو وہ محاورہ عرب اور قرائن قرآنیہ اور واقعات کے خلاف ہوں اور اگرچہ اس کے خلاف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا علمائے کاملین سابقین نے معنی کئے ہوں، مگر وہ غلط ہیں۔

۳۰...... تحقیر صحابہ، حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق وحضرت عثمان وحضرت علی وحضرت فاطمہ وحضرت امام حسن وحضرت امام حسین ودیگر اصحاب کبار وازواج واہل بیت رضی اللہ عنہم وجمیع ائمہ مجتہدین امام ابوحنیفہ وامام مالک وامام شافعی وامام احمد وامام بخاری رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم وجمیع فقہاء ومحدثین ومفسرین وائمہ طریقت حضرت غوث الاعظم جیلانی وحضرت خواجہ معین الدین اجمیری وحضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی وحضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم سے اپنے کو افضل سمجھنا۔

۳۱...... اپنے آپ کو پیغمبر آخرالزمان کہنا چنانچہ مرزائیوں نے قرآن مجید کے ترجمہ میں مرزا کا یہی لقب اس کی تمہید میں لکھا ہے۔

۳۲...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مکّار وفریبی کہنا۔

۳۳...... اپنے غیر معتقد کو کافر کہنا خواہ مکفر ہو یا مکذب، متردد ہو یا خاموش اور خالی الذہن۔ بلکہ جو شخص دل میں معتقد ہو اور زبان سے انکار بھی نہیں کرتا ہو صرف بیعت میں کسی مصلحت سے تاخیر کرتا ہے اس کو بھی دائرہ اسلام سے خارج سمجھنا۔

۳۴...... سوائے اپنے معتقدین کے کل اہل اسلام سے قطع تعلق کا صریح وشدید حکم دینا۔

۳۵...... اپنے غیر معتقدین کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قطعی کہنا وغیرہ وغیرہ! اس قسم کے اقوال مرزا کے تمام تصانیف میں بکثرت موجود ہیں اور ہمارے علمائے کرام نے اپنے رسالوں میں انہیں نقل کیا ہے۔ فیصلہ آسمانی اور شہادت آسمانی اور صحائف رحمانیہ وغیرہ دیکھنا چاہئے۔

برادران اسلام! غور کریں کہ جس شخص کے ایسے عقائد اور اقوال ہوں، اس کے احاطہ اسلام سے خارج ہونے میں کسی مسلمان کو خواہ جاہل ہو یا عالم تردد نہیں ہوسکتا بلکہ دور اندیش فہمیدہ حضرات ان باتوں میں غور کرنے کے بعد ضرور کہیں گے کہ یہ شخص کسی مذہب کا پابند دلی طور سے نہیں ہے۔ انبیاء کی سخت برائیاں کر کے دنیا کو انبیاء سے اور مذہب سے بیزار کرنا چاہتا ہے اور جب اس کی برائی دنیا پر ظاہر ہوتی ہے تو اس پر پردہ ڈالنے کے لئے انبیاء میں وہ نقص بیان کرتا ہے۔ اگرچہ محض غلط ہو۔ غرض کہ درپردہ ملحدوں اور دہریوں کا مؤید ہے۔ مگر چونکہ مسلمانوں ہی نے اسے مانا ہے۔ اس لئے انہیں فریب دینے کے لئے اپنے آپ کو مسلمان اور حامی اسلام کہتا ہے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد اور اس کے جملہ معتقدین درجہ بدرجہ مرتد، زندیق، ملحد، کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً داخل ہیں۔ ان سے ہر طرح اجتناب کرنا مسلمانوں کو نہایت ضرور ہے۔

برادران اسلام کو میں اس سے بھی اطلاع دیتا ہوں کہ مرزا قادیانی نے مسلمانوں کو بڑا فریب دیا ہے جو ان کے اقوال اوپر بیان ہوئے ہیں، وہ ابتدائے دعویٰ کے وقت میں نہیں تھے۔ ابتداء میں اچھی اچھی باتیں بھی ہیں۔ دعویٰ نبوت سے انکار ہے۔ پہلے یہ بھی کہا ہے کہ میں کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتا۔ مگر آخر میں یہ سب دعوے ہیں جو اوپر نقل کئے گئے۔ ناواقفوں کے سامنے اکثر مرزائی ان اقوال کو پیش کرتے ہیں جو انہوں نے پہلے کہے ہیں۔ خواجہ کمال الدین انہیں میں ہیں۔ ہمارے اعلان کے دیکھنے والے اس پر یقین رکھیں کہ یہ ان کا فریب ہے جس کو دعوے ہو ہمارے سامنے آئے ہم اپنے بیان کی تصدیق ان کی کتابوں سے کردیں گے۔ یہ بھی معلوم کر لینا چاہئے کہ مرزا کے اقوال میں بہت اختلاف ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ قصداً اس نے ایسا کیا ہے۔ اس غرض سے کہ جس وقت جیسا موقع ہو، اس وقت وہ

قول پیش کر دیا جائے اور ہر ایک کو اس کے رسالوں پر اور سب اقوال پر نظر نہیں ہوسکتی جو اسے بند کرنے کو اس کا دوسرا قول پیش کرے۔

فتویٰ علماء اسلام

چونکہ اکثر لوگ اسلام سے مرتد ہو کر مرزائی ہوئے ہیں۔ اس لئے معتقدین مرزا مذکورہ کے ساتھ کوئی اسلامی معاملہ شرعاً درست نہیں ہے۔ مسلمانوں کو ضروری اور لازمی ہے کہ مرزائیوں کو نہ اسلامی سلام کریں اور نہ ان سے رشتہ قرابت رکھیں، نہ ان کا ذبیحہ کھائیں، نہ ان سے محبت اور الفت رکھیں اور نہ ان کو اپنے اسلامی مجمعوں میں شریک ہونے دیں اور نہ ان کی مجلسوں میں اہل اسلام شریک ہوں۔ جس طرح یہود، نصاریٰ اور ہنود سے اہل اسلام مذہباً علیحدہ رہتے ہیں، اس سے زیادہ مرزائیوں سے الگ رہیں۔ کیونکہ مرزائی مرتد ہیں اور ایسے مرتد ہیں کہ انہیں ہر ایک کو دوسرے مسلمان کے مرتد کرنے کا بڑا خیال ہے اور دوسروں کے گمراہ کرنے میں بڑے کوشاں رہتے ہیں اور ہزاروں روپیہ صرف کرتے ہیں۔ چنانچہ اس اسلامی ریاست میں ان کے مبلغین آتے ہیں اور مسلمانوں کو ہی بہکاتے ہیں۔ یہاں کسی عیسائی یا ہندوؤں کو تو قادیانی نہیں بنایا۔ خواجہ کمال نے بھی کوئی لیکچر عیسائیوں میں اور ہندوؤں میں جاکر تو نہیں بیان کیا۔ اس لئے جس طرح سانپ اور بچھو سے پرہیز کیا جاتا ہے اس سے زیادہ مرزائیوں سے پرہیز کرنا شرعاً ضروری اور لازمی ہے۔ کسی مرزائی کے پیچھے نماز ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ایسا ہے جیسے کہ یہود ونصاریٰ اور ہندوؤں کے پیچھے۔ (**القول الصحیح فی مکائد المسیح** ملاحظہ ہو)

مرزا کے جھوٹے اور مرتد ہونے کے دلائل میں ان کے بہت اقوال پیش ہوسکتے ہیں۔ یہاں چند نقل کئے جاتے ہیں۔ مرزا بعض ان انبیاء کرام علیہم السلام کی نہایت توہین کرتا ہے، جن کی نہایت عظمت قرآن مجید میں بصراحت آئی ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام۔

توہین مسیح میں پہلا قول

''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ص۲۹۰ درحاشیہ)

اس قول سے نہایت ظاہر ہے کہ مرزا کا یہ کلام الزاماً نہیں بلکہ تحقیقاً ہے۔ کیونکہ کہتے ہیں کہ: ’’حق بات یہ ہے۔‘‘ سب جانتے ہیں کہ اس طرح وہیں کہا جاتا ہے جہاں واقعی اور سچی بات بیان کی جاتی ہے۔ اب اس قول میں توہین حضرت مسیح علیہ السلام کے علاوہ قرآن مجید کی ان آیات سے انکار بھی ہے، جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات کا بیان نہایت صراحت سے آیا ہے اور حضرت مسیح کا نام عیسیٰ اور یسوع بھی ہے۔

چنانچہ خود مرزا نے (توضیح مرام ص۳، خزائن ج۳ ص۵۲) میں لکھا ہے:

دوسرا قول

’’آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر وفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

تیسرا قول

’’آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر[1] ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔‘‘

چوتھا قول

’’آپ کا کنجریوں وکسبیوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۷ درحاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

مرزا کا یہ آخری جملہ کس غضب کا ہے۔ اب سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ ایک عظیم

[1] جس طرح یہاں حضرت مسیح کے خاندان کو پاک ومطہر کہا ہے اور پھر اس کی برائی کی ہے اسی طرح بعض مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر حضرت کا لفظ یا علیہ السلام لکھا ہے، اس سے ثابت نہیں ہوسکتا کہ انہوں نے تطہیر کی، بلکہ بے وقوفوں کو فریب دیا ہے۔

الشان نبی حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت مرزا کا کیا خیال ہے۔ اسی مطلب کو دوسرے مقام پر کسی قدر صراحت سے بیان کرتا ہے۔

پانچواں قول

’’مگر یسوع صاحب کی نسبت کیا کہیں اور کیا لکھیں اور کب تک ان کے حال پر روئیں، کیا یہ مناسب تھا کہ وہ ایک زانیہ عورت کو یہ موقع دیتا کہ وہ عین جوانی اور حسن کی حالت میں ننگے سر اس سے مل کر بیٹھے اور نہایت ناز ونخرہ سے ان کے پاؤں پر بال ملے اور حرام کاری کے عطر سے اس کے سر پر مالش کرے۔ اگر یسوع کا دل بدخیالات سے پاک ہوتا تو وہ ایک کسبی عورت کو نزدیک آنے سے ضرور منع کرتا۔ مگر ایسے لوگ جن کو حرام کار عورتوں کے چھونے سے مزہ آتا ہے وہ ایسے نفسانی موقع پر کسی ناصح کی نصیحت بھی نہیں سنا کرتے۔‘‘

(نور القرآن نمبر۲ ص۴۶، خزائن ج۹ ص۴۴۸)

دیکھئے صاف کہہ رہے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام بدخیالی سے پاک نہ تھے، زناکاری کا انہیں خیال تھا (نعوذ باللہ) اور انہیں اس کسبی کے چھونے سے مزہ آتا تھا۔ کوئی صالح نیک دل ذی علم اس طرح کی مذمت الزاماً بھی نہیں کرسکتا۔ تجربہ کار اور مہذب حضرات اس کا پورا یقین کرسکتے ہیں۔

چھٹا قول

’’لیکن حضرت مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوئی، بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔‘‘ (دافع البلاء ص ٹائٹل، خزائن ج۱۸ ص۲۲۰)

یہ قول نہایت صفائی سے ثابت کررہا ہے کہ مرزا کا یہ قول اور حضرت مسیح کی توہین

الزاماً نہیں ہے بلکہ تحقیقاً ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کا حوالہ دیا ہے۔ اسی طرح کے اقوال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے حرمتی میں اور بہت ہیں، یہاں ان کا نمونہ دکھایا گیا ہے۔

اب ایک قول حضرت داؤد علیہ السلام کی نسبت اس مجدد فاحشات کا نقل کیا جاتا ہے جسے دیکھ کر مسلمانوں کو کمال عبرت ہونا چاہئے کہ ایسے بدخیال اور فحش گو کو خواجہ کمال مجدد وقت اعتقاد کرتے ہیں۔

ساتواں قول

لکھا ہے: ''یسوع (حضرت عیسیٰ) کے دادا صاحب داؤد نے (۱) تو سارے برے کام کئے (۲) ایک بے گناہ کو اپنی شہوت رانی کے لئے فریب سے قتل کرایا (۳) اور دلاّلہ عورتوں کو بھیج کر اس کی جورو کو منگوایا (۴) اور اس کو شراب پلائی (۵) اور اس سے زنا کیا (۶) اور بہت سا مال زنا کاری میں ضائع کیا۔'' (معیار المذاہب ص۱۵، خزائن ج۹ص۴۷۹)

دیکھنے والے مرزا کی اس فحش کلامی کو دیکھیں اور ایک اولوالعزم نبی کی بے حرمتی کو ملاحظہ کریں کہ ایسے شرمناک الزام ایسے ایسے الفاظ اور اس طریقے سے لگائے ہیں کہ کسی نیک دامن اور صالح طبیعت کی زبان پر کسی معمولی شخص کی نسبت بھی یہ الفاظ نہیں آتے۔ نبی کی نسبت تو اس خیال سے مسلمان لرز جاتا ہے اور اس کی کانشنس اس سے انکار کرتی ہے۔ مگر خواجہ صاحب کے مرشد نہایت بے باکی سے اس قسم کے سات الزام خدا کے سچے رسول پر لگاتے ہیں۔ یہ کفریہ اقوال تو انبیاء علیہم السلام کی توہین میں تھے۔

اب ایک اس کا جھوٹ اور فریب بھی دیکھنے کے لائق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جب پورے طور سے توہین و بے حرمتی کر چکا تو خیال آیا کہ مسلمان کہیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف تو قرآن شریف میں آئی ہے اور مرزا اس کے خلاف ان کی یہ حالت بیان کرتا ہے۔ اس لئے ضمیمہ انجام آتھم میں لکھا ہے: ''مسلمانوں کو واضح رہے کہ خداتعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۹، خزائن ج۱۱ص۲۹۳)

اس کا حاصل یہ ہوا کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں نہیں دیں بلکہ یسوع کو دی ہیں اور قرآن شریف میں جن کی تعریف ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں یسوع نہیں ہے۔

مگر مرزا توضیح مرام میں اس سے پہلے لکھ چکا ہے کہ: ''مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔'' (توضیح مرام ص۳، خزائن ج۳ ص۵۲)

اس کا حاصل یہی ہے کہ مسیح ابن مریم جن کا ذکر قرآن مجید بار بار آیا ہے، انہیں کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یسوع بھی ہے۔ یعنی یہ تینوں نام ایک ذات مقدس کے ہیں اور ان کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یسوع کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے۔ اب یہ کہنا کہ یسوع کا ذکر قرآن شریف میں نہیں ہے، انہیں کے قول سے صریح جھوٹ ثابت ہوا اور یہاں مسلمانوں کو فریب دینے کے خیال سے مرزا قادیانی نے ایسا لکھا تاکہ وہ اعتراض نہ کریں۔ کیونکہ جانتے ہیں کہ عام مسلمان نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام یسوع بھی ہے۔ اس لئے کہہ دیا کہ یسوع کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ ان انبیاء علیہم السلام کی بے حرمتی الزاماً کی گئی ہے یعنی پادری نے جناب رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دی تھیں۔ اس لئے ہم نے ان کے رسول کو گالیاں دیں، یہ جاہلانہ اور عامیانہ جواب ہے۔

اوّل تو پادری کے گالیاں دینے کے باعث خود مرزا ہوئے، کیونکہ اوّل مرزا نے پادریوں سے سخت کلامی شروع کی۔ اس کے جواب میں انہوں نے ترقی کی۔ اس کے علاوہ جب ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا سچا رسول مانتے ہیں تو ہمیں ان کی توہین کسی طرح جائز نہیں ہے، نہ الزاماً اور نہ تحقیقاً۔ اب میں بھائی مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی کے یہ کفریات ہیں جن کی وجہ سے ہمارے علماء دین انہیں اسلام سے خارج سمجھتے ہیں جو مسلمان مرزا کے ان اقوال کو دیکھے گا، اسے اس میں تأمل کسی طرح نہیں ہوسکتا۔ ہم خواجہ کمال اور ان کی جماعت سے دریافت کرتے ہیں کہ اسلام نے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ایسے خیالات کو جائز بتایا ہے؟ کیا کوئی ذی علم پاکیزہ خیال کسی بزرگ نیک سیرت کو ایسا الزام دے سکتا ہے اور جس کے ایسے ناپاک خیالات نبی اولوالعزم کی نسبت ہوں اور تحقیقاً یا الزاماً کسی طرح انبیائے صادقین کے باب میں اس کی زبان قلم سے ایسے فحش کلمات اور شرمناک الزامات نکلیں، وہ امام وقت اور امت محمدیہ کا مجدد ہوسکتا ہے؟

اگر خوف خدا دل میں لاکر اس کا جواب دیجئے گا تو بالضرور یہی کہئے گا کہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ یہ خواجہ کمال کی پارٹی مجدد اور امام کے متعلق حدیثوں کو پیش کر کے یہ چاہتی ہے کہ اس مجدد فاحشات پر انہیں چسپاں کرے، یہ نہیں ہوسکتا۔ کیا اسے شرم نہیں آتی کہ جس کے ایسے ناپاک خیالات ہوں، جس کی تحریر سے خدا کے رسولوں کی عظمت پامال ہوتی ہو، جس کے اقوال سے خدا اور اس کے مقدس رسولوں کی کمال درجہ کی بے حرمتی ہوتی ہو۔ اسے وہ امام وقت اور مجدد کہتے ہیں اور ہم سے کہلانا چاہتے ہیں اور ہمارے سامنے حضرت سرور انبیاء علیہ السلام کی حدیث پیش کر کے یہ کہتے ہیں کہ ان حدیثوں کے مصداق مرزا قادیانی ہیں۔ یعنی وہی شخص جس کے لعنتی خیالات ہم نے ابھی بیان کئے وہ بموجب حدیث رسول اللہ ﷺ کے مجدد اور امام وقت ہے۔ استغفر اللہ!

ایں خیال است ومحال است وجنوں

جناب رسول اللہ ﷺ پر یہ سخت الزام ہے کہ حضور انور ﷺ نے ایسے ناپاک خیالات اور بداطوار کو مجدد وقت فرمایا اور ایسا شخص آپ کے کلام سے مجدد اور امام وقت ثابت ہوا۔ نعوذ باللہ! علماء دین نے مرزا کو جو کفر کا فتویٰ دیا ہے اس کی وجہ ان کے یہی کفریات ہیں اور اس فتویٰ دینے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ مخالفین اسلام کو مرزا نے اپنے اقوال سے اسلام پر اعتراض کرنے کا بہت موقع دیا ہے۔

یہ اقوال علاوہ ہیں ان کے ان جھوٹے الہامات اور غلط دعوؤں کے جن سے ان کا جھوٹا ہونا فیصلہ آسمانی اور شہادت آسمانی وغیرہ میں بیان کیا گیا ہے۔ مرزائی حضرات ان رسالوں کو ملاحظہ کریں اور اپنے مرشد کی شرمناک باتیں دیکھیں اور شرمائیں اور یقین کریں کہ ان باتوں کا جواب نہ مرزا محمود دے سکتے ہیں اور نہ کوئی بی۔اے اور ایم۔اے۔ میں اس کی تائید میں برادران اسلام سے کہتا ہوں کہ جب اس گروہ کا یہ حال ہے تو آپ کو ضرور ہے کہ پہلے انہیں آپ سمجھائیں اور اگر وہ نہ مانیں تو آپ انہیں نماز پڑھنے یا دیگر مذہبی احکام اداء کرنے کے لئے اہل سنت والجماعت اور عام اہل اسلام اپنی مسجدوں میں ہرگز نہ آنے دیں۔ مرزائیوں کو مسلمانوں کی مسجد میں انہیں عبادت کرنے کی اجازت دینی ایسا ہے جیسے ہندوؤں کو مسجد میں پوجا کرنے کی اجازت دی جائے۔ مرزا کے جھوٹے ہونے کی نہایت صاف دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو قرآن مجید میں خاتم النّبیین فرمایا

ہے اور خاتم النّبیین کے معنی لغت عرب میں آخر النّبیین کے ہیں۔ یعنی ان کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہیں ملے گا۔ تمام انبیاء پہلے ہوئے، ہمارے رسول کریم ﷺ کا ظہور سب سے بعد ہوا۔ جس طرح رات کے تاروں کے بعد آفتاب نکلتا ہے اور تمام تاروں کی روشنی کو پوشیدہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح حضرت سرور انبیاء علیہ السلام کے آفتاب نبوت نے عالم کو روشن کر دیا اور یہ وہ آفتاب ہے کہ قیامت تک چمکتا رہے گا اور اس کے ہوتے ہوئے کسی کا نور نبوت نہیں چمک سکتا اور نہ اس کی ضرورت ہے۔

قرآن مجید کے اس مضمون کی تفسیر اس حدیث سے بخوبی ہوئی جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں عن قریب تیس جھوٹے پیدا ہوں گے اور ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ حالانکہ ’’انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ‘‘یعنی میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔ اس حدیث میں انا خاتم النّبیین کے معنی نہایت صفائی سے یہ فرما دیئے کہ: ’’لا نبی بعدی ‘‘یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اب خاتم النّبیین کے دوسرے معنی لینا محاورہ عرب اور اس حدیث کے صریح خلاف ہے۔ جب مرزا قادیانی نبوت کا دعویٰ کیا تو اس آیت وحدیث کے بموجب بالیقین جھوٹا اور دجال ثابت ہوا۔ فیصلہ آسمانی کے تیسرے حصہ میں اس کی تفصیل موجود ہے اور اسی حدیث کی تائید میں اور حدیثیں بھی نقل کی ہیں اور اس کی وجہ بھی نہایت ہی عمدہ بیان کی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نبی کے نہ آنے کی کیا وجہ ہے۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تو انبیاء آئے اور حضرت سرور انبیاء علیہ السلام کے بعد نبوت منقطع ہوگئی اور ’’العلماء ورثۃ الانبیاء ‘‘پر کفایت کی گئی۔ اس کی کیا وجہ ہے، اس کی تفصیل فیصلہ آسمانی حصہ تین میں قابل دین ہے، شائقین اس کو ملاحظہ کریں۔

بھائیو! اس میں شبہ نہیں کہ مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا قرآن مجید کے نص قطعی اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کیونکہ اسے نبوت[1] کا دعویٰ ہے بلکہ اپنے آپ کو انبیاء علیہم السلام سے افضل سمجھتا ہے۔ چنانچہ اس کے اشعار سے ظاہر ہے، وہ یہ ہیں:

[1] ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے ’’الذکر الحکیم نمبر۶ کے باب دوم ص۱۷و۱۸) میں مرزا کے بیس قول اس دعوے کے ثبوت میں نقل کئے ہیں۔

اشعار مرزا

آنکہ دادند نبی را جام   داد آں جام را مرا بتمام
انبیا گرچہ بودہ اند بسے   من بعرفان نہ کمترم زکسے
کم نیم زاں ہمہ بروے یقین   ہر کہ گوئد دروغ ہست لعین

ان اشعار میں صاف طور سے دعویٰ ہے کہ میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں یعنی ان کے برابر ہوں، جب سب کی برابری کا دعویٰ ہوا اور ہر ایک صفات کمالیہ کا اپنے آپ کو جامع بنایا تو صاف طور سے افضل ہونے کا دعویٰ ہوا۔ اس میں جناب رسول اللہ ﷺ بھی شامل ہوگئے۔

دوسرے اشعار

اسم او اسم مبارک ابن مریم می نہند   وآں غلام احمدست ومیرزائے قادیاں
گرکسی آرد شکے او آں کافر ست   جائے او باشد جہنم بے شک وریب وگماں

(دیکھو خلیفہ اوّل نورالدین کا خط مندرجہ الحکم مؤرخہ ۱۷/ اگست ۱۸۹۹ء)

اس کے علاوہ مرزا کے حالات اس کے شاہد ہیں، ان کا نمونہ فیصلہ آسمانی حصہ اوّل میں دیکھنا چاہئے اور ان کے اقوال میں نہایت اختلاف ہے جن سے بالیقین ثابت ہوتا ہے کہ ان کی باتیں اللہ کی طرف سے نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ’’**لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً** (النساء:۸۲)‘‘ اس آیت میں اللہ تعالیٰ اختلاف کثیر کو اللہ کی طرف سے نہ ہونے کی دلیل بیان فرماتا ہے۔ یہ دلیل مرزا قادیانی کے بیان میں پورے طور سے پائی جاتی ہے۔ اس لئے بموجب ارشاد خداوندی مرزا قادیانی کاذب ہیں۔ یعنی ان کا بیان خدا کی طرف نہیں ہے۔ اب اسے خدا کی طرف سے کہنا ان کا افتراء ہے ان کے بیان میں جھوٹی باتیں بھی بہت ہیں، ان کا نمونہ ہدیہ عثمانیہ کے پہلے حصہ میں بھی دکھایا گیا ہے اور مرزا قادیانی کی غلط بیانیاں اور خواجہ صاحب کے علانیہ جھوٹ بیان کئے گئے ہیں۔

بھائیو! ایک طرح سے نہیں بلکہ جس جس طریقہ سے انسان کی سچائی اور اس کا تقدس معلوم ہوسکتا ہے ہر طرح سے مرزا کو جانچا مگر ہر طرح وہ جھوٹے اور اس وقت کے دجال ثابت ہوئے جس طرح پہلی اور دوسری صدی سے اب تک جھوٹے مدعی گزر چکے ہیں۔ ویسے ہی یہ بھی ہیں۔ نبی کی تو بڑی شان (ہوتی ہے) ایسے جھوٹ اور فریب تو کسی نیک

وشریف انسان سے بھی نہیں ہوتے جیسے مرزا قادیانی کے بیان سے ظاہر ہیں۔ اب اگر خواجہ کمال انہیں نبی نہ مانیں بلکہ ایک بزرگ اور مقدس ہی شخص اعتقاد کریں تو بھی ایک جھوٹے کے ماننے والے اور اسے بزرگ سمجھنے والے ہوئے اور جھوٹے کی صحبت سے انہیں جھوٹ بولنے کی عادت ہوئی اور کسی فہمیدہ مسلمان کے نزدیک ان کا قول لائق اعتبار نہ رہا۔ اسی دجال کے مرید اور مبلغ دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ انہیں کے خلیفہ اور مرید خاص مرزا محمود اور خواجہ کمال ہیں اور ان کے متبعین۔ چنانچہ حیدرآباد دکن میں محمد سعید اور سکندرآباد میں علاؤالدین مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے اور یادگیر میں محمد حسن اس کفر کو پھیلا رہا ہے۔ ان سے بچو اور ہدیہ عثمانیہ کو دیکھو کہ کس صفائی سے خواجہ کمال اور ان کے مرشد کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے اور اس کا جواب طلب کرو۔ ہدیہ عثمانیہ کا (ص ۲۱ سے ص ۳۸) تک انہیں دکھاؤ اور کہو کہ خواجہ کمال نے جو یہ لکھا ہے کہ ''جنہوں نے مرزا کی ذلت پر کمر باندھی خدا نے انہیں ذلیل کیا جو ان کے مقابل آیا، ہلاک ہوا۔'' یہ کیسے صریح جھوٹے دعوے ہیں جن کے جھوٹے ہونے پر سات شہادتیں پیش کی گئی ہیں، جن کی صداقت کا معائنہ ہو رہا ہے۔ اب کوئی ان کا حمایتی اس کا جواب پیش کر سکتا ہے؟ غیر ممکن ہے۔ بجز مان لینے کے اور کوئی چارہ نہیں ہو سکتا۔

یہ بھی تم سے کہتا ہوں کہ اسی دجال کے مریدوں نے قرآن مجید کا ترجمہ چھپوایا ہے اور اسی دجال کا ثبوت قرآن سے دینا چاہا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اس میں قرآن مجید کی بالکل تحریف کی ہے اسے ہاتھ میں نہ لینا۔ بھلا خیال تو کرو جس کا جھوٹا ہونا میں نے ابھی قرآن وحدیث سے تمہیں دکھا دیا اس کے حالات اور اس کے اقوال اس کے جھوٹے ہونے کے شاہد ہیں۔ پھر کیا ممکن ہے کہ اس کا سچا ہونا قرآن شریف سے ثابت ہو (استغفراللہ قیامت ہو جائے، مگر یہ نہیں ہو سکتا) اور یہ بھی تو دیکھو کہ مرزا اپنے پختہ اقراروں سے جھوٹا ثابت ہوا ہے۔ اس کے اقرار فیصلہ آسمانی حصہ دوم میں حقیقت المسیح میں جواب حقانی میں دیکھنا چاہئیں۔ اس کے بعد میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اپنے سرپرست حامی اسلام سرکار ریاست حیدرآباد دکن سے ملتجا کیجئے کہ اسلام کی شرم رکھیں اور اس فتنہ کے فرو کرنے کی طرف توجہ فرمائیں اور جو یہ تدبیریں ہدیہ عثمانیہ میں بیان کی ہیں ان کے نافذ ہونے کا حکم فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے دین دار سرکار کو ان کی ریاست کو ہمیشہ قائم رکھے اور ان کی توجہ سے اس فتنہ کو دور کر کے قیامت کے روز انہیں حامیان اسلام میں محشور فرمائے۔ آمین آمین! ہر ایک

مسلمان یہاں آمین کہے۔

اب میں یہ عرض کروں گا کہ میری مذکورہ گزارشات کو ملاحظہ فرمانے کے بعد اس گروہ کے مقتدر عہدیداران ریاست کو نامزد کیا جائے۔ انہوں نے مسلمان ہوکر ایسے کاذب پر ایمان کو قربان کیا جس کی حالت اوپر بیان کی گئی۔ اس لئے وہ مسلمان نہ رہے۔ پھر اسی پر قناعت نہیں کہ وہ حقیقی اسلام سے علیحدہ ہوگئے بلکہ اس گروہ کے ہر شخص کو یہی فکر رہتی ہے کہ دوسروں کو گمراہ کریں۔ اس لئے انہیں ایسا موقع نہ دینا چاہئے کہ وہ مسلمانوں کو گمراہ کریں۔

میں اس سے بھی آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ ان کے سرگروہ کی طرف سے گمراہ کرنے والے نوکر ہوکر آتے ہیں اور ان کا کام صرف گمراہی پھیلانا ہے اور اس کے روک ہماری طرف سے کچھ نہیں ہے۔ اب حامیان اسلام وجان نثاران بانی اسلام علیہ السلام دلی دردمندی سے ملاحظہ کریں کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ خصوصاً اس اسلامی ریاست کا جہاں تخمیناً چالیس برس سے یہ گمراہی پھیل رہی ہے۔ اگر یہی سکوت رہا تو فرمائیے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

اب میں اس عظیم الشان فتنہ کے سرگروہ اور اشاعت کرنے والوں کے نام مرزا محمود کے علاوہ بتاتا ہوں۔ مرزا محمود تو مشہور ہی ہیں ان کے سواء میرے علم میں اشخاص ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	ان کی حالت
۱	مفتی محمد صادق قادیانی	یہ بہت خاص لوگوں میں ہیں، خط کا جواب اکثر دیا کرتے ہیں اور جھوٹی باتیں خوب بنایا کرتے ہیں۔
۲	مولوی سرور شاہ قادیانی	دیوبند کے تعلیم یافتہ ہیں مگر کچھ قابلیت نہیں جب کسی نے کچھ اعتراض کیا کبھی جواب نہ دے سکے اور بھاگتے نظر آئے۔ لکھنؤ میں مونگیری میں چانگام میں اس کا معائنہ لوگ کر چکے ہیں۔
۳	مولوی محمد علی قادیانی ایم۔اے	چونکہ مرزا محمود کی قابلیت اور اندرونی خانگی حالت سے خوب واقف تھے۔ اس لئے ان کے خلیفہ ہونے کے خلاف ہوئے اور غالباً خود خلیفہ ہونے کی خواہش بھی تھی۔ اس لئے علیحدہ ہوکر اپنی جماعت علیحدہ کرلی اور خواجہ کمال بھی اسی جماعت میں ہیں۔ اخبار پیغام صلح انہوں نے جاری کیا۔ مگر مرزا قادیانی کو مقدس بزرگ مان کر صلح کر چکے ہیں۔

۴	خواجہ کمال الدین قادیانی	انہوں نے عرصہ دراز تک مرزائی صحبت کا اثر حاصل کیا ہے مگران کی حالت ہدیہ عثمانیہ اور مرزا محمود کے اخباروں سے معلوم ہو سکتی ہے۔
۵	مرزا یعقوب بیگ قادیانی	سیکرٹری انجمن اشاعت اسلام لاہور یعنی دجالی اسلام کے پھیلانے والے۔
۶	غلام حسین پشاوری قادیانی	ان کا مفصل حال معلوم نہیں۔
۷	غلام رسول قادیانی	ان کا بھی اور حال نہیں معلوم۔
۸	مبارک علی قادیانی سیالکوٹی	ایضاً
۹	حافظ روشن علی قادیانی	ایضاً
۱۰	فتح محمد قادیانی ایم اے	ایضاً
۱۱	فاضل محمد اسحٰق قادیانی	ایضاً
۱۲	ڈاکٹر محمد حسین شاہ قادیانی لاہوری	ایضاً
۱۳	عبدالماجد قادیانی بھاگل پوری	یہ بھاگل پور کے اسکول میں ماسٹر ہیں حضرت مولانا شیخ الاسلام (مولانا محمد علی مونگیری) کے توجہ کے قبل کچھ اپنے عزیزوں کو مرتد کر لیا تھا اور بہت لوگ وہاں کے ان کے دام میں آنے والے تھے مگر خدا کا فضل ہوا کہ حضرت عالی متوجہ ہو گئے اور باقی تمام مسلمان ارتداد سے بچ گئے۔ مگر انگریزی طلباء کو گمراہ کیا کرتے تھے۔
۱۴	حکیم خلیل مونگیری قادیانی	یہ ایک معمولی لکھا پڑھا آدمی ہے اور مرزا محمود کا مبلغ ہے۔ یہ لوگ خواجہ کمال کو مرتد کہتے ہیں۔ پہلے بنگالہ میں مبلغ بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اس طرح حضرت قبلہ کے مریدین ہیں انہوں نے حال معلوم کر کے انہیں درست کرنا چاہا جب سے بنگالہ نہیں گیا، دہلی میں قاسم علی کی جگہ غالباً مقرر کیا گیا ہے بہت ہی جھوٹا شخص ہے۔

خاص حیدرآباد کے مبلغین

۱	محمد سعید قادیانی	بی. بی بازار متصل تالاب میر جملہ حیدرآباد دکن
۲	حافظ محمد اسحاق قادیانی	
۳	بشارت احمد قادیانی	جس کا نام سابق بشارت علی تھا مع خاندان کے مبلغ عقائد قادیانی ہے۔
۴	علاؤالدین قادیانی	سکندرآباد میوہ فروش اس کی زیادہ حالت نہیں معلوم۔
۵	عبدالقادر قادیانی	کتب فروش ایضاً
۶	شیخ حسین قادیانی	یادگیر ایضاً
۷	عبداللہ قادیانی	ان کی زیادہ حالت نہیں معلوم مگر مسلمانوں کو بہت ضرور ہے کہ ان سب کی حالت معلوم کر کے ان سب سے نہایت پرہیز کریں اور سانپ اور بچھو سے زیادہ ان کو موذی سمجھیں۔

یہ چند نام تو سرگروہوں کے ہیں، ان کے علاوہ جو سارے ہندوستان میں گمراہ کرنے والے پھرتے ہیں ان کا شمار معلوم ہونا مشکل ہے بعض جگہ گھروں میں عورتیں بھی بہکاتی پھرتی ہیں اور ان کی تبلیغ کا ایک طریقہ اخبارات اور رسائل بھی ہیں اور ان کے شائع کرنے کے لئے بھی لوگ مقرر ہیں۔ اخبارات حسب ذیل ہیں:

(۱) نور، (۲) الحکم، (۳) الفاروق، (۴) الفضل، (۵) پیغام صلح، (۶) اشاعت اسلام اردو ترجمہ اسلام ریویو اینڈ مسلم انڈیا، (۷) تشحیذ الاذہان۔ یہ سات اخباران کے بہت کثرت سے شائع ہوتے ہیں اور تین رسالے بالفعل شائع ہوئے ہیں۔ (۱) نبی[1] کی پہچان، (۲) پیغام[2] حق، (۳) ظہور المہدی۔ اس پر بھی نظر کیجئے اور ہوش کر کے دیکھئے کہ مرزائیوں کی طرف سے جو رسائل واشتہارات شائع ہوتے ہیں ان کی تعداد تو ہم بیان نہیں کر سکتے۔ مگر مرزا کی زندگی میں جو اس کے رسائل، اشتہارات واخبارات کے شائع ہونے کی تعداد اس کے خاص مرید ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب ساٹھ ہزار ماہوار لکھتے ہیں:

[1] اس کا جواب مولوی عبدالشکور صاحب مدظلہم نے لکھا ہے، اس کا نام ہے: ''صداقت کا نشان''

[2] اب مرزائی اس قسم کے رسالوں کی اشاعت اہل فن میں نہیں کرتے بلکہ چھپاتے ہیں، اتفاقیہ ایک شخص کے ہاتھ میں دیکھا گیا۔

مرزائیوں کے اشتہارات ورسائل کی ماہواری شیوع کی تعداد

چنانچہ (الذکر الحکیم نمبر۶ ص۳۲) میں مرزا کی کوشش کے بیان میں لکھتے ہیں کہ: ’’دجالیت کی حمایت میں ساٹھ ہزار اخبار، اشتہارات اور رسائل ماہوار شائع ہوتے ہیں اور ایک دو لاکھ کے قریب دجالی گرگے یا ایجنٹ ذریۃ شیطان کی طرح جابجا پھیلے ہوئے ہیں۔‘‘

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب بیس برس تک مرزا قادیانی کے مرید رہ کر اپنا مال وجان ان پر قربان کرتے رہے ہیں۔ مگر چونکہ ان کے قلب میں حق طلبی اور سچائی تھی اس وجہ سے آخر میں ان کی حالت کا خوب امتحان کر کے ان سے علیحدہ ہوئے ہیں اور متعدد رسالے ان کی رد میں لکھے ہیں۔ چونکہ ان کی حالت سے پورے واقف ہیں اس لئے ان کا بیان بہت فصیح ہے۔ اب اس کوشش کو ملاحظہ کر کے ہمارے بھائی کچھ تو غیرت کریں اور اپنے پاک مذہب کی حمایت میں مستعد ہو جائیں اور اس پر غور کریں کہ اس میں جانی کوشش اور محنت کے علاوہ ان رسالوں اور اخباروں کے چھپوانے اور شائع کرنے میں کس قدر صرف ہوتا ہوگا۔ یہ سب ان کے مریدین دیتے تھے۔ خاص مطبع کا چندہ علیحدہ لیا جاتا تھا، اب بھی وہی حال ہے۔

علماء اور امراء سے خاص گزارش

اب ہمارے بزرگ علماء اور امراء اور عام اہل اسلام فرمائیں کہ ہماری طرف سے ان کے جواب میں کتنے رسالے جاری ہیں اور کس کو خیال ہے کہ جو رسالہ گمراہی کی تائید میں شائع ہوا، اس کا جواب دیا جائے اور اس کے مؤلف کی غلطیاں اور کذب بیانیاں بیان کی جائیں اور انہیں مشتہر کیا جائے تاکہ ہمارے ناواقف بھائی گمراہی سے بچیں۔ اس کا جواب نہایت افسوس کے ساتھ یہی دیا جائے گا کہ کوئی اخبار یا رسالہ کسی قسم کا جاری نہیں ہے۔ بجز ایک نہایت چھوٹے رسالے کے جو انجمن تائید اسلام لاہور سے ماہوار نکلتا ہے اور وہ بھی غالباً صرف منشی پیر بخش صاحب کی توجہ خاص کا نتیجہ ہے۔ باوجودیکہ ہماری جماعت کے مقابلہ میں ان کی کوئی ہستی نہیں ہے۔ ایک رسالہ النجم لکھنؤ سے مولانا عبدالشکور صاحب شائع کرتے تھے۔ مگر مسلمان اس کی خریداری پر بھی توجہ نہیں کرتے۔ اس لئے وہ بھی بند ہے باوجودیکہ ہماری جماعت بفضلہ تعالیٰ ایسی کثیر تعداد ہے کہ اگر کچھ بھی توجہ کرے تو ایسا انتظام ہوسکتا ہے

کہ دنیا سے ان کی بیخ وبنیاد اکھڑ جائے اور اس دجالی فتنہ کے افشائے راز میں اس قدر اخبار ورسائل شائع ہوں کہ سارے دجالی اس سے دب کر فناء ہوجائے اور صداقت وراستی کے مبلغین ان کی گمراہی کو ساری دنیا پر آفتاب کی طرح روشن کر کے دکھا دیں اور پھر کوئی ان کے فریب میں نہ آئے۔

اے بھائیو! ہوشیار ہو جاؤ اپنے مقدس مذہب کی حمایت کرو اور جو کچھ میں نے آپ سے عرض کیا ہے اپنی طرف سے ہرگز نہیں کہا۔ بلکہ شیخ الاسلام والمسلمین مجدد وقت حضرت قبلہ عالم مونگیری بھی یہی فرما رہے ہیں۔ خدا کے اس عظیم الشان کار خیر میں ان کی مدد کرو اور اس گمراہی کے مٹانے میں ہر طرح متوجہ ہو جاؤ اور اپنی آخرت کے لئے پورا سامان مہیا کرلو۔ اب میں بعض ان رسائل کی فہرست بھی لکھتا ہوں جو اس دجالی فتنہ کے روکنے اور دفع کرنے کے لئے حضرت ممدوح کی طرف سے لکھے گئے ہیں۔

کتب مفصلہ ذیل قدیم عیسائی اور جدید مسیحی (یعنی قادیانی) کے رد میں نہایت عمدہ اور مفید ہیں ہر مسلمان کو انہیں اپنے پاس رکھنا چاہئے۔ یہ رسالے شہر مونگیر محلّہ مخصوص مولوی سید محمد اسحاق صاحب اور انجمن اسلامیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتے ہیں۔

فہرست رسائل

۱...... پیغام محمدی: اس میں پادری صفدر علی کے نیاز نامہ اور ٹھاکرداس کے رسالہ عدم ضرورت قرآن کا جواب بے نظیر طریقے سے دیا ہے اور خوبی تعلیم اسلام سے نبوت جناب رسول اللہ ﷺ کی ثابت کی ہے۔

۲...... دفع التلبیسات: اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کے حالات سے آپ کی نبوت ثابت کی ہے اور محققین عیسائیوں کے اقوال جناب رسول اللہ ﷺ کی مدح میں نقل کئے ہیں۔

۳...... ترانہ حجازی: اس میں بھی جناب رسول اللہ ﷺ کی نبوت ثابت کی ہے اور پادری عماد الدین کے سوالوں کا جواب دیا ہے۔

۴...... آئینہ اسلام: اس میں تعلیم اسلام کی عمدگی دکھا کر اسلام کی حقانیت ثابت کی ہے۔ یہ دونوں رسالے پہلے چھپے تھے اب نہیں رہے۔

۵...... فیصلہ آسمانی حصہ اوّل: اس میں مرزا کی اس پیشین گوئی کا غلط ہونا بیان کیا ہے جسے انہوں نے اپنا نہایت ہی عظیم الشان معجزہ کہا تھا اور ان کی ایسی حالت دکھائی ہے جو کسی ادنیٰ بزرگ کی بھی نہیں ہوسکتی، نبی کی تو بڑی شان ہے۔

۶...... فیصلہ آسمانی حصہ دوم: اس میں پہلے یہ دکھایا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے پختہ اقراروں سے جھوٹے ہیں۔ اب کسی دلیل کی حاجت نہیں ہے۔ پھر ان کا دعویٰ آیات قرآنی سے غلط ثابت کیا ہے اور قطع وتین کی بحث نہایت عمدگی سے کی ہے۔

۷...... فیصلہ آسمانی حصہ سوم: اس میں مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے ثابت کیا ہے پھر ان کی پیشین گوئیوں کا جھوٹا ہونا دکھا کر آیات قرآنیہ سے جھوٹا ہونا دوسرے طریقہ سے ثابت کیا ہے خلف فی الوعید کی بے نظیر بحث اس میں لکھی گئی ہے اور مرزا کے اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح کے معجزہ ہونے پر قابل دید اعتراض کیا گیا ہے۔

۸...... شہادت آسمانی: اس میں مرزا قادیانی کے آسمانی شہادت کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔

۹...... دوسری شہادت آسمانی: اس میں بھی وہی مضمون ہے مگر نہایت مفصل ووضاحت سے ثابت کیا ہے کہ ۱۳۱۲ھ میں جو گہنوں کا اجتماع رمضان میں ہوا، یہ امام مہدی کا نشان نہیں تھا۔ اس بیان میں مرزا قادیانی کے جھوٹ اور فریب دکھائے ہیں۔

۱۰...... حقیقۃ المسیح: اس میں یہ دکھایا ہے کہ مسیح موعود کی جو علامتیں صحیح حدیث میں آئی ہیں وہ مرزا قادیانی میں نہیں پائی گئیں بلکہ وہ اپنے پختہ اقراروں سے جھوٹے ثابت ہوئے اور بجائے اسلام پھیلانے کے ساری دنیا میں پھیلایا۔

۱۱...... معیار المسیح: اس میں مرزا کی دلیلوں کا غلط ہونا ثابت کر کے ان کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔

۱۲...... تنزیہ ربانی: مرزائی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی کرتا ہے اور اپنا پختہ عہد بھی بعض وقت توڑ دیتا ہے۔ اس کا رد اس رسالہ میں کیا گیا ہے اور آیات قرآنی سے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔

۱۳...... معیار صداقت: اس میں وہی مضمون ہے جو تنزیہ ربانی میں ہے مگر دوسرے طریقے سے۔

۱۴...... ہدیہ عثمانیہ حصہ اوّل: اس میں نہایت خوبی سے مرزا کا اور ان کے خاص مرید خواجہ کمال کا صریح جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔

۱۵...... ہدیہ عثمانیہ حصہ دوم: اس میں اور باتوں کے علاوہ بعض صلحا اور سابقہ احمدی کے عبرت ناک خواب ہیں جن سے مرزا کی حالت معلوم ہوتی ہے اور ان طالبین حق کا ذکر ہے جو مذہب قادیانی سے تائب ہوئے ہیں۔

۱۶...... جواب حقانی ملقب بہ آئینہ صداقت: اس میں اسرار نہانی کا جواب ہے اور نہایت عمدگی اور شائستگی سے مرزا کے اقوال سے مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔

۱۷...... دوستانہ نصیحت: اس میں مولوی علاؤالدین صاحب وکیل بھاگل پور نے اپنے ایک مرزائی دوست کو نصیحت کی ہے اور مرزا کے اقرار سے انہیں جھوٹا ثابت کیا ہے۔

۱۸...... حق نما: اس میں اس مناظرہ کی کیفیت ہے جو مرزا قادیانی نے بڑے دعوے سے پیر مہر علی شاہ صاحب سے لاہور میں کرنا چاہا تھا اور تاریخ معینہ پر پیر صاحب آئے اور مرزا قادیانی نہ آئے۔ اس کے تمہید میں نہایت خوبی سے مرزا کے جھوٹ دکھائے ہیں اور ان کے دعویٰ کا غلط ہونا ثابت کیا ہے، اس کے نسخے بہت کم رہ گئے ہیں۔

۱۹...... حدیبیہ والی پیشین گوئی کی صداقت اور مرزائی منہاج نبوت کی تغلیظ: مرزا کی پیشین گوئیاں جب غلط ہوئیں تو اس نے عوام کے فریب دینے کو یہ جواب تراشا ہے، اس رسالہ میں محققانہ طور سے اس منہاج کا غلط ہونا ثابت کیا ہے اور مذکورہ پیشین گوئی کی صحت ثابت کی ہے، مگر اب تک طبع نہیں ہوا۔

۲۰...... صحیفہ رحمانیہ نمبر۱،۲،۳: اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کا خاتم النّبیین ہونا اور آپ کے بعد تیس جھوٹے مدعیوں کا ہونا بیان اور مرزا قادیانی کے چھ جھوٹ نہایت واضح طور سے دکھائے ہیں اور جناب مولانا مفتی عبداللطیف صاحب رحمانی کا چیلنج مناظرہ ہے، مولوی عبدالماجد مرزائی ہے۔

۲۱...... صحیفہ رحمانیہ نمبر۴: اس میں خواجہ کمال کی لندنی کارروائی مذکور ہے۔

۲۲...... صحیفہ رحمانیہ نمبر۵: ایک قادیانی کی تحریر کا جواب ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ثبوت ہے۔

۲۳...... دعویٰ نبوت (مرزا): اس میں مرزا کے دعویٰ نبوت کا ثبوت ان کے اقوال سے دے کر قرآن وحدیث سے ان کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔

۲۴...... رسالہ عبرت خیز: اس میں گزشتہ واقعات سے ثابت کیا ہے کہ دنیاوی کامیابی صداقت کی دلیل نہیں ہے۔

۲۵...... رسالہ عبرت خیز نمبر۱۰: مرزا کی نبوت ورسالت کی بحث میں مولوی عبدالماجد مرزائی کے چند سطروں میں عظیم الشان غلطیاں اس میں دکھائی ہیں۔

۲۶...... رسالہ عبرت خیز نمبر۱۱، ۱۲: اس میں بھی مولوی عبدالماجد کی غلطیاں اور بددیانتیاں دکھائی ہیں۔

۲۷...... رسالہ عبرت خیز نمبر۱۳: اس میں ایک نہایت لائق تعلیم یافتہ کی تحریر ہے جس نے مرزا کا جھوٹا ہونا لاجواب طریقے سے ثابت کیا ہے۔

۲۸...... محکمات ربّانی: اس میں مولوی عبدالماجد پروفیسر کالج بھاگل پور کی غلطیاں اور بددیانتی ثابت کر کے مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔

۲۹...... انوار ایمانی: ایضاً ایضاً

۳۰...... اغلاط ماجدیہ: اس میں مولوی عبدالماجد کے رسالہ القائے شیطانی کے ۲ صفحوں میں ۳۲ غلطیاں دکھائی ہیں۔

۳۱...... ابطال اعجاز مرزا حصہ اوّل: اس میں مرزا کے قصیدہ اعجازیہ کے اغلاط دکھائے ہیں اور اس کے اعجاز کو باطل کیا ہے۔

۳۲...... قصیدہ مرزائیہ کا جواب: یہ پانچ سو چھیاسی اشعار کا ایک لاجواب قابل دید عربی قصیدہ ہے، مرزا کے قصیدہ اعجازیہ کے جواب میں اور قصیدہ سے پہلے تمہید ہے جس میں مرزا کے جھوٹ بھی دکھائے ہیں۔

۳۳...... تذکرہ یونس علیہ السلام: مرزا نے اپنی جھوٹی پیشین گوئیوں کے جواب میں اکثر لکھا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی بھی پوری نہیں ہوئی تھی۔ اس رسالہ میں دکھایا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے کوئی ایسی پیشین گوئی نہیں کی جو پوری نہ ہوئی ہو۔

۳۴...... __مسیح کاذب:__ جس میں مرزا کی چوبیس پیشین گوئیاں جھوٹی ثابت کی گئی ہیں۔

۳۵...... __تنبیہ قادیانی:__ مفتی صادق مرزائی قادیانی کے مضمون اخبار احمدیہ کا جواب دندان شکن قابل ملاحظہ ہے۔

۳۶...... __تائید ربانی:__ ملک عبدالرحمٰن منصور مرزائی کے رسالہ کا رد قابل دید ہے۔

۳۷...... __النجم الثاقب:__ اس میں مرزا کے بہت سے الہامات کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔

۳۸...... __دعاء مرزا:__ اس میں ایک قادیانی کی تحریر کا جواب دیا ہے اور مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔

۳۹...... __رسالہ حفاظت ایمان:__ اس میں رد قادیانی کے رسالوں کی فہرست ہے اور مختصر مضمون بھی۔ خصوصاً اس کا جواب ہے کہ جب کسی مرزائی سے گفتگو کے لئے کہا جائے تو پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات وممات کو پیش کرتے ہیں۔ مختصر یہ کہ جب ہم نے نہایت پختہ دلیلوں سے مرزا کا کاذب ہونا ثابت کر دیا تو اب دوسری بحث کی حاجت نہیں۔

۴۰...... __صوائق ربانی:__ اس میں پرزور تقریر خلیل محمد مرزائی کے رسالہ برق آسمانی کا جواب دیا ہے اور مرید اور پیر دونوں کو جھوٹا ثابت کیا ہے۔ اب تک طبع نہیں ہوا۔

۴۱...... __آئینہ قادیانی:__ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی بانی مذہب جدید کے چند اقوال دکھا کر ان کی سچی حالت دکھائی گئی ہے۔

۴۲...... __حق طلب کی سچی فریاد:__ اس میں خود ایک مرزائی نے مرزا قادیانی پر سخت اعتراضات کئے ہیں۔

۴۳...... __حیات مسیح علیہ السلام:__ یہ بے نظیر رسالہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حیات کے ثبوت میں ہے اور قرآن وحدیث سے اور نیز مرزا کے مسلمات سے اس دعوے کو ثابت کیا ہے۔ مگر عجیب وغریب تحقیق سے لکھا گیا ہے اس بحث میں اور علما نے بھی رسالے لکھے ہیں مگر اس کی تقریر نہایت قابل دید ہے۔

۴۴...... __صداقت کا نشان:__ یہ رسالہ نبی کی پہچان کا جواب ہے اور مؤلف رسالہ کی کمال نادانی ثابت کر کے مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔

یہ سب رسالے تو صوبہ بہار کے شہر مونگیر کی خانقاہ رحمانیہ سے شائع ہوئے ہیں۔
یہ وہ رسالے ہیں جن کے بار بار طبع ہونے اور مشتہر کرنے کی ضرورت ہے اور اس کی کوئی سبیل نہیں ہوسکتی۔ بجز اس کے کہ عالی ہمت مسلمان اور بالخصوص معززین روسائے دکن ہمت فرمائیں یا ہمارے سرکار عالی توجہ دلائیں کہ وہ اپنی فیاضی سے اس عظیم الشان دینی کام کو سرانجام دیں اور اپنے کمال مہربانی سے اور مسلمانوں کو سبکدوش فرمائیں۔ اس سے پہلے اور علماء نے بھی مرزا قادیانی کا ناطقہ ہر طرح بند کیا ہے۔ مگر مرزا نے اس قول پر پورا عمل کیا کہ ''بے حیا باش ہر چہ خواہی کن'' اور سمجھ لیا کہ دنیا میں بہت جاہل کندہ ناتراش اور ناواقف اور بندہ درہم ودینار بھی ہیں، ان میں سے کوئی تو سنے گا اور ہمارے دام میں پھنسے گا۔ آخر ایسا ہی ہوا اور بہت ناواقف مسلمان فریب میں آئے اور حقیقی اسلام سے برگشتہ ہوئے اور اگر اور رسالوں کے نام معلوم کرنا ہے تو ردقادیانی کے رسالوں کی فہرست میں ایک خاص رسالہ ہے جس کا نام ''حفاظت ایمان'' ہے۔ اس میں دیکھنا چاہئے۔ البتہ بعض علمائے شیعہ نے بھی مرزا قادیانی کی خوب خبر لی ہے اور مرزا ان کے جواب سے بھی عاجز رہے ہیں۔ ان کا ذکر اس رسالہ میں نہیں ہے۔ وہ رسائل یہ ہیں:

بعض علمائے شیعہ کے رسائل

(۱) غایۃ المقصود، یہ کتاب چار جلدوں میں ہے ہر ایک کی قیمت ایک روپیہ ہے۔
(۲) تبصرۃ العقلاء، (۳) حجت شاہدہ، (۴) وسیلۃ المبتلا، (۵) شہادت قرآنی برکذب کرشن قادیانی، (۶) اعجاز المسیح پر ریویو سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں جو مرزا قادیانی نے فصاحت وبلاغت کا اعجاز دکھایا ہے، اس کی غلطیاں اس ریویو میں دکھائی ہیں۔

بھائیو! یہ رسالے لکھے گئے اور علمائے اسلام نے حمایت اسلام اپنا کام پورا کردیا مگر یہ بتائیے کہ یہ مشتہر کس طرح ہوں، تمام دنیا میں اور بالخصوص ہندوستان کے شہر وقصبات میں انہیں کون پہنچائے اور ہر خاص وعام کے علم کا کیا ذریعہ ہے جس سے سب جان سکیں کہ قادیانی بھی ہمارا ایک دشمن ایمان ہے، اس سے بچنے کا سامان کرنا چاہئے اور جن رسالوں

میں اس دجال کی حالت بیان ہوئی ہے انہیں خرید کر حرز جان بنانا چاہئے۔ کیونکہ یہ دشمن ایمان تو غالباً ہندوستان کے سارے شہروں میں بہکاتے پھرتے ہیں، اسی طرح ان کے خیرخواہ بھی ہر جگہ موجود ہیں اور یہ کتابیں بھی ان کے پاس رہیں اور مسلمانوں کو دی جائیں اور انہیں دیکھنے کی ترغیب دی جائے تاکہ ناواقف بھکنے نہ پائیں۔ یہ نہیں ہوسکتا بغیر اس کے کہ اسلامی انجمنیں ان رسالوں کو طبع کرائیں اور بار بار طبع کرائیں اور سندھی زبان اور بنگلہ زبان اور انگریزی زبان اور گجراتی زبان میں غرض کہ مختلف زبانوں میں ان رسالوں کے مطالب طبع کرائیں اور مبلغین رکھ کر یہ کام ان سے لیں اور مبلغین ایسے خداترس ہوں کہ جوش دلی سے اس کام کو کریں۔ مگر ہندوستان میں کسی انجمن کو یہ کام کرتے دیکھا سنا نہیں گیا۔ ہر ایک انجمن نے جو اپنا خیال جما لیا ہے وہی کرتی ہے۔ اس عظیم الشان فتنہ کی طرف نہ کسی سیکرٹری انجمن کی توجہ ہے نہ کسی مہتمم مدرسہ کو خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری انجمن سے اور ہمارے ملک کے بادشاہ رعایا پرور حامی اسلام سے اس عظیم الشان کام کا انجام عمدگی سے کرائے اور حمایت اسلام کا یہ حصہ اس اسلامی ریاست کے نام رہے اور یہاں کے معززین کو اس خدمت دینی کا فخر حاصل ہو۔ وماذلک علی اللہ بعزیز!

کتب مفصلہ ذیل اشاعت الاسلام مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتی ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	کیفیت
۱	مقاصد اسلام جلد ۷	اس کا مضمون نام سے ظاہر ہے۔
۲	انوار احمدی	ایضاً
۳	افادۃ الافہام	یہ نادر کتاب مرزا کی مایہ فخر کتاب ازالۃ الاوہام کا کامل جواب ہے، دو جلدوں میں ہے۔
۴	انوار الحق	اس میں حسن علی بھاگلپوری مرزائی کے رسالہ کا جواب ہے۔

المشتہر: خاکسار محمد عبدالغفار خان

فیض منزل رزیڈنسی بازار حیدرآباد دکن

☆☆☆

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

اشتہار

مرزا محمود کی تشریف آوری
اور
اُن کے ابّا جان کا دعویٰ نبوت

مولانا عبداللطیف رحمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ سنا جاتا ہے کہ مرزائیوں کے سرتاج صوبہ بہار کے اس شہر میں آنے والے ہیں جس میں گمراہی کی شب دیجور نے اپنی آمد شروع کر دی تھی۔ عام تاریکی کے آثار نمود ہورہے تھے، بعض چشم بینا بھی خیرہ ہونے لگیں تھیں۔ مگر الحمدللہ! کہ وہیں یک بارگی آفتاب ہدایت اپنی شعائیں ڈالنے لگا اور چشم بینا کو نور ہدایت اور گمراہی کی تاریکی نظر آنے لگی۔ شپرہ چشم اس کی روشنی کی تاب نہ لاکر تاریکی میں چھپنے لگی۔ ایسے شہر میں خلیفہ مسیح قادیاں کے آنے کی خبر تعجب سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ نور وظلمت دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہوتے۔ مگر ممکن ہے کہ یہ بھی کوئی اعجاز ہو، مجھے ان کے آنے کی بڑی خواہش ہے۔ کیونکہ یہاں پر مرزا قادیانی پر جو اعتراضات کئے گئے اور ان کی مصنوعی نبوت کا خاکہ اڑایا گیا اور پچیس تیس رسالے مشتہر کئے گئے لیکن ان میں سے ایک رسالہ کے جواب میں بھی پنجاب کے قادیانی قلم نہیں اٹھا سکے۔ البتہ یہیں کے دو صاحبوں نے کچھ جرأت کی۔ ان میں سے ایک صاحب چونکہ علم سے بے بہرہ ہیں اس لئے ان کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی گئی، محض ان کے رسالہ کا جواب لکھ دیا گیا۔

دوسرے بھاگل پوری صاحب اپنے آپ کو بڑا مولوی خیال کرتے ہیں، ان کی نسبت متعدد رسالے لکھے گئے ہیں۔ میں نے بہت خواہش کی کہ وہ خاص جلسہ میں یا عام میں جس طرح چاہیں مناظرہ کرلیں۔ فیصلہ آسمانی کے مضامین عالیہ کی حقانیت اور سچائی ثابت کرنے کے لئے میں حاضر ہوں۔ مگر وہ کسی طرح سامنے نہ آئے۔ اب اگر ان کے مرشد کے خلیفہ یہاں آجائیں تو مجھے اس کے اپیل کرنے کا عمدہ موقع ملے گا اور حق وباطل کا فیصلہ عام مخلوق کے روبرو ہو جائے گا۔ میں اس وقت ان کی اور غلط باتوں کو پیش نہ کروں گا، صرف ان کے دعویٰ نبوت پر گفتگو کروں گا کیونکہ اب تک پورے طور پر اس دعوے پر بحث نہیں ہوئی ہے۔

ان کی خیرخواہی اس کو چاہتی ہے کہ اجمالی طور پر اس کا نمونہ پیش کروں تاکہ خلیفہ صاحب تیار ہوکر آئیں اور ان کے معاون بھی اس بحث کو اچھی طرح دیکھ کر تیار رہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی ایک پختہ دلیل یہ بھی ہے کہ انہیں نبوت کا دعویٰ ہے

اور وہ اپنے آپ کو مستقل نبی صاحب شریعت سمجھتے ہیں اور نہایت صفائی سے بعض عظیم المرتبہ انبیاء سے اپنے آپ کو بہت افضل کہتے ہیں اور اپنے نہ ماننے والے کو کافر کہتے ہیں۔

اس وقت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید سے اور صحیح حدیثوں[1] سے ثابت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ یقیناً جھوٹا ہے۔ اس کے جھوٹا ہونے میں کسی مسلمان کو شک نہیں ہوسکتا۔ ان کے اس دعویٰ سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو آیت قرآنی ''ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین (الاحزاب:۴۰)'' سے دلی انکار ہے۔ مگر چونکہ جانتے ہیں کہ ہمارے دعویٰ کو صرف مسلمانوں ہی نے ماناہے کوئی ہندو، کوئی آریہ کوئی عیسائی ان پر ایمان نہیں لایا۔ اس لئے صاف انکار تو نہیں کرتے بلکہ صاف طور سے نبوت تشریعی کا دعویٰ کر کے کہتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ عوام کے دھوکہ دینے کی غرض سے ایسی باتیں بناتے ہیں جن کا ثبوت نہ قرآن مجید سے ہے نہ حدیث سے۔ آیت مذکورہ سے قطعی طور سے ثابت ہے کہ شریعت محمدیہ ﷺ کی رو سے جسے نبی کہا جائے اور قرآن وحدیث میں جس کو رسول یا نبی کہا ہے، ان سب کے آپ خاتم ہیں۔ یعنی سب کے آخر میں آنے والے۔ کیونکہ خاتم النّبیین کے معنی لغت اور محاورہ عرب میں آخر النّبیین کے ہیں یعنی تمام انبیاء اور ہر قسم کے نبیوں کے بعد آنے والے[2] پھر آپ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا آنے والا نہیں۔

۱؎ ان حدیثوں کی صحت اگرچہ مسلمانوں خصوصاً محدثین کے یہاں تو اعلیٰ مرتبہ کی ہے لیکن مرزا قادیانی اور قادیانیوں کو بھی اس کی صحت میں کسی قسم کے کلام کا موقع نہیں ہے۔ وہ ان حدیثوں کو صحیح تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے وجود کی وجہ سے معائنہ اور مشاہدہ نے اس کی صحت ثابت کردی ہے۔ حالانکہ محدثین کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے بلکہ موضوع ہے۔ جو حدیث صحت معیار محدثین پر بھی ہو اور مشاہدہ اور معائنہ سے بھی اس کی صحت ہو تو وہ اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے۔

۲؎ اور قرآن مجید کے بیان کا قرینہ بھی اسی کا شاہد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شروع قرآن مجید سے اکیس پارہ تک بہت سے انبیاء تشریعی اور غیر تشریعی امتی وغیر امتی کا ذکر کر کے بائیسویں پارہ میں یہ آیت نازل کی اور جناب رسول اللہ ﷺ کی ایک خاص صفت خاتم النّبیین ہونے کی بیان فرمائی۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

لسان العرب جو عربی لغت کی نہایت مستند کتاب ہے اور اس وقت عرب میں اس کا نہایت اعتبار رہے۔ اس میں لکھا ہے: ’’ختام الوادی افصاہ وختام القوم وخاتمھم وخاتمھم آخرھم. وفی التنزیل العزیز ما کان محمد ابا احدمن رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین ای آخرھم‘‘ یعنی عرب اپنی بول چال میں جو ختام الوادی کہتے ہیں، اس کے معنی ہیں اس میدان کی انتہاء یعنی جس مقام پر میدان کی انتہاء ہوتی ہے اسے ختام کہتے ہیں اسی طرح جب اہل عرب لفظ ختام کو یا خاتِم کو یا خاتَم کو قوم کی طرف مضاف کرتے ہیں اور خاتِم القوم یا خاتَم القوم کہتے ہیں تو اس کے معنی آخر قوم کے ہوتے ہیں یعنی جسے خاتم القوم کہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ ساری قوم کا آخر۔ مطلب یہ ہوا کہ مثلاً

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اس میں النّبیین جمع ہے اور اس پر الف لام استغراق کا ہے جس سے اشارہ ان تمام انبیاء کی طرف ہے جن کا ذکر اس سے پہلے ہولیا ہے اور خاتم کا لفظ جب النّبیین کی طرف مضاف کیا گیا تو محاورہ عرب کے لحاظ سے اس کے معنی آخر النّبیین کے ہوئے۔ اب خاتم کے معنی مہر کے لینا یا یہ کہنا کہ آپ تشریعی انبیاء کے خاتم ہیں۔ صحیح نہیں ہے کیونکہ لغت سے اور بیان مذکور سے نہایت ظاہر ہے کہ جتنے انبیاء تشریعی اور غیر تشریعی کا ذکر اس آیت میں پہلے ہولیا ہے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام اور ان کے بعد والے سب کے آخر میں آپ آنے والے ہیں۔ جس طرح سورج تمام تاروں کی روشنی کے بعد سب کے آخر میں صبح کو نکلتا ہے اور بے شمار تاروں کی روشنی چھپ جاتی ہے اور ایک سورج کی روشنی ان بے شمار تاروں کی روشنی سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ حضرت سرور عالم ﷺ کا آفتاب نبوت اس لئے آخر میں چمکا تاکہ معلوم کرنے والے خوب جان لیں کہ آپ کا وہ مرتبہ عالی ہے کہ آپ کے فیوضات اور انوار نبوت کے بعد کسی کا چراغ نہیں جل سکتا۔ تمام انبیاء مثل تاروں کے ہیں اور آپ مثل آفتاب کے ہیں۔ قیامت تک آپ کی نبوت کی روشنی چمکتی رہے گی اور جس طرح سورج غروب ہوتے ہی دن کا خاتمہ ہوجاتا ہے اسی طرح آپ کی نبوت کے ختم ہوتے ہی دنیا کا خاتمہ ہوجائے گا۔ آپ کی نبوت کے زمانہ میں کوئی نبی کسی طرح کا نہیں آئے گا اور بمقتضائے العلماء ورثۃ الانبیاء کے علماء وہی کام کریں گے جو انبیاء بنی اسرائیل کرتے تھے۔

ایک قوم کے آدمی یکے بعد دیگرے آئے سب کے آخر میں جو آیا اسے خاتم القوم[۱] کہیں گے۔اس بیان کے بعد صاحب لسان قرآن مجید کی مشہورہ آیت:''**ما کان محمدٌ...... الخ**''نقل کر کے خاتم النّبیین کے معنی آخرہم کے بیان کرتے ہیں۔ یہ معنی اگرچہ پہلے بیان سے معلوم ہوگئے تھے۔مگر بالتخصیص آیت کو نقل کر کے اس کے وہ معنی بیان کرنا جو بیان سابق سے سمجھے جاتے ہیں۔اسی غرض سے ہوتا ہے کہ صاحب کتاب محققین کی طے شدہ بات کو بیان کرتا ہے تا کہ کوئی ناواقف دوسرے معنی نہ لے اور اگر کوئی گمراہ دوسرا معنی لے تو اسے الزام دیا جاسکے۔یعنی خاتم کے معنی آخر کے ہیں،تمام محققین اہل لغت یہی معنی بیان کرتے ہیں۔

چنانچہ قاموس اور اس کی شرح تاج العروس میں ہے:''**الخاتم من کل شئ عاقبةً وآخرة والخاتم آخرالقوم کالخاتَم ومنه قوله تعالٰی وخاتِم النبیین ای آخرهم**''یعنی ہر شئے کے انجام کو خاتم کہتے ہیں۔اسی طرح خاتَم اور خاتِم آخرقوم کو کہتے ہیں اور قرآن مجید میں جو خاتم النّبیین ہے،اس کے معنی آخرالنّبیین کے ہیں اور یہی بات مختارالصحاح سے ظاہر ہے۔اب قادیانی مولوی ان کتابوں کی صراحت کو دیکھیں کہ کس صفائی سے خاتم النّبیین کے معنی آخرالنّبیین کے بیان کئے ہیں اور خاص قرآن مجید کے الفاظ نقل کر کے وہی معنی بیان کر دیئے جو ہم بیان کرتے ہیں۔اگر انہیں اس کا علم نہ تھا تو اب معلوم کر کے توبہ کریں اور یقین کرلیں کہ قرآن مجید سے جو رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی کا ہونا ثابت کیا جاتا ہے وہ محض ان کی جہالت یا ابلہ فریبی ہے۔کوئی مرزائی قیامت تک اسے ثابت نہیں کرسکتا۔عوام کے بہکانے کے لئے کچھ کہہ دینا اور بات ہے۔یہ آیت باتفاق امت محمدیہ ثابت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا جو دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

[۱] اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے ختام اور خاتم جب کسی ایسی چیز کی طرف مضاف ہو جس میں وسعت ہو تو اس کی وسعت ختم ہوتی ہے اس جگہ کو خاتم کہتے ہیں اور جب لفظ خاتم ایسے لفظ کی طرف مضاف ہو جس کے بہت سے افراد ہیں،مثلاً لفظ قوم ہے اور خاتم القوم کہیں تو اس کے یہی معنی ہیں کہ ساری قوم کا آخر،اسی طرح جب اس لفظ کو النّبیین کی طرف مضاف کریں گے تو اس کے معنی آخرالنّبیین کے ہوں گے۔

قاسم علی نے ایک رسالہ لکھا تھا اور اس کے جواب کے لئے ہزار روپیہ کا اشتہار دیا تھا اور اپنے پیر کی سنت ادا کی تھی۔ مگر لاہور میں منشی پیر بخش صاحب نے اس کا جواب دیا اور اعلان دیا کہ ہم نے تمہارے رسالہ کا جواب لکھا ہے جلسہ کرو اور ہمارے رسالہ کو قوم کے سامنے معائنہ کر کے اپنے اشتہار کے بموجب روپیہ دو یا ہمارے جواب کو غلط ثابت کرو۔ مگر پھر کیا مجال تھی کہ سامنے آتے۔ دم بخود ہیں مگر حق بات کا اقرار نہیں کرتے۔

دوسرا جواب پٹنہ کے ایک عالم نے لکھا اور نہایت خوبی سے ثابت کر دیا کہ حضرت خاتم النّبیین کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ مگر تمام قادیانی خاموش ہیں، دم نہیں مار سکتے۔ جو امر کہ محاورہ عرب سے بیان کیا گیا کہ خاتم النّبیین کے معنی آخر النّبیین کے ہیں۔ یہی معنی تمام صحیح حدیثوں سے بھی ثابت ہوتے ہیں۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ جس قدر انبیاء بھیجے گئے وہ سب بمنزلہ مقدمۃ الجیش کے تھے اور آنحضرت ﷺ سلطان الانبیاء سرور عالم ہیں۔ آپ کے بعد کسی جدید نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ بلکہ یہ آپ کی شان رحمت کے بالکل خلاف ہے۔ علماء امت وہی کام کریں گے جو انبیاء بنی اسرائیل کرتے تھے۔ اس کی تفصیل فیصلہ آسمانی حصہ ۳ میں دیکھنا چاہئے۔ وہ حدیثیں جن سے آیت مذکور کی تفسیر اور مرزا قادیانی کا کاذب ہونا یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے یہ ہیں:

۱...... حدیث: ابن ماجہ امامہ باہلی سے دجال کے بیان میں ایک طویل حدیث مروی ہے اس میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد: ''انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم''

مطلب: یعنی رسول اللہ ﷺ اپنی امت سے خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم سب امتوں کے آخر میں ہو میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے۔ اے عزیز! دیکھو جس طرح لغت اور محاورہ عرب سے ثابت ہوا کہ خاتم النّبیین کے معنی آخر النّبیین کے ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے بھی ثابت ہو گیا کہ خاتم النّبیین کے معنی آخر النّبیین کے ہیں۔

۲...... حدیث: ''سیکون فی امتی کذّابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی اللّٰه وانا خاتم النبیین لانبی بعدی''یعنی میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے ہر ایک اپنے

آپ کو اللہ کا نبی سمجھے گا حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔یعنی میرے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہ ملے گا اور جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہوگا۔

اس مضمون کو امام بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث میں تأمل کرنے سے کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

۱...... یہ کہ حضور انور ﷺ پیشین گوئی فرماتے ہیں کہ میرے بعد میری امت میں جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوں گے۔

۲...... یہ کہ ان کے جھوٹے ہونے کی یہ علامت بیان فرمائی کہ امت محمدی ہونے کا دعویٰ کریں گے اور اپنے آپ کو امتی کہہ کر نبوت کے مدعی ہوں گے۔ یہ علامت مرزا قادیانی میں پورے طور سے پائی گئی۔اس لئے وہ جھوٹے مدعیوں میں ہوئے۔

۳...... ان کے جھوٹے ہونے کی یہ دلیل فرمائی:’’وانا خاتم النّبیین لانبی بعدی‘‘ یعنی وہ جھوٹے نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔میرا خاتم النّبیین ہونا ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔اس سے خاص طور سے اس مدعی کا جھوٹا ہونا ثابت ہوا جو اپنے آپ کو امتی کہہ کر نبوت کا دعویٰ کرے اور اپنے آپ کو امتی نبی کہے اور مرزا قادیانی نے ایسا ہی کیا اس لئے بموجب ارشاد جناب رسول اللہ ﷺ کے مرزا قادیانی جھوٹا ٹھہرا۔اس کا کوئی جواب نہیں ہوسکتا۔

۴...... نہایت صراحت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ لفظ خاتم النّبیین کے معنی فقط آخرالنّبیین کے ہیں۔جس طرح محاورہ عرب اور لغت سے پہلے ثابت کیا گیا کہ خاتم النّبیین کے معنی آخر النّبیین کے ہیں۔اسی طرح حدیث سے بھی نہایت صفائی سے یہ ثابت ہوا اور یہ معنی نہیں ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ انبیاء کی مہر ہیں یا زینت ہیں۔اس کی دو وجہیں ہیں۔ایک یہ کہ یہ جملہ ان مدعیوں کے جھوٹے ہونے کی دلیل میں بیان ہوا ہے۔اگر مہر کے معنی لئے جائیں تو ان مدعیوں کے جھوٹے ہونے کی یہ دلیل نہیں ہوسکتی۔یعنی پہلے یہ ارشاد ہوا کہ میری امت میں جھوٹے مدعی پیدا ہوں گے۔ پھر ان کی یہ حالت بیان فرمائی کہ ان میں ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔اس ارشاد کے بعد آپ فرماتے ہیں۔حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں میرے بعد کوئی

نبی نہیں ہے۔اس کا نہایت صاف مطلب یہی ہے کہ خدا نے مجھے خاتم النّبیین بنایا ہے میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔اس لئے تو ان کا دعویٰ نبوت کرنا ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

اب اگر خاتم النّبیین کے معنی مہر کے لئے جائیں تو کوئی مرزائی بتائے کہ حدیث کے کیا معنی ہوں گے۔مگر یہ یقینی بات ہے کہ اگر یہاں خاتم کے معنی مہر کے لئے جائیں تو یہ جملہ غلط ہو جائے گا بلکہ حدیث کے مطلب کو بگاڑ دے گا۔دوسرے یہ کہ خاتم النّبیین کے بعد جملہ ''لانبی بعدی'' کا اضافہ کیا گیا، جس سے نہایت واضح ہو گیا کہ: ''انا خاتم النبیین'' کے یہی معنی ہیں کہ میں آخر النّبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔اس لئے یہ بیان دو طریقوں سے ثابت کرتا ہے یہاں خاتم کے معنی مہر کے نہیں ہیں بلکہ آخر کے ہیں۔

پہلا طریقہ کہ جملہ ''انا خاتم النبیین'' مدعیان نبوت کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے یعنی وہ مدعی اس لئے جھوٹے ہوں گے کہ میں آخر النّبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔اس لئے اس کا یہ دعویٰ اس کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کے بعد ''لانبی بعدی'' کہہ کر اس کی شرح کر دی اور فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی کسی طرح کا نہیں ہے۔کیونکہ عربی دان واقف ہیں کہ یہاں لانفی جنس کا ہے اور لفظ نبی نکرہ ہے۔اس لئے ہر قسم کے نبی کی نفی ہو گئی۔

۵...... اس حدیث کے الفاظ اور معنی پر نظر کرنے کے بعد جب واقعات پر نظر کی جاتی ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد بعض نبوت تشریعی کے مدعی ہوئے، جیسے صالح بن طریف متقدمین میں اور بہاء الحق بابی متاخرین میں اور بعض غیر تشریعی نبوت کے جیسے ابوعیسیٰ وغیرہ ان سب کے جھوٹے ہونے کی آپ نے یہی دلیل بیان فرمائی کہ میں آخر النّبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے اس لئے وہ جھوٹے ہیں۔اس سے قطعی اور یقینی طور سے ثابت ہو گیا کہ آپ کے بعد تشریعی، غیر تشریعی، امتی، غیر امتی، ظلی، بروزی کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا۔کیونکہ خاتم کی اضافت نے اور ''لانبی بعدی'' کے لائے نفی جنس نے ہر قسم کے نبی کی نفی کر دی۔اس کو اہل علم خوب جان سکتے ہیں۔اس لئے ثابت ہوا کہ جو رسول خدا ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا۔خصوصاً جو امتی نبی ہونے کا مدعی

ہو، اس کا جھوٹا ہونا تو آفتاب نیمروز کی طرح اس حدیث سے روشن ہوگیا۔

۶...... اس حدیث سے آیت قرآنیہ: ’’**ولکن رسول اللہ و خاتم النّبیین**‘‘ کی تفسیر بھی پورے طور سے ہوگئی اور وحی خداوندی کی تفسیر صاحب وحی نے کردی اور وہ تفسیر بھی الہام خداوندی سے کی جس کا ذکر اوپر کیا گیا اور یہ تفسیر بالکل محاورہ عرب کے مطابق ہے۔ آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ مذکورہ حدیث میں جو تیس جھوٹے مدعیوں کے آنے کی خبر ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قیامت تک تیس ہی جھوٹے آئیں گے اور ان کے سوا اگر اور مدعی ہوں گے تو سچے ہوں گے یہ مطلب ہرگز نہیں ہے بلکہ غرض یہی ہے کہ میرے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے۔ اس کا اثبات بالمشافہہ کیا جائے گا اور آپ اور حاضرین جلسہ دیکھ لیں گے کہ الفاظ حدیث سے کس خوبی سے ثابت کر دیا گیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا۔ اگرچہ تیس ہزار مدعی ہوں۔

الغرض اس حدیث میں جو علامت جھوٹے مدعیان نبوت کی بیان ہوئی ہے وہ مرزا قادیانی میں یقینی طور سے پائی جاتی ہے اور حدیث کا آخری جملہ بھی انہیں کاذب ثابت کرتا ہے۔ اس حدیث کے سوا اور بھی حدیثیں اس مضمون کی اس قدر ہیں کہ اس کے متواتر ہونے میں کوئی تردد نہیں ہوسکتا۔ بعض روایتیں اور بیان کی جاتی ہیں۔

صحیح بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ:

۳...... حدیث: ’’**انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی**‘‘

مطلب: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے جس طرح پہلے حدیث سے ثابت ہوا تھا کہ حضور انور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اسی طرح اس حدیث سے بھی ثابت ہوا۔

ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ:

۴...... حدیث: ’’**کان رسول اللہ ﷺ یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی الخ (صحیح مسلم)**‘‘

مطلب: رسول اللہ ﷺ نے اپنے متعدد نام بیان فرمائے ہیں اور فرمایا ہے کہ میں

محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفّی ہوں اور مقفّی کے معنی محدثین نے وہی بیان کئے ہیں جو عاقب کے ہیں، یعنی آخرالانبیاء اس کی بعد کوئی نبی نہیں ہے۔(نووی شرح مسلم وغیرہ دیکھو)

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا نام احمد ﷺ بھی ہے۔ یہ وہ نام مبارک ہے جو قرآن شریف میں نہایت صراحت سے آیا ہے اور کلام الٰہی بتا رہا ہے کہ یہ نام مبارک جناب رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ اس حدیث میں اس اجمال کی جو قرآن شریف میں تھا اور زیادہ تفصیل کردی۔ اب کسی کاذب کو جائے دم زدن نہیں ہے۔ اب بعض قادیانیوں کا یہ کہنا کہ یہ نام حضور انور ﷺ کا نہیں ہے مرزا غلام احمد کا ہے، محض غلط ہے۔ غلام ہوکر مولیٰ بننا چاہتے ہیں۔

صحیح بخاری میں ہے:

۵...... حدیث:''کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلّما هلک نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا ما تأمرنا قال فوابیعة الاوّل اعطوا حقهم وانّ الله سائلهم عما استرعائهم''

مطلب: بنی اسرائیل پر انبیاء حکومت کرتے تھے جب کوئی نبی انتقال کرتا تو ان کی جگہ دوسرا نبی قائم ہوتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے البتہ خلفاء ہوں گے جو مسلمانوں کے تمام امور کا نظم کریں گے اور ان کی کثرت ہوگی۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ آپ ہم کو کیا ارشاد فرماتے ہیں یعنی جب بہت سے ہوں گے تو اگر ایک وقت میں کئی ہوئے تو ہم کو کیا کرنا چاہئے۔ حکم ہوا کہ جس سے پہلے بعیت کرلو اس کو پورا کرو اور ان کے حقوق کو پورا کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ خلفاء سے ماتحت کی نسبت سوال کرے گا کہ کس طرح انہوں نے رعیت سے برتاؤ کیا۔ اس حدیث سے نہایت صفائی سے ظاہر ہوگیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہیں ہوگا۔ اس میں لفظ ختم یا خاتم نہیں ہے جس کے معنی میں گفتگو کی گنجائش ہوسکے بلکہ صاف طور سے یہ ارشاد فرمایا کہ:''**لا نبی بعدی**'' جس کے معنی قطعی طور سے یہی ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی کسی طرح کا نہیں ہے۔ اس کے معنی سواء اس کے اور کچھ نہیں ہوسکتے۔ یہ حدیث اس کتاب کی ہے جس کی صحت کا مرتبہ بعد قرآن مجید کے مسلمات سے ہے اور اس کا مضمون وہ ہے جس

کی تائید قرآن مجید سے صاف طور سے ہوتی ہے۔

سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

آیت: ''**وعداللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم** (نور:۵۵)'' اس آیت میں اللہ تعالیٰ امت محمدیہ پر اپنا انعام ظاہر فرماتا ہے اور نہایت صاف طور سے صرف خلافت کا وعدہ دیتا ہے۔ چنانچہ اوّل ظہور اس کا خلفاء راشدین سے ہوا۔ سب سے اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے۔ ان کے بعد حضرت عمرؓ، ان کے بعد حضرت عثمان غنیؓ، ان کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوئے۔ یہ زمانہ خلافت راشدہ کا ہوا۔ اس کے بعد اور خلفاء ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔ مگر اس آیت میں یا کسی اور آیت میں یہ وعدہ ہرگز نہیں ہے کہ تم میں ہم نبی بھی پیدا کریں گے۔ حالانکہ اس آیت میں اس کے ذکر کا موقع تھا۔ کیونکہ اللہ پاک اپنا احسان ان پر جتا رہا ہے۔ اگر کوئی نبی آنے والا ہوتا تو آیت میں ضرور اس کا بھی وعدہ ہوتا۔ حدیث مذکورہ نے اس آیت کی کامل تفسیر کر دی کہ امت محمدیہ ﷺ میں خلافت ہوگی نبوت نہ ہوگی، آیت سے ضمناً اور تبعاً سمجھا جاتا تھا۔ حدیث نے اس کی تفسیر کر دی اور اس آیت وحدیث سے خاتم النّبیین کے معنی کی شرح بھی ہوگئی۔ یعنی رسول اللہ ﷺ آخرالانبیاء ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

۶...... حدیث: ''**لم یبق من النّبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحہ** (بخاری ومسلم)''

مطلب: اب نبوت باقی نہیں رہی۔ البتہ مبشرات یعنی اچھی خوابیں باقی ہیں، مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد مرض الموت میں تھا۔ اس وقت میں یہ ارشاد فرمانا نہایت صاف دلیل ہے اس بات کی کہ آپ اپنی امت کو متنبہ کرتے ہیں کہ دیکھو نبوت ختم ہوگئی ہے۔ میری نبوت کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے اسے سچا نہ سمجھنا۔ یہ معمولی حدیث نہیں ہے، یہ صحیحین کی حدیث ہے اس کی صحت پر امت محمدیہ ﷺ کا اتفاق ہے اور اس

کی تائید میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس حدیث کا مضمون متواتر ہے بطور نمونہ یہاں چند حدیثیں پیش کی گئی ہیں۔

ابوداؤد اور نسائی روایت کرتے ہیں:

۷...... ’’قال یا ایها الناس انه لم یبق من المبشرات النّبوة الا الرؤیا الصالحة‘‘

مطلب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے کچھ باقی نہیں رہا۔ مگر اچھی خوابیں۔ یہ حدیث بھی مرض موت میں حضور انور ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔

امام احمد اور ابن ماجہ اور طبرانی روایت کرتے ہیں:

۸...... حدیث:’’ذهبت النّبوة وبقیت المبشرات‘‘

مطلب: نبوت ختم ہوچکی اور مبشرات باقی ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت باقی نہیں رہی۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ البتہ خوابیں باقی ہیں۔

جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد نائب رسول اللہ ﷺ اور کاملین امت کو سچی خوابیں ہوتی رہیں گی جس سے امت کو آئندہ کی خبریں معلوم ہوتی رہیں گی جن سے انہیں بشارت ہوتی رہے گی۔ اس حدیث کو طبرانی اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے، یہ دونوں بڑے محدّثوں میں ہیں۔

محدث ابی یعلی روایت کرتے ہیں:

۹...... حدیث:’’انّ الرسالة والنّبوة قد انقطعت ولا نبی ولا رسول بعدی‘‘

مطلب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی میرے بعد اب نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول ہوگا۔

یہاں تک قرآن مجید کی دو آیتوں اور نو حدیثوں سے ثابت کردیا گیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور پہلی حدیث میں تو نہایت صاف طور سے رسول اللہ ﷺ اپنے آپ کو آخر النّبیین فرمارہے ہیں اور چھ حدیثوں میں لفظ ختم یا خاتم نہیں ہے جس کے معنی میں جائے دم زدن ہو۔ دوسری حدیث میں لفظ خاتم النّبیین کا آیا مگر اس کے بعد’’لا نبی بعدی‘‘ نے اس کی پوری شرح کردی کہ خاتم کے معنی آخر کے ہیں، مہر کے نہیں

ہیں۔ اب ان نصوص صریحہ کے بعد امت محمدیہ ﷺ میں نبوت کو باقی رکھنا صریح خدا اور رسول کے فیصلہ سے انکار کرنا ہے۔ مگر صراحۃً نہیں باتیں بنا کر۔

غرض کہ اس میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں ہوسکتا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد منصب نبوت باقی نہیں رہا۔ اس لئے اب جو دعویٰ نبوت کرے گا وہ جھوٹا ہے اس کے جھوٹا ہونے میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کے نص قطعی سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ آخر النّبیین ہیں آپ کے بعد کسی کو مرتبہ نبوت نہ ملے گا۔ اسی طرح احادیث صحیحہ متواتر سے بھی نہایت صراحت سے بالیقین ثابت ہوگیا کہ آپ کے بعد مرتبہ نبوت کسی کو نہ ملے گا۔ اس کی وجہ بھی نہایت معقول بیان کردی گئی۔

اب بعض جاہل قادیانیوں کا بعض آیت قرآنیہ کو پیش کر کے امت محمدیہ ﷺ میں نبوت کو ثابت کرنا محض ان کی جہالت اور بے خبری کی دلیل ہے۔ میاں قاسم علی نے اس باب میں رسالہ لکھا تھا، اس کے دو جواب لکھے گئے ہیں اور وہ مشتہر ہوچکے ہیں۔ اس کے بعد میاں قاسم علی اور ان کے معین ومددگار سب دم بخود ہیں۔ اس لئے خلیفہ مرزامحمود قادیانی سے کہتا ہوں کہ ہماری باتوں کا جواب دیجئے اور اگر نہیں دے سکتے تو اپنے دعویٰ سے توبہ کیجئے۔ دنیا چندروزہ ہے۔ یہاں اگر آپ کو کیسے ہی عروج ہوگیا مگر صالح بن طریف اور ابوعیسیٰ کے مثل نہیں ہوسکتے۔ میں نہایت خیر خواہانہ کہتا ہوں کہ اگر آپ یا آپ کے تمام معین ومددگار ایڑی سے چوٹی تک سب مل کر زور لگائیں تو آپ کے ابّا جان کی نبوت کسی طرح ثابت نہیں کرسکتے اور نبوت کیا ثابت کریں گے۔ ان کا جھوٹا ہونا ایسے قطعی دلائل سے ثابت کردیا گیا ہے کہ اس کا جواب ہرگز نہیں دے سکتے۔ اب اپنے قابل مددگاروں سے کہئے کہ مدد کریں۔ سب کے لئے راقم الحروف کافی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو یہ راقم ’’**الحق یعلو ولا یعلیٰ**‘‘ کا نمونہ دکھادے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

آخر میں دلی ہمدردی سے یہ بھی کہتا ہوں کہ آپ فیصلہ آسمانی کے تینوں حصے اور دوسری شہادت آسمانی ضرور ملاحظہ کریں۔ مگر خوف خدا کو دل میں لاکر اور موت کو یاد کر کے تاکہ آپ کو اپنے والد ماجد کی حقیقت کچھ معلوم ہوجائے اور آپ جان لیں کہ آپ کے والد

ماجد کتنی دلیلوں سے کاذب ہیں اور وہ دلیلیں ایسی پختہ ہیں کہ آپ اور آپ کے مددگار قیامت تک ان کا جواب نہیں دے سکتے۔

میں اپنا یہ مضمون پورا کر کے مطبع میں طبع کے لئے بھیج چکا تھا کہ مرزائی جماعت کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا، اس کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مرزا محمود قادیانی مونگیر نہ آئیں گے اور اس بارے میں میری یہ فراست نہایت صحیح ہوئی کہ روشنی اور تاریکی چونکہ ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتی۔ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ مرزا قادیانی یہاں آئیں۔ مجھے اس کے معلوم ہونے سے افسوس ہوا۔ کیا اچھا ہوتا کہ وہ یہاں آتے اور ان باتوں کا جواب دیتے جو دو تین سال سے برابر ہماری طرف سے ان کے والد بزرگوار پر شائع ہورہی ہیں اور اس وقت تک کسی مرزائی نے ان کا جواب نہیں دیا۔

مولوی عبدالماجد قادیانی سے کچھ امید ہوئی تھی اور میں نے اس کی کوشش بھی کی کہ وہ کسی طرح سامنے آئیں۔ اس لئے ان کو دعوت بھی دی گئی اور مولوی صاحب نے دعوت منظور بھی کی اور دعوت تناول فرمانے کو بھاگل پور سے مونگیر آئے بھی، لیکن واپس چلے گئے۔ اس کے بعد مسجد کے مقدمہ میں وہ ہر پیشی پر آتے تھے۔ ایک روز یہ طے ہوا کہ آج قاضی ابوظفر صاحب وکیل کے مکان پر، چار بجے شام کو مناظرہ ہو اور مولوی صاحب نے اسے منظور کیا۔ مگر مولوی صاحب موصوف وقت سے پہلے چلے گئے۔ پھر اس کے بعد سے کسی پیشی پر نہیں آئے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو اکثر لوگ جانتے ہیں اور مناظرہ مونگیر کا جو حشر ہوا، اس سے تو تمام اہل مونگیر واقف ہی ہیں۔

ناظرین! یہ تو اس جماعت کے علماء کا حال ہے۔ وہ ایسے خائف ہیں کہ اہل حق کے سامنے آنے کی جرأت نہیں کر سکتے اور اگر کسی مقام پر معلوم ہو جائے کہ اہل حق سے مقابلہ ہوگا تو وہاں باوجود مصمم ارادے کے جانے کا نام تک نہیں لیتے۔ دور نہیں جایئے حال ہی میں دیکھئے کہ مرزا قادیانی آتے آتے رک گئے۔ حکیم محمد خلیل مشتہر نے جو کہ ایسا شخص نہیں ہے جس سے اہل مونگیر ناواقف ہوں۔ وہ علوم سے ناواقف محض ہے، اتنی لیاقت بھی نہیں رکھتا کہ عربی کی ابتدائی کتابوں کا صحیح ترجمہ بھی کر سکے اور اس پر طرہ یہ کہ وہ قادیانی ہوگیا ہے جس کو

اپنے بڑوں کی طرح صریح جھوٹ بولنے اور افتراء کرنے میں کچھ شرم وباک نہیں۔

اس صفت میں وہ اپنے مرشد قادیانی پر بھی سبقت لے گیا ہے۔ اپنے اس اشتہار میں بے سروپا باتیں لکھی ہیں۔ کیا اہل مونگیر اس سے واقف نہیں ہیں کہ آریہ کے اس مناظرہ میں جو انجمن میں ہوا تھا تمام دن صبح سے شام تک میں نے اس جاہل نام نہاد مولوی کو پڑھایا اور شام کو اس خیال سے کہ یہ آریہ بھی جاہل ہے اور حکیم خلیل بھی اس کے مثل ہے، حکیم خلیل کو مناظرہ کے لئے کھڑا کر دیا۔ مگر اس میں جو حالت ہوئی اور تمام اہل اسلام پر جو اس کا اثر ہوا اور ہر طرف سے مسلمانوں پر افسردگی چھاگئی۔ درودیوار پر ناکامی برسنے لگی:

قابل رحم ہے اس شخص کی رسوائی بھی　　　پردے پردے ہی میں کم بخت جو رسوا ہو جائے

اس پر مجھے خود بھی افسوس ہوا کہ ایسے کودن کو کیوں میں نے انتخاب کیا جس کو اس سبز حیوان کے برابر بھی ہوش اور سلیقہ نہیں جو پڑھا ہوا سبق خوب یاد کر لیتا ہے۔ اس لئے دوسرے روز پھر حکیم خلیل کو مجبوراً علیحدہ کیا گیا اور میں خود مناظرہ کے لئے تیار ہو گیا جس کا یہ اثر ہوا کہ آریہ کسی طرح سے مناظرہ کے لئے تیار نہ ہوا اور ایسا خوف اس پر غالب ہوا کہ مجلس سے یہ کہہ کر اٹھ گیا کہ میں ان سے مناظرہ نہیں کر سکتا۔ یہ وہ باتیں ہیں جس کو مونگیر کا ہر شخص جانتا ہے۔ پھر ایسے واقعات پر خاک ڈالنا سوائے بے شرمی کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

بہرحال میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ مجھے کسی شخص سے مناظرہ کرنے میں عذر نہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ قرآن وحدیث کو سمجھ سکے اور کم سے کم یہ ہے کہ وہ قرآن کی آیات کا اور حدیث کا صحیح ترجمہ مجمع میں اہل علم کے روبرو کر دے اور مرزا محمود قادیانی اور مولوی عبدالماجد اس کے متعلق یہ اطمینان دلائیں کہ یہ ہماری جماعت کا قابل اور معتبر شخص ہے۔ اگر یہ جواب سے عاجز ہوا تو یہ ہمارا عجز ہوگا۔ حکیم خلیل یا کوئی دوسرا ان دونوں باتوں کا اطمینان دلا دے تو بسم اللہ میں ہر وقت تیار ہوں، مجھے کسی سے پڑھنا یا سیکھنا نہیں ہے کہ بیس روز کی مدت مقرر کروں۔ میں بلامدت اس کے واسطے ہر وقت اور ہر جگہ تیار ہوں اور میری طرف سے چھپی ہوئی چٹھی اسی کو سمجھیں۔ میں یہاں تک کہتا ہوں کہ مرزا محمود صاحب اگر کسی خوف کی وجہ سے یہاں نہیں آسکتے تو وہ اگر آمادہ ہوں اور مجھے وہاں بلوائیں اور جلسہ قرار دیں تو میں جماعت

محمد یہ کے مخصوص حضرات کو لے کر قادیان پہنچوں۔ مگر میں یہ پیش گوئی کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی سامنے نہ آئے گا۔ کیونکہ چوروں میں یہ دلیری اور ہمت کہاں جو کھلے میدان میں آئیں۔ جھوٹوں میں یہ استقلال کہاں جو سچوں کے آگے جمے رہیں۔

مرزائی اعجاز کی تنقید

جماعت احمد یہ میں عرصہ سے شوروغل تھا کہ مرزا قادیانی کا قصیدہ اعجاز یہ قرآن کی طرح بے نظیر ہے۔ جس طرح قرآن کا دعویٰ ہے کہ کوئی اس کی مثل اور نظیر نہیں پیش کرسکتا۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ میرے اس قصیدہ کے مثل بھی کوئی نہیں لاسکتا اور جماعت احمد یہ ہر موقع اور وقت میں مرزا قادیانی کی نبوت باطلہ کی سند میں اس جھوٹی اور جعلی دستاویز کو پیش کر کے بہت کچھ دون کی لیا کرتے تھے۔ مگر ہمارے علماء نے اس لئے کہ وہ قصیدہ ایسا بھی نہ تھا۔ جیسا نوآموز طفل مکتب ابتدا شاعری میں لکھتے ہیں۔ اس طرف کوئی توجہ نہ کی اور ایسے شخص کو جو ایسے قصیدہ کو جس کا نہ املا صحیح اور نہ وزن، نہ صرف کے رو سے صیغے درست اور نہ ترکیب قابل توجہ نہ سمجھا اور بقول حکیم شیرازی خاموشی سے جواب دیا مگر جب دیکھا گیا کہ یہ جماعت اپنی اس جہالت سے توبہ نہیں کرتی اور نہیں شرماتی تو جناب مولانا حکیم غنیمت حسین صاحب نے جو صوبہ بہار کے لئے باعث فخر اشخاص سے ہیں۔ اس کا جواب دیا اور دو طرح سے مرزا قادیانی کی غلطیوں کو ثابت کیا۔

اوّل تو مرزا قادیانی کے قصیدہ کی غلطیاں اور مرزا قادیانی کی چوری دکھلائی۔ دوسری اس کے جواب میں ایک قصیدہ لکھا جو مرزا قادیانی کے قصیدہ سے ہر بات میں بہتر ہے، پہلا حصہ تو طبع ہوگیا ہے اور دوسرا عنقریب شائع ہوگا، اگر جماعت احمد یہ کو کچھ شرم وحیاء ہے تو مرزا قادیانی کی جو غلطیاں دکھلائی گئی ہیں اس کا جواب دیں اور ایک جلسہ کریں جس میں ہم ان غلطیوں کو پیش کریں اور جماعت احمد یہ اس مجمع میں جواب دے۔

عبداللطیف رحمانی

۱۷ رربیع الثانی ۱۳۳۴ھ، بمطابق ۲۲ رفروری ۱۹۱۶ء

مطبع رحمانیہ مونگیر میں چھپا

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

مرزا کے عقائد و اقوال

مولانا عبداللہ امرتسری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

’’فاتقوا اللہ یا اولی الالباب‘‘ ڈرو اللہ سے اے عقل والو۔

’’قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلالۃ ویداللہ علی الجماعۃ ومن شذّ شُذّ فی النار ‘‘ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ نہیں جمع کرے گا میری امت کو گمراہی پر اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو شخص جماعت سے تنہا ہوا، تنہا جہنم میں ڈالا جائے گا۔

ناظرین کی سہولت اور غور کرنے کے لئے کسی قدر مرزا کے عقائد اس کی تصنیفات وتحریرات سے نقل کئے جاتے ہیں جس کو زیادہ تحقیق منظور ہو اس کی تصنیفات سے دیکھ لے صفحہ کا پتہ دیا گیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے سب مسلمانوں پر روشن ہو جائے گا کہ مرزا کادیانی کس قسم کا مسلمان ہے اور اہل سنت وجماعت خود انصاف کریں کہ حضرات علماء عرب وعجم سچے ہیں یا تنہا مرزا۔ اب اگر مرزا ان عقائد سے سچے دل سے توبہ کرتا ہے اور لوگوں کو زبانی توبہ سے دھوکہ دہی نہیں دیتا تو جو لوگ کتمان حق یعنی حق چھپانے کے بعد توبہ کریں۔ ان کو بموجب آیہ قرآن شریف:’’الا الذین تابوا واصلحوا وبیّنوا الخ ‘‘(مگر جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کی اور بیان کیا پس یہ لوگ رجوع برحمت کروں گا میں ان پر اور میں ہوں توبہ قبول کرنے والا) توبہ کے ساتھ اصلاح وبیان بھی لازمی ہے۔ لہٰذا مرزا سچے دل سے توبہ کرے اور عام لوگوں میں تفصیل وار بذریعہ اشتہار شائع کردے کہ ان عقائد سے میری توبہ ہے اور جو کچھ میں نے اپنی تصنیفات میں لکھا ہے وہ نادرست ہے۔ پھر وہ ان شاء اللہ تعالیٰ! مباہلہ کی لعنت سے بھی بچ جاوے گا اور ہمارا بھائی مسلمان بھی بن جاوے گا ورنہ جھوٹے پر وہ جو عید گاہ میں کہا اور میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ کوئی نئی بات اور نیا فتویٰ نہیں لکھا وہی ہیں جو مرزا نے اپنی تصنیفات میں اپنے عقائد شائع کئے ہوئے ہیں اور علماء عرب وپنجاب وہندوستان نے ان پر فتویٰ دیا ہوا ہے۔

مرزا کے عقائد و اقوال

۱...... **نبوت کا دعویٰ:** توضیح المرام میں لکھا ہے: ’’اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے، گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں۔ مگر تاہم جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔‘‘ (توضیح المرام ص۱۸، خزائن ج۳ ص۶۰)

’’فاعلم ارشدک اللّٰہ تعالٰی ان النبی محدث والمحدث نبی‘‘

(توضیح المرام ص۱۹، خزائن ج۳ ص۶۰)

ازالہ کے سرورق پر لکھوایا ہے: ’’از تصانیف مرسل یزدانی، مامور رحمانی غلام احمد قادیانی۔‘‘ دیکھو یہاں پر صاف مرسل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

اور بھی اس سے بڑھ کر سنئے۔ ازالہ میں لکھ دیا ہے کہ: ’’قرآن شریف کی آیت **’’ومبشراً برسول یاتی من بعدہ اسمہ احمد‘‘** مگر ہمارے رسول ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا ہے۔‘‘ (ازالہ ص۶۷۳، خزائن ج۳ ص۴۶۳)

رسول اللہ ﷺ تو احمدؐ اور محمدؐ دونوں تھے لیکن برطبق پیش گوئی صرف احمد مبشر رسول (خود بدولت) ہیں نہ رسول اللہ ﷺ اور کھلا کھلا نبوت کا دعویٰ۔

ازالہ میں لکھا ہے: ’’لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۵۳۳، خزائن ج۳ ص۳۸۶)

گو صاحب تو صاف کہتے ہیں کہ میرا نام خدا نے نبی رکھا، اس کو کیا کرو گے۔

۲...... جسمانی معراج کا انکار: ’’معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔‘‘ (ازالہ حاشیہ ص۴۷، خزائن ج۳ ص۱۲۶)

رسول اللہ ﷺ کی طرف جسم کثیف کی نسبت کرنا خلاف ادب ہے۔

۳...... ملائکہ ستاروں کے ارواح ہیں: وہ ستاروں کے لئے جان کا حکم رکھتے ہیں لہٰذا وہ ستاروں سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔ نمبر ہذا الغایت ۶، جو عقائد لکھے گئے ہیں مختلف اوراق میں ہیں چونکہ عبارت بہت لمبی ہے، نقل کی گنجائش نہیں۔ (توضیح المرام ص۳۰ تا ۶۷، خزائن ج۳ ص۶۶ تا ۸۶) خلاصہ کر کے لکھے گئے ہیں۔

۴...... جبرئیل علیہ السلام کا نبیوں کے پاس آنے کا انکار: جبرئیل جس کا روح سے تعلق ہے وہ بذات خود اور حقیقتاً زمین پر نہیں اترتا اس کا نزول چونکہ شرع میں وارد ہے اس سے اس کی تأثیر کا نزول مراد ہے اور جو صورت جبرئیل وغیرہ فرشتوں کی انبیاء دیکھتے تھے وہ جبرئیل وغیرہ کی عکسی تصویر تھی جو انسان کے خیال میں متمثل ہو جاتی تھی۔ جیسے آئینہ میں دیکھنے والے کی صورت متمثل ہو جاتی ہے۔

۵...... ملک الموت: بھی خود زمین پر اتر کر قبض ارواح نہیں کرتا ہے بلکہ اس کی تأثیر سے قبض ارواح ہوتا ہے۔

۶...... دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیر سے ہو رہا ہے: یہاں ایک حدیث یاد آئی اس کا بیان کرنا بھی یہاں پر ضروری سمجھا گیا۔ اصل عبارت حدیث جس کو دیکھنا منظور ہو وہ (بخاری ص۱۴۱ و مسلم ۵۹) میں دیکھ لے۔ میں ترجمہ اس کا لکھتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی تو اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ اصحاب بولے کہ اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتا ہے، آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے جو یہ کہے کہ ہم پر خدا تعالیٰ کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں سے منکر اور جو یہ کہے کہ فلاں ستارہ فلاں مقام پر پہنچنے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ ستاروں پر ایمان لاتا ہے اور مجھ سے کافر ہے۔

۷...... <u>معجزات کا انکار و مسیح ابن مریم جو مسلمانوں کے اعتقاد میں بن باپ پیدا ہوئے، یوسف نجار کے بیٹے ہونے کا اقرار:</u> ’’غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد مشرکانہ اعتقاد ہے کہ مسیح مٹی کا پرند بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترِاب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ۔‘‘ (ازالہ حصہ اوّل ص۳۲۳، خزائن ج۳ ص۲۶۳ حاشیہ)

لکھتے ہیں کہ: ’’تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور پر ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کی طور پر پرواز کرتا ہو۔ جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔‘‘ (ازالہ ص۳۰۳، خزائن ج۳ ص۲۵۴، ۲۵۵ حاشیہ)

اور: ’’کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں۔‘‘ (ازالہ ص۴۰۴، خزائن ج۳ ص۲۵۵)

اور ازالہ میں ہے: ’’یہ بھی قرین قیاس ہے کہ مسمریزمی طور سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکیں۔‘‘ (ازالہ ص۳۰۵، خزائن ج۳ ص۲۵۶ حاشیہ)

پھر لکھا ہے: ’’بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز (مرزا) اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔‘‘ (ازالہ ص۳۰۹، خزائن ج۳ ص۲۵۷، ۲۵۸)

اللہ تعالیٰ تو قرآن مجید سپارہ ہفتم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو فرماتا ہے کہ اے عیسیٰ!

میرے انعامات کو یاد رکھ جو تیرے پر اور تیری والدہ پر ہیں...... الخ! انہیں انعامات میں مٹی سے پرندہ بنانا اور اندھے مادر زاد کو اور برص والے کو اچھا کرنا اور مردوں کو زندہ کرنے کا بیان فرمایا ہے۔ انصاف سے دیکھو یہاں پر مرزا نے کیسی بے باکی کی ہے کہ قرآن شریف میں خداوند تبارک وتعالیٰ ان معجزات کو انعامات میں شمار کرے اور مرزا ان کو مکروہ سمجھے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا کہنا اور ان معجزات کو جو وہ دکھاتے تھے، مسمریزمی (ساحرانہ طریق) سے تعبیر کرنا گویا عیسیٰ علیہ السلام کو ساحر کہنا ہے۔ **لاحول ولا قوّة الا باللہ!**

۸...... <u>توہین عیسیٰ علیہ السلام:</u> (ازالہ ج اوّل ص۱۵۸، خزائن ج۳ ص۱۸۰) میں ہے:

اینک منم حسب بشارت آمدم عیسیٰ کجا ست تابہ نہد پابہ منبرم

۹...... **’’روح القدس، روح الامین، شدید القویٰ، ذوالافق الاعلیٰ‘‘** جن کا ذکر شرع میں وارد ہے وہ انسان ہی کی ایک طاقت ہے جو خدا کی محبت اور اس کے محبوب انسان کی محبت باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔ ان دونوں محبتوں اور ان سے متولد نتیجہ (روح القدس) کا مجموعہ پاک تثلیث ہے۔ کادیانی کی تجویز پاک تثلیث نصف عیسائیت ہے۔ عیسائی لوگ باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ صاحب کادیانی خدا کی محبت (باپ) اور بندہ محبوب کی محبت (ماں) اور دونوں سے متولد (روح القدس) کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ اب لوگوں کو عیسائی بنانے میں ایک انچ کی کسر رہ گئی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھ توحید کو بھی ملا دیں اور ان تینوں کو ایک خدا کہہ دیں جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں۔‘‘ (توضیح مرام ص۲۱،۲۲، خزائن ج۳ ص۶۱،۶۲)

۱۰...... <u>دعویٰ ابن اللہ:</u> ’’مسیح اور اس عاجز (مرزا) کا مقام ایسا ہے کہ جس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔‘‘ (توضیح المرام ص۲۷، خزائن ج۳ ص۶۴)

(کادیانی) کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہے۔

۱۱...... <u>مسیح موعود میں ہوں جس کی بشارت حدیثوں میں وارد ہے نہ عیسیٰ ابن مریم اسرائیلی کی:</u> فتح اسلام میں ہے ’’شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آبا گزر گئے اور بے شمار روحیں اس شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔‘‘ (فتح اسلام ص۱۰، خزائن ج۳ ص۷)

’’مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔‘‘ (فتح اسلام ص۱۵، خزائن ج۳ ص۱۰ حاشیہ)

ازالہ میں ہے: ’’اور میرے پر خاص خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے، چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے ’’وکان وعداللہ مفعولا‘‘ (ازالہ ص۵۶۱، خزائن ج۳ ص۱۰۱ حاشیہ)

۱۲...... آنے والے مسیح کے اوصاف جو احادیث میں وارد ہیں کہ وہ عیسیٰ ابن مریم ہوگا اور دمشق کے منارہ مشرقی کے پاس نزول کرے گا اور زرد کپڑے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اترے گا وہ دجال یک چشم کو ہلاک کرے گا۔ اس قسم کی حدیثوں کی یہ تحریف کی ہے کہ دمشق سے مراد کادیان ہے۔

ازالہ میں ہے کہ: ’’دمشق کا لفظ محض استعارہ کے طور پر استعمال کیا گیا۔‘‘

(ازالہ ص۶۸، خزائن ج۳ ص۱۳۶)

اور لکھا ہے: ’’چونکہ قادیان کو اپنی ایک خاصیت کے رو سے دمشق سے مشابہت دی گئی تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قادیان کا نام پہلے نوشتوں میں استعارہ کے طور پر دمشق رکھ کر پیش گوئی بیان کی گئی ہوگی۔‘‘ (ازالہ ص۷۴، خزائن ج۳ ص۱۳۹ حاشیہ)

اور: ’’گویا یہ فقرہ جو اللہ جل شانہٗ نے الہام کے طور پر اس عاجز کے دل پر القاء کیا ہے کہ: ’’انا انزلناہ قریباً من القادیان ‘‘ اس کی تفسیر یہ ہے کہ: ’’انا انزلناہ قریباً من دمشق بطرف شرقی عند منارۃ البیضا ‘‘ کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ کادیان کے شرقی کنارہ پر ہے منارہ کے پاس۔ پس یہ فقرہ الہام الٰہی کا کہ: ’’کان وعداللہ مفعولا‘‘ اس تاویل سے پوری پوری تطبیق کھا کر یہ پیش گوئی واقعی طور پر پوری ہو جاتی ہے۔‘‘

(ازالہ ص۷۵، خزائن ج۳ ص۱۳۹ حاشیہ)

(ازالہ ص۳۱۹، خزائن ج۳ ص۲۰۹) میں زرد کپڑوں کی یہ تحریف کی کہ اس کی صحت کی حالت اچھی نہ ہوگی (یہ تحریف اس لئے کی کہ آپ ہمیشہ بیمار رہتے ہیں) دو فرشتوں کے بازوؤں پر اترنے کی یہ کہ وہ دراصل وہی[1] دو آدمی ہیں کہ دوسری حدیث[2] میں بیان کئے گئے ہیں اور ان کے کے کندھوں پر ہاتھ رکھنے سے یہ مطلب ہے کہ وہ مسیح کے مددگار اور انصار ہو جاویں گے۔

[1] بعض مرزائیوں کی زبانی سنا گیا کہ یہ دو آدمی مرزا نورالدین اور محمد احسن امروہی ہیں۔

[2] اس جگہ مغالطہ دیا ہے کہ جس حدیث میں دو آدمیوں کا ذکر ہے اس حدیث کو نزول عیسیٰ علیہ السلام سے کچھ تعلق نہیں وہ تو آپ کے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) طواف بیت اللہ کے بارہ میں ہے۔

اور ازالہ میں ہے کہ: ’’بپایہ ثبوت پہنچ گیا کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظار تھی یہی پادریوں کا گروہ ہے جو ٹڈی کی طرح دنیا میں پھیل گیا ہے۔ سواے بزرگو! دجال معہود یہی ہے جو آ چکا ہے مگر تم نے اسے شناخت نہ کیا۔‘‘ (ازالہ ص۴۹۶، خزائن ج۳ ص۳۶۶)

اور ازالہ میں یک چشم کی یہ تحریف کی ہے کہ: ’’دین کی آنکھ بالکل نہ ہوگی جیسے آج کل یورپ اور امریکہ کے لوگوں کا حال ہے۔‘‘ (ازالہ ص۵۰۱، خزائن ج۳ ص۳۶۹)

اور ازالہ میں: ’’یاجوج و ماجوج سے انگریز و روس ہیں۔‘‘

(ازالہ ص۵۰۲، خزائن ج۳ ص۳۶۹)

ان حدیثوں کی تحریف کرنے میں تو یہودیوں کی بھی ناک کاٹ ڈالی۔ ذرا غور کریں اور داد دیں کہ رسول اللہ ﷺ تو قسم سے فرماویں کہ عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ نبی اللہ اتریں گے اور یہ کہیں کہ نہیں اس سے غلام احمد بن غلام مرتضیٰ مراد ہے۔ پھر کہاں دمشق کا منارہ شرقی اور کہاں کادیان کی مسجد کا منارہ، کہاں ان کا زرد کپڑے پہنے ہوئے اترنا، کہاں سدا بیمار رہنا، کہاں دو فرشتے، کہاں نور الدین اور احسن امروہی، کہاں مسیح دجال جس کے ماتھے پر ’’ک ف ر‘‘ کا نوشتہ اور اس کا یک چشم ہونا، کہاں پادریوں کا گروہ اور آج کل یورپ اور امریکہ کے لوگوں کا حال۔ کیا یہ اسلام ہے یا الحاد معارف ہیں یا تحریفیں الہام ہے یا اوہام یا رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی تابعداری ہے یا من کے ڈھکوسلوں کی۔ بتلایئے کہ خلفاء راشدین یا اصحاب رسول اللہ ﷺ یا تابعین یا تبع تابعین یا سلف خلف میں سے کسی مسلمان نے آج تک ان حدیثوں کے ایسے معانی کئے ہیں یقیناً یہی کہو گے کہ نہیں۔ بلکہ بالاتفاق کل اہل اسلام عیسیٰ ابن مریم کے دمشق میں شرقی منارہ کے پاس زرد کپڑے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اترنے کے قائل ہیں۔ پھر آپ ہی فتویٰ دیں کہ کل اہل اسلام کے برخلاف چلنے والا کون ہے۔ بے شک یہ لوگ ان میں سے ہیں۔ جن کی بابت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’یسمعون کلام اللہ ثم یحرّفونہ من بعد ما عقلوہ وھم یعلمون (البقرہ:۷۵)‘‘

۱۳...... علامات قرب قیامت سے قرآن شریف میں جو دابۃ الارض کا ذکر ہے جو بالاتفاق کل اہل اسلام میں ایک خاص معین دابہ ہے۔ وہ اس کی یوں تحریف کرتا ہے کہ مراد اس سے علماء ظاہر ہیں۔

''ہم ایک گروہ دابۃ الارض کا زمین میں سے نکالیں گے وہ گروہ متکلمین کا ہوگا جو اسلام کی حمایت میں تمام ادیان باطلہ پر حملہ کرے گا یعنی وہ علماء ظاہر ہوں گے۔''

(ازالہ ص۵۰۳، خزائن ج۳ ص۳۷۰)

یہ عقیدہ بھی جمہور اہل اسلام کے خلاف ہے۔

۱۴...... ایسا ہی سورج کا چڑھنا مغرب سے اور توبہ کا دروازہ بند ہونا جو شروع میں وارد ہے اور مسلمانوں کا اس پر ایمان ہے اس کی یہ تحریف کی ہے کہ طلوع آفتاب ظہور نور صداقت ممالک مغربیہ میں ہے۔

ازالہ میں: ''اس عاجز پر جو ایک رویا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک سے مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر وضلالت میں ہیں، آفتاب صداقت سے منور کئے جاویں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔''

(ازالہ ص۵۱۵، خزائن ج۳ ص۳۷۶، ۳۷۷)

اور توبہ کے دروازہ بند ہونے کی یہ تحریف کی ہے کہ بعض لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے اور توبہ کی توفیق نہیں دی جائے گی۔ ''وہی لوگ اسلام سے محروم رہ جائیں گے جن پر دروازہ توبہ کا بند ہے یعنی جن کی فطرتیں بالکل مناسب حال اسلام کے واقع نہیں توبہ کا دروازہ بند ہونے کے یہ معنی نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کے دل سخت ہو جائیں گے اور ان کو توبہ کی توفیق نہیں دی جائے گی۔'' (ازالہ ص۵۱۷، خزائن ج۳ ص۳۷۸)

یہ عقیدہ بھی رسول اللہ ﷺ سے لے کر آج تک کسی مسلمان کا نہیں۔

۱۵...... <u>لیلۃ القدر سے انکار:</u> جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے: ''رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور نبی یا اس کے قائمقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینہ کے بعد آتا ہے۔'' (فتح اسلام ص۵۴، خزائن ج۳ ص۳۲)

یہ عقیدہ بھی تمام اہل اسلام کے برخلاف ہے۔

۱۶...... <u>ملائکہ کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا انکار:</u> توضیح المرام میں ''آیہ متضمن ذکر سجدہ میں بابا آدم کی طرف سجدہ کرنا مراد نہیں بلکہ ملائک کا انسان کامل کی خدمت بجالانا اور اس کی اطاعت کرنا مراد ہے۔'' (توضیح المرام ص۴۹، خزائن ج۳ ص۷۶)

۱۷...... ازالہ میں ہے: ’’پیشین گوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں انبیاء سے بھی امکان غلطی ہے تو پھر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے۔‘‘ (ازالہ ص۱۴۱، خزائن ج۳ ص۱۷۲)

یارو کوئی بھی منصف ہے، انبیاء سے غلطی کا امکان، تمام امت کا اجماع واتفاق اندھا اور ناچیز۔ مرزاجی کا جو الہام ہے وہ قطعی اور یقینی: ’’**ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شئ**‘‘ اب انصاف دیجئے کہ کلام الٰہی کے معارف وحقائق ودقائق وباریکیاں سمجھنے والے رسول اللہ ﷺ تھے یا مرزا۔

اب آپ سلف صالحین میں سے کسی ایک کا نام لیجئے جس کے ایسے عقائد ہوں جیسے مرزا کے یا کسی ایک مسلمان نے حدیثوں کے ایسے معانی کئے ہوں جیسے مرزا نے کئے ہیں۔ ضرور کہو گے کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر اور کون کلام الٰہی کو سمجھنے والا ہے اور بعدازاں صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم بعدازاں تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ علیہم اور یہ بھی ضرور کہو گے کہ کسی مسلمان کا ایسا عقیدہ نہیں اور نہ کسی نے ایسے معانی قرآن وحدیث کے کئے ہیں تو پھر مرزا سب اہل اسلام کے مخالف ٹھہرا۔

پس بموجب آیت قرآن شریف: ’’**ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولّٰی ونصلہ جہنم وساء ت مصیراً** (النساء:۱۱۵)‘‘ ترجمہ: جوکوئی برخلاف کرے رسول کے پیچھے اس کے کہ ظاہر ہووے واسطے اس کے ہدایت اور پیروی کرے غیر روا مسلمانوں کی متوجہ کریں گے ہم اس کو جدھر متوجہ ہوا ہے اور داخل کریں گے ہم اس کو دوزخ میں اور بری ہے جگہ پھر جانے کی اور بموجب حدیث رسول اللہ ﷺ: ’’**من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد**‘‘ ترجمہ: جو نئی بات نکالے ہمارے اس دین میں جو اس میں سے نہیں ہے پس وہ بات رد ہے۔

اب آپ ہی اپنے دل سے فتویٰ دے لیجو۔

وما علینا الا البلاغ!

الراقم: عبداللہ کاتب امرتسری

✡ ✡ ✡

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

الفرقان بین وحی الرحمن و وحی الشیطان

بالادلة والبرهان

وهو النجم الثاقب

جناب ملّا عبدالرشید رشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ الذی ھدانا لھٰذ وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاء ت رسل ربنا بالحق والصلوٰۃ والسلام علٰی رسولہ محمد ...... لراشدین المھتدین لھدایۃ الحق.

پیدائش، بچپن، جوانی سے لے کر بڑھاپے تک سے بدوں قصد کے متأثر ہوتا رہتا ہے۔ اس کے تمام کام اور عادتیں اور حالات انہیں لوگوں سے ملتے جلتے ہوتے ہیں جن میں وہ پرورش پاتا ہے۔ یہ دنیا ایک تعلیم گاہوں کے مجموعہ کا نام ہے جن کا چھوٹے سے چھوٹا مکتب ماں کی گود ہے اور بڑی سی بڑی درس گاہ تمدن کا وہ اعلیٰ سے اعلیٰ یہ ہے جس پر نوع انسان کی ترقی کے جلوے نظر آرہے ہیں۔ القصہ کوئی طبقہ کوئی فرد کوئی قوم آئین، ضروریات، دماغی تخیلات، معلومات میں اپنے اسلاف سے مستغنی نہیں ہوسکتی۔ کوئی کام ایسا نہیں ہے جس کے موجد نے موجودات عالم سے اور دنیا کے گزشتہ مقنین سے اور موجد حقیقی کے کاریگروں سے سبق حاصل کئے بغیر اس کو پورا اور کامل کردیا ہو اور نہ کوئی ایسی شئے ہے کہ جس کے کمال کا دعویٰ کیا جاسکے اور آئندہ اس کی ترقی موقوف کی جاچکی ہو۔

یہی تدریجی اور زعمی ترقی ہے جو انسان بچپن سے بڑھاپے تک حاصل کرتا ہے اور اسی کو شخصی ترقی کہتے ہیں جو بقاء کو فناء کے سپرد کر کے الٹے پاؤں پیچھے ہٹ جاتی ہے۔ اسی طرح جماعتیں اور قومیں کی قومیں موجد اور ترقی یافتہ بن جاتی ہیں۔ کسی قوم کا کسی قوم پر خواہ کتنا ہی حق تربیت وتعلیم ہو مگر دنیا میں استقلال پسندی کی دھن نے کبھی کسی قوم کو یہ موقع نہیں دیا کہ وہ اپنے ایجادات اور معلومات کی پیشانی پر گزشتہ تاریخی اور تمدنی احسانات کو جو اس نے دوسری قوموں سے حاصل کئے ہیں۔ بطور یادگار نصب کرے اور اپنی خود پسندی سے باز آئے۔ ہر شخص اس کی دھن میں لگا ہوا ہے کہ اپنے نام کا سکہ رائج کرے۔ ہر قوم اسی فکر میں ہے کہ دوسرے میرے محتاج رہیں اور میں سبکی سرتاج بنوں۔ خوش قسمت قوموں کو اس کی تدابیر میں کامیابی ہوتی ہے اور بدنصیب قومیں برباد اور فنا ہوجاتی ہیں۔ ان تجارب کی تدریجی ترقی کے تصادم کی بناپر خداوند عالم نے مذہب کو وحی اور الہام کے ذریعہ ایسے اشخاص پر نازل فرمایا جو اپنے ارادہ میں نہایت مستقل ہوں اور آس پاس کی سنی سنائی باتوں سے متأثر نہ ہوں۔ حقیقت شناس دماغ اور آنکھیں رکھتے ہوں، ظلمت میں نور اور گمراہی میں ہدایت پھیلانے کے لئے ایک غیر مرعوب

صاحب سطوت دل رکھتے ہوں، مصائب جھیلنے کے لئے خوشی سے تیار ہوں۔ حسن وقبح کے امتیاز کے لئے ان کے پاس ایسی معتدل حس ہو جس کو کوئی قوت باطل نہ کر سکے۔

حقوق شناسی خالق ومخلوق کے مراتب کی واقفیت میں کامل بصیرت رکھتے ہوں۔

غرض کہ ایسے اوصاف سے متصف ہوں جو ممکن سے ممکن انسانی وجود کے لئے قدرت نے تجویز کر دیئے ہیں تا کہ کسی قسم کی کمی یا زیادتی شریعت میں نہ ہونے پائے۔ یہی عصمت ہے جس کی وجہ سے انبیاء معصوم کہلاتے ہیں اور اس کی اطمینان کی بناء پر ہم کو قطعی حکم دے دیا گیا ہے کہ ہم ان کے احکام کے ماننے میں ہرگز تأمل نہ کریں۔

ہماری دنیاوی ترقی اور خیالات کا تصادم اور ادبار اور اقبال ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ جس شئے پر ہمارے ہستی کے نتیجہ کا دارومدار ہو جس کو عقبیٰ کہتے ہیں اسے اپنی رائے سے معرض تلف نہ بنائیں اور نجات کے حصول کے لئے خدا اور رسول کے بتائے ہوئے احکام کو بدوں کسی شخصیت کے مان لیں اور اپنی عقبیٰ نہ بگاڑیں۔

دنیوی استقلال پسندی کو مذہب میں دخل نہ دیں، سلف کے احسانات کو فراموش نہ کریں۔ ان کے جھنڈے اکھیڑ کر اپنے نام کے علم بلند کرنے سے باز آ جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ جس طرح دنیوی ترقیاں کشمکشیں قوموں کی بربادی کا باعث ہوئیں اور ہو رہی ہیں یہ مذہبی کشمکش ہماری ہلاکت کا سبب نہ ہو جائیں۔

ختم نبوت ہوئی اور ایک ایسے شخص کی مبارک ذات پر ہوئی جو بالکل امی تھا اور اپنے خیالات میں ایسا مستقل تھا کہ ایک مستقل شریعت اس پر نازل ہوئی اور دنیا نے اس بات کو مان لیا کہ واقعی یہ اس تدریجی ترقی اور سنی سنائی باتوں کے مجموعہ کا نام نہیں ہے۔ اکتساب کی چاشنی نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا نور ہے جو کفر اور شرک کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں رہ کر وحدانیت کے مستقل استمداد سے پرورش پاتا رہا اور یکایک دنیا میں جاء الحق وزهق الباطل (الاسراء:۸۱) کی عالم تاب شعاعیں دکھلا کر ''لا اکراه فی الدین قد تبیّن الرشد من الغیّ (البقرة:۲۵۶)'' کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد یہ استقلال تو اب تک نہ کسی کو نصیب ہوا اور نہ ہوگا۔ مگر کیا کیا جائے استقلال پسندی کی دھن مذہبی رنگ میں جلوہ افگن ہے۔ ان ہی نبی ﷺ امی کی جانشینی کے نام سے خود پسند اشخاص لوگوں کو اپنا کرنا چاہتے ہیں اور اسی کے پیارے نام کی نسبت سے پھر اعراض بھی کرتے ہیں اور اسی کو اپنے لئے ننگ وعار بھی جانتے ہیں۔

قرآن مجید کی آیات اور احادیث کی تاویلات سے فائدہ اٹھا کر مسند نبوت چھیننے کی فکر میں ہیں۔ یہ دھوکہ واضح ہو چکا ہے۔ یہ دنیاوی تدریجی اور اکتسابی ترقی نہیں ہے جو کوشش کرنے سے حاصل ہو جائے گی۔ ’’ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم (الجمعہ:۴) قل انّ الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون متاع فی الدنیا ثم الینا مرجعھم ثم نذیقھم العذاب الشدید بما کانوا یکفرون (یونس:۶۹،۷۰)‘‘

ایں سعادت بزور بازو نیست گر نہ بخشد خدائے بخشندہ

اسلام کی ہدایات کے اقتباسات کلام مجید کی آیات کے عمومی دلالات پڑھتے پڑھتے دریائے وحدت میں اگر کوئی صوفی غرق ہو کر انا الحق بول اٹھے تو کیا یہ بھی ممکن ہے کہ قرآن مجید کی آیتیں معمولی تغیر کے ساتھ کسی کے ذہن میں آئیں اور وہ انہیں پڑھ کر انا النبی لا کذب کا نعرہ لگانے لگے۔

اور ہم بھی ایسے بھولے بھالے بن جائیں کہ اپنی تیرہ سو سال کی ختم نبوت کو ان پریشان خوابوں کی نذر کر دیں۔ اگر واقعی ہم مسلمان ایسی ہی ختم نبوت کے قائل تھے کہ ہر کہ ومہ ہمیں دو چار شعبدہ یا دو ایک قول آیتیں سنا کر ہمیشہ کے لئے اپنا بنا لے تو ’’وائے برحال ما۔‘‘

اگر آج ہم قرآن مجید پر عبور رکھتے ہوتے تو ہمیں ایسے دھوکے قرآن مجید میں کون دے سکتا تھا:

حسرت پہ اس مسافر بے کس کی روئیے جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے

اے خدائے واحد کے ماننے والے مسلمانو! نبی امی فداہ ابی وامی کے نام لیوا اس کی نسبت کو فخر سمجھنے والے بھائیو! خدا کے لئے اپنی آنکھیں کھولو۔ اپنی محنت کو رائیگاں نہ کرو اور ان بے اصل باتوں پر اپنے دین کو نہ بگاڑو۔ تم کو اگر تحقیق کا شوق ہے تو پہلے عربی پڑھو، لغت اور علم ادب سے واقفیت حاصل کرو اور جو کچھ تمہیں کرنا ہو سمجھ کر کرو، کسی کام میں جلدی نہ کرو، نئی کے پیچھے پرانی کو نہ کھو بیٹھو۔ ورنہ بجز پچھتانے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

قرآن مجید کی آیتوں کی تاویلات اور اس کے استدلال مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں کیوں کہ دنیا میں مسلمانوں کے تہتر فرقوں میں کوئی فرقہ بھی ایسا نہیں ہوا۔ جس نے قرآن مجید سے ظاہر میں انکار کیا ہو۔ قرآن مجید سے استدلال کی وجہ یہ ہے کہ اس کو مسلمان بالاتفاق مانتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے جو دعویٰ کیا جاتا ہے۔ اس کے انکار کی ہمت نہیں

ہوتی کیونکہ یہی ایک ایسی کتاب ہے جس کے پڑھنے اور لکھنے والوں نے اس کے ایک ایک لفظ کو محفوظ رکھا ہے اور خدا نے بھی اس کی حفاظت کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وعدہ فرمالیا ہے، اس کا منکر کافر سمجھا جاتا ہے۔ ہر مدعی کو یہی فکر ہوتی ہے کہ جس طرح ہو قرآن مجید کے مختلف المعنی الفاظ سے فائدہ حاصل کیا جاوے۔ اس لئے الفاظ کے معنی کرنے میں کبھی بیضاوی تلاش کی جاتی ہے اور کبھی کمزور سے کمزور سند کی حدیث ہی کافی سمجھی جاتی ہے اور جب دوسروں سے دلیل کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم قرآن مجید کے سوائے کچھ نہیں مانتے۔

قرآن مجید کی شان میں ہے: ’’**لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید** (فصلت:۴۲)‘‘ گمراہی اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی یہ ایک حکمت اور اوصاف والے خدا کے پاس سے اتارا گیا ہے۔

ہر مدعی نے اس سے سند لی اور اس کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کئے۔ مفتری ومدعی اشخاص نے ممکن سے ممکن کوششیں اس کے معانی کی تحریف میں کیں۔ مگر اس کا بال تک بیکا نہیں ہوا اور یہ جوں کا توں محفوظ چلا آتا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ یہی ایک سب سے بڑا معجزہ ہے جو تیرہ سو برس سے قائم ہے اور اسی کے مقابلہ میں اس جیسے کلام لانے کا مطالبہ کیا گیا اور بڑے زوردار الفاظ میں یہ دعویٰ قرآن مجید کے مختلف صفحات پر نظر آتا ہے جس نے ہر مدعی کے بند ڈھیلے کر دیئے۔ عرب العربا شرم کے مارے پسینے پسینے ہوگئے مگر سورہ تو سورہ آیت بھی نہ لا سکے۔ یہ مطالبہ خدا کا ہمیشہ اور قیامت تک اسی شان وحرمت سے قائم ہے۔ ہندوستان کی تو ہستی ہی کیا ہے۔ اگر بڑے سے بڑا مدعی عربیت بھی قرآن کے مثل ایک آیت ہمارے سامنے پیش کرنے کا مدعی ہو تو وہ قطعاً کافر سمجھا جائے گا کیونکہ وہ اس معجزہ کو توڑنے کا قصد رکھتا ہے اور اس کو یہ سمجھنا چاہئے کہ آفتاب کے سامنے ٹمٹماتا چراغ نہیں جل سکتا کیونکہ ’’**لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید** (فصلت:۴۲)‘‘ حق اور باطل جمع نہیں ہوسکتے، ختم نبوت ہوچکی، اب نبوت کیسی۔ دو تلواریں ایک میان میں نہیں رہ سکتیں۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی رسالت کے بعد کسی کی رسالت کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی مدعی ہو تو آیات شریفہ سے ثابت کرے۔ ایک لفظ کی بھی تاویل نہیں کی جاوے گی یا تو ہم یہودی بن جاویں گے یا ہمارا مقابل۔ **وآخر دعوٰنا عن الحمدللہ رب العالمین!**

خاکسار: عبداللہ رشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صدائے موریشس

مدد دین کی فرض ہے دین والو
تعصب کو للہ دل سے نکالو
گلے مل کے[1] جلدی یہ جھگڑے مٹا لو
خدا کے لئے اپنی حالت سنبھالو
امانت[2] ہے پلے میں کھلنے نہ پائے
کہیں اس صداقت پر دھبہ نہ آئے
نہیں تو برا[3] وقت ہے آنے والا
تصادم[4] نے دیکھو تمہیں پیس ڈالا
یہ اسلام کی سب سے پہلی صدا ہے
کہ فطرت[5] میری ایک طرفہ ادا ہے
بری سب کی شرکت سے تو اے خدا ہے
کہ موجود ہے اور سب سے جدا ہے
تو ہے عرش پر جیسے تو نے کہا ہے
تیری ذات پاکیزہ از افترا ہے
علیم اور قادر ہے موجود ہے تو
تو حیّ اور قیّوم و معبود ہے تو
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا
کوئی تیری وحدت میں حصہ نہ لے گا
مقدر ہے اجال و ارزاق کا
نہیں تجھ کو کھٹکا کچھ انفاق کا
حوادث کی تسبیح دن رات ہے
تو خلاق ارض والسمٰوات ہے
حقیقت کو تیری بھلا کیسے جانیں
جو تو نے کہا ہے اسے کیوں نہ مانیں
تو ہے متصف سب کمالات سے
مبرّہ ہے تو نقص و آفات سے

۱؎ ’’واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرّقوا (آل عمران:۱۰۳)‘‘

۲؎ ’’انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا و حملھا الانسان (الاحزاب:۷۲)‘‘

۳؎ ’’واذا ارادااللہ بقوم سوءً فلا مردّلہ (الرعد:۱۱)‘‘

۴؎ ’’ولا تنازعو فتفشلو وتذھب ریحکم (الانفال:۴۶)‘‘

۵؎ ’’فطرت اللہ التی فطرالناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیّم (الروم:۳۰)‘‘

تیری ذات و اوصاف[1] سب سے نرالے
بڑی شان ہے تیری اے شان والے
ہمیں کیا خبر تھی کہ قرآن کیا ہے
ہے توحید کیسی اور ایمان کیا ہے
وہ ختم رسل زیب قصر نبوت
مکمل ہوا جن سے دین اور حکمت
جنہیں بھیج کر ہم کو اپنا بنایا
بھٹکتے تھے ہم تو نے رستہ بتایا
بڑی شاہرہ سے ہمیں جا لگایا
مصیبت سے رہزن کی ہم کو چھڑایا
نہ محتاج رکھا کسی دوسرے کا
بیان کردیا فرق اچھے برے کا
فیا رب صلّی علٰی المصطفیٰ
نبی الھدیٰ خیر کل الوریٰ
و علٰی اٰلہ بعدہ ما اتٰی
زمان باحوالہ وانقضیٰ
و اصحابہ من بھم مھتدیٰ
سلام علٰی من لھم اقتدیٰ
ہمیں تو نے آپس کے حق بھی جتائے
محبت کے آئین سارے بتائے
حکومت کے جو حق تھے ہم سب پہ لازم
ہمیں ان سے واقف کیا اور عالم
وفا کا سبق ہم کو ایسا پڑھایا
توفی[2] کے معنی بھی تکمیل لایا
دغا کا خیال اور محمدؐ کی امت
پناہ اس سے یا رب یہ کیسی ہے تہمت
محمدؐ کی احمدؐ سے تفریق کیسی
غلام[3] اور احمد میں تطبیق کیسی

۱؎ ''لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر (الشوریٰ:۱۱) ''جس طرح اس کی ذات باوجود موجود ہونے کے موجودات سے مشابہت نہیں رکھتی۔ اسی طرح اس کے اوصاف تمام ثابت ہیں اور مخلوق کے اوصاف سے انہیں کسی قسم کی مشابہت نہیں ہے۔ کسی صفت کی حقیقت معلوم نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس کے موصوف کی حقیقت سے آگاہی نہ ہو اور چونکہ خداوند عالم کی حقیقت نامعلوم ہے اس لئے بدوں علم کے صفات یا ذات کے متعلق کسی قسم کی رائے دینا یا تاویل کرنا اور اپنے آپ کو 'تقولون علی اللہ ما لا تعلمون'' کا مصداق بنانا نافہمی اور انکار آیات قرآنی ہے۔

۲؎ توفی کے معنی بوضاحت آگے آئیں گے۔

۳؎ مقصد یہ ہے کہ احمدؐ اور محمدؐ کے ایک ہونے کی دلیلیں واضح طور پر موجود ہیں جن کی تفصیل آگے ہوگی اور احمدی بن کر سیاسی پہلو سے موقع کو غنیمت جان کر محمدیوں کو بدخواہ اور اپنے کو خیرخواہ ثابت کرنا ایک دھوکہ ہے جس کو روشن خیال اشخاص خود سمجھ لیں گے۔ غلام احمد یا غلام محمد یا غلام رسول ان کا مطلب یہ ہے احمد کا غلام، محمد کا غلام، رسول کا غلام۔ جس طرح عبداللہ کے معنی ہیں اللہ کا بندہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

غلامی میں احمد کی جس کی ہو بسر
بدل کر جنم پھر بنے وہ بشر
یہ کیسا جتن ہے یہ آواز کیسی
یہ تبلیغ کیسی یہ پرواز کیسی
یہ ہے جشن کیسا یہ کیسی ہے محفل
کوئی نیم جان ہے کوئی نیم لبسمل
جو خود ڈوبتا ہوا بہارے گا کس کو
جو خود سو رہا ہو جگائے گا کس کو
کتاب ہدیٰ سے ہدایت نہ ہو جب
رسولؐ خدا سے وضاحت نہ ہو جب
وہ اتمام کیا تھا وہ حجت تھی کیسی
وہ اسلام کیا تھا وہ بعثت تھی کیسی
وہ قرآن کیسا جو اب تک معمّٰے
وہ فرقان کیسا جو اب تک نکمّا
وہ تفسیر کیا تھی جو معلول اب تک
وہ معروف کیا تھا جو مجہول اب تک
جوالیوم[1] اکملت قرآن میں ہے
غلط ہے کہ صحت بھی برہان میں ہے
کتاب اس[2] لئے تھی کہ واضح مطلب
غرض تھی رسالت سے تبین مشرب
کلام خدا میں نہ تھی اعجمیت[3]
مفصل مبیّن تھی اس کی ہر آیت
وہ نازل ہوا تھا عرب کی زبان میں
فصاحت میں جو فرد تھی اور بیان میں
وہ تھا نظم ومعنی میں بے مثل و یکتا
نہ کیوں ایسا ہوتا کلام خدا تھا
تلاوت بھی تھی اس کی اتمام حجت
نہ تھی اس میں تاویل کی کچھ ضرورت

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اور یہ دونوں الگ الگ ہیں بندہ جس طرح خدا نہیں ہوسکتا اسی طرح غلام بھی احمد نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ خود اس کا تسلیم کردہ امر ہے کہ میں احمد کا غلام ہوں تو جس کے وہ غلام تھے اس کا نام وہ خود احمد تسلیم کر چکے ہیں۔ اب اس سے زیادہ احمد کے بیان میں کیا وضاحت ہوسکتی ہے۔ یہ اقرار تو تمام عمر نام کے ساتھ منضم ہوگیا ہے کسی طرح کسی ترکیب سے جدا نہیں ہوسکتا۔

۱؎ ’’الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (المائدہ:۳)‘‘

۲؎ ’’وانزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شئ وھدی ورحمة (النحل:۸۹)‘‘

۳؎ ’’ولو جعلناہ قرآنا اعجمیاً لقالو لولا فصلت اٰیتہ (فصلت:۴۴) وانہ لتنزیل رب العالمین نزل بہ الروح الامین علٰی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین وانہ لفی زبر الاوّلین او لم یکن لھم اٰیة ان یعلمہ علماء بنی اسرائیل (الشعراء:۱۹۲تا۱۹۷)‘‘

دلیل اس کی ہے اتل[۱] ما اوحی
ہیں کثرت سے آیات قرآن میں
تمیز ان سے ہوتی ہے اچھے برے کی
وہ حق اور باطل کی فرقان ہیں
یہی تھا حقیقت میں شارع کا منشا
اسی واسطے شرط ہے اس بیاں میں
خلیل خدا سے[۲] جو سورت ہے منسوب

وللمؤمنین شفاء ھی
جو ہیں اپنے دعویٰ کے برہان میں
کسوٹی ہیں بے شبہ کھوٹے کھرے کی
ہدایت ضلالت کی میزان میں
کہ شبہ نہ ہو فہم ومعنی میں اصلا
کہ ہو وہ مبلغ کی فطری زباں میں
اسے دیکھئے گر صداقت ہو مطلوب

۱؎ ''اتل ما اوحیٰ الیک من کتاب ربک لا مبدل لکلمٰتہ (الکھف:۲۷) الرٰ کتاب احکمت اٰیاتہ ثم فصلت (ھود:۱) '' قرآن کی تمام آیتیں محکم اور مفصل ہیں۔

تلاوت: ''انّما امرت ان اعبد رب ھذہ البلدۃ الذی حرمھا ولہ کل شئ وامرت ان اکون من المسلمین وان اتلوا القرآن فمن اھتدی فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فقل انما انا من المنذرین (النمل:۹۱،۹۲) '' خداوند عالم نے کفار کو قرآن مجید پڑھ کے سنانے کا حکم فرمایا اور اس قسم کی آیتیں قرآن مجید میں بھری ہوئی ہیں۔ جھگڑوں اور نزاعوں میں اسے سند میں پڑھ کے سنانے کے لئے کہا مرادیں اور تاویلیں قرآن شریف میں شامل نہیں ہیں۔ یہ کہنا کہ اس آیت سے مراد مسیح علیہ السلام ہیں دعویٰ بلا دلیل ہے۔ دلیل کی صراحت قرآن سے ہونی چاہئے۔ مسیح خود مدعی ہیں اور مدعی کا قول سند میں ہم نہیں مان سکتے۔ کسی آیت کی تخصیص جب تک آیت سے نہ ہوگی کبھی نہیں مانی جاوے گی بالخصوص عقائد میں۔

۲؎ ''وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم فیضل اللہ من یشاء ویھدی من یشاء (ابراھیم:۴) '' قرآن مجید کی تلاوت سند کے لئے کافی ہے جو عربی سے پوری واقفیت نہ رکھتے ہوں وہ مذہب کی ضروری باتوں کے اور احکام کے پابند ہیں اور مقلد یا متبع ہیں، محقق نہیں بن سکتے۔ کسی بات کے سمجھنے کے لئے عربی کی پوری واقفیت شرط ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ کرام نے صحیح طور پر اس کو ہم تک پہنچایا ہے۔ اسے قرآن مجید کے خلاف کہہ کر اپنی تفسیر اور معانی کو پیش کرنا دعویٰ کے جھوٹے ہونے کی بڑی دلیل ہے۔ جس معنی یا مسئلہ پر کل سلف کا اتفاق ہو اس کا خلاف بھی کفر ہے۔

اگر صحابی یا امام سے کوئی غلطی ہوگئی ہو یا ان کو حدیث نہ پہنچی ہو تو اس کا فیصلہ اسی طرح ہوتا ہے کہ اور صحابہ اور ائمہ کی کثرت اور اتفاق کے مقابلہ میں اس کو ساقط کر دیا جاتا ہے اور ان کو حسن ظن کی بنا پر مورد ملامت نہیں بتا سکتے، کیونکہ بمقتضائے بشریت ان سے غلطی کا ہونا ممکن ہے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اسی سے تو موسیٰ بھی اور ابن مریم
ہوئے اپنی قومی زبانوں میں ملہم

وہ ختم رسل ہو کے مبعوث آئے
تو قومی زبان ہی میں قرآن لائے

امین تھے جو صدیوں سے اور اس کے حامل
سماء شریعت کے وہ بدر کامل

وہ اعلام امت مبشر صحابہ
بتدریج پھر وہ قرون ثلاثہ

وہ تبلیغ میں جان فدا کرنے والے
وہ ہر کام بہر خدا کرنے والے

قدم پر نبی کے قدم رکھنے والے
مصیبت میں ثابت قدم رہنے والے

تہ تیغ تھے جن کے جوہر نمایاں
کسوٹی تھی ان کی انہیں کو یہ شایاں

صداقت جو اس طرح منوا گئے ہیں
وہ اسلام دنیا میں پھیلا گئے ہیں

سب اتباع اور ان کے جو تابعین تھے
جو تبلیغ میں خود بلاغ مبین تھے

مفسر تھے جو جملہ آیات کے
محدث تھے جو سب روایات کے

جو جامع تھے ان سب احادیث کے
جو حافظ تھے اب سب اسانید کے

وہ تفسیر میں کیا نہ تھے سب سے فائق
وہ تھے قول میں اپنے کاذب کہ صادق

یہ خاموش کیوں تھے انہیں کیا ہوا تھا
یہ سوتے تھے یا ان کو سکتہ ہوا تھا

حدیثیں مدون مکمل نہ ہوتیں
اور آیات قرآن مفصل نہ ہوتیں

جو صدیوں کے بعد آج تکمیل ہوتی
تو اس دین کی واللہ تذلیل ہوتی

یہ جتنے رسالت کے اب مدعی ہیں
زمانہ میں مشہور سب اعجمی ہیں

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اور بہت سے احتمالات میں جن کی گنجائش نہیں ہے۔ عربی کی باریکیاں ممکن سے ممکن فصاحت کے ساتھ جسے خود عرب سمجھ سکتے ہیں دوسری قوم اس میں ان کے مقابلہ پرنہیں آسکتی۔ خداوند عالم عربی میں وحی نازل کرتا تو عرب میں نازل کرتا۔ ایسے ملک میں جہاں تصدیق اور تکذیب کرنے والے وحی کے الفاظ کی خوبیوں سے ناواقف ہیں، عربی میں وحی کیسے آسکتی ہے۔ قرآن مجید بھی عربی میں ہے۔ اس کے معانی اور تفسیریں انہیں لوگوں سے منقول ہیں جن میں یہ اترا تھا اور جنہوں نے ہم سب سے زیادہ اسے پڑھا اور سمجھا۔ دوسری قوم کا شخص یا ان کے بعد آنے والا شخص خواہ عرب ہی کیوں نہ ہو فہم قرآن مجید میں ان سے نہیں بڑھ سکتا۔ اس لئے ہم جب اس سے کوئی نئی بات سنیں گے تو الفاظ قرآن مجید اور صحابہ ﷺ کی تفسیر سے اور وہ بھی صحیح اور اجماعی متفق علیہ سے ملائیں گے جب مانیں گے نہیں تو نہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم قرآن مجید کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ ہم جانتے ہیں کہ آج کل قرآن کے پردہ میں معانی کے اختلاف کی وجہ سے شکار کھیلا جاتا ہے۔

وحی ان پر آئی ہے ایسی زبان میں
کہ قدرت نہیں رکھتے اس کے بیان میں

زبان قادیان کی تو سب جانتے تھے
جو چیلے تھے ان کے انہیں مانتے تھے

ضرورت ہی کیا تھی عرب کی زبان کی
یہ تخصیص پھر کیوں ہوئی قادیاں کی

وہ نبیوں کا منبع وہ حکمت کا معدن
وہ ارض تہامہ وہ شام اور ایمن

وہ مصر اور وہاں ان کی تجوید دانی
وہ علمی ترقی وہ شیریں زبانی

تکلم میں ہے ان کے ایسی روانی
کہ ہر قوم نے ان کی ہے دھاک مانی

یہ کیوں اس سے محروم آخر رہے سب
زبان کے سمجھنے سے قاصر رہے سب

یہ ہیں آیتیں جو بلاغ المبین[۱] میں
نہیں ان کا منکر کوئی بھی زمین میں

جو قرآن کی تفسیر قرآن سے کیجئے
عموم اور خصوص اس کے ملحوظ رکھئے

تشابہ کو اس کے تعارض نہ کہئے
تماثل کو اس کے تناقض نہ کہئے

جو ناسخ ہو اس کو مقدم سمجھئے
جو منسوخ ہو اس کی تاریخ پڑھئے

عروس المجالس کا کیا ذکر ہے یاں
اصح الکتب سے سند لیجئے ہاں

نہ تاویل کیجئے نہ تفسیر کیجئے
جو ہو نص قطعی تو دعویٰ میں دیجئے

جو تفریق مقصد ہو فرقان پڑھئے
جو دعویٰ ہو سچا تو قرآن پڑھئے

جو الفاظ اپنے معانی بتائیں
وہی آپ ہم سب کے سب مان جائیں

[۱] بلاغ المبین میں جو آیتیں ہیں ان کو ہر مسلمان مانتا ہے اور کسی کو ان سے انکار نہیں۔ مگر ان سے وفات عیسیٰ علیہ السلام ثابت نہیں ہوتی جس طرح ’’کل نفس ذائقة الموت (العنکبوت:۵۷)‘‘ سے خداوند عالم مستثنیٰ ہے اور ’’الله خالق کل شئ (الزمر:۶۲)‘‘ سے قرآن مجید مخلوق نہیں ثابت ہوتا۔ حالانکہ خداوند عالم فرماتا ہے ’’واصطنعتک لنفسی (طٰہٰ:۴۱)‘‘ اور ’’تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک (المائدہ:۱۱۶)‘‘ یعنی باوجود خداوند عالم نے اپنے لئے نفس تجویز فرمایا ہے اور باوجودیکہ قرآن بھی شئی ہے مگر اس عام قاعدہ میں داخل نہیں ہے نہ اس کو فنا ہے اور نہ یہ مخلوق ہے۔

ایک عام قاعدہ خداوند عالم نے فرمایا ہے ’’یاایها الناس انّا خلقناکم من ذکر او انثیٰ (الحجرات:۱۳)‘‘ یعنی ہم نے سب کو مرد اور عورت سے پیدا کیا۔ پھر غور کیجئے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اس قاعدہ کے خلاف ہوئی یا نہیں۔ اگر عام اور خاص میں تناقض ہو تو شریعت کا کوئی مسئلہ نہ ماننا چاہئے۔ اس کی تفصیل خدا نے چاہا تو مستقل اشاعت میں ہوگی۔

جو تاویل ایک لفظ کی بھی کرے گا — وہی مفتری ہے جہنم بھرے گا
کہے گا کوئی گر مراد اس سے یہ ہے — تو دعویٰ میں اپنے دلیل اس کی پڑھ دے
یہ تخصیص کیسی جو تفسیر میں ہے — یہ تحریف کیسی جو تحریر میں ہے
مقدمے بنائے نتیجے نکالے — سمجھ کر کہ ہیں سب کے سب بھولے بھالے
مگر ایک سے بھی نتیجہ نہ نکلا — بھروسہ کے قابل یہ حربہ نہ نکلا
کلام خدا میں صداقت وہی ہے — حدیثوں کی اب تک حفاظت وہی ہے
بخاری و مسلم کو سب مانتے ہیں — حدیثوں کا صراف انہیں جانتے ہیں
آئمہ کے آیت کو پہچانتے ہیں — انہیں اپنا سرتاج سب جانتے ہیں
اور اجماع کو ان کے حجت سمجھ کر — سوا اس کے لاتے نہیں اپنے لب پر
نہ منکر ہیں الفاظ قرآن کے — نہ قائل ہیں تحریف فرقان کے
مصدق ہیں ایمان بالغیب کے — ہمیشہ سے قائل ہیں لاریب کے
یہ سب مانتے ہیں کہ ہم خاک ہوں گے — فنا یہ زمین اور افلاک ہوں گے
جو پیدا ہوا ہے مرے گا وہ بے شک — ہے ملحد جو اس مسئلہ میں کرے شک
خود عیسیٰ[1] ابن مریم بھی آ کر مریں گے — وہ کیا کچھ ازل سے ابد تک جئیں گے
ذرا نوح کی عمر قرآن میں پڑھئے — جو ہے سورۂ عنکبوت اس کو رٹیئے
پچاس اور[2] نوسو کی تصریح لیجئے — نعمّر ننکّس کی تفسیر کیجئے
وہ قادر ہے جتنی جسے عمر دے دے — وہ خالق ہے قوت جسے چاہے بخشے

[1] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ہمارے حساب سے چاہے کتنی ہی کیوں نہ ہو جائے مگر جس جگہ وہ ہیں حوادث کے اثرات سے محفوظ ہیں اور ایک نہ ایک روز یہ آ کر مریں گے اور اس عام حکم میں اسی طرح وہ بھی داخل ہیں۔ عرصہ تک زندہ رہنے سے خدا کی شرکت لازم نہیں آتی۔ یہ آیتیں یہ نہیں بیان کرتیں کہ زیادہ دن تک کوئی زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ اس میں ہے کہ ایک نہ ایک دن سب مریں گے اور اس کو سب مانتے ہیں اور اگر آپ وہی مطلب سمجھتے ہیں تو استثناء کا قاعدہ رفع اور توفی سے پھر بھی ثابت ہو جاوے گا۔

[2] ''لقد ارسلنا نوحاً الیٰ قومہ فلبث فیھم الف سنۃ الّا خمسین عاما (العنکبوت:۱۴)'' حضرت نوح علیہ السلام اس قدر عمر ہو جانے پر رسالت کس طرح انجام دے سکے اور ان کے قویٰ کیوں اتنے وقت تک صحیح وسالم رہے۔

وہ کن کہہ کے جس وقت چاہے بقا دے
فناء کو بقاء اور بقاء کو فناء دے

دلیل اس کی عمران ومریم میں ہے
جو تمثیلؔ عیسیٰ وآدم میں ہے

اسی امر مقضیٰ کو آیتؔ کہا ہے
اسی کو وہاں سب پہ رحمت کہا ہے

یہ مریم کا لم یمسسؔ اس طرح کہنا
بغیاً سے پھر اس کی تصریح کرنا

یہ قرآن خود ہم کو بتلا رہا ہے
کہ ہم سے جدا ان کا نشو ونما ہے

وہ اجزا جو آتے ہیں پشت پدر سے
وہ ان میں نہیں تھے قضاو قدر سے

جو تکوین وتخلیقؔ کا مادہ ہے
کثافت لطافت میں جو واسطہ ہے

حوادث سے تھا چونکہ محفوظ رکھنا
ضروری ہوا اس کا ملحوظ رکھنا

قویٰ اس لئے ان کے ایسے بنائے
زمین آسمان سب جگہ کام آئے

یہی حالؔ تھا سب سے پہلے بشر کا
نہ تھا جو کہ محتاج مادر پدر کا

۱؎ ’’انّ مثل عیسٰی عنداللّٰہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون (آل عمران:۵۹)‘‘

۲؎ ’’لنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ مّنا وکان امرا مقضیا (مریم:۲۱)‘‘

۳؎ ’’قالت انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیّاً (مریم:۲۰)‘‘

۴؎ تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان باپ ہی کے مادہ سے بنتا ہے۔ ماں کے رحم میں صرف پرورش اور غذا حاصل ہوتی ہے۔

۵؎ حضرت آدم بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تھے یعنی نطفہ کا وجود تو دونوں میں نہیں تھا جس نے بغیر مادہ کے ان کی تخلیق کردی اس نے اس شبہ کو حضرت آدم کی پیدائش سے صاف کردیا کہ ماں کے رحم سے...... کا مادہ اصلی تکوین میں شامل نہیں ہوا ہے۔ حضرت آدم اس خصوصیت کی وجہ سے جنت میں رہ سکے۔ جہاں حوادث کا اثر نہیں ہے اور اس کے بعد دنیا میں آکر بسے۔ عام حکم عام رہے گا جب تک کہ اس کی تخصیص کسی دلیل خاص سے نہ ہوگی مثلاً حضرت عیسیٰ کو خدا نے اٹھایا اور ان کو پوری طرح متمتع کرے گا۔ یہ ایک عام حکم ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک مقدس مرکب ذات کا نام ہے ان کو خدا نے اٹھایا۔ اب یہ دعویٰ کہ ان کی روح کو اٹھایا۔ یہ ایک جز کے لئے خاص ہے جس کی صراحت نص قطعی سے ہونی چاہئے۔ استنباط اور مراد سے کام نہیں چلتا۔ یہ مسئلہ قیاسی نہیں جو زمانہ بھر کی تمثیل سے سمجھ میں آسکے جس طرح خداوند عالم نے ایک عام قاعدہ ان کی پیدائش میں توڑ ڈالا وہ ہر عام سے مستثنیٰ کرسکتا ہے۔

کہ جنت میں بھی اور یہاں رہ سکے وہ ۔۔۔ اسے دیکھے قرآن میں جو پڑھ سکے وہ
یہ ثابت ہوا جملہ آیات سے ۔۔۔ کہ عاجز نہیں وہ کسی بات سے
سبق پھر ملا ان کی تخلیق سے ۔۔۔ اور آدم کی تمثیل وتطبیق سے
کہ رفع و توفی کے معنی ہیں اصلی ۔۔۔ یہ شرعی ادلہ ہیں عقلی ونقلی
رفع ہے اٹھانا توفی ہے تکمیل ۔۔۔ یہ معنی ہیں اصلی نہیں ان میں تاویل
توفی ہے دراصل تکمیل کرنا ۔۔۔ وفا فرض و وعدہ کی تعمیل کرنا
تمتع جو پورا ہوا ہے حیات ۔۔۔ ہوئی عمر پوری تو ہے وہ ممات
غرض کوئی دنیا سے گر چل بسا ہے ۔۔۔ تو ہم نے یہ اکثر ہی کہتے سنا ہے
وفا عمر نے کی نہ انسان کی ۔۔۔ مثل ہے یہ مشہور اقران کی
جو مرنے کے معنی میں لفظ وفا تھا ۔۔۔ تو انکار کس طرح آخر روا تھا
توفی کے معنی ہیں اصلی جب ایسے ۔۔۔ تو پھر موت عیسیٰ کی تعیین کیسے
صریح ایسی آیت ہو یا ہو روایت ۔۔۔ کہ ہو موت عیسیٰ کی اس میں صراحت
صحیح اس کے الفاظ و اسناد ہوں ۔۔۔ کئی ہوں حدیثیں جو آحاد ہوں
مضاف اس میں ہو موت عیسیٰ کی جانب ۔۔۔ ہو صیغہ بھی ماضی یہ ہے اس میں واجب
نہ لفظ اور معنی میں تاویل ہوگی ۔۔۔ عقیدہ میں یہ شرط تعمیل ہوگی
ہے قرآن میں موت کا لفظ بھی ۔۔۔ نہ کیوں مات عیسیٰ کی تصریح کی
یہ کیوں کس طرح کس لئے یوں اٹھایا ۔۔۔ نہ کیوں اور صورت سے ان کو بچایا
وہ خود خوب واقف ہے حکمت سے اپنی ۔۔۔ ضرورت[1] نہیں آپ کے مشورے کی
یہ مانا کہ حکمت سے خالی نہیں کام ۔۔۔ وہ مختار ہے اور دیتا ہے انجام
جو ہوں آپ بھی اس حقیقت کے عالم ۔۔۔ تو اس کی خدائی میں شرکت ہے لازم
حقیقت سے جاہل ہے خود اپنی انسان ۔۔۔ نہیں جانتا اس میں کیا کچھ ہے پنہاں

[1] ''لا یسئل عمّا یفعل وھم یسئلون (انبیاء:۲۳)'' اس کے کاموں کی پرستش اسے کوئی نہیں کرسکتا۔

قل الروح[1] من امر ربی جہاں ہے — علوم بشر کی حقیقت وہاں ہے
جو ہے ہم میں موجود اس کو نہ جانیں — چلیں اور افلاک کی خاک چھانیں
نظام زمیں را نکو ساختیم — کہ با آسمان نیز پرداختیم
یہ جنت کو کیوں سب[2] کے سب مانتے ہیں — یہ دوزخ سے کیوں لوگ یوں کانپتے ہیں

[1] ''یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الّا قلیلا (الاسراء:۸۵) ''روح کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا تھا اس کا جواب بھی دیا گیا کہ خدا کے معاملات میں سے ہے تم اس کے سمجھنے کا جتنا علم نہیں رکھتے۔ اس لئے یہ معلوم ہوا کہ ہر بات کی وجہ اور حقیقت ہماری سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ لہٰذا غیبی اخبارات میں اپنی عقل پر بھروسہ کر کے کسی لفظ کی تاویل کر دینا جہالت ہے۔ لفظ تاویل کے معانی اور تحقیق ان شاءاللہ! علیحدہ نظر سے گزرے گی۔

[2] بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو ان کی حقیقت سے انکار ہے محض اس وجہ سے کہ سمجھ میں نہیں آتیں۔ مگر آج تک تمام ان باتوں میں کوئی ایسا مستحکم اصول نظر سے نہیں گزرا جو کہ باتوں کی حقیقت سے انکار کر دیتے ہیں اور کچھ باتیں بدوں تاویل کے مان لیتے ہیں۔ باطنیہ احکام کی بھی تاویل کر دیتے ہیں اور معتزلہ اخبار غیبی کے انکار میں مشہور ہیں۔ مشکل ان کی زیادہ ہے جو قرآن مجید کے اصول پر بھی قائم رہنا چاہتے ہیں اور جہاں ان کا دعویٰ ٹوٹتا نظر آتا ہے فوراً تاویل کر جاتے ہیں۔ یہی ایک مسئلہ مستقل ہے جس کی تفصیل رد کرنا اس وقت منظور نہیں۔ صرف یہ کہنا ضروری ہے کہ جو محالات حضرت عیسیٰ کے آسمان پر رہنے میں پیش کئے جاتے ہیں وہ محض اس لئے ہیں کہ اپنی رسالت ثابت کی جائے۔ حالانکہ ان کی رسالت کے ماننے والوں کے لئے نبوت ثابت کرنا لوہے کے چنے ہی نہیں بلکہ محال ہے اور جب مرزاغلام احمد قادیانی نہیں ثابت ہوں گے تو ان کا قول حجت نہیں۔ فرشتے اور گزرے ہوئے پیغمبر مخلوق ہیں اور عبد ہیں ان کی ماہیت اور حقیقت کی بحث کی ضرورت ہی نہیں۔ مخلوق وہ ہے جو بنایا گیا اور عبد وہ ہے جو عبادت اور بندگی کے لئے بنایا گیا اور جب فرشتہ بھی عبد اور بندہ اور مخلوق ہیں تو فرشتوں کا اب تک رہنا ''الآن کما کان'' کی آیت کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ یہاں فرشتہ اور پیغمبر ولی روح جسم غرض سب یکساں ہے۔ جس شئے کو دوام اور ہمیشگی ہوگی وہ مخلوق ہونے کی وجہ سے شریک باری ہو جائے گی اور یہ قاعدہ ٹوٹ جائے گا۔

اصل بات یہ ہے کہ دھوکہ دہی اور بات ہے اور حق پسندی اور شئے ہے۔ شریک باری وہ ہوگا جو نعوذ باللہ! ہمیشہ سے ہو اور اس کی ابتداء سے معلوم نہ ہو اور اسی طرح ہمیشہ رہے کبھی اسے زوال نہ ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو اگر وہ ہزاروں لاکھوں برس کے بھی ہو جائیں تو یہ سب جانتے ہیں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

یہ حشر اور نشر اور صراط اور میزان
وہ حوض اور کوثر وہ حور اور غلماں
مراد ان سے کیا ہے یہ تفصیل کیجئے
ذرا ان کی بھی کچھ تو تاویل کیجئے
یہ جنت میں عمروں کی تعیین کیسی
بقا اور پھر اس میں یہ تمرین کیسی
یہ کیسی جوانی جو ایک حد پہ دائم
وہ تقویم کیسی ہمیشہ جو قائم
سزا اور جزا جو وہاں پر ملے گی
وہ روحی ہے یا جسم پر یہ بنے گی
یہ کیا روح کھائے گی میوہ وہاں پر
کہ اجسام ہوں گے ہمارے وہاں پر
یہی جسم ہوں گے تو کیسے رہیں گے
اگر دوسرے ہیں سزا کیوں سہیں گے
جو ہوں گے تو کس شے سے آخر بنیں گے
ہمیشہ وہاں کس طرح سے رہیں گے
بڑھاپا نہ آنے کا مطلب یہ کیا ہے
وہ دن کیسے گزریں گے مذہب یہ کیا ہے
ہے موجود جنت کہ اب وہ بنے گی
یہ دوزخ ہے موجود یا اب جلے گی
وہ ایک دم میں پل پر سے گزریں گے کیسے
خدا کو وہاں آپ دیکھیں گے کیسے
وہ کیا جسم ہے جس کو ہم دیکھ لیں گے
نگاہوں سے کیا اس کو ہم گھیر لیں گے
پھر اعمال کس طرح آخر تلیں گے
اور اس موت کی کس طرح جان لیں گے
غذائیں جو کھائیں گے سب جنتی واں
کہاں جائے گی آخرش ہو کے پنہاں
زمین آسمان ہی نہ ہوں گے جب آخر
تو پھر یہ وقائع کہاں ہوں گے آخر

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) کہ وہ اس سنہ میں پیدا ہوئے تھے اور کبھی نہ کبھی مریں گے۔ اس لئے شریک باری ہونا نہیں لازم آتا اور اگر ایسے شبہ وارد کئے جائیں تو اس سے زیادہ گنجائش ان باتوں میں ہے۔ بڑھاپا آنا نہ آنا یہ سب آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے کیونکہ برس اور مہینہ یہ سب آسمان یا زمین کی گردش کی گنتی ہے۔ قویٰ اور اعضاء کی تحلیل بھی اسی وجہ سے ہے دنیا ہی میں رہنا خط استوائی اور سورج کے قرب اور بعد کے رہنے والوں کو دیکھ کر ہم سمجھ سکتے ہیں کہ آب وہوا اور شہروں کی وجہ سے صحت میں کتنا فرق ہو جاتا ہے اور جس جگہ یہ تمام اثرات نہ ہوں گے وہاں صحت کا ایک حالت میں رہنا کیا مشکل ہے۔ ہمارے نزدیک چاہے ان پر ہزاروں برس ہی کیوں نہ گزر جائیں مگر وہ چونکہ یہاں نہیں تھے۔ اس لئے رطوبات سے ان کے بال سفید ہو سکتے ہیں اور نہ اعضاء میں تحلیل ہو سکتی ہے جس وقت یہاں آئیں گے۔ ان کے اثرات سے متاثر ہوں گے اور سال اور مہینوں کا حساب ان پر بھی گزرنا شروع ہو جاوے گا۔ جس طرح حضرت نوح علیہ السلام پر گزرا تھا اور یہ بات اور مستفاد ہوئی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام متاثر ہو کر بھی زندہ رہے تو وہ وہاں کیوں نہیں رہ سکتے۔

فرشتے ہیں کیا چیز کس سے بنے ہیں
وہ زندہ ہیں اب تک کہ کچھ مر چکے ہیں

اگر ہیں وہ اب تک تو شرکت ہے لازم
ہے جس طرح عیسیٰ کے رہنے سے لازم

یہ الہام لائے اسے کیسے مانیں
وحی کی حقیقت کو ہم کیسے جانیں

جو خالق ہے ہم سب کا وہ کس جگہ ہے
یہ ہم کیسے مانیں کہ وہ ہر جگہ ہے

وہ کہتا ہے میں عرش پر مستوی ہوں
مثال اور تاویل سے میں بری ہوں

اگر آپ ان سب کو سچ جانتے ہیں
حقیقت میں ممکن ہے گردانتے ہیں

شریعت نے جو کچھ بیان کر دیا ہے
ہر ایک لفظ اس کا صداقت بھرا ہے

تو عیسیٰ کے اٹھنے کو بھی مان لیں گے
خدا کی خدائی کو پہچان لیں گے

زمانہ گزرنے کا جو فلسفہ ہے
وہ افلاک کے علم کا مسئلہ ہے

زمانہ ہے نام آسمان وزمین کا
بڑھاپا جوانی ہے کھٹکا یہیں کا

یہ چکر جو ہے آسمان وزمین میں
اثر اس کا موقوف ہے بس انہیں میں

یہ سورج کی گرمی کے ہیں سب ظہورے
کہ جل جاتے ہیں یہ رطوبات پورے

ہمارے بدن کی حرارت رطوبت
یہ بیماریاں اور ہماری یہ صحت

مدار ان کا ہے سارا آب و ہوا پر
بدلنا ہی ان کا تو آفت ہے ہم پر

غرض سہتے سہتے یہ صدمے برابر
ٹھہر جاتے ہیں نشو میں حد پہ جا کر

قویٰ جیسے اسلاف کے جس میں بنیں گے
تقابل تناسب سے گھٹنے لگیں گے

بدن کی حرارت یونہی جل بسے گی
رطوبت ہر ایک عضو میں گھر کرے گی

مگر جس طرح سے کہ ایک خشک لکڑی
گلے گی سڑے گی ہری پھر نہ ہوگی

اسی طرح اعضا غذا پھر نہ لیں گے
حرارت کو اپنی فنا کر چلیں گے

بڑھاپے کی منزل یہاں ختم ہوگی
یہیں حس وحرکت بھی بے نظم ہوگی

جو ہیں روح کے راستے اس بدن میں
وہ سب بند ہو جائیں گے دم زدن میں

کھانا اور ہوا جب نہ پہنچے گی ہم میں
تو یہ جان شیریں بھی نکلے گی دم میں

مگر جس جگہ یہ حوادث نہ ہوں گے
زمین یہ نہ ہوگی ثوابت نہ ہوں گے

وہاں آپ ثابت اگر کر دکھائیں
بڑھاپے جوانی کی یہ کچھ ادائیں

تو ہم سب سے پہلے ہی بیعت کریں گے
قسم ہے خدا کی نہ حجت کریں گے

نہ مانیں گے پھر تو تکفیر کیجئے
یہودی نہیں ہم تو تشہیر کیجئے
کتاب الجنائز کو پھر^۱ دیکھ لیجئے
معانی میں اس کے تصرف نہ کیجئے
مترجم کا ہرگز حوالہ نہ دیجئے
بخاری ہے موجود پھر اس کو پڑھئے
وہ حتی کا لفظ اور رفتم کا جملہ
یہ ہے نحو کا ایک چھوٹا سا جملہ
رفع فعل ہے اور ضمیر اس کا فاعل
ہوا اپنے مفعول سے مل کے کامل
رفع کے ہیں فاعل یہاں پر صحابہؓ
جنہوں نے اٹھایا تھا مل کر جنازہ
اصح الکتب میں صراحت سے آیا
کہ سایہ تھا جب تک کہ تم نے اٹھایا
یہ اظہار واقع ہے منکر ہیں ہم کب
اٹھیں گے اسی طرح کاندھوں پر ہم سب
رسولؐ اور بخاری پہ تہمت نہ رکھئے
علاج اپنی عقل اور آنکھوں کا کیجئے
رفع کے جو معنی تھے جسمی بلندی
وہ واضح کئے خود یہ ہے عقل مندی
اصح الکتب کی کرامت ہے یہ بھی
جو جھوٹے ہوں ان کی علامت ہے یہ بھی
ہے جادو وہی خود جو سر چڑھ کے بولے
ضرورت ہی کیا ہے کوئی پردہ کھولے
اگر رفع بالفرض ہے روح کا
تو مقتول ومیت میں ہے ایک ......
بلندی وہ کیا قتل سے چل بسی ہے
جو بل^۲ کہہ کے آیت نے تردید کی ہے

۱؎ کتاب الجنائز میں اور کتاب الجہاد میں یہ حدیث آئی ہے۔ ایک میں حتی فعمو ہے اور ایک میں قیل کے ساتھ رفع مجہول کے صیغہ میں بیان کیا گیا ہے ایک تو یہ بات ہے کہ حدیث خود حدیث کی تفسیر کر رہی ہے۔ ایک میں فاعل کا ذکر نہیں۔ دوسری میں موجود ہے۔ پھر یہ کہ قتل ہو چکے تھے۔ ان کی روح اٹھ چکی تھی بیان یہ کیا گیا ہے کہ مرنے کے بعد ان کے اوپر فرشتے سایہ کئے ہوئے تھے جب تک کہ وہ اٹھائے گئے یا تم نے اس کو اٹھایا۔ اس میں یہ کہاں تک ثابت ہوا کہ رفع روح ہوا کیوں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کا جنازہ اٹھایا اور اس وقت تک فرشتے سایہ کئے رہے اور یہ تو کسی کا دعویٰ نہیں کہ ان کی زندگی میں ان پر فرشتے سایہ کئے ہوئے رہتے تھے اور روح نکلتے وقت وہ رخصت ہوگئے۔

۲؎ مجھے افسوس ہے کہ دھوکہ دہی دیکھ کر مجھ سے ایسے الفاظ استعمال ہوئے جن کو میں پسند نہیں کرتا تھا۔ میں حقیقتاً بدظن نہ تھا مگر میں نے یہ تحریف اور دھوکہ دیکھے تو مجھے یہ یقین ہوگیا کہ حق پسندی واقعی اور شئے ہے اور اپنے دعویٰ کو بلا دلیل پیش کر کے اس کے لئے ایسی ایسی دوراز کار تار عنکبوت کی طرح دلیلیں ڈھونڈ کر نکالنی اور بات ہے۔ ''من یضلل فلا ھادی لہ'' (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جو شے مشترک تھی اسی سے کیا رد ۔۔۔ یہ کیا قاعدہ ہے یہ ہے کون سی حد
یہ مطلق ہے اس کی نہ تاویل ہوگی ۔۔۔ یہ حجت حقیقت میں تعمیل ہوگی
یہود اس کو مانیں نہ مانیں ہمیں کیا ۔۔۔ کرے نقل وہ جو مقلد ہیں ان کا
اتانا کتاب الهدیٰ بالهدایه ۔۔۔ وافنٰی اباطیلهم بالکفایه
ولیس لنا حاجة فی هداهم ۔۔۔ یقلد همو من یشاء فی هواهم
مگر یہ تو ثابت ہوا بل رفع سے ۔۔۔ کہ قاتل تھے وہ قتل کے ہر طرح سے
وثوق اپنی قدرت پہ ان کو ہوا تھا ۔۔۔ ہر ایک طرح عیسیٰ پر قابو ملا تھا

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اگر رفع اب روح کا مانیں تو یہ امر بھی معلوم ہوگا کہ رفع اور قتل میں منافات نہیں۔ چنانچہ صحابہ قتل کئے گئے۔ پھر بھی رفع کا لفظ ان پر بولا گیا۔ اب آیت نے قتل عیسیٰ کی نفی کے بعد بل رفع کیوں کہا۔ کیونکہ وہ تو ثابت تھا، اس کی تردید کی کیا ضرورت اور وہ بھی ایسے لفظ سے جو دونوں حالتوں میں پایا جاتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ یہود جسمی رفع کو نہیں مانتے تھے نہ یہ جانتے تھے نہ یہ ان کے نزدیک کوئی علامت نبوت تھی۔ غرض یہ ہے کہ اس کا مدعی کون ہے کہ خداوند عالم نے ان کی درخواست یا خواہش پر ایسا کیا بلکہ یہ تو اس کی حکمت تھی ان سے ان کی تمام قوتوں اور حوصلوں کو پورا کر کے بھی بچالیا۔ اتمام حجت بھی ہوگیا اور یہ کہنے کو بھی نہیں رہا کہ ہمیں عیسیٰ پر قابو نہیں ملا۔ اگر ملتا تو ضرور قتل ہو جاتے۔ ان کی ارادی قوتیں فعل میں آگئیں اور پھر بھی وہ بچ گئے۔ معجزہ اور اعجاز کا اعلیٰ نمونہ ثابت ہوگیا۔ ان کی کسی قوت کو بیکار نہیں کیا گیا۔ جس طرح قریش مکہ کے حوصلہ پورے کر کے اتمام حجت کر کے ان کو مشرف باسلام کیا یہ بات بھی قابل غور ہے کہ سولی چڑھانے کے، اردو میں دو مطلب ہیں اور یہ اردو کا ایک نقص ہے کہ مصلوب کے لئے کوئی لفظ اس میں خاص نہیں ہے۔ خیر ایسی بہت سے باتیں ہیں۔ اب سمجھنا صرف یہ ہے کہ مولوی عبدالقادر صاحب نے ترجمہ میں یہ لفظ کس غرض سے استعمال فرمایا بشرطیکہ نقل کی غلطی نہ ہو، سولی پر چڑھنا یا چڑھانا جیسے مکان سیڑھی پر چڑھنا یا چڑھانا یا حضرت عیسیٰ کا آسمان پر چڑھنا ایک تو اردو میں یہ مطلب مستعمل ہے یہ تو ''تفسیر القول بما لا یرضی قائله'' ہے کیوں کہ شاہ عبدالقادر اس کے قائل نہیں تھے اور یہ ثابت ہے۔ دوسرا محاورہ اردو کا یہ ہوگیا ہے کہ جو سولی پر اپنی جان دے چکے اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ سولی دیا گیا اور سولی چڑھایا گیا۔ البتہ اس کی نفی ہم بھی کرتے ہیں اور شاہ عبدالقادر نے کیا خود قرآن شریف ہی نے کی ہے۔

میں پھر ناظرین کو متوجہ کرتا ہوں کہ اردو کا ترجمہ محقق بننے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس میں بڑے بڑے دھوکہ ہیں۔ وما علینا الا البلاغ!

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وہ بے کس تھے اوران کو سطوت تھی حاصل
ارادوں پہ ان کے نہ بجلی گری تھی
قویٰ اور افعال کا سامنا تھا
یہ کیا ان کی آنکھوں کو آخر ہوا تھا
یقین ان کا پھر شک سے کس طرح بدلا
صلیب ان کی کیا موم کی کچھ بنی تھے
ابھی تک تو ہم نے سنا ہے نہ دیکھا
وہ دشمن تھے اوران کے خون تک کے پیاسے
اگر زندہ رہ کر مرے ہیں کہیں اور
وہ کشمیر ہی میں اگر بھاگ آتے
اگر وہ رفع کو نہیں مانتے تھے
گواہی ہے اتنی تو قرآن میں
جو مرنے کو بالقصد پوشیدہ رکھتے
یقین تھا انہیں گر کہ عیسیٰؑ مرے ہیں
انہیں ان کا مرنا جو معلوم ہوتا
جو موت ان کی اس میں رہ کے آتی

وہ ناچار اور ان کو قدرت تھی حاصل
نہ سولی ہی کچھ ان کی جادو بھری تھی
اب اتمام حجت میں کیا رہ گیا تھا
یہ کیوں ان کی عقلوں پر پردہ پڑا تھا
یہ کیوں قتل کرنے پہ بھی دم نہ نکلا
زمانہ سے کیا ساخت میں کچھ نئی تھی
کہ سولی سے بچ کر کوئی زندہ نکلا
وہ کس طرح ان کو یوں ہی چھوڑ جاتے
تو کیا قوم بھی ان کی تھی زندہ درگور
تو کیا وہ یہودی نہ یہ جان جاتے
تو بے قتل مرنے کو کب جانتے تھے
کہ شک تھا انہیں اپنے برہان میں
تو ان کی ڈھٹائی تھی شبہ میں کیسے
تو اب تک وہ تکذیب پر کیوں تلے ہیں
تو شبہ یہ فی الجملہ معدوم ہوتا
صلیبی عقیدہ کو دنیا نہ پاتی

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) یہ جو کچھ بھی زہریلا مادہ تھا وہ سولی چڑھانے کے لفظ میں تھا جس کے دو معنی اردو میں مستعمل ہیں اور ایسی تشابہ سے ہمارے حضرت نے فائدہ اٹھایا۔ اگر عربی کے لفظ کی تحقیق منظور ہو تو نظم پڑھ کر غور کیجئے۔ آیت نے سولی کے اوپر رسی کے واسطے سے چڑہانے کی نفی نہیں کی ہے۔ یہ اردو کے ترجمہ کا دھوکہ ہے بلکہ سولی سے جان نکلنے کی نفی کی ہے جس کسی کو یہ شک تھا کہ وہی قتل ہوئے یا کوئی اوراسی میں معجزہ کا ظہور رہا کہ دیکھتی ہوئی آنکھیں، سمجھتی ہوئی عقلیں بیکار ہوگئیں اور احساس نہ کرسکیں۔ اب جو کچھ بھی ہو یہ ثابت ہوا کہ انہوں نے سولی چڑھانے کے لفظ میں جھوٹ نہیں بولا کیوں کہ اس کا خدا نے ذکر نہیں کیا اور اس میں شبہ ہو ہی نہیں سکتا یہ تو اپنے ہاتھ کا کام تھا۔ دو ہی احتمال ہیں یا تو عیسیٰ علیہ السلام کی تعیین میں انہیں شک ہوگا اور یا انہوں نے جھوٹ بولا کہ ہم نے سولی پر چڑھایا۔ حالانکہ وہ اپنی موت سے مرے ہیں۔ پہلی بات آیت سے ثابت ہے اور دوسری کا ثبوت نہیں۔

نفی رفع کی کس جگہ ہے کہاں ہے
یہ یصلب کے معنی میں یرفع کہاں ہے

ہر ایک کام ختم اس گھڑی آکے ہوگا
اثر ختم مفعول پر جب کہ ہوگا

یہ یصلب ہے فعل اور مفعول اس کا
وہ ہے جس کا دم چڑھ کے سولی پہ نکلا

اگر جان بچ جائے مفعول کی
تو نفی اس میں ہے صلب مصلوب کی

اگر نفی سولی چڑھانے کی ہوتی
تو ظن اور شبہ سے آئی نہ ہوتی

انہوں نے جو مریم پہ بہتان باندھا
تو قرآن نے اس کو عظیماً پکارا

ولکن کے بعد اس میں بہتا کہاں ہے
بجز شک وشبہ کے ایقا کہاں ہے

خدا اور عیسیٰ پہ جب جھوٹ بولا
تو ان کا خدا نے نہ کیوں عیب کھولا

مگر سچ تو یہ ہے جو واضح ہوا ہے
کہ سولی پر ان کو چڑھایا گیا ہے

نفی فعل کے ختم کی کی گئی ہے
کہ عیسیٰ کی جان یوں بچائی گئی ہے

جو وہ چاہتے تھے وہ پورا ہوا ہے
مگر ان کو عیسیٰ میں دھوکا ہوا ہے

یہ قرآن نے سب کو آ کر جتایا
کہ عیسیٰ کو ہے ہم نے اوپر اٹھایا

یہ خود مختلف تم میں جب مسئلہ ہے
تو پھر مان لینے میں کیا دغدغہ ہے

کلام خدا کو کیا رد جنہوں نے
نہ تھا ماننا اور نہ مانا انہوں نے

یہود اور اتباع جتنے ہیں ان کے
یہ تاویل ان کی ہے جتنے ہیں ان کے

یہ جتنی بھی قومیں ہوئیں پہلے برباد
ہیں جن میں سے مدین ثمود اور عاد

ہر ایک کی ہلاکت کا کیا طور تھا
یہ شان خدا تھی کہ کچھ اور تھا

کسی کو ڈبویا کسی کو دھنسایا
لوؤں کی لپٹ سے کسی کو گرایا

اسی طرح جتنے رسل ان میں آئے
جنہوں نے ان گنت صدمے اٹھائے

ہر ایک کی نجات ایک نیا معجزہ تھا
خدا کے لئے اس میں مشکل ہی کیا تھا

ہر ایک کام میں اس کے ہوتی ہے حکمت
بڑی بات چھوٹا سا منہ اور یہ جرأت

کیا ان سے ایسا تو ڈرتا تھا کیا وہ
اور ایسا نہ کرتا تو وہ دبتا تھا کیا وہ

خدا کے لئے تو سبھی شئی تھی ممکن
جو آخر ہوا تھا وہ پہلے ممکن

یہ پوشیدہ مرنے میں کیا فائدہ تھا
اور اس شک کے رکھنے میں کیا فائدہ تھا

جو اس طرز سے بھی بچایا گیا تھا
کہ دم ان کا اس دم سدھایا گیا تھا

تو دھوکہ رہا پھر بھی ہر طرح باقی — جو ہے اس کی قدرت کے بالکل منافی
رسول خدا نے یہ ہجرت ہی کیوں کی — اور اسی طرح پوشیدہ رحلت ہی کیوں کی
وہ حضرت علیؓ ان کے نائب ہوئے کیوں — یہ تھا خوف کیسا وہ غائب ہوئے کیوں
پھر اس درجہ خوف ان پر غالب ہوا کیوں — یہ غاروں میں پھر چھپ کے رہنا پڑا کیوں
وہ قادر نہ تھا کیا کہ ان کو بچاوے — اور اس قوم گمراہ کو راہ پر لگاوے
وہ کمزور تھے ان کو یوں کیوں بھگایا — اور اس قوم سرکش کو کیوں سر چڑھایا
یہ کیوں اتنے جھگڑوں کی نوبت ہی آئی — کہ کرنی پڑی ان کو برسوں لڑائی
فضول ایسی باتیں اگر لوگ چھیڑیں — مذاہب کو دنیا سے رخصت ہی کردیں
خدا اس ضلالت سے ہم کو بچائے — کہ بکنے لگیں ہم بھی جو منہ میں آئے
ذرا پہلے عیسیٰ کی تاریخ پڑھئے — تفحص سے پھر اس کے اوراق الٹئے
ترقی تھی اس وقت یونانیوں کی — زمانہ میں تھی دھوم رومانیوں کی
غرض تین قومیں تھی سطوت میں مشہور — اور اشراقیوں سے زمانہ تھا معمور
طبابت میں ان کو عروج اس قدر تھا — کہ مردوں میں بھی روح پڑنے کا ڈر تھا
جب آئے ہیں عیسیٰؑ تو یہ غلغلہ تھا — حکیموں کو اعجاز کا ولولہ تھا
علوم طبیعی کو طے کر چکے تھے — وہ علم الٰہی پہ دل دے چکے تھے
اور اس جسم خاکی کو پتلا سمجھ کر — تعلق پہ تھے نفس کے اس سے ششدر
ہر ایک شئی کی تحقیق مد نظر تھی — یہاں تک کہ خالق پہ بحث بشر تھی
نبوت کو ایک خواب وہ جانتے تھے — کچھ ایسے بھی تھے جو اسے مانتے تھے
وہ علم فلک اور ہیئت میں تھے برق — وہ تھے مادرانہ طبیعت میں تافرق
جو مشہور ہیں فلسفی آج کل کے — وہ ہیں خوشہ چیں ان کے طرز عمل کے
اثر ان کا دنیا میں پھیلا ہوا تھا — انہیں کی خدائی انہیں کا خدا تھا
کرشموں میں اس وقت عالم پھنسا تھا — یہی تھی نبوت یہی معجزہ تھا
یہ ہے سنت اللہ روز ازل سے — کہ عاجز ہوں منکر بھی طرز عمل سے
تو عیسیٰ کی خلقت بھی ایسی بنائی — جو اس فلسفی عہد میں کام آئی
جو فطرت کا مشہور ایک قاعدہ تھا — نہ ہونا ہی اس کا یہ ایک معجزہ تھا

فرشتے نے جس وقت آ کر کہا تھا
یہ عیسیٰ کا ادنیٰ سا ایک معجزہ تھا
جو بچپن میں یوں قاعدہ توڑ ڈالے
نفس[۱] سے وہ کرتے تھے مردوں کو زندہ
مرض جتنے مہلک تھے ان سے بچاتے
یہ سب اس لئے تھا کہ منکر بھی مانے
اسی طرح سے ان کا اوپر اٹھانا
لیؤمنن جو تاکید مستقبلی ہے
رہی اب دوامی تو ہے وہ اضافہ
کوئی کیوں نہ ہو اس میں سب ہیں برابر
نہیں جب کہ مرسل[۲] نبی اور معصوم

تو مریم نے خود بھی تعجب کیا تھا
جو قبل از وجود اس میں ظاہر ہوا تھا
نہ کیوں بڑھ کے وہ سب کو حیرت میں ڈالے
بناتے تھے مٹی سے جیتا پرندہ
مسیحا تھے مردوں کو زندہ بناتے
کہ خالق جسے چاہے جیسا بنائے
خدا نے کہا اور ہم سب نے مانا
وہ ماضی بنے ایسی کس نے سنی ہے
ہے کافر کرے جو کہ قرآن میں زیادہ
مسیح زمان یا کہ ہو ان سے برتر
تو اقوال کی ان کے ایک حد سے معلوم

۱؎ ''اذ قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی علیک وعلٰی والدتک اذ ایدتک بروح القدس تکلم الناس فی المھد وکھلاً واذ علمتک الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیہ فتکون طیراً باذنی وتبری الاکمہ والابرص باذنی واذ تخرج الموتیٰ باذنی (مائدہ:۱۱۰)''اس کے معنی نظم میں موجود ہیں۔ایک بات اس میں زیادہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حالت شیر خواری میں کلام کیا تھا۔

لیؤمن کے معنی ماضی تو ہو ہی نہیں سکتے۔ مستقبل ہیں اور رہا کا لفظ زیادتی ہے جس کی تفسیر بیان فرماتے ہیں کہ ایمان لاتے رہیں گے۔غرض یہ کہ ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے رسالت اپنی ثابت ہو جائے،قرآن کی تحریف ہو تو بلا سے اور اس پر طرہ یہ کہ قرآن شریف ہی سند میں مانیں گے کسی شئی کی سند نہیں لیں گے کیا خوب کہی،قرآن کو اسی طرح مانا کرتے ہیں۔

۲؎ مسیح موعود اگر نبی مرسل ہیں اور معصوم بھی ہیں تو پھر ختم نبوت کے کیا معنی رہے اور اگر نبی معصوم نہیں تو ان کے اقوال کا ماننا ضروری نہیں۔عام مسلمانوں کی طرح سے وہ بھی تمام اصول کے پابند ہیں اور اگر وہ ان اصول سے مستثنیٰ ہیں تو اس کی تفصیل اور دلیل دیجئے۔کتاب الجنائز بخاری کو پیش کیا گیا،اس سے معلوم ہوا کہ آپ ہماری ان کتابوں کو مانتے ہیں۔اس لئے ہم بھی حوالہ دیتے ہیں کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی روایت کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت کو تفسیر میں بیان کرتے ہیں۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اصول آپ نے خود بیان کردیا ہے　　　جو حق تھا وہ خود ہی عیاں کردیا ہے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اب موتہٖ کی ضمیر قرآن میں موجود ہے، صحابی اس کے مفسر ہیں اور تواتر کے ساتھ قرآن کی تلاوت اسی ضمیر کے ساتھ ہوتی رہی ہے۔ مگر چونکہ آپ کو رسالت ثابت کرنی مقصود ہے تو بیضاوی کے دامن سے لپٹے جاتے ہیں، قرأت شاذہ بھی یہاں منظور ہے۔ دنیا ایک طرف، مگر مسیح کی مسیحیت نہ چھوٹنے پائے۔ کہو آخر اس مصیبت کی ضرورت ہی کیا ہے۔

آگے ارشاد فرماتے ہیں کہ:''**ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ (الحجرات:۲۸)**'' آیت خاص مسیح کے لئے ہے اور علماء نے مان لیا ہے۔ بھلا آپ علماء کی ماننے والے ہیں، آپ تو ماضی کو مضارع، دن کو رات کہنے پر تلے ہوئے ہیں۔ تقلیدی شکنجہ سے نکلنا چہ معنی دارد۔ محقق بن کر تقلید کورانہ پر تلے ہوئے ہیں اور وہ بھی مدعی نبوت کی۔ یہ آخر ان سب کو کیا ہوگیا۔ ماضی کو مضارع اور مستقبل کیسے مان لیا گیا۔ قرآن شریف میں اور بھی رسل کا لفظ آیا ہے اور رسول بھی تو بہت سی جگہ آیا ہے۔ پھر ان سب سے کیا مراد حضرت مسیح ہی ہیں کیونکہ ہر جگہ محمد ﷺ کا لفظ تو ہے نہیں۔ سورہ صف کی تو ایک ایک آیت میں ہزاروں پیوند لگائے۔ تمام آیتوں کا ذکر فرمایا مگر:''**فلما جاء ھم بالبیّنات قالوا ھذا سحر مبین (الصف:۶)**'' کی کوئی جناب مسیح نے تفصیل نہیں فرمائی کہ وہ جادو کہنے والے کون تھے اور جاء سے کون مراد ہے۔ کیونکہ احمد مجتبیٰ ﷺ تو اس وقت تشریف لاچکے تھے۔ البتہ احمدؐ کے غلام نہیں آئے تھے۔ شاید حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے غلام کے لفظ میں سہو ہوگیا ہو جو مضاف ہے۔ **نعوذباللہ من ذالک!**

قرآن مجید میں کہیں اور بھی نبوت کی صراحت رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ مستقل شریعت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا تھا تورات ایک مستقل شریعت تھی اس کی تصدیق فرمائی تھی اور ایک مستقل شریعت کی بشارت دی تھی۔ رسول کا لفظ فرمایا جو شریعت لے کر آیا تھا۔ حضرت مسیح موعود کون سی شریعت لے کر آئے۔ البتہ صاف طور پر آپ یہ کیوں نہیں کہتے کہ دراصل یہی ہے اور انہیں کی رسالت انہیں کی شریعت تھی۔ مگر حضرت جبرئیل نے نعوذ باللہ! رسالت پہنچانے میں کسی قدر جلدی کی اور فرشتوں میں نام محمدؐ کا چونکہ احمدؐ تھا، اس لئے ان کو دھوکا ہوگیا۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ کلام مجید اوّل سے آخر تک پڑھ جائے۔ اگر بصراحت بدوں تاویل اور مراد اور تفسیر اور تحریف کے آپ رسالت ثابت کرسکیں تو جو کچھ آپ چاہیں میں شرط کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مگر میری شرط یہی ہے کہ عربی سمجھنے والے بلایئے جو بجز عربی الفاظ کے اور وہ بھی نص قطعی کے کچھ قبول نہ کریں یا اگر وہ شخص علمی گفتگو کریں تو ان کے فیصلہ کی قدرت رکھتے ہوں۔ ورنہ تضیع اوقات سے کیا فائدہ ہے۔　　　(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جو باتیں کہ اب تک ہوئی ہی نہیں ہیں
لیــؤمــنــن کے معنی یہ بتلا رہے ہیں
ہے مرنے سے پہلے کی شرط اس میں موجود
چاہا تو ایمان قرآن پر ہے
صراحت ہے موجود جب اس میں اس کی
نزول ابن مریم کی ہے جو روایت
جو ہیں بوہریرہؓ وہ خود کہہ رہے ہیں

اسی طرح لوگوں میں لوبی گئیں ہیں
کہ ایمان لائیں گے جو رہ گئے ہیں
مفسر ہیں جس کے صحابی معہود
ہر ایک لفظ متلو فرقان پر ہے
تو اس کے مقابل میں ہستی ہے کس کی
اسی میں لیومن کی ہے پوری آیت
لیومن کی تفسیر خود کررہے ہیں

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) رسول اللہ ﷺ کی حدیث موجود ہے بخاری نے باب باندھا ہے اسمہٗ احمد حدیث سے پہلے لائے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ خود فرماتے ہیں کہ میرے نام ہیں، احمدؐ، محمدؐ۔ مگر یہ قرآن شریف کے مقابلہ میں حجت نہیں بھلا یہ تو فرمائیے کہ دنیا میں ہزاروں احمد ہیں۔ اس کی تخصیص قرآن مجید میں کہاں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی احمد ہیں۔ قرآن مجید میں: ''واذ اخذ اللہ میثاق النّبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم (آل عمران:۸۱)'' بھی آیا ہے اور یہ بھی بشارت ہے۔

(اعراف میں: ''الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوباً عندهم فی التوراة والانجیل یامرهم بالمعروف وینهاهم عن المنکر ویحل لهم الطیّبات ویحرم علیهم الخبائث ویضیع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم فالذین اٰمنوا بهم وعزروه الیٰ آخر (الاعراف:۱۵۷) اولم یکن لهم اٰیة ان یعلم علماء بنی اسرائیل (الشعراء:۱۹۷)''

یہاں مسیح موعود کیوں مراد نہیں۔ محض اس لئے کہ موقع نہیں بلافصل اور طویل آیت ہے تشریح کا ذکر ہے اور مسیح موعود نے تشریح کی نہیں فوراً تکذیب ہوجاوے گی۔ وہی بشارت یہاں واضح کی تھی، وہاں خداوند عالم نے متکلم ہونے کی حیثیت سے بیان فرمایا ہے اور یہاں ان کی سرکشی دکھانے کے لئے خود عیسیٰ علیہ السلام کا قول نقل کردیا کہ تم کہتے ہو کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں یہ ان کا قول ہے۔ اگر تم سچے ہوتے تو مانتے ''یدعی الی الاسلام'' آپ فرماتے ہیں کہ اس سے مسیح مراد ہیں اور اس مراد کی بنا اس پر ہے کہ قرآن مجید میں مفتری علی اللہ رسالت کے جھوٹے مدعی کو کہا ہے اور یہ خود ایک ایسا دعویٰ ہے جو محتاج دلیل ہے، بناء فاسد علی الفاسد ہوئی ''ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً او کذب باٰیته انه لا یفلح الظالمون (الانعام:۲۱)''

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بخاری ومسلم بھی جامع ہیں اس کے ... بیان کرنے والے بھی حافظ ہیں اس کے
بھلا ان کے آگے زبان کون کھولے ... وہی جو مخالف ہو بولے تو بولے
لینظر مضارع ہے ہم جانتے ہیں ... مقرر نہیں اس کی حد جانتے ہیں
وہ ارسل کا صیغہ بھی گزرا ہوا ہے ... صراحت ہے جس میں کہ وہ آچکا ہے
وہ لماء جاء جو ہے بعد احمدؐ ... وہ ماضی ہے اور اس کا فاعل ہے احمدؐ
یہ آیت جب اتری تو وہ آچکا تھا ... وہ سحر مبین بھی کہا جا چکا تھا
یہ ہے نص قطعی کہ احمد وہی تھے ... جو بعد ابن مریم کے مرسل نبی تھے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) آپ فرماتے ہیں کہ مفتری علی اللہ رسالت کے جھوٹے مدعی کو قرآن شریف میں کہا گیا ہے نبوت کو نہیں کہا گیا۔ وجہ اور راز اس کا یہ ہے کہ یہ آیت اگر کفار کے لئے ثابت ہو جائے تو سورۂ صف کی یہ مصنوعی تفسیر جو رسالت ثابت کرنے کی غرض سے کی جارہی ہے باطل ہو جائے گی اور یہ جناب پر واضح ہو جائے گی کہ احمدؐ آچکے تھے اور لوگوں نے ان کی تکذیب بھی کی تھی اور اس کے ساتھ جادو بھی کیا تھا اور وہی لوگ ظالم قرار پا چکے ہیں۔ جس میں اسلام کی دعوت دی گئی تھی اور رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی احمدؐ رسول آنے والے نہیں تھے اور نہ آنے والے ہیں۔ یہی مسئلہ ہے اور اسی پر زور دیا جاتا ہے۔ تمام ادلہ بڑی شد و مد سے بیان کئے گئے ہیں اور یہ دعویٰ بے سروپا بھی اسی کے ساتھ کر دیا گیا کہ مفتری علی اللہ جھوٹے نبی ہی کو کہتے ہیں۔ اگر سچ پوچھئے تو یہی افتراء ہے قرآن مجید بصراحت اس کی تکذیب کرتا ہے۔ جہاں ''ومن اظلم ممن افتری'' آیا ہے اسی کے بعد یا اسی آیت میں اس کو واضح کر دیا گیا ہے۔ مجھے یا کسی اور کو اس کہنے کی ضرورت ہی نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے۔

رونا ہے تو اس کا کہ قرآن کس کے سامنے پیش کیا جائے اور لوگ اس کو کیسے سمجھیں کہ قرآن شریف کیا کہتا ہے۔ قرآن شریف بدوں کسی تاویل کے لغات عرب اور علم ادب سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد اپنے الفاظ کے معنی پڑھنے والے کو بتا دیتا ہے۔ مصیبت صرف ان لوگوں کی ہے جو اردو کے کسی لفظ کو عربی کے کسی لفظ کے قائم مقام کر کے مطلب سمجھنے پر تلے ہوئے ہیں جس میں وہ الجھ کر رہ جاتے ہیں۔ بے شمار الفاظ اس قسم کے موجود ہیں۔ منجملہ ان کے سولی چڑھانا توفی وغیرہ بیان کر چکا ہوں۔ عبد اور اس کی وجہ تسمیہ اور ایسے بہت سے الفاظ جو مبحث سے دور ہیں۔ عربی میں ہیں جو لفظی بحث کے باعث ہو گئے ہیں۔ مجبور ہوں صرف آیات اور ترجمہ بیان کئے دیتا ہوں کیوں کہ ترجمہ بدوں لوگ نہ سمجھیں گے۔ اطمینان کے لئے اور ترجمہ دیکھے جائیں۔

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جو عیسیٰ نے یاتی وبعدی کہا ہے — وہ تخصیص سے ہم کو بتلا رہا ہے
مرے بعد آئیں گے مطلب ہے ان کا — یہی مدعا اور مذہب ہے ان کا
محمدؐ کے بعد ان کا مطلب نہیں ہے — دکھا دیجئے گر یہ مذہب کہیں ہے
یہ قول ان کا ہم سب سے مطلق نہیں ہے — محمدؐ کے ہوتے انہیں حق نہیں ہے
انہیں کی تھی وہ قوم جس سے کہا تھا — محمدؐ کے آنے کا مژدہ دیا تھا

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) ''ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ کذباً او کذب باٰیاتہ انہ لا یفلح الظالمون ویوم نحشرھم جمیعاً ثم نقول للذین اشرکوا این شرکاء کم الذین کنتم تزعمون ثم لم یکن فتنتھم الا ان قالوا واللّٰہ ربنا ما کنا مشرکین. انظر کیف کذبوا علٰی انفسھم وضل عنھم ما کانوا یفترون (الانعام: ۲۱تا۲۴)'' اوراس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے خدا پر جھوٹ بولا یا اس کی نشانیوں کو جھٹلایا، ظالم بھی فلاح نہیں پاتے اور جس روز ان سب کا حشر کریں گے اور ان مشرکوں سے کہیں گے کہ تمہارے وہ شریک جن کو تم شریک خیال کرتے تھے کہاں ہیں؟ تو ان کے پاس کوئی جواب اور تاویل بجز اس کے نہ ہوگی کہ وہ مکر جائیں گے اور کہہ اٹھیں گے کہ ہم تو مشرک نہیں تھے۔ ذرا دیکھو تو سہی کس دلیری کے ساتھ اپنے اوپر جھوٹ بولتے ہیں اوران باتوں اور جھوٹوں سے جو وہ خدا پر بولا کرتے تھے۔ کیسے ناواقف اور انجان بنتے ہیں۔ یہ آخری آیت اس کو اچھی طرح بیان کررہی ہے کہ مفتری کون تھے اوران کو مفتری کیوں کہا گیا۔ کیا انہوں نے رسالت کا دعویٰ کیا تھا۔ اس میں خود رسول سے خطاب کر کے کہا گیا ہے کہ دیکھو اور یفترون کے فاعل واضح کر دیئے گئے کہ وہی مشرک تھے۔

اب اس آیت سے سند لی ہی نہیں جاسکتی کیونکہ مفتری ان کو کہا گیا جو مشرک تھے اور واقعی ان کو فلاح نہیں ہوئی۔ سورہ برأت پڑھی جائے اور دیکھا جائے کہ ان مشرکوں کا کیا حشر ہوا، جنہوں نے کہا تھا اور قیامت کے روز جو محشر ہوگا اور جس کو خداوند عالم نے واضح فرمایا ہے وہ جدا ہے۔

لیجئے! اسی سورۂ انعام میں ولو اننا کے ربع حصہ پر یہ آیت ہے اور ایسی صراحت سے ہے کہ بجز اس تحریف اور انکار کے یا مان لینے کے کوئی چارہ ہی نہیں۔

آیت:''وقد خسر الذین قتلوا اولادھم سفھا بغیر علم وحرّموا مارزقھم اللّٰہ افتراء علی اللّٰہ قد ضلّوا وما کانوا مھتدین (الانعام: ۱۴۰)'' ترجمہ: یقیناً گھاٹے میں آئے وہ لوگ جنہوں نے جہالت کی وجہ سے بغیر علم کے اپنی اولاد کو مار ڈالا اور بہت سی حلال خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو اپنے اوپر خدا پر جھوٹ بول کر افتریٰ کر کے مفتری بن کر حرام کر لیا یقیناً وہ گمراہ ہوئے اور ہرگز راستہ پر نہ تھے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اسی پر تو میثاق لی جا چکی تھی بشارت پھر اعراف میں آ چکی تھی
نبی اور امی کہا جا چکا تھا یہ انجیل میں بھی لکھا جا چکا تھا
اس آیت سے مقصود تھا یہ سنانا کہ اس قوم نے پھر بھی ان کو نہ مانا
وہ عام اور یہ خاص اس کی تقریر ہے اور آیت ہی آیت کی تفسیر ہے
مضارع تھا یاتی تو جاء ہے ماضی خدا کہہ رہا ہے بالبیّنات

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اب فرمایئے کہ یہ خدا پر جھوٹ بولنے والے کیا رسالت کے مدعی تھے یا یہ وہی لوگ تھے جن میں رسول مبعوث ہوئے تھے اور انہوں نے ان کی ہدایتوں پر عمل نہیں کیا۔ شریعت میں اضافہ کرلیا، بہت سی چیزیں حرام کرلیں جن کے متعلق خداوند عالم بڑی تنبیہ کے الفاظ میں ان سے اسی رکوع میں دریافت فرماتا ہے کہ ان چیزوں کو جو تم نے اپنے اوپر کرلیا ہے تو اس کی تفصیل بتاؤ کہ خدا نے کس وقت اور کن کن چیزوں کو حرام کیا ہے: ''ام کنتم شهداء اذ وصٰکم الله بهذا (الانعام:۱۴۴) '' کیا تمہارے سامنے خدا نے یہ ہدایت نہیں فرمائی ہے کہ یہ چیزیں حرام ہیں۔ جواب اس کا نفی میں ہے یعنی نہیں تو اب خداوند عالم فرماتا ہے۔ جب ایسا نہیں ہے تو اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو خدا پر جھوٹ باندھے اور لوگوں میں بغیر علم کے گمراہی پھیلائے، خدا ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔

آیت کا ترجمہ یہ تھا اور آیت یہ ہے: ''فمن اظلم ممن افتری علی الله کذبا لیضل الناس بغیر علم ان الله لا یهدی القوم الظالمین (الانعام:۱۴۴) قالو اتخذالله ولداً سبحانه هو الغنی له ما فی السمٰوٰت وما فی الارض ان عندکم من سلطان بهذا (یونس:۶۸) '' اس سے بھی واضح ہوگیا کہ مفتری وہی لوگ تھے جنہوں نے بہت سی چیزیں اپنے اوپر حرام کرلیں تھیں۔ ایک ایسی آیت ہے جو اس سے بھی بڑھ کر ہے اور جس میں مفتری علی اللہ مشرکوں کو کہا گیا ہے، جنہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا ثابت کیا ہے۔ (سورہ یونس)

انہوں نے کہا کہ خدا کے بیٹا ہے، خدا فرماتا ہے پاک ہے وہ منزہ ہے اور محتاج نہیں ہے، آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے، اس قول کی ''اتقولون علی الله ما لاتعلمون قل ان الذین یفترؤن علیّ الکذب لا یفلحون متاع فی الدنیا ثم الینا مرجعهم ثم نذیقهم العذاب الشدید (یونس:۶۸تا۷۰) '' تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں خدا پر بغیر جانے باتیں بناتے ہو۔ کہہ دو ان سے کہ یقیناً وہ لوگ جو خدا پر جھوٹ بولتے ہیں فلاں نہیں پاتے۔ دنیا میں چندروزہ آرام اٹھا کر ہمارے پاس لوٹیں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب چکھائیں گے ان کے اس کفر کے عوض میں۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

یہ جملہ ہے شرط اور ہوا ہے ضروری — جواب اس کا قالوا ہے وہ بھی ہے ماضی
ہر ایک لفظ کو اس کے معنی میں لیں گے — تناقض جو ہوگا تو پھر دیکھ لیں گے
رسالت ہوئی ختم بعد از محمدؐ — بخاری میں ہے نام حضرت کا احمدؐ

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اس آیت میں کس قدر صفائی کے ساتھ یہ بات کہہ دی گئی ہے اور وہ بھی پیغمبر سے کہ ان سے کہہ دو کہ تم چونکہ جھوٹی جھوٹی باتیں خدا پر بناتے ہو۔ اس لئے تم کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ تم دنیا میں اگرچہ کچھ دن گزار لو گے مگر آخرت میں تم پر سخت عذاب ہوگا۔

یہ بھی آیت خود ہی کہہ رہی ہے کہ فلاح آخرت میں نہ ہوگی دنیا میں فائدہ اٹھائیں گے۔ پھر یہ آپ خود ہی فرمائیں کہ اس آیت سے آپ کا استدلال کہاں تک صحیح ہے۔ اوّل نبوت اور اس پر طرہ اپنی فلاح کا۔

سورہ انعام:۹۴''ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او قال اوحی ولم یوحی الیہ شئ ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ ولو تری اذالظالمون فی غمرات الموت والملئکۃ باسطوا ایدیھم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم عن آیاتہ تستکبرون (الانعام:۹۳) ''ترجمہ: اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ بولے اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ وحی وغیرہ اس پر کچھ بھی نہ آئی ہو اور اس شخص سے جو یہ کہے کہ ہم بھی وہ اتاریں گے (سورہ انفال میں ہے''لو نشاء لقلنا مثل ھذا (الانفال:۳۱)'') اگر ہم چاہیں تو ایسا کہہ سکتے ہیں۔ یہ سب مشرکوں کے مقولے ہیں۔ انہیں کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ یہ تینوں بڑے ظالم ہیں۔ سورہ انفال کا مقولہ نضر ابن حارث کا مشہور ہے جو کافر تھا پر انہیں کافروں کے مقولے پر انہیں عذاب سنایا گیا اور کہا گیا کہ فرشتے ان سے کہیں گے کہ اپنے آپ کو عذاب سے بچاؤ آج کے روز یعنی قیامت کے روز بڑی ذلت کا عذاب تمہاری اس جھوٹ بولنے کے عوض میں تم کو دیا جائے گا جو تم خدا پر بولتے تھے اور اس کی نشانیوں سے اینٹھتے تھے۔ یہ تمام آیتیں ایک ہی وضع پر ہیں اور آپس میں ایک دوسری کی تفسیر ہیں۔ سیاق سباق کو یعنی آگے پیچھے کی عبارت کو ملائیے۔ پھر ایک ایک لفظ کو حق پسندی کے ساتھ سمجھئے۔ دنیا کی پرواہ نہ کیجئے۔ مسیح موعود کا دعویٰ ثابت ہو یا نہ ہو، حق کو ہاتھ سے نہ دیجئے۔ اشاعت میں جلدی نہ فرمایئے، جن کے اقوال کو آپ وحی منزل مانتے ہیں۔ پہلے ان کی رسالت کی ضرورت اور ادلہ کو سمجھ لیجئے، پھر آگے چلئے۔ کوئی بحث اتنی مہتمم بالشان ہمارے آپ کے درمیان میں نہیں ہے۔ جتنی یہ بحث ہے، معراج اور حضرت عیسیٰ کا صعود، ہبوط بہت بعد کا مسئلہ ہے۔ پہلے رسالت ثابت کیجئے کہ ختم نبوت جب ہوگئی تو کس دلیل سے دوسرے رسول کی ضرورت مانیں، اسم احمد پر آپ کا دارومدار ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اگر باب اسماء چاہو تو دیکھو — خدا اور نبی کو جو مانو تو دیکھو
وہیں اسم احمدؐ کی آیت بھی ہے — وہیں پر وہ سچی روایت بھی ہے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) کیونکہ قرآن مجید ہی سے آپ دعویٰ ثابت کرنا چاہتے ہیں اوراس کی وجہ بھی یہی ہے کہ کوئی مان بھی نہیں سکتا اوروہ آپ کے استدلال کے لئے کسی طرح کافی نہیں۔احمد رسول اللہ ﷺ کا نام تھا۔بخاری میں بھی حدیث موجود ہے اوراس وقت تک کسی نے اس کی مخالفت بھی نہیں کی۔اجماع امت اس پر ہو چکا ہے۔آپ ایک اس سے کم درجہ کی حدیث ہی اسم احمد کی تفسیر میں اپنے مرزا قادیانی کی تخصیص میں سنا دیجئے یہ ہم کیسے مانیں کہ اس وقت تک سب لوگوں کو دھوکا ہوا تھا۔خود مرزا قادیانی نے آں کر یہ بیان کردیا وہ تو خود مدعی تھے،ان کا دعویٰ خود محتاج دلیل ہے ان کی کیسے مانیں اوران کو سچا کیسے جانیں۔بہرحال بخاری کی حدیث قرآن مجید کے قائم مقام نہیں ہوسکتی۔مگر مرزا قادیانی کے قول کے رد کے لئے تو کافی ہے۔بخاری میں اس میں تعارض نہیں ہے۔بلکہ بخاری کی حدیث سے تفسیر ہوتی ہے۔حالانکہ آیات خود ایک دوسری کی تفسیر کرچکی ہیں اور یہ رسول اللہ ﷺ کا قول اس کی تائید میں ہے۔اب ضرورت تاویل کی اس کو ہے جو پہلے یہ بات مان لے کہ مسیح موعود کو ہم بغیر دلیل مانے لیتے ہیں۔اس کے بعد قرآن شریف اور حدیثوں کو جس طرح ہوگا کھینچ تان کر کے اپنے مطلب پر لائیں گے۔......تو خبر نہیں تو پرنالا آتے ہی رہے گا،والا مضمون تو ہے ہی۔

ایسی حالت میں کوئی فائدہ نہیں۔البتہ پہلے دلیل کو اپنا رہبر بنایئے،مذہب سے دست بردار ہوجایئے جو قرآن شریف فیصلہ کردے اسے مان لیجئے۔مرزا قادیانی کی تفسیر کو بالائے طاق رکھ دیجئے کیوں کہ اس میں وہی دلیل سے پہلے مذہب کا مان لینا لازم آتا ہے۔ایک آیت اور پیش کردوں اس کے بعد افتریٰ کی بحث ختم کر کے فلاح پر آخری نوٹ بھی کردوں۔

’’ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً اولئک یعرضون علیٰ ربھم ویقول الاشھاد ھؤلاء الذین کذبو علی ربھم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین الذین یصدّون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجاً وھم بالاٰخرۃ ھم کافرون (ھود:۱۸،۱۹) ‘‘اس کے بعد آگے ایک آیت اور ہے’’اولئک الذین خسروا انفسھم وضل عنھم ما کانوا یفترون (ھود:۲۱)‘‘

اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ بولے۔یہ وہی ہیں جو خدا کے آگے پیش ہوں گے اور گواہی دینے والے دیں گے کہ یہی ہیں جنہوں نے اپنے پالنے والے پر جھوٹ بولا تھا۔خبردار ہوجاؤ، لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر جو خدا کے رستے سے روکتے ہیں اوراس کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔یہی لوگ خطرہ پالنے والے ہیں اپنی جانوں میں اوراس روز سب باتیں بنانی بھول جائیں گے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بخاری کو گر آپ بھی مانتے ہوں
روایات کو اس کے سچ جانتے ہوں
جو ختم رسالت پہ ایمان بھی ہو
ہر ایک قول پر ان کے ایقان بھی ہو
تو یہ لفظ ان کے ہیں بس مان لیجئے
ہے تکذیب کفران کی یہ جان لیجئے
نہیں تو بخاری سند میں نہ دیجئے
کبھی نام بھولے سے بھی پھر نہ لیجئے
اب اس سے زیادہ صراحت ہو کیونکر
محرف پہ جز اس کے حجت ہو کیوں کر
جو سورت میں پھر آمنت طائفہ ہے
اسی طرح جو کفرت طائفہ ہے
وہ ماضی کے صیغہ ہیں اور ہو چکے ہیں
یہودی یہ نعمت کو خود کھو چکے ہیں
لیومن میں ان میں تناقض کہاں ہے
وہ گزرے یہ ہوگا تعارض کہاں ہے
یہ یدعیٰ کا لفظ ان پر بولا گیا ہے
جنہیں دے کے دعوت بلایا گیا ہے
جو مغضوب تھے مفتری اور مکذب
جوظالم تھے کاتم محرف مخرب
جنہوں نے کہ سحر مبین کہہ دیا تھا
غرض جن کی کتمان اور افتریٰ تھا
جو فاعل تھے قالوا کے اور کہہ چکے تھے
رسالت جو احمد کی رد کر چکے تھے
مکذب تو تھے اور بھی پر نہ ایسے
یہ ظالم تھے سرکش ڈھٹائی میں جیسے
مکذب ہو یا کوئی جھوٹا نبی ہو
جو بہتان باندھے وہی مفتری ہو
یہ تخصیص اس افتریٰ کی کہاں ہے
کہ مقصود جھوٹا نبی ہے جہاں ہے
وحی جو جادو کہے مفتری ہے
یہ آیت صراحت سے خود کہہ رہی ہے
نہیں اس میں تاویل کی کچھ ضرورت
یہ ماضی کے صیغہ ہیں خود سب پہ حجت

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) یہ تو معلوم ہوگیا کہ مفتری علی اللہ کی تخصیص جھوٹے نبی کے لئے ثابت نہیں ہوتی بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔اس لئے’’یدعی الی الاسلام‘‘ سے مسیح موعود نہیں سمجھے جاسکتے کیوں کہ وہ تو مفتری کے ساتھ وابستہ ہے۔

اس سے پہلی آیت میں یہ بات ثابت ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ جو شخص وحی کا دعویٰ کرے گا وہ ظالم ہے یا جو قرآن شریف کے مثل لانے کا مدعی ہو وہ بھی بڑا ظالم ہے اور اس کی تصریح بھی ہوچکی، کیونکہ وہ استدلال ہی صحیح نہیں۔’’قل ان الذین یفترون علی اللہ الکذب (یونس:۶۹)‘‘ کو اگر عام معنی میں لیا جائے اور مدعی رسالت بالباطل کو مفتری ہونے کی وجہ سے’’لایفلحون‘‘ کا مصداق قرار دیا جائے تو یہ اور دوسری آیتیں فلاح آخرت کی نفی کر رہی ہیں، دنیا عزت کی نہیں۔

یہ ہے سورۂ صف کی تحریف کیسی
یہ ماضی کی بے وقت تصریف کیسی

خدا کی خدائی میں یہ دخل کیسا
مسیحا نفس بن کے یہ دجل کیسا

یریدون ان تطفھوا نورہ
بافواھکم بئس ما تزعموا

لقد ضاع واللہ ما تصنعوا
عسیٰ ان تحبوہ او تکرھوا

مبدل ہو جو ان کلمات کا
محرف ہے وہ جملہ آیات کا

شریعت کا ہر مسئلہ ہے مسلم
نہیں ہے یہ کچھ خواب کی طرح مبہم

یہ تحریف باطل کا کیوں در کھلا ہے
رسالت کا کیوں سر پہ سودا چڑھا ہے

اسی طرح ثابت جو ہوگی رسالت
کہاں جائے گی پھر یہ لما کی آیت

ہر ایک لفظ میں اب تو تاویل ہوگی
ضمیروں میں بھی ان کے تحویل ہوگی

کتاب اور سنت کی تعطیل ہوگی
مگر اس رسالت کی تشکیل ہوگی

یحرفون سے وحی کی تنزیل ہوگی
پریشان خوابوں کی تعمیل ہوگی

جو الفاظ نکلے مسیح زماں سے
نہ اف کیجئے اس میں اپنی زبان سے

کسی سے اگر ان کا انکار ہوگا
تو کفر یہود اس سے اظہار ہوگا

ضرورت اشاعت کی جس وقت ہوگی
اخوت مروت پھر اس وقت ہوگی

غرض پھر تو چندہ کی تحصیل ہوگی
کہ لندن میں مذہب کی تعمیل ہوگی

ہم اس[1] اپنے مذہب کو رکھیں گے دل میں
ربڑ بن کے جائیں گے ہر ایک بل میں

اشاعت ہے اسلام کی ہم کو منظور
محمدؐ ہے مشہور اس سے ہیں مجبور

ہم احمد کا نام اس جگہ پر نہ لیں گے
تفرق کی حالت نہ ان سے کہیں گے

نہیں تو وہ گھاتوں کو پہچان لیں گے
اور اپنی رسالت کے لالے پڑیں گے

شتر مرغ[2] کی سی حکایت ہے یہ بھی
منافق کی بے شک علامت ہے یہ بھی

۱؎ غلامی جماعت کے ایک سربرآوردہ ممبر کے کم وبیش یہ مقولے اور خیالات ہیں جو نظم میں ظاہر ہوئے ہیں۔ میں نے خود اپنے کانوں سے سنے ہیں اور ان کے بیسیوں لیکچروں میں شریک ہوا ہوں۔ بلاغ المبین میں اگر یہ نہ جتایا جاتا کہ لندن میں احمدی جماعت پھیل رہی ہے تو شاید اس کے اظہار کی نوبت نہ آتی بلکہ بلاغ المبین نہ پہنچتا تو یہ نظم ہی کیوں لکھی جاتی۔

۲؎ شتر مرغ کی حکایت یہ ہے کہ پرندوں میں پرندہ اور چوپایوں میں چوپایہ بننے کے لئے تیار رہتا ہے۔

مواعید[1] عرقوب ہیں یہ کہ کچھ اور
اشاعت کے لندن میں ہیں کیا یہی طور

اور اس پر یہ طرہ کہ ہم کو سنانا
کہ لندن میں پھیلا ہے مذہب یگانا

صداقت یہ اسلام کی کھری ہے
مرے نام سے ناؤ یہ بہہ رہی ہے

میں ایک روز دنیا کو منوا ہی دوں گی
خدا ایک ہے سب کو منوا ہی دوں گی

نہ چھوڑوں گی دنیا میں جھوٹ باقی
رہیں گے وہی جو کہ ہیں میرے ساتھی

کتاب اور سنت ہیں دو میرے بازو
میں تلتی ہوں ان سے یہ میری ترازو

بہت مدعی آئے مجھ کو مٹانے
دوا بن کے درد جگر کو بڑھانے

مسیحا صفت مجھ پر شفقت بھی رکھی
مری آڑ میں سب پہ حجت بھی رکھی

صداقت تو ہوں پھر بھری ہوں غضب سے
مرے اس تحمل کو دیکھو ہے کب سے

سنبھلنے میں ان کے مرا بھی بھلا ہے
یہ مٹ جائیں گے تو مرا بھی برا ہے

یہ میرے کلیجہ کے ٹکڑے ہوئے ہیں
جو دامن سے مرے ہی لپٹے ہوئے ہیں

یہ سانپ اور بچھو مرے پیٹ کے ہیں
انہیں مارنے میں بڑے تہلکے ہیں

یہ اپنے ہی بن کر مجھے ڈس رہے ہیں
جو دشمن ہیں وہ دیکھ کر ہنس رہے ہیں

اس امید پر ہوں کہ اب باز آئیں
بھلے چند روز اور دل کو دکھائیں

ٹل جائیں جو حوصلہ ہیں بلا سے
یہ باز آئیں شاید کہ اپنی جفا سے

جگر بہہ گیا ہو کے خون کچھ خبر ہے
مری روح ماتم میں خود نوحہ گر ہے

جو اسلام پر میرے کچھ آنچ آئی
ملا دوں گی میں خاک میں یہ کمائی

مسلمان نہیں چاہتی نام کے میں
سنبھالوں گی ان کو جو ہیں کام کے میں

مٹایا ہے میں نے بڑے سرکشوں کو
سمجھتی ہی کیا ہوں میں ان بے کسوں کو

تغافل یہ مرا ہے غافل نہیں میں
تجاہل یہ میرا ہے جاہل نہیں میں

یہ میری زبانی ہی تم مجھ سے سن لو
کتاب اور سنت کے الفاظ چن لو

۱؎ مواعید عرقوب جاہلیت کے زمانہ میں اس کی وعدہ خلافی اور بے اصل وعدے مشہور تھے، مواعید جمع کا صیغہ ہے اور عرقوب نام ہے۔

جو ہیں[1] اس میں احکام کرنے کے کرلو
جو خبریں کہ غیبی ہیں کانوں پہ دھر لو
ہے تاویل احکام تعمیل کرنا
خبر کی ہے تاویل پردوں کا پھٹنا
خبر کی حقیقت کو تم کیسے جانو
جو مخبر ہے صادق ہے بن دیکھے مانو
یہ ہے راسخون کی آیت میں موجود
کہ ہے معنی تاویل اخبار مقصود
ہر ایک لفظ قرآن ہے محکم مسلم
وہ احمق ہے جو اس کو سمجھے گا مبہم
یہ لفظوں کی تاویل تحریف ہے
مراد اس سے یہ ہے یہ تصحیف ہے
مرادیں ہیں ساری مریدوں کے دل میں
حقیقت عیاں ہوگی آنکھوں کے تل میں
جو الفاظ دنیا میں بولے گئے ہیں
تو معنی بھی کچھ ان کے مانے گئے ہیں

[1] کلام کی دو ہی قسمیں ہیں خبر اور انشاء اعتقادیات کا تعلق خبر سے ہے اور احکام اور اعمال واحتمال ونواہی کا انشاء سے ہے۔ احکام چونکہ آنکھوں سے نظر آتے رہتے ہیں اور ہر زمانہ میں اس کے کرنے والے ملتے ہیں اس لئے اس میں الفاظ کے معنی بدلنے کا موقع نہیں ملتا۔ اب جو کچھ بھی جھگڑا ہوتا ہے خبروں میں ہوتا ہے۔ جس میں الفاظ کے کئی معنی لے کر اپنے مطلب کے موافق اسے تراش لیا جاتا ہے۔ اصل میں تاویل کے معنی میں غلطی کی گئی ہے جو تاویل قرآن مجید میں ہے اور سلف میں رائج تھی۔ اس کے تین معنی ایک تو تفسیر ہے، یہ مکمل تفسیر ہی کی جگہ استعمال ہوتی رہتی ہے۔ جیسے ابن جریر طبری کی تفسیر میں تاویل کا لفظ مستعمل ہے تو اس میں تو کوئی جھگڑا ہی نہیں ہے دوسرے معنی اوامر اور نواہی کے ساتھ خاص ہیں یعنی اوامر اور نواہی کو سمجھ کر عمل میں لانا بھی اس کی تاویل ہے باطنیہ کی طرح نہیں کہ نماز سے مراد یہ ہے اور روزہ سے مراد یہ ہے اور جہاد سے یہ۔ القصہ کوئی خبر اپنی اصلیت پر ہے ہی نہیں ان کے نزدیک تیسرے خبر کی اقسام کی تاویل ہے تو مجملاً اتنا کہنا ہے کہ کلام مجید میں خبر کی اصلی حقیقت کو تاویل سے نامزد کیا ہے۔ ''**ھل ینظرون الا تاویله. یوم یاتی تاویله** '' حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں ہے یعنی اصلی حقیقت سے ہمیں مطلع کرو۔ اسی طرح ''**بل کذبوا بما لم یحیطوا. بعلمه ولما یاتھم تاویله**'' (یونس: ۳۹) ''یعنی جھٹلایا انہیں نے ان خبروں کو جن کا پوری طرح سے علم انہیں نہیں ہوا تھا۔ اب آئے گی اس کی تاویل تو وہ وہی انکشاف حقیقت یہ ہے جو قیامت میں ہوگا۔ عام اس سے کہ کوئی خبر ہی کیوں نہ ہو تاویل اس کی یہی ہے کہ حقیقت سے آگاہی ہوجائے اور یہ چونکہ اس وقت سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں اس لئے اخبار کے متعلق ''**راسخون فی العلم**'' الفاظ پر ایمان لا کر اس کی حقیقت سے ناواقفی کا اعتراف کرتے ہیں۔ یہ کچھ انہیں اخبار پر منحصر نہیں بلکہ تمام دنیا کی خبروں میں یہی دستور ہے کہ لفظ کے معنی بدلنے والے کبھی کسی مطلب پر آگاہی حاصل نہیں کرسکتے۔ یہ تو صرف ایک اٹکل ہے اور خبر بدوں آنکھوں کے دیکھے معلوم نہیں ہوسکتی اور یہ تاویل جواب لوگوں میں رائج ہے لائیں گے کی جگہ لاتے رہیں گے۔ وغیرہ وغیرہ!

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

غرض ہے عبارت سے مطلب سمجھنا ہر ایک لفظ کو اپنے معنی میں کرنا
جو الفاظ ومعنی میں اشکال ہوتا تو اس زندگی میں یہ جنجال ہوتا
یہ نام اور لقب سب اسی واسطے ہیں اسی طرح ہر شے کو پہچانتے ہیں
یہ فطرت ہے اور اس پہ آئی شریعت خطابی طریقہ ہے برہان سے محبت
یہ اسلام جب سے کہ قرآن لایا تشابہ کو کھویا ہے فرقان لایا
شریعت وہی ہے اور الفاظ بھی وہی غایتیں اور اغراض بھی
کوئی اب نئی بات سکھلائے گا کیا وہ باقی ہی کیا ہے وہ بتلائے گا کیا
رسالت کا دعویٰ جنون ہے حقیقت یہ سب مانتے ہیں ہوئی ختم بعثت
نبوت ہوئی ختم کیا چاہئے اب محمد سا ہادی ملے گا تمہیں کب
نبی کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جو معصوم ہو اب بھروسہ نہیں ہے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) یہ سب پہلے نہیں تھی اور اسی کی ابتدا سے اسلام کی بنیاد کو سخت تنزل ہوا، اور یہ تہتر فرقہ اسی بناء پر آپس میں تکفیر و یقین کر رہے ہیں، خوارج، معتزلہ، باطنیہ نے جس لفظ کی چاہی تاویل کر دی اور معنی بدل دیئے اپنے نزدیک ایک اصول قرار دے کر جس لفظ کو اس کے خلاف پایا اس کی مرادیں نکالنی شروع کر دیں۔ اتنی فکر کسی کو نہ ہوئی کہ کجا شریعت اور کجا ہمارے قرارداده اصول، ممکن ہے ہم سے غلطی ہوگئی ہو تو ہمیشہ کے لئے ان نئے معنوں کا وبال ہمارے سر رہے۔ اسی وجہ سے ہر فرقہ اپنے اصول کے مطابق تاویل کرتا چلا جاتا ہے اور اسی کو اس نے معیار حق قرار دے لیا ہے۔ ہم تو انکشاف حقیقت کے منتظر ہیں۔ الفاظ اور معنی کو مانتے ہیں، حقیقت سے ناواقف ہیں جو کچھ بھی ہو خدا نے جتنا بتا دیا اس سے زیادہ جاننے کی کوشش کو بے سود سمجھتے ہیں۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ بڑے بڑے عالی دماغ فلسفی اگر جمع ہو جائیں تو بے دیکھے کسی قصہ کا نقشہ بھی نہیں بنا سکے۔ اگر ان کو ہزاروں کی تعداد میں جمع کر کے ان سے نقشہ بن جائیں تو ایک بھی ٹھیک نہیں بن سکتا۔ دماغ کا عجز تو یہ ہے۔ پھر ہم کس طرح سے خدا کی ذات اور صفات، جنت اور نار، رفع وغیرہ کے الفاظ کی تاویل لفظی کر کے منزل مقصود پر پہنچ سکتے ہیں۔ اس سے بہتر ہے کہ خاموش بیٹھے رہیں۔ فضول فرضیات اور مرادات میں رجماً بالغیب گھوڑے نہ دوڑائیں۔ ’’ان الشیاطین لیوحون الٰی اولیائهم لیجادلوکم وان اطعتموهم انکم لمشرکون (الانعام: ۱۲۱) ‘‘تحقیق شیاطین اپنے دوستوں پر وحی لاتے ہیں تاکہ تم سے جھگڑیں۔ اب اگر تم ان کی بات مانو گے تو تم مشرک بنو گے۔ یعنی خدا کی وحی کی طرح جو رسول کے اوپر نازل ہوئی تم اس کی پیروی کرنے سے مشرک فی التوحید والرسالہ ہو جاؤ گے۔ قرآن مجید کی کل آیتوں سے جو میں نے پیش کی ہیں یہ بات ثابت ہوگئی کہ ظالموں کا فلاح نہ پانا یہ قیامت کے لئے خاص ہیں اور دنیا میں برباد ہو جانا، رسول اللہ ﷺ کے بعد موقوف ہوگیا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ولی ہو کوئی یا امام ہدیٰ ہو
وحی اب نہ آئے گی جو کچھ بھی چاہے ہو
یہ خواب اور خیالات جو کچھ بھی ہوں گے
کسی طرح لوگوں پہ حجت نہ ہوں گے
ترازو تمہیں ایسی اچھی ملی ہے
ہمیشہ ہی جس میں صداقت تلی ہے
سوائے اس کے جو کچھ بھی آئے وہ رد ہے
مکلّف اسی کے ہو تم اور یہ حد ہے
شریعت کے الفاظ کا خیال رکھنا
سول کی چالوں سے تم بچ کے رہنا
اب عیسیٰؑ بھی آئیں تو اس سے نہ ہٹنا
نہ زیادہ ہی کرنا نہ کچھ اس سے کم کرنا
شریعت کے تابع وہ خود بھی بنیں گے
تمہاری طرح اس پہ وہ بھی رہیں گے
بڑھائیں گے اعداد امت کو آ کر
تمہیں کیا کریں گے یہودی بنا کر
انہیں اپنی نسبت سے مطلب نہ ہوگا
غرض ان کی تجدید مذہب نہ ہوگا
خود مقتدی آ کے اس دم بنیں گے
نماز ہم میں شامل وہ ہوکر پڑھیں گے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) نصاریٰ نے خدا کا بیٹا بنایا، جھوٹ باندھا اور انجیل اور تورات کو بدل ڈالا۔ یہود نے تحریف کی یہ سب کچھ ہوا مگر دنیا میں ان کو اور ڈھیل دی گئی۔ القصہ یہ کوئی اصول نہیں دنیا کو اچھی طرح سے دیکھ لیجئے کہ کیا ہو رہا ہے اور بدیاں نیکیوں پر کیسی غالب آ گئی ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ میں خدا کی بڑی حکمت ہے کہ درگزر کرتا چلا جاتا ہے۔ آخرت میں ان شاء اللہ! ضرور بدلا ملے گا اور دنیاوی تباہی اس کے اختیار میں ہے۔ جلدی کیا ہے ''دیر آید درست آید'' سطوت ہی کیا۔ حاصل ہونا ہے جو قابل اعتنا ہو۔ ''**ولو یواخذ اللہ الناس بما کسبو ما ترک علیٰ ظھرھا من دابة ولکن یوخرھم الیٰ اجل مسمی (الفاطر:۴۵) وربک الغفور ذوالرحمة لو یواخذھم بما کسبو لعجل لھم العذاب بل لھم موعد لن یجدوا من دونہ موئلا (الکھف:۵۸)** ''اگر خداوند عالم لوگوں کو ان کے کئے پر پکڑے تو زمین پر کسی کو نہ چھوڑے۔ مگر ایک وقت معین تک ان کو تاخیر دے رکھی ہے۔ میرا خدا غفور اور رحمت والا ہے۔ اگر پکڑے تو عذاب میں جلدی کرے۔ یہ آیتیں فلاح کی تفسیر کرتی ہیں اور سورہ یونس کی آیت خود صراحت سے فلاح اور متاع دنیا کو بیان کر رہی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم اور قرآن وحدیث کے صرف میں تفسیر کے یہی اصول ہیں۔ اگر کہیں کوئی لفظ کسی جگہ ایسا ملے جس کے اصلی معنی مقصود نہ ہوں تو سب سے پہلے علم ادب اور لغات عرب اور محاورات کی طرف رجوع کیا جاوے۔ ایسا ہر زبان میں ہوتا ہے کہ بعض الفاظ کے غیر مشہور معنی مستعمل ہو گئے تو اسی محاورہ کی بناء پر اس کا استعمال کیا جائے۔ اس کی وجہ استعمال عرب ہے اور رفتہ رفتہ وہی معنی اصلی سے زیادہ مشہور ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ ہر جگہ وہی معنی مراد ہوں۔ سیاق اور سباق اور عرب کے طرز کلام سے واقفیت اس کا احساس کرا دیتی ہے۔ یہ تاویل نہیں کہلاتی۔ البتہ کسی فلسفی اصول کے رو سے راجح کو چھوڑ کر مرجوح معنی کا لینا تاویل ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حدیثوں میں جو کچھ علامات ہیں ۔۔۔ جو کچھ ابن مریم کے حالات ہیں
مانو تو ہر لفظ کو مان لینا ۔۔۔ صداقت کو الفاظ سے جان لینا
تاویل کرنے پہ آجاؤ گے تم ۔۔۔ تو پھر باطنیہ سے مل جاؤ گے تم
انہوں نے شریعت کو تزویر سمجھا ۔۔۔ ہر ایک لفظ کو اس کے تعبیر سمجھا
حد شریعت خوارج نے توڑی ۔۔۔ ہر ایک مفتری نے سند ان سے جوڑی
تہتر فرقہ یوں ہی ہوگئے ہیں ۔۔۔ شگوفہ ہیں یہ ان کے وہ بو گئے ہیں
محالات عقلی جو سمجھے گئے ہیں ۔۔۔ یہ پس ماندہ ان کا ہے وہ دے گئے ہیں
شبہ ہوئے ہیں جو اب آ کے وارد ۔۔۔ یہ ہیں وحی از طرف شیطان مارد
گواہی یہ دیتا ہے قرآن بھی ۔۔۔ کہ لاتے ہیں الہام شیطان بھی
رسالت ہوئی ختم وحی سے ۔۔۔ مگر وحی شیطان گزری نہ جی سے
شیاطین اب بھی وحی لا رہے ہیں ۔۔۔ زمانہ کو اب بھی وہ بہکا رہے ہیں
تاویل کرنے کے عادی ہوئے ہیں ۔۔۔ جو اپنی رسالت کے حامی ہوئے ہیں
قرآن سے دعویٰ کو منوا رہے ہیں ۔۔۔ نئی نت جو تفسیر فرما رہے ہیں
...... یہ اپنی جتن کررہے ہیں ۔۔۔ جو شفقت بر اہل وطن کررہے ہیں
سمجھ لیں کہ وعدہ خدا کا ہے سچا ۔۔۔ مگر رحم کا اس کا بھاری ہے پلّا

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) عقلی محالات میں اس کو سمجھنا بھی گریز ہے اور ''تقولون علی اللہ مالا تعلمون (البقرہ:۸۰)'' کے بھی یہی معنی ہیں۔ غرض یہ ہے کہ جو تاویل فلسفی عہد سے شروع ہوئی اس کو زیادہ تر تعلق ان اصول سے ہے جو فلسفہ کے ہیں اور وہ باطل ہے اور جو تفسیر ہے اور لغاب عرب کے تابع ہے وہ حقیقت میں تاویل ہی نہیں بلکہ عرب کے زبان کی وسعت پر دلالت کرتی ہے اور کلام کی تفسیر ہے، کسی عقلی استحالہ پر اس سے گریز نہیں کیا گیا ہے۔ اسی طرح جتنے مسائل صحابہ ہیں، مختلف کئے گئے ہیں ان کی بنا بھی کسی فلسفی اصول پر نہیں ہے بلکہ وہ نقل کے دلدادہ تھے۔ گو اس مسئلہ میں کوئی حدیث معلوم نہ ہوتی تھی اور جب کسی دوسرے صحابی سے سنتے تھے تو تسلیم کر لیتے تھے۔ ان کے کسی اختلاف کو سند میں دینا اور ان کے منفرد قول کو حجت مان لینا نازیبا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ جس حدیث کو جو صحابی روایت کرے اور اس کا مطلب بھی بیان کرے تو وہ سند میں لیا جاسکتا ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ حدیث کے الفاظ سے مطلب جدا نہ ہونے پائے۔ ورنہ وہ اجتہاد سمجھا جاوے گا اور یہ بھی شرط ہے کہ وہ اجماع سلف سے احادیث صحیحہ کے معارض نہ ہو۔ یہ تو اصول میں مشرح ہے۔ اس کی تفصیل کی ضرورت بھی نہ رہی۔ مجبوراً بعض شبہات کے دفعیہ کے لئے نہایت عجلت میں لکھ دیا ہے تاکہ بہت جلد چھپ کر ہدیہ ناظرین بلاغ المبین ہو۔

نہ مغرور ہوں اپنی تدریج پر وہ
نہ مسرور ہوں اپنی تفریح پر وہ

نہ مومن کو کافر بنائیں بنائیں
مگر خیر اپنی بھی جلدی منائیں

سب اہل قبلہ کی تکفیر کرنی
سوائے اپنے ہر ایک کی تحقیر کرنی

بہت جلد صحت ہوا چاہتی ہے
یہ جھوٹی رسالت مٹا چاہتی ہے

یہ دھوکہ کی ٹٹی کہاں تک رہے گی
نبوت ہوئی ختم اور یہ مٹے گی

یہ فرقہ جو مشہور ہے بابیوں کا
گرو ہے جو تاویل میں آریوں کا

وہ دعوے میں اپنے یہی کہہ رہا ہے
نبوت ہے میری مرا ہی خدا ہے

یہ جتنی بھی گمراہیاں ہیں جہاں میں
مدد ان کی کیوں ہو رہی ہے عیاں میں

یہ کافر ہیں کیوں نعمتوں سے سرفراز
یہ کیوں ان کے آگے نہیں اٹھتی......

یہ کیا جنتی سب کے سب ہو چکے ہیں
جناب ان میں توحید کیا بو چکے ہیں

یہ شیطان جو ہے زمانہ کا راندہ
خدا کی عنایت سے محروم ماندہ

جو اوج سماء سے اتارا گیا تھا
جسے طوق لعنت پہنایا گیا تھا

اسے ہے عروج اس زمانہ میں کیسا
یہ قابض ہوا کیوں زمانہ پہ ایسا

جو وہ چاہتا ہے وہی ہو رہا ہے
اور اہل ہوس کا تو گویا خدا ہے

جو لشکر پہ اس کے نظر کیجئے گا
تو حیرت سے آنکھوں کو در کیجئے گا

بہت ایسے کافر ہیں اب بھی یہاں پر
جو مفلس تھے تاجر بنے اور تونگر

ظہور اس میں کچھ معجزہ کا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

نہ کثرت دلیل صداقت رہی ہے
نہ قلت سے مقصود عبرت رہی ہے

اب اتمام حجت تو سب ہو چکا ہے
فقط آخرت ہی کا کھٹکا رہا ہے

جو الیوم تجزون انعام میں ہے
وہ من افتریٰ ہی کے انجام میں ہے

جہاں پر ہے حتیٰ اذا فرحوا
جو اب اس کا ہے پھر اخذنا ہم

وقال الالہ لمن افتری
جعلنا لمھلکھم موعدا

ابھی اور کچھ دن جتن کیجئے گا
تو پھر اپنا نشہ ہرن کیجئے گا

وہ تکلیف تھی کون سی جو اٹھائی
وہ تھی کون سی چوٹ حضرت نے کھائی

جو یوں تلملا کر لگے کفر بکنے
سیہ رو بنا کر جہنم کو بھرنے

محمدؐ کو دیکھو کہ صدمے اٹھائے
بجز اہد قومی زبان پر نہ لائے

خودوں کی کڑیاں بھی گالوں میں آئیں
تو ایسی نہ باتیں انہوں نے سنائیں

وہ تقریر دی تھی جو حضرت نے چھپنے — ہمیں یاد ہیں اس کے فقرے ہیں جتنے
سیاست کے چربہ سے مذہب چلانا — رعایا کو حکام سے جا بڑھانا
غریبوں کو سطوت سے اپنی ڈرانا — غرض ایک فتنہ نیا ہی جگانا
کسی کو سمندر میں جا کر بہانا — کسی کو تہ خاک آخر دبانا
اور اس پر یہ دعویٰ کہ مصلح ہیں ہم بھی — فلاح اس کو کہتے ہیں مفلح ہیں ہم بھی
احتیاطی جو تدبیر کی ہے کسی نے — برابر کی جو چوٹ دی ہے کسی نے
تو اس پر جتن اور وطن ہو رہے ہیں — یہ رچتی ہے شادی لگن ہو رہے ہیں
بہت ایسے سچے مسلمان ہیں یاں — کہ سیدھے ہیں بھولے ہیں اور اہل ایماں
وہ تگون کو بھی تو ولی جانتے ہیں — اور ان کے کہے کو وحی مانتے ہیں
تو پھر کون مشکل ہے ان کا بنانا — انہیں ترجمہ کرکے قرآن سنانا
نہ واقف ہیں کچھ یہ لغات عرب سے — نہ علم بیان سے نہ علم ادب سے
چہ گویم کہ چوں کافر فراز نہ کردی — چنیں ابلہان را چو دیوانہ کردی
مقلد بتقلید کورانہ کشتند — محقق بتاویل مستانہ گشتند
ہمہ با ہوأ و ہوس ساختند — دمے بامصالح نپر داختند
مسیحا جو بیمار و عاجز بود — علاج مریضاں خود چوں کند
چو حفر آب حیوان نداند کجا ست — دلیلش کنند تا رساند خطا ست
گرد ہے کہ زاغے دلیلش بود — بکوہ وبیابان سبیلش بود
کرامت تو ایک کھیل اب ہو رہی ہے — جہالت میں دنیا پڑی سو رہی ہے
زبان کیا ہے حضرت کی نوک سنان ہے — مخالف پہ تکفیر میں گلفشاں ہے
ہمارے لئے قاعدہ پیش کیجئے — ہمارے اصول اور ہمیں آپ دیجئے
فقط اس لئے تاکہ سب لوگ جانیں — کہ واقف ہیں یہ بھی اور اقوال مانیں
ہماری کتابوں کا پھر نام لیجئے — اسی کے عقیدہ سے پھر بچ کے چلئے
بخاری کو اپنی سند میں دکھانا — اور احمد کی تفسیر سے جی چرانا
بڑی گھات سے اب شکار ان کا کیجئے — یہ بھولے ہیں سیدھے ہیں جانے نہ دیجئے
نہیں تو بہت آپ یہ پچھتایئے گا — نہ پھر ایسا موقع کبھی پایئے گا
جناب آپ کو کچھ ہم بھی جانتے ہیں — اور ان ہتھکنڈوں کو بھی پہچانتے ہیں
بلاغ المبین کی یہ تبلیغ پہنچی — رسید اس کی ہے یہ جو تصریح پہنچی

جو کفار کی شان ہمیں آیتیں ہیں ۔ یہود اور نصاریٰ کی جو عادتیں ہیں
وہ ہم میں ہیں گویا مخاطب ہمیں ہیں ۔ ہر ایک طرح ملعون مغاصب ہمیں ہیں
اب اس سے زیادہ کوئی کیا کہے گا ۔ رہا کیا ہے ان سے جو ان کو ملے گا
انی چھوٹ کی کس پہ حضرت نے چھوڑی ۔ یہ بانکی چھری ہوئی کس پہ جوڑی
سنبھلئے کہ اوچھا تھا خالی گیا وار ۔ یہ ہے توڑ اس سے نکلنا ہے دشوار
جواب ان کے دعووں کا گر ہم نہ دیتے ۔ یہودی بھی بن کر جو خاموش رہتے
تو کیا جانیں کیا آپ مشہور کرتے ۔ یہ جاہل سمجھتے کہ ہم مان بیٹھے
عطا ان کی واپس انہیں مل رہی ہے ۔ مگر اس سے کم ہے جو ہم کو ملی ہے
وہ ہے قرض پھر سود اس پر چڑھے گا ۔ ادا وہ بھی ہوگا جو فتویٰ ملے گا
ہمارے بھی منہ میں تو آخر زبان ہے ۔ ہماری قلم میں بھی نوک سنان ہے
قناعت نہ ہوگی تو تطویل ہو گی ۔ یہ مجمل ہے پھر اس کی تفصیل ہوگی
یہ چلتی ہوئی نظم لکھی گئی ہے ۔ تکلف سے ہر لفظ اس کا بری ہے
قوافی کی بھی قید چھوڑی گئی ہے ۔ اور آسان سے آسان بھی کر دی ہیں
نہ مقصود اس نظم سے شاعری ہے ۔ یہ فرض کفایہ ہے عہدہ بری ہے
نہ میں لکھنوی ہوں نہ میں دہلوی ہوں ۔ نہیں یہ زبان میری میں اجنبی ہوں
اسے نظم اس واسطے کر دیا ہے ۔ کہ محفوظ رہنے میں اس کا بقا ہے
صحابہ اور اتباع کی پیروی ہے ۔ میری نظم ان موتیوں کی لڑی ہے
یہ منظوم ہے بڑھ کے منثور ہوگا ۔ جو حق ہے وہ قطعاً ہی منصور ہوگا
سلف کے عقیدہ سے مجھ کو شغف ہے ۔ سلف سے جو اعلم بنے نا خلف ہے
وہ غواص تھے بحر وحدت کے کامل ۔ انہیں کی تھی تہ اور انہیں کا تھا ساحل
وسیلہ ہے میرا تو یہ پیروی ہے ۔ نجات اپنی میں نے خدا پر رکھی ہے
توفیق ایک مخلص کا ارشاد تھا ۔ لکھا رشد نے جو اسے یاد تھا
میں ہوں عبد مجھ سے خطا بھی ہے ممکن ۔ تو قادر ہے یا رب عطا تجھ سے ممکن
تو چاہے تو رحمت سے اپنی نوازے ۔ گنہگار ہوں میری عقبیٰ بنا دے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد وآله اصحابه اجمعین!

صفر المظفر ۱۳۳۵ھ مطابق دسمبر ۱۹۱۶ء میں یہ نظم مسدس میں لکھی گئی ہے۔

راقم ناظم: حکیم عبداللہ رشید نواب

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

حقیقت قادیانیت

(قادیانیوں کے مباہلے کا جواب)

مفتی عزیز الرحمٰن فتح پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیت اور مباہلہ

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ!

حضرت محمد ﷺ اللہ کے محبوب اور سب سے آخری نبی ورسول ہیں۔ اجماعی فیصلہ ہے جو بھی اب یہ (نبوت ورسالت کا) دعویٰ کرے، اس کے کذب کے ثبوت کے لئے یہی دعویٰ کافی ہے۔

فرمان نبوی ہے کہ: ''میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور خود صادق مصدوق رحمۃ العالمین علیہ السلام نے ان لوگوں کو کذاب ودجال کا خطاب دیا ہے جو آپ ﷺ کے بعد نبوت کے دعویدار ہوں۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر مسیلمۂ پنجاب تک بہت سے جھوٹے ظاہر ہوئے اور رسوائیاں سمیٹ کر جہنم رسید ہوگئے۔ مسیلمہ پنجاب سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ ہے جو ایک شرابی، افیونی، خبطی، مالیخولیائی، انگریزوں کا خودکاشتہ پودا اور اطاعت شعار تھا اور اس کی ابتداء کا مقصد یہ تھا کہ برصغیر میں تقدس کے پردے میں انگریزوں کے وفا شعاروں کا ایک حلقہ قائم ہو اور تاریخ قادیانیت گواہ ہے کہ مرزا اور اس کی جماعت نے انگریز کا حق نمک بخوبی ادا کیا۔ شروع میں مرزا قادیانی ایک پلاننگ کے تحت مخلص خادم اسلام مناظر کی حیثیت سے سامنے آیا۔ اس طرح جب عوام کی توجہ حاصل ہوگئی تو تدریجاً یکے بعد دیگرے مختلف دعوے کئے اور آخر محمد رسول اللہ بھی بن بیٹھا۔

انگریزی سامراج اور مشنری پلاننگ پس پشت تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دوکان چل پڑی اور اب یہ کاروبار قادیانی کی رائل فیملی کا سونے کا انڈا دینے والی مرغی بن چکا ہے۔ سامراج اور صیہونیت کا دست شفقت آج بھی قادیانیت کے سر پر ہے اور یہ جماعت عالم اسلام میں تخریب کاری کے درپے اور بطور ہراول دستہ کے اپنے آقاؤں کے واسطے راہ ہموار کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس کفر کو اسلام کا نام دینے اور مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ کی حیثیت سے منوانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

مرزا قادیانی اپنے بارے میں خود کہتا ہے کہ: ''محمد رسول اللہ والذین

معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم ’’اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

ان کا عقیدہ ہے کہ: ’’محمد رسول اللہ دو مرتبہ دنیا میں تشریف لائے پہلی مرتبہ مکہ معظّمہ میں دوسری مرتبہ قادیان میں مرزا قادیانی کا وجود آنحضرت ﷺ کا وجود ہے۔‘‘

(الفضل ۱۶ / دسمبر ۱۹۱۵ء، کلمۃ الفصل ص ۱۰۴، ۱۰۵)

ان کا عقیدہ ہے کہ: ’’مرزا قادیانی کی روحانیت آنحضرت سے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے، اس کی فتح مبین حضور اقدس ﷺ کی فتح مبین سے بڑھ کر ہے (معاذ اللہ) مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقا آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا۔‘‘ (ریویو آف ریلیجنز، یکم / مئی ۱۹۲۹ء)

ان کا خیال اور عقیدہ ہے کہ: ’’ہر شخص ترقی کر سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بڑھ سکتا ہے۔‘‘ (استغفر اللہ ثم استغفر اللہ) (الفضل قادیان ج ۱۰ نمبر ۵ ص ۵ کالم ۳، مؤرخہ ۱۷ / جولائی ۱۹۲۲ء)

اور یہ ساری خرافات اسلام کے نام پر پیش کی جاتی ہے یہ خود کہتے ہیں کہ: ’’ہم ہر معاملہ میں مسلمانوں سے اختلاف رکھتے ہیں، اللہ میں، رسول میں، نماز میں، روزہ میں، حج میں اور زکوٰۃ میں سب ہی معاملوں میں ہمارے درمیان لازمی اختلاف ہے۔‘‘

(الفضل ۳۰ / جولائی ۱۹۳۱ء)

اللہ کا معاملہ ہے کہ مرزا خود اپنے لئے الوہیت اور صفات الوہیت کا دعوے دار ہے، رسول بھی یہ خود بن بیٹھا اور رسالت بھی ایسی کہ سب سے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے افضلیت کا دعویٰ:

خیال زاغ کو بلبل کی ہمسری کا ہے

کلمۂ اسلام بھی بے فائدہ ہوگیا، جب تک کوئی مرزا قادیانی کو نہ مانے ہزار کلمہ پڑھے جہنمی ہوگا۔ نماز کا معاملہ یہ ہے کہ مرزا کی مناجات کی تلاوت نماز میں ہوتی تھی اور مرزا نے کبھی نہ تو خود حج کیا، نہ کبھی زکوٰۃ دی۔ (سیرت المہدی) روزہ بھی کبھی رکھا، کبھی نہیں رکھا۔ یہ ہے قادیانیت کا حقیقی چہرہ۔

فریب آشکارا ہوا بہت سے بدظن ہوگئے تو قادیان کے موجودہ گدی نشین (مرزا طاہر) نے اپنے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے مباہلہ کا ڈھونگ رچایا اور ساری دنیا کے

مسلمانوں کو چیلنج دیا۔ تقریباً ہر ملک کے مسلم علماء اور عوام کی ایک بڑی تعداد نے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے مباہلہ کے لئے شرائط طے کرنے اور سامنے آنے کی دعوت دی۔ تب قادیانیت نے دوسری چال چلی، کہا یہ جائے گا کہ مباہلہ کے لئے شرائط کا تعیّن اور سامنے آنا ضروری نہیں اور ایسا مطالبہ فرار ہے، ساتھ ہی قادیانی سادہ لوحوں نے اس پر زور دیا کہ فریب آمیز جو کتابچہ انہوں نے مرتب کیا ہے۔ مسلمان اسے چھپوا کر آخر میں یہ لکھ دیں کہ یہ غلط ہے اور اس طرح اس کفر کی تبلیغ کریں۔

مگر اتنے بے وقوف صرف وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو قادیانی کی خیال خبث کی طلب میں ہائے قادیان، ہائے قادیان پکارتے ہوں، خاکسار کے پاس بھی ایک خط ہے۔ ایک عدد کتابچہ جو لندن سے محرم الحرام میں آیا، میں نے اس ماہ میں منظوری کی اطلاع دے کر یہ دعوت دی کہ بمبئی، دہلی، قادیان یا اسلام آباد میں کسی ایک جگہ جمع ہو کر ہم مباہلہ کر لیں۔ مگر جواب ندارد، آخر دوسرا خط میں نے اکتوبر ۱۹۸۸ء میں روانہ کیا اور یہ واضح کر دیا کہ اگر یکم رجنوری ۱۹۸۹ء تک جواب نہ آیا تو ہم فرار کا اعلان کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ شاید اس سے بچنے کے لئے ایک جواب آیا جو مجھے یکم رجنوری کے بعد ملا۔ لہٰذا میں اگر فرار کا اعلان کر دیتا تو حق بجانب تھا۔ قادیانی سربراہ کی طرف سے آیا ہوا یہ خط بھی محض رسمی خانہ پری تھا اور مباہلہ کی تفصیلات سے گریز کرتے ہوئے اس میں فرار کی صورتیں اختیار کی گئی تھیں۔ میں نے اتمام حجت کے لئے اپنے خط میں ۲۶ رمئی ۱۹۸۹ء تک کی مہلت دی ہے۔ اس تاریخ کو مرض وبائی ہیضہ مرزا قادیانی آنجہانی پر وارد ہوا تھا۔ مجھے بھی قادیانی سادہ لوحوں نے یہ لکھا کہ گھر بیٹھے اخباری گھوڑے دوڑا کر دعا کر لوں۔ بس مباہلہ ہو گیا، کتنے سادہ لوح ہیں یہ بیچارے اور خود اپنے لٹریچر سے ناواقف بھی۔ جب کہ مرزا قادیانی اور اس کے خلیفہ ثانی نے جابجا اپنی تحریروں میں مقام ووقت کی تعیین میدان مباہلہ اور وہاں جمع ہونے کی ضرورت اور شرزائط کے طے ہونے کو لازمی قرار دیا ہے۔ میں نے اس خط میں انہی کی تحریریں یاد دلا کر بتایا ہے کہ مزید فریب کا جال نہ بنیں اور اب شرائط وتفصیلات کو طے کر کے میدان مباہلہ میں آجائیں۔ ۲۶ رمئی جو مرزا کی تاریخ وفات ہے اسے میں نے آخری دن مقرر کیا ہے۔ اگر اس وقت تک مباہلہ کے لئے مرزا طاہر سامنے نہ آیا تو قادیانیت کی شکست اور حق کی فتح کا زندہ نشان ہوگا۔

مرزا طاہر کے خط کا جواب

سربراہ فتنۂ قادیانیت مرزا طاہر بالقابہ رب قدیر آپ کو سچی سمجھ، عقل سلیم، حق کی طلب اور قبول حق کی توفیق عطاء فرمائے۔

دیوبند میں کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے فتنہ قادیانیت کے تعلق سے ایک دس روزہ کیمپ میں شرکت کی سعادت حاصل کر کے واپسی ہوئی۔ اسی دن آپ کی جانب سے ایک خط موصول ہوا، کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔ میں نے آپ کے چیلنج مباہلہ کے ساتھ آئے ہوئے خط کا جواب محرم الحرام ہی میں تحریر کر کے ارسال کر دیا تھا۔ اس کے بعد دوسرا خط یکم ردسمبر ۱۹۸۸ء کو تحریر کر کے بھیجا گیا۔ ان خطوں میں یہ اطلاع تھی کہ بندہ قادیانیت کی بیخ کنی کو اپنا فریضہ اور ختم نبوت کے دفاع کو اپنی خوش بختی نیز نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ اس لئے فتنہ قادیانیت اور اس کے بانی امین الملک، جے سنگھ بہادر، رودر گوپال، کلغی والے مرزا غلام قادیانی کے کذاب، دجال مفتری اور جہنمی نیز قادیانیت کے بطلان پر آپ کے ساتھ مباہلہ میرا دینی فریضہ ہے اور میں ہر لمحہ اس پر آمادہ ہوں۔ آپ کو بتاتا چلوں کہ میں عرصہ سے بیمار تھا۔ مگر مباہلہ کا یہ چیلنج آنے کے بعد جیسے ہی میں نے آپ کو آمادگی کی اطلاع کے ساتھ مباہلہ کی شرائط ضرور یہ طے کرنے کی دعوت دی۔ اللہ رب العزت نے حق کی تائید کا نشان ظاہر فرمایا کہ الحمدللہ! میں اب اس حد تک صحت مند ہوں کہ پچھلے دس سالوں میں کبھی میری صحت اتنی بہتر نہیں رہی۔ یہ خداوند قدوس کا خاص فضل، اس کی مہربانی اور اس کی جانب سے حق کی تائید کا ایک زندہ نشان ہے۔ میں اس سلسلے میں آپ کا بھی مشکور ہوں اور اسی لئے چاہتا ہوں کہ واقعی مباہلہ ہو جائے تاکہ میں رب کریم کے تائیدی نشانوں اور اس کے فضل خاص سے اور زیادہ حصہ پاؤں۔

افسوس آپ لوگوں پر ہے کہ نہ قبول حق پر آمادہ ہیں نہ اس کی کوئی فکر ہے اور مباہلہ کے نام پر جو چیلنج دیا، اس میں بھی فریب کا عنصر غالب ہے اور کیوں نہ ہو قادیانیت نام ہی فریب و تلبیس کا ہے جو اس وصف سے خالی ہو، سچا قادیانی ہو ہی نہیں سکتا۔ خود آپ کے دادا انگریزوں کے خود کاشتہ پودا، فرنگیوں کے اطاعت شعار، جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی سیرت، اس کا کردار، اس کے احوال، اس کی تصانیف اور دعاوی و دلائل فریب

تلبیس اور کذب بیانی کا شاہکار اور کفر والحاد کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ حیرت ہے کہ آپ لوگ چاہ قادیان کے حصار میں محصور روایتی کنویں کے مینڈک کی طرح ساری دنیا کو یہیں تک محدود سمجھے بیٹھے ہیں۔ آنکھیں کھولئے، چشم عبرت سے خود اپنے شائع کئے ہوئے قادیانی پلندوں کا مطالعہ کیجئے۔ مرزا قادیانی کے احوال وکردار، دعاوی اور ناکام دلائل نیز جھوٹی پیشین گوئیوں پر غور کیجئے۔ عبرت ناک انجام پر دھیان دیجئے اور آخرت کے دردناک عذاب سے بچنے کے لئے اس لعنت کا طوق گردن سے اتار کر غلامان محمد مصطفیٰ ﷺ کے حلقے میں داخل ہو جائیے۔

اب بھی وقت ہے ورنہ جو حال آپ کے دادا مرزا قادیانی اور آپ کے والد مرزا محمود کا ہوا ہے اور جس طرح رسوائیاں سمیٹ کر دونوں جہنم رسید ہوئے۔ آپ کا بھی وہی حشر ہونا ہے۔ وہ احوال کیا تھے، ان کی موت کا عبرت ناک منظر کیا تھا، یہ آپ سے مخفی نہ ہوگا۔ ورنہ اپنے ہی خاندان کے بزرگ اشخاص اور خواتین سے پوچھ لیجئے۔ مرزا طاہر صاحب صرف ایک بات پر غور کر لیں کافی ہوگا۔ مرزا قادیانی کا اپنا قول ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں جو جھوٹا ہوتا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے اور آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم سے بمقام امرتسر مرزا نے مباہلہ کیا تھا اور آپ کو اپنے دادا کی تاریخ وفات اور مرض الموت کا بھی علم ہوگا۔ ورنہ سیرت المہدی کا متعلقہ حصہ خود پڑھ لیجئے۔ پھر یہ بھی معلوم کیجئے کہ مولانا عبدالحق مرحوم کا انتقال مرزا کی اس عبرت ناک موت سے کتنے سال بعد ہوا، خود نہ معلوم کر سکیں تو ہم سے پوچھ لیجئے۔ سچا عبدالحق جھوٹے مرزا قادیانی کے بعد کتنے سال تک حیات رہا دو اور دو چار کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ مباہلہ کا نتیجہ خود مرزا قادیانی کے اقرار کے مطابق یہ ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے کہ مرزا جھوٹا تھا۔ اس لئے مباہلہ کے بعد سچے عبدالحق کی زندگی ہی میں ہلاک ہو گیا۔ میں پہلے ہی خط میں آخری فیصلہ والی دعا کا بھی ذکر کر چکا ہوں۔ آپ کو خود بھی معلوم ہوگا۔ ورنہ پڑھ لیجئے تو پتہ چل جائے گا کہ مرزا جو مدعی نبوت تھا جو قبولیت دعا کا دعوے دار تھا۔ اس نے یہ دعا کی تھی کہ: ’’جو جھوٹا ہو سچے کی زندگی میں طاعون اور ہیضہ جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو کر مر جائے۔‘‘ اور مرزا طاہر خود اس دعا کی قبولیت کی بشارت اور تحریک منجانب اللہ ہونے کی گواہی، یہ مسیلمہ پنجاب خود دے چکا ہے۔

پھر کیا ہوا آپ کو بھی معلوم ہے کہ مرزا قادیانی ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو بمرض وبائی ہیضہ ہلاک ہوکر خود اپنا جھوٹا ہونا ثابت کر گیا اور اسی طرح اس نے ڈاکٹر عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے مقابل بھی منہ کی کھائی یہ تھوڑی سی تفصیل اس لئے بیان کر دی کہ شاید آپ کی نگاہوں سے یہ گوشے اوجھل ہوں۔ ورنہ یہ تو مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ **فاعتبروا یآولی الابصار!** مرزا قادیانی کی رسوائیوں کی بات پر برسبیل تذکرہ یہ باتیں نوک قلم پر آ گئیں۔ لیکن امید ہے کہ اگر تلاش حق کے جذبے کے ساتھ آپ انہیں چند واقعات پر دیانت دارانہ غور کر لیں تو حق کی طرف مراجعت ناممکن نہیں۔

مرزا طاہر صاحب اگر آپ ان سب باتوں سے واقف ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ آپ قبول حق سے رکے رہیں۔ دنیا چند روزہ ہے دنیوی مال ومتاع جو مختلف چندوں اور فنڈ کی شکل میں حاصل ہو رہا ہے، سب یہیں رہ جائے گا:

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا

اس لئے آخرت کی فکر کریں، آخرت کی رسوائیوں اور عذابوں سے محفوظ رہنے کی کوشش کریں۔ جس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ قادیانی مذہب پر لعنت بھیج کر حلقہ بگوش اسلام ہو جایئے اور اپنے ساتھ فریب خوردہ مریدوں کو بھی اس انجام بد سے بچانے کی سعی کیجئے۔ جو قادیانیوں کے لئے رب کائنات کی جانب سے لکھا جا چکا ہے۔ آپ کا یہ خط چار ماہ سے زائد مدت تک انتظار کے بعد ملا، میں نے دو خط روانہ کئے۔ اتنی طویل خاموشی کی توجیہ اس کے علاوہ کیا کی جائے کہ آپ حضرات خود اچھی طرح اس دجل وفریب سے واقف ہیں اور خود بھی اس فریب کے دائرہ کار کو بڑھانے میں حصہ لے رہے ہیں اور مباہلہ کا یہ چیلنج بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ آپ کے سیکرٹری نے یہ بھی لکھا ہے ۳۱ر اکتوبر ۱۹۸۸ء کو بھی خط بھیجا گیا ہے۔ میں اس کے علاوہ کیا سوچ سکتا ہوں کہ یہ بھی قادیانیت کی دروغ گوئیوں میں سے ایک ہے۔ کیونکہ میرے خطوں کے جواب میں یہی پہلا خط ہے جو مجھے موصول ہوا۔ بہرحال آپ کی طرف سے بھیجے گئے۔ اس خط کا ایک ایک لفظ قادیانیت کی شکست خوردگی اور آنجناب کے فرار کی نشان دہی کرتا ہے۔ میرا یہ احساس صد فیصد مبنی بر حقیقت ہے کہ قادیانی کاروبار نبوت کے پروپرائٹروں نے جن کے اس وقت آپ کے سربراہ ہیں، مباہلہ کے لئے سامنے نہ آنے کا فیصلہ شاید چیلنج کی

اشاعت سے پہلے ہو چکا تھا۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ اب تک متعدد حضرات آپ کی دعوت مباہلہ کے بعد شرائط طے کر کے روبرو میدان مباہلہ میں آنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ مگر قادیانی گنبد کے مکینوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی ہے اور آپ حضرات خالی اخباری گھوڑے دوڑا کر خانہ پری کر رہے ہیں۔ مرزا طاہر صاحب اس طرح جی چرانے کو مرزا قادیانی آپ کے دادا علیہ ما علیہ نے نامردی سے تعبیر کیا ہے۔ کیا آپ خود کو ایسا ہی پاتے ہیں۔ بہرحال ہم آپ کے فریب کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور آپ لوگوں کی چالوں سے بھی واقف ہیں:

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش   من انداز قدت رامی شناسم

قادیان اور ربوہ کے جہنمی مقبروں کے دلدادگان کو شاید احساس نہ ہو سکا ہو، مگر مسلمان خوب اچھی طرح ان چال بازیوں سے باخبر ہیں۔ اس لئے بغیر کسی اینچ پینچ میں الجھے ہوئے سیدھا سا طریقہ آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہ مرد میدان بن کر میدان مباہلہ میں آیئے اور جرأت کے ساتھ آسمانی فیصلہ کا سامنے کیجئے۔ اس خط میں قرآن مجید کی آیت مباہلہ کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ معاف فرمایئے قرآن کریم اور وحی الٰہی سے آپ لوگوں کو کیا مس۔ آپ کا تعلق تو ٹیچی ٹیچی نامی کسی شیطانی فرستادے کے وسواس سے ہے جن کا بقول مرزا قادیانی اس پر نزول ہوتا تھا۔ جب کہ قرآن کریم رب العالمین کا پاک کلام ہے جسے روح الامین نے نبی آخرالزمان تک پہنچایا اور پھر جو رہتی دنیا تک کے لئے سرچشمہ ہدایت ہے اور جس کے متعلق فرمان الٰہی ہے: ''**لایمسہٗ الا المطہرون** (الواقعہ:۷۹)'' لہٰذا کفر و باطل کی خباثتوں سے آلودہ ذہن قرآنی مفہوم یا اس کے اسرار و معارف اور ربانی حقانی کو کیا سمجھ سکیں گے۔ اس سلسلے میں آپ ہی نہیں تمام قادیانیوں کا یہی حال ہے۔ مگر ذکر آیا ہے تو بتاتا چلوں کہ آیت مباہلہ میں اللہ رب العزت نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ نصاریٰ جو آپ سے حجت کرتے ہیں، ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ ہم تم اپنے اہل و عیال کو بلالیں اور پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔ مرزا طاہر نہ قرآن کے اس واضح ارشاد کا مطلب آپ سمجھے نہ دوسرے قادیانی پنڈت۔

بہرحال اتمام حجت کے لئے آپ کی توجہ آنحضرت ﷺ کے عمل کی طرف مبذول کراؤں گا کہ اس اعلان کے بعد حضور پاک ﷺ سے نصاریٰ نے مہلت طلب کی۔ دوسری صبح

آپ ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسینؓ اور بعض روایات کے مطابق سیدنا ابوبکرؓ وعمرؓ وغیرہ ودیگر حضرات صحابہؓ کو بھی ہمراہ لے کر میدان مباہلہ کی سمت چل پڑے۔ مگر عین وقت پر نصاریٰ نے مباہلہ سے انکار کر کے جزیہ دینا قبول کیا۔ ہر عقل والا اس واقعے سے قرآنی مباہلہ کا طریقہ بآسانی سمجھ سکتا ہے اور اہل عقل سمجھتے بھی ہیں۔

مگر آپ لوگ قادیانی عینک لگا کر واقعات وحقائق کا بھی مطالعہ کرتے ہیں، اس لئے نہ قرآن کے حقیقی مفہوم کو آپ کا ذہن قبول کرے گا نہ حدیث پاک کو جب کہ حدیث رسول کے متعلق تو مسیلمہ پنجاب یہ تک کہہ گیا ہے کہ اس کی مزعومہ شیطانی وحی کے خلاف جو حدیث ہو وہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دینے کے قابل ہے۔ (معاذ اللہ) اس لئے ہم آپ کو قادیانی نام نہاد علمی معارف اور روحانی خزائن کی سیر کراتے ہیں۔ شاید اس طرح بات کچھ بنے اور آپ حضرات مرغے کی ایک ٹانگ والی رٹ لگانے سے باز آجائیں۔ شرم وحیا کا ذرا سا عنصر ہو تو یقیناً ایسا ہی ہونا چاہئے۔

جناب مرزا طاہر صاحب! آپ کا یہ خط تاثر دیتا ہے کہ شاید آپ نے اپنے آنجہانی دادا اور جہنم مکانی باپ کی تحریریں بھی نہیں پڑھیں ہیں۔ ویسے یہ تحریریں شیطانی وساوس اور خرافات کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے اس قابل بھی نہیں کہ کوئی معقول آدمی انہیں پڑھ کر وقت ضائع کرے۔ مگر آپ کا معاملہ دوسرا ہے۔ آپ اس گدی کے جانشین ان نام نہاد تقدس مآبوں کے وارث ہیں۔ لہٰذا آپ کو تو ایک ایک حرف حفظ ہونا چاہئے۔ اس لئے بظاہر یہ گمان نہیں ہوتا کہ آپ خود اپنے باپ دادا کے اقوال سے اتنے جاہل ہوں گے۔ لامحالہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ فریب ودجل کا ایک حربہ اور اہل اسلام کے خلاف سازش ہے جس کا اظہار مباہلہ کے چیلنج کے عنوان سے کیا گیا ہے۔

ہم اس سلسلے میں ''افوّض امری الی اللہ (غافر:۴۴)'' کہتے ہوئے آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ قرآنی طریقہ مباہلہ جس کی نشان دہی ہم پہلے کر چکے ہیں اور جس کی طرف دعوت کو آپ لوگ قبول کرنے پر آمادہ نہیں۔ جہنم مکانی مرزا قادیانی نے نہ صرف یہ کہ اس طرح وقت اور مقام مقرر کرنے کا اعلان کیا بلکہ مقام ووقت کی تعیین کر کے مولانا عبدالحق غزنوی کے روبرو خود میدان مباہلہ میں حاضر بھی ہوا اور اسی کے نتیجہ میں جھوٹا ثابت ہو کر سچے عبدالحق کے

سامنے بمرض وبائی ہیضہ ہلاک ہوگیا اور مولانا عبدالحق مرحوم ہی نہیں۔ انگریز بہادر کے اس خود کاشتہ پودے اور فرنگی سامراج کے اس ایجنٹ نے متعدد علماء کو بھی اسی طرح تاریخ اور مقام طے کر کے مباہلہ کے لئے میدان مباہلہ میں آنے کی دعوت دی۔ یہ الگ بات ہے کہ چیلنج کے باوجود مولانا عبدالحق مرحوم کے بعد مرزا قادیانی کسی کا سامنا کرنے کی ہمت نہ کر سکا۔

اعلان مباہلہ بجواب اشتہار عبدالحق غزنوی کا ملخص جلال الدین شمس کے لفظوں میں ہم سے سنئے اور پھر خود بھی پڑھ لیجئے (مباہلہ دہم ذی قعدہ بصورت بارش ۱۱؍ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ کو عیدگاہ میں جو مسجد خان بہادر محمد شاہ مرحوم کے قریب ہے دو بجے شام کو ہوگا) ڈیئر مرزا طاہر یہ دہم اور ۱۱؍ذی قعدہ کیا تاریخ کے تعین کے علاوہ کچھ اور نہیں یہ عیدگاہ کا ذکر مقام مباہلہ کے تعین میں ہے؟ اور دو بجے شام کو وقت مباہلہ کے تعین کے علاوہ اور کیا کہا جائے؟ پھر اسی اشتہار میں مولانا محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کے لئے یہ جملہ بھی پڑھ لیں ’’محمد حسین بٹالوی کا فرض ہے کہ میدان میں مباہلہ کے لئے تاریخ مقررہ پر امرتسر میں آ جاوے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۴۲۴،۴۲۵)

یہ آپ کے خودساختہ روحانی پیشواء کا جملہ ہے جس میں تاریخ مقررہ پر میدان مباہلہ میں آنے کو فرض کہا گیا ہے۔ ہم بھی آپ کو اسی طرح تاریخ اور میدان ومقام کے تعین کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ شاید یہ جھوٹ بولنے میں بھی باک محسوس نہ کریں کہ مولانا عبدالحق سے مباہلہ ہی نہیں ہوا۔ لہٰذا بطور پیش بندی عرض ہے کہ اپنے روحانی خزائن کی سیر کیجئے اور جلال الدین شمس کے یہ الفاظ پڑھئے: ’’اور عبدالحق غزنوی اس نے مجھ سے مباہلہ چاہا، مگر میں مدت تک اعراض کرتا رہا۔ آخر اس کے نہایت اصرار پر مباہلہ ہوا۔‘‘ (رسالہ دعوت قوم ص۶۴، خزائن ج۱۱ ص۶۴)
آپ کو علم ہوگا کہ عیسائیوں کو بھی مباہلہ کی دعوت مرزا قادیانی نے دی تھی اور بغور سنئے میدان مباہلہ اور روبرو مباہلہ کے لئے حاضر ہونے کا اس میں بھی اظہار تھا، میدان والا جملہ سنئے۔

’’اگر ایک سال تک ایسا آدمی جو مباہلہ کے میدان میں آوے، آسمانی عقوبت سے سزایاب نہ ہو جاوے۔‘‘ (انجام آتھم ص۶۷، خزائن ج۱۱ ص۶۷) کیا یہ جملہ میدان مباہلہ کا تعین نہیں کرتا۔ آپ کی تسلی کے لئے اسی صفحہ کی ایک اور عبارت پیش ہے۔ ’’ہم دو فریق میں سے جو اس وقت مباہلہ کے میدان میں حاضر ہیں جو فریق جھوٹے اعتقاد کا پابند ہے اس کو ایک سال تک بڑے عذاب سے ہلاک کر۔‘‘ (انجام آتھم ص۴۴، خزائن ج۱۱ ص۴۴) مرزا

صاحب بالقابہ یہ جملہ بھی آپ کے دادا کا ہے جو میدان مباہلہ کا تعیّن اور دونوں فریق کا وہاں حاضر ہونا بتاتا ہے۔اس سے اگلی سطر پر بھی ایک نگاہ ڈال لیں۔

مرزا گویا ہے: ’’غرض ہر ایک فریق ہم میں سے اور عیسائیوں میں سے دعا کرے اس طرح کہ اوّل فریق یہ دعاء کرے اور دوسرا آمین کہے۔ پھر دوسرا فریق دعاء کرے اور پہلا آمین کہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۴۴، خزائن ج۱۱ص۴۴) قادیانی پنڈتوں کو بلا کر پوچھ لیجئے کہ یہ عبارت کیا مفہوم رکھتی ہے۔ مزید سنئے اسی کتاب کے اوراق پلٹئے علماء اسلام کو مباہلہ کا چیلنج دیتے ہوئے آپ کے رودر گوپال، کرشن اوتار، کلغی والے جے سنگھ بہادر مرزا قادیانی کے الفاظ ہیں کہ: ’’اور یوں ہوگا کہ تاریخ اور مقام مباہلہ کے مقرر ہونے کے بعد میں ان تمام الہامات کو جو پرچہ میں لکھ چکا ہوں اپنے ہاتھ میں لے کر میدان مباہلہ میں حاضر ہوں گا۔‘‘

(رسالہ دعوت قوم ص۶۵، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

شری مرزا طاہر صاحب! اگر آپ کا حال وہ نہیں ہوچکا جو آخری ایام میں آپ کے آنجہانی والد مرزا محمود کا ہوگیا تھا تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ عبارت بھی تاریخ مقام مباہلہ اور روبرو حاضر ہونے کو واضح کررہی ہے۔

اگلا صفحہ الٹئے اور یہ عبارت بھی سن لیجئے۔ ’’اے خدا علم وخبیر! اگر تو جانتا ہے کہ یہ الہامات جو میرے ہاتھ میں ہیں تیرے ہی الہام ہیں اور تیرے ہی منہ کی باتیں ہیں تو ان مخالفوں کو جو اس وقت حاضر ہیں۔‘‘ (رسالہ دعوت قوم ص۶۶، خزائن ج۱۱ص ایضاً) کیا یہ دونوں عبارتیں فریقین کا میدان مباہلہ میں حاضر ہونا ظاہر نہیں کرتی۔

اس سے اگلے صفحہ کو دیکھئے آپ کے دادا کے الفاظ ہیں: ’’ہاں! یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں۔‘‘ (رسالہ دعوت قوم ص۶۷، خزائن ج۱۱ص ایضاً) اور یہی جھوٹا نبی تین سطر کے بعد مزید کہتا ہے کہ: ’’میرے مباہلہ میں یہ شرط ہے کہ اشخاص مندرجہ ذیل میں سے کم سے کم دس آدمی حاضر ہوں۔ اس سے کم نہ ہوں اور جس قدر زیادہ ہوں میری خوشی اور مراد ہے۔‘‘ (حوالہ مذکورہ)

مرزا طاہر صاحب اب بھی سمجھ میں نہ آیا ہو تو اور سنئے اسی مسیلمہ پنجاب کے الفاظ

جس کی جھوٹی نبوت کے آپ علمبردار ہیں: ’’اور میں پھران سب کو اللہ جل شانہ کی قسم دیتا ہوں کہ مباہلہ کے لئے تاریخ اور مقام مقرر کر کے جلد میدان مباہلہ میں آویں۔‘‘ (رسالہ دعوت قوم ص۶۹، خزائن ج۱۱ص ایضاً) اگر آپ اللہ جل شانہ پر ایمان رکھتے ہیں تو ہم بھی آپ کو یہی قسم دیتے ہوئے تاریخ اور مقام مقرر کر کے جلد میدان مباہلہ میں آنے کی دعوت دیتے ہیں اور ہمیں اس میں کوئی مشقت بھی نہیں کہ روبرو مباہلہ کے لئے آئیں۔ تصفیہ شرائط کے وقت جہاں اور جب کے لئے طے ہو جائے گا، ہم حاضر ہو جائیں گے۔ اس لئے ہماری کسی مشقت کی فکر نہ کریں۔ ہم یہ سعادت حاصل کرنا ہی چاہتے ہیں کہ ہم سے مباہلہ کر کے قادیانی دنیا کا سربراہ اسی انجام بد کو پہنچ جائے جو اس کے دادا کو نصیب ہوا تھا۔ امید تو نہیں کہ تاریخ اور مقام کے تعیّن کے سلسلے میں آپ کو اب کوئی تذبذب باقی رہ سکے گا۔ مگر آپ کے لئے مرزا قادیانی کی یہ عبارت بھی دلچسپ اور عبرت انگیز ثابت ہوگی۔ جس میں مولانا بٹالوی، مولانا ثناء اللہ اور مولانا احمد اللہ امرتسری اور مولانا عبدالحق غزنوی اور مولانا عبدالجبار غزنوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ: ’’ان کے لئے طریق احسن یہ ہے کہ وہ بالمواجہ مباہلہ کریں، آدھی مسافت میں طے کروں اور آدھی مسافت وہ طے کریں۔‘‘ مرزا طاہر صاحب ہم یہ صورت اختیار کرنے کے لئے بھی آمادہ ہیں، حوصلہ تو کیجئے۔ امید ہے کہ آپ اپنے دادا کے ان معارف سے محظوظ ہو رہے ہوں گے اور شرم وحیا کو کام میں لاتے ہوئے تاریخ ومقام کی تعیّن طلبی کو فرار وگریز کا نام دینے سے شرمائیں گے۔ جیسا کہ آپ کے اس خط میں اس بے حیائی کا ارتکاب کیا گیا ہے، اللہ کے بندو عقل کے ناخن لو۔ اگر یہ فرار ہے تو مرزا قادیانی مسلسل چیلنج بھی کرتا رہا اور فرار کی راہ بھی چلتا رہا۔ آپ ہی لوگ بتائیں ہم کسے جھوٹا سمجھیں۔ مرزا قادیانی کو جو مباہلہ میں مقام وتاریخ وغیرہ کی شرط لگاتا ہے یا مرزا طاہر کو جو اس طریقے کو فرار کا نام دیتا ہے اور کوڑھ پر کھاج کے مصداق قادیانیت کا مصلح موعود جو قادیانیوں کو زعم باطل میں مرزا قادیانی کے بقول ایسا ہے۔ گویا اللہ آسمان سے نازل ہو گیا۔

اسی قادیانیت کے نام نہاد خلیفہ ثانی مرزا بشیرالدین محمود نے بھی یہ سب لکھا ہے۔ مثلاً چند آدمیوں کے نام گنانے کے بعد مرزا محمود کی تحریر میں ہے کہ: ’’میں نے ان کو نمائندہ مقرر کر دیا کہ ان سے ...... کے نمائندے ضروری امور کا تصفیہ کر لیں اور شرائط کا تصفیہ

ہوجانے کے بعد مباہلہ ہوتا کہ مباہلہ کرنے والوں کو بروقت اطلاع دی جاسکے۔‘‘ جناب مرزا طاہر صاحب! یہ شرائط کیا ہیں جن کا تذکرہ آپ کے آنجہانی والد نے کیا ہے اور کیا اس عبارت میں تاریخ کے تعیّن کو ضروری نہیں کہا گیا ہے اور سنئے اس اشتہار میں آپ کے باپ کا فرمان واجب الاذعان ہے کہ: ’’شرائط کا تذکرہ تو بہرحال تحریر میں آنا ضروری ہے اور دونوں فریق کے اس پر دستخط ہونے بھی ضروری ہے۔‘‘

مسٹر مرزا طاہر کیا اب بھی آپ مباہلہ کے لئے شرائط سے انکار کریں گے۔ میں آپ کو مختصراً بتاتا چلوں کہ پہلی شرط اس اشتہار میں یہ ہے کہ طرفین کے ہزار یا پانچ سو آدمی ہوں اور ہر فریق دوسرے کو ان کی فہرست اور مکمل پتے دے۔ دوسری شرط کے ضمن میں مقام مباہلہ کے طور پر لاہور یا گورداسپور یا قادیان کا تذکرہ ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ طرفین کے نمائندے ضروری امور کا تصفیہ کرلیں گے تو تاریخ مباہلہ مقرر کر لی جائے گی۔ جو اس تصفیہ سے پندرہ دن بعد کی ہوگی اور آپ کے آنجہانی والد نے پہلے نمائندوں کی گفتگو اور پھر طرفین کی رضامندی سے تاریخ کی تعیین کی بات بھی اسی اشتہار میں کہی ہے۔ اگر آپ مزید اطمینان چاہتے ہیں تو سنئے مرزا محمود کے الفاظ ہیں۔

’’بہرحال سب شرائط کا تحریر میں آجانا اور میدان مباہلہ کے انتظام کے متعلق سب تفصیلات کا طے ہوجانا ضروری ہے تاکہ اس کے بعد کسی کو ردوبدل کا موقع نہ ہو اور کسی قسم کا فریب نہ ہوسکے اور جو آدمی مباہلہ کے لئے تحریر ہوں، ان کے نام ولدیت مفصل پتے دونوں فریق اپنی تصدیق کے ساتھ ایک دوسرے کو مہیا کردیں۔ اس کے بعد رضامندی فریقین کے ساتھ ایک تاریخ مباہلہ کے لئے مقرر ہوگی اور اسی دن مباہلہ ہوگا۔‘‘

مرزا طاہر! ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ مباہلہ کی شرائط ضرور یہ طے کر کے تاریخ ومقام مقرر ہوجانے کے بعد مباہلہ کی طرح باقاعدہ مباہلہ ہو۔ یہ بھی سن لیجئے کہ آپ اور آپ کی جماعت کے لوگ مباہلہ کے نام پر جو اشتہار بازی کررہے ہیں۔ اس کے متعلق آپ کے آنجہانی باپ کا فتویٰ ہے کہ اس طرح خالی اخباری گھوڑے دوڑا کر اس نہایت اہم امر کو ہنسی مذاق میں نہ ٹلائیں۔ لہٰذا غیرت کا مظاہرہ کیجئے اور کچھ نہ سہی تو اپنے باپ دادا کی تحریروں کی لاج رکھتے ہوئے باقاعدہ شرائط کا تصفیہ اور مقام ووقت کا تعین کر کے مباہلہ کے لئے میدان

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

مباہلہ میں آیئے اور خود کو مرد میدان ثابت کیجئے۔

میں نے قصداً ان حوالوں کے مأخذ کا تذکرہ نہیں کیا۔ ویسے یہ بتادوں کہ یہ سطور قلم بند کرتے وقت اصل تحریریں مطبوعہ شکل میں میرے سامنے موجود ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ آپ لوگ اپنے لٹریچر سے کتنی واقفیت رکھتے ہیں۔ ویسے جب شرائط طے کرنے کے لئے آپ یا آپ کا بھیجا ہوا نمائندہ آئے گا تو اس شرط کے ساتھ اصل حوالے دکھا دیئے جائیں گے کہ آپ لوگ اپنی ناواقفیت کا تحریری اقرار کریں۔ مرزا طاہر بالقابہ آپ کی رہنمائی میں قادیانی کے چھوٹے بڑے تقریباً سبھی لوگ یہ تأثر دے رہے ہیں، گھر بیٹھے آپ نے دعاء کر لی اور ہم بھی اسی طرح کرلیں، اس سے مباہلہ ہو گیا۔ بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است۔

ڈیئر مرزا طاہر! میں نے ابھی تک تو یہ نہیں سنا کہ آنجناب بھی اپنے اوپر نزول وحی کے قائل ہیں، ممکن ہے اندھے معتقد ایسا سمجھتے ہوں یا قادیان کی گدی انہیں یہ واقعی باور کراتی ہو۔ بہرحال اگر ایسا ہے تو کیا آنجناب نے باپ دادا کی شریعت بھی منسوخ کر دی ہے؟ صورت حال جو بھی آپ لوگوں کا آپسی معاملہ ہے۔ مجھے تو یہ بتانا ہے کہ آنجناب کے باپ مرزا بشیرالدین محمود جو قادیانیت کے لئے مصلح موعود اور آپ لوگوں کے عقیدہ کے مطابق بقول مرزا قادیانی ایسا ہے کہ گویا اللہ آسمان سے نازل ہو گیا۔ آپ کا یہی مصلح اور مورث ایسی قسم کو مباہلہ نہیں قرار دیتا۔ تفصیل یہ ہے مخالفین کے خلاف اخباری حلف شائع کرانے کے بھی مباہلہ کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے جو لکھا گیا ہے۔

مرزا بشیرالدین کے لفظوں سے سن لیجئے: ''اے سننے والو! سنو کہ میں نے اپنی طرف سے قسم کھالی ہے......اب...... یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں مباہلہ سے گریز کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ مباہلہ ہو یا نہ ہو، اللہ تعالیٰ کی نصرت میری اس قسم کی وجہ سے جماعت قادیانی کو نصیب ہوگی۔'' اب فرمایئے کہ قسم کھانے کے بعد مباہلہ ہو یا نہ ہو کے الفاظ کیا بتاتے ہیں، کوئی بھی عقل و ہوش رکھنے والا بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا محمود کے بقول قسم مباہلہ نہیں ہے بلکہ مباہلہ تو مندرجہ بالا شرائط طے کر کے روبرو ہوگا۔

اب آپ فرمایئے آپ کو جھوٹا سمجھا جائے جو خود اپنے زعم کے مطابق اپنے مورث اپنے باپ اور واجب التسلیم مصلح کے قول کے خلاف پروپیگنڈا میں مصروف ہیں یا آپ کے

آنجہانی باپ کو جس کی تحریر آپ حضرات کے جھوٹ اور فریب کو ثابت کر رہی ہے۔ یہ معمّہ تو تنہاء آپ ہی نہیں تمام قادیانی پنڈت مل کر بھی نہ حل کر سکیں گے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ شرافت کے دامن کو تھام کر اسی طرح شرائط طے کر کے میدان مباہلہ میں آجائیں۔ جس طرح آپ کے آنجہانی باپ دادا کی تحریروں سے ثابت ہے۔ ورنہ پھر یا تو ان کے جھوٹ کا اعلان کریں یا اپنے فریب کا اقرار۔

ہم نے گزشتہ خطوط میں مقام مباہلہ کے طور پر بمبئی، دہلی، اسلام آباد، امرتسر اور خود قادیان کو متعین کیا تھا۔ اپنے طور پر ہم نے امرتسر یا دہلی کو بعض تاریخی اسباب کی بناء پر ترجیح دی تھی۔ مگر یہ بتانا ضروری ہے کہ بمبئی کے بہت سے احباب جامع مسجد بمبئی میں مباہلہ چاہتے ہیں۔ آنجناب کو اس میں زیادہ سہولت بھی رہے گی۔ یہاں بمبئی میں آپ کا دفتر بھی ہے۔ کشمیر کے مسلمانوں کے خطوط بھی احقر کے پاس آئے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ یہ مباہلہ سری نگر میں ہو جن حضرات کے خطوط آئے ہیں۔ ان میں سے بعض فکری اور علمی اعتبار سے شیر پنجاب فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے وارث اور جانشین ہیں۔ ان کی خواہش کا احترام مجھ پر لازم ہے۔ اس لئے سری نگر کا مزید اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ مقام صحت افزاء بھی ہے۔ سنا ہے کہ دماغی ہیجان میں مبتلا لوگ بھی وہاں سدھر سکتے ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ آپ اور آپ کی جماعت کے جو لوگ مباہلہ کے لئے سری نگر پہنچیں۔ وہاں کی صحت بخش فضا ان کے دماغ کے بند دروازوں کو کھول دے اور کچھ سعید روحیں اس دماغی بخار سے نجات پا سکیں جس کا نام قادیانیت ہے۔ لہٰذا کیوں نہ سری نگر میں مباہلہ طے ہو؟

بہرحال اب آپ کے سامنے مندرجہ ذیل مقامات ہیں سری نگر، بمبئی، امرتسر، دہلی، اسلام آباد اور قادیان۔ اب بذات خود یا اپنے نمائندہ کو بھیج کر تفصیلات طے کریں یا لندن میں مولانا محمد یوسف صاحب متالا سے رابطہ قائم کریں اور اپنے آپ کو مرد میدان ثابت کر دکھائیں۔ مگر خوب یاد رکھئے کہ مولانا غزنوی کے مقابلہ میں جو آپ کے دادا کا انجام ہوا تھا۔ ان شاء اللہ العزیز! مباہلہ کے بعد وہی انجام آپ کا منتظر ہے۔ اخیر میں موضوع سے ہٹ کر ایک بات آپ کے سیکرٹری کے خط میں یہ ہے کہ گویا میں نے قادیانی کتابیں نہیں پڑھیں اور محض سنی سنائی باتیں ہیں جو کہہ رہا ہوں۔ جناب والا! یہ شکایت ہمیں آپ سے ہے

اور بجا ہے۔آپ لوگ اگر یہ زحمت کریں کہ قادیانی خرافات کا پلندہ بغور پڑھ لیں تو خود آپ پر اس کا بطلان واضح ہو جائے۔

بہرحال اتمام حجت کے لئے عرض ہے کہ ایسا کریں کہ مرزا قادیانی کی جملہ تصانیف، ملفوظات، مکتوبات، الہامات ومکاشفات اور سیرت وتذکرے پر نیز مرزا محمود اور حکیم نورالدین کی تمام کتابیں اور اپنے چچا بشیر احمد ایم.اے کی کتابیں اپنے دستخط کے ساتھ مجھے روانہ کر دیں۔ میں انہیں کتابوں میں نشان لگا کر رکھوں گا اور پھر کسی مناسب موقع پر انہیں کو سامنے رکھ کر آپ سے زبانی تبادلہ خیالات کر کے قادیانی فریب کو آپ پر واضح کر دوں گا۔اس طرح آپ کا یہ شک بھی مٹ جائے گا کہ میں نے اصل کتابیں نہیں دیکھی۔کسی عذر کا موقعہ نہ رہے، اس لئے آپ کو ایک طویل مہلت دی جارہی ہے۔ ۲۶/مئی آپ کے لئے تاریخی دن ہے جب آپ کے پیشواء مرزا موصوف کا انتقال ہوا۔ یہ ہم مسلمانوں کے لئے بھی تاریخی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ مولانا عبدالحق غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے مباہلہ کے بعد اسی دن فتنہ قادیانیت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہیضہ کا شکار ہو کر سچے عبدالحق کی زندگی ہی میں ہلاک ہو گیا تھا۔اس لئے مباہلہ کے لئے یہی تاریخ متعین سمجھئے۔آج ۱۶/فروری ہے، ۲۶/مئی تک کافی وقت ہے۔ یہ خط ہفتہ عشرہ میں آپ کو مل جائے گا۔اس کے بعد کافی عرصہ ملے گا۔تفصیلات وشرائط طے کر کے جملہ انتظامات مکمل کر لئے جائیں اور تاریخ مذکور پر مباہلہ ہو جائے۔اب اگر آپ نے اس سلسلے میں کوئی دلچسپی نہ لی اور شرائط وغیرہ نہ طے ہوئیں تو یہ آپ کا فرار ہوگا اور ۲۶/مئی ۱۹۸۹ء کو مباہلہ نہ ہونے کی صورت میں ہم آپ کے فرار کا عام اعلان کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔لہٰذا جیسا کہ تاریخ مذکور پر مباہلہ نہ ہونے کی صورت میں عالمی پیمانے پر آپ کے فرار کا اعلان کر دیا جائے گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ!

نوٹ: بہت ممکن ہے آپ لندن کے علاوہ مباہلہ پر اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے خود کو آمادہ نہ کر سکیں۔اس لئے ہم یہ سہولت بھی آپ کو دیتے ہیں، تحفظ ختم نبوت کا آفس لندن میں موجود ہے، آیئے تفصیلات وشرائط طے ہو جائیں۔پھر میں بھی لندن آسکتا ہوں۔شرط یہ ہے کہ آپ سنجیدگی سے مباہلہ کے لئے سامنے آجائیں۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین!

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حقیقت مرزائیت

جناب فضل الٰہی شملوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیلی فہرست

تمہید	۲۲۳
دعویٰ نبوت	۲۲۴
نبی کی تعریف	۲۲۸
الہامات	۲۲۸
مرزاقادیانی کا منکر مومن نہیں	۲۳۰
مرزاقادیانی اپنی وحی کو قرآن کے برابر سمجھتے تھے	۲۳۱
انبیاء سابقین سے فضیلت کا دعویٰ	۲۳۲
حضرت عیسیٰ سے فضیلت کا دعویٰ	۲۳۲
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فضیلت کا دعویٰ	۲۳۳
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے فضیلت کا دعویٰ	۲۳۳
مرزاقادیانی کا درجہ سب سے بلند ہے	۲۳۳
احمد آخرالزمان مرزاقادیانی ہے	۲۳۳
مرزاقادیانی کامل نبی تھا	۲۳۳
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین	۲۳۳
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے انکار	۲۳۴
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو مسمریزم کہا	۲۳۴
حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا سے ناکامیاب گئے	۲۳۴
صاحب کتاب ہونے کا دعویٰ	۲۳۵
مرزاقادیانی کو اپنے مسیح موعود ہونے میں شک تھا	۲۳۵
مرزاقادیانی اعلم الغیب تھے	۲۳۶
مرزاقادیانی معصوم نہ تھے	۲۳۷
مرزاقادیانی کی روحانیت	۲۳۷
مرزاقادیانی کے اخلاق	۲۳۸
پیش گوئیاں	۲۳۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

اس رسالہ کا مقصد اس کے سواء اور کچھ نہیں کہ ہر شخص بیک نگاہ دیکھ سکے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال والہامات آپس میں کس قدر متضاد ہیں اور اسے قادیانی لٹریچر کی چھان بین میں وقت ضائع نہ کرنا پڑے۔ جس شخص کا کلام آپس میں متضاد ہو تو قرآن شریف کی اس آیت کی رو سے: ’’**افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً** (النساء: ۸۲)‘‘ ترجمہ: کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے۔ اگر یہ اللہ کی بجائے کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔

وہ شخص صادق نہیں ٹھہر سکتا اور اس پر قرآن حکیم کی یہ آیت صادقت آتی ہے: ’’**ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً او قال اوحی الی ولم یوحی الیہ شئ** (انعام: ۹۳)‘‘ ترجمہ: اور اس شخص سے کون زیادہ ظالم ہے جو اللہ کی طرف جھوٹ منسوب کرے اور کہے مجھے وحی کی گئی ہے۔ حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کی گئی۔

ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں کہ رسول کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے یا نبی آسکتے ہیں یا نبیوں کی کیا شناخت ہے۔ مرزا قادیانی کے اقوال بھی آپس میں اس قدر متضاد ہیں کہ ہر سمجھ دار آدمی سمجھ سکتا ہے کہ وہ اپنے دعاوی میں کہاں تک سچے تھے؟ اس رسالہ میں ہم نے مرزا قادیانی کے وہ اقوال بھی جمع کر دیئے ہیں۔ جہاں انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے اور اپنے تئیں دوسرے انبیاء علیہم السلام سے افضل قرار دیا ہے اور دیگر خلاف شریعت باتوں کا اظہار کیا ہے۔

خدا کرے یہ مختصر رسالہ گمراہوں کے لئے ہدایت کا موجب ہو۔ **وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب!**

خاکسار فضل الٰہی سٹور کیپر شملہ

مؤرخہ یکم ستمبر ۱۹۱۹ء

مرزا قادیانی اپنی کتاب ست بچن (ص۳۱، خزائن ج۱۰ ص۱۴۳) پر فرماتے ہیں: ’’ظاہر ہے ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔‘‘

اب اس اصول پر مرزا قادیانی کے دعاوی، اقوال والہامات کو جانچنا چاہئے کہ وہ کہاں تک درست ہیں۔ ہم اس رسالہ میں ان کو نمبروار لیتے ہیں۔

دعویٰ نبوت

ا...... ’’میں نبوت کا مدعی نہیں، بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔‘‘

(آسمانی فیصلہ ص۴، خزائن ج۴ ص۳۱۳)

’’میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۳)

۲...... ’’کیا نہیں جانتے کہ خدائے کریم ورحیم نے ہمارے نبی ﷺ کو بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا ہے اور ہمارے نبی ﷺ نے بطور تفسیر آیت مذکور فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰)

’’خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ ﷺ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۵۰ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۱۵۴)

۳...... ’’آنحضرت ﷺ کے خاتم النّبیین ﷺ ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے اور کوئی نبی نہیں آئے گا، نیا ہو یا پرانا۔‘‘

(نشان آسمانی ص۲۸، خزائن ج۴ ص۳۹۰)

’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیّت وکیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔‘‘

(اخبار البدر ۵؍مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷)

۴...... ’’اور دیکھ میں اپنے الہاموں میں سے کسی الہام کی تصدیق نہیں کرتا۔ مگر بعد اس کے کہ اس کو کتاب اللہ پر پیش کرلوں اور میں جانتا ہوں کہ ہر وہ چیز جو مخالف ہے قرآن کی وہ کذب اور الحاد وزندقہ ہے۔ پھر میں کس طرح نبوت کا دعویٰ کروں اور میں مسلمانوں میں

سے ہوں؟‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ ص۲۹۷)

’’جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیوں کر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو دنیا سے گزر جاؤں۔‘‘

(آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۶رمئی ۱۹۰۸ء، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۹۷)

۵…… ’’کہ وہ ابن مریم جو آنے والا ہے کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ فقط امتی لوگوں میں سے ایک شخص ہوگا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۲۹۱، خزائن ج۳ ص۲۴۹)

’’جس آنے والا مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے، اسی کا انہی حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۹، خزائن ج۲۲ ص۳۱)

۶…… ’’اور حقیقت میں ابتداء سے یہی مقرر ہے کہ مسیح اپنے وقت کا مجدد ہوگا۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۵۹، خزائن ج۳ ص۱۳۲)

’’وما کنّا معذبین حتی نبعث رسولا‘‘ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۶۵، خزائن ج۲۲ ص۵۰۰)

۷…… ’’میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تاکہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں اور اس نے مجھے صدی کے سر پر بھیجا۔‘‘

(آئینہ کمالات ص۳۸۳، خزائن ج۸ ص۳۸۳)

’’میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔‘‘

(نزول مسیح ص۴۸، خزائن ج۱۸ ص۴۲۷)

۸…… ’’پس اس طرح بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔‘‘

(الوصیت ص۱۲، خزائن ج۲۰ ص۳۱۲)

’’جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶، ۴۰۷)

۹...... ’’اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہوسکتی ہے اور تمام اہل علم اور معرفت اس فضیلت کے قائل ہیں۔‘‘ (تریاق القلوب ص۱۵۷، خزائن ج۱۵ ص۴۸۱)

’’خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔‘‘ (دافع البلاص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

۱۰...... ’’اور پھر دوسری طرف اسی منہ سے میری نسبت رائے ظاہر کرتے ہیں کہ گویا میری جماعت درحقیقت مجھے رسول اللہ جانتی ہے اور گویا میں نے درحقیقت نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اگر راقم صاحب کی پہلی رائے صحیح ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں تو پھر دوسری رائے غلط ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں خود نبوت کا مدعی ہوں اور اگر دوسری رائے صحیح ہے تو پھر وہ پہلی رائے غلط ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن شریف کو مانتا ہوں۔ کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت: ’’ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین‘‘ کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں آنحضرت کے بعد رسول اور نبی ہوں۔‘‘

(انجام آتھم ص۲۷، ۲۸ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۶، ۲۷)

’’سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘

(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

’’چند روز ہوگئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ کہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ، پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۱، خزائن ج۱۸ ص۲۰۶)

۱۱...... ’’بار بار کہتا ہوں کہ یہ الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے میرے الہام میں میری

نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے شک ہیں لیکن اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں اور جیسے یہ محمول نہیں ایسے ہی وہ نبی کر کے پکارنا جو حدیثوں میں مسیح موعود کے لئے آیا ہے۔ وہ بھی اپنے حقیقی معنوں پر اطلاق نہیں پاتا۔ یہ وہ علم ہے جو خدا نے مجھے دیا ہے جسے سمجھنا ہو سمجھ لے۔'' (سراج منیر ص۳، خزائن ج۱۲ص۵)

''جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ ہی مستقل طور پر نبی ہوں، مگر ان معنوں سے میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے، رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۴، خزائن ج۱۸ص۲۱۰،۲۱۱)

۱۲...... ''مذکورہ حدیث بتا رہی ہے کہ نبوت تام جو وحی تشریعی والی ہوتی ہے بند ہو چکی ہے۔'' (توضیح مرام ص۱۹، خزائن ج۳ص۶۱)

''من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب، اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۴، خزائن ج۱۸ص۲۱۱)

''جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۴، خزائن ج۱۸ص۲۱۰)

''شریعت کیا چیز ہے، جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے امر ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی نہیں اور نہی بھی نہیں۔ مثلاً یہ الہام:

''قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظو فروجھم ذٰلک ازکی لھم''

(اربعین نمبر۴ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵،۴۳۶)

نبی کی تعریف

۱...... ’’کیونکہ حسب تصریح قرآن کریم اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۵۳۴، خزائن ج۳ ص۳۸۷)

’’عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے معنی صرف پیش گوئی کرنے والے کے ہیں جو خدا تعالیٰ سے الہام پا کر پیش گوئی کرے۔ پس جب کہ قرآن شریف کی رو سے ایسی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے۔ جو بتوسط فیض واتباع آنحضرت ﷺ کسی انسان کو خدا تعالیٰ سے شرف مکالم، مخاطبہ حاصل ہو اور وہ بذریعہ وحی الٰہی کے یعنی امور پر اطلاع پاوے تو پھر ایسے نبی اس امت میں کیوں نہیں ہوں گے۔ اس پر کیا دلیل ہے۔ ہمارا مذہب نہیں کہ ایسی نبوت پر مہر لگ گئی۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۸، خزائن ج۲۱ ص۳۰۶)

۲...... ’’کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرئیل نازل ہوتی ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۵۷۶، خزائن ج۳ ص۴۱۱)

’’نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۸، خزائن ج۲۱ ص۳۰۶)

الہامات

اپنے الہامات کی نسبت مرزا قادیانی کہتے ہیں: ’’خدا تعالیٰ کی طرف سے کھولا گیا ہے کہ میرا ہر ایک الہام صحیح اور خالص ہے۔ شریعت کے موافق ہے۔ میرے کسی الہام میں نہ کوئی شک ہے اور نہ کچھ ملاوٹ ہے اور نہ کوئی شبہ ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۱، خزائن ج۵ ص۲۱)

پھر کہتے ہیں: ’’اس بناء پر الہام ولایت یا الہام عامہ مومنین، بجز موافقت ومطابقت قرآن کریم کے حجت بھی نہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۲۶۹، خزائن ج۳ ص۴۳۹،۴۴۰)

پھر کہتے ہیں: ’’اور میں جانتا ہوں کہ کچھ ہر وہ چیز جو مخالف ہے قرآن کی وہ کذب اور الحاد اور زندقہ ہے۔‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ ص۲۹۷)

اب مندرجہ ذیل الہامات کو دیکھتے ہیں کہ وہ کہاں تک شریعت کے موافق ہیں اور مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ میرا اہرا الہام صحیح اور خالص اور شریعت کے موافق کہاں تک درست اور واقعات کے مطابق ہے۔

۱...... ’’یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی ‘‘ترجمہ: اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا، میرا نام پورا نہیں ہوگا۔‘‘ (اربعین نمبر۲ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۳۵۳)

۲...... ’’یحمدک اللہ من عرشہ یحمدک اللہ ویمشی الیک ‘‘ترجمہ: خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف آتا ہے۔‘‘

(انجام آتھم ص۵۵، خزائن ج۱۱ ص۵۵)

۳...... ’’میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہٖ اللہ ہوں، میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔ اسی حال میں میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہم کوئی نیا نظام دنیا کا بناویں، یعنی نیا آسمان اور نئی زمین بناویں۔ پس میں نے پہلے آسمان اور زمین اجمالی شکل میں بنائے جن میں کوئی تفریق اور ترتیب نہ تھی پھر میں نے ان میں جدائی کردی اور جو ترتیب درست تھی۔ اس کے موافق ان کو مرتب کردیا اور میں اس وقت اپنے آپ کو ایسا پاتا تھا گویا میں ایسا کرنے پر قادر ہوں اور پھر میں نے آسمان دنیا بنایا اور میں نے کہا: ’’انا زیّنا السماء الدنیا بمصابیح ‘‘یعنی ہم نے آسمان کو ستاروں کے ساتھ سجایا ہے۔ پھر میں نے کہا، اب ہم انسان کو مٹی سے بناویں گے۔‘‘ (آئینہ کمالات ص۵۶۴،۵۶۵، خزائن ج۵ ص۵۶۴،۵۶۵)

مرزا قادیانی پر آیات قرآنی دوبارہ نازل ہوتی تھیں جن میں انہیں ان القاب سے پکارا جاتا تھا جو صرف رسول کریم ﷺ کے لئے مخصوص تھے۔

۱...... ’’انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً‘‘ (البشریٰ ج۲ ص۱۱)

۲...... ’’انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ ص۱۱۰)

ان آیات میں انہیں رسول کہا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مرزا کو مبشر ونذیر بنا کے لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔

۳…… ’’وما ارسلناک الّا رحمة اللعالمین‘‘

(اربعین نمبر۳ ص۳۲ درحاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۲۱)

اس میں مرزا قادیانی کو رحمۃ اللعالمین کہا گیا ہے، دنیا میں رسول کریم ﷺ کے سواء آج تک یہ وصف خدا کی طرف سے کسی کو عطاء نہیں ہوا تھا۔

۴…… ’’وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الّا وحی یوحیٰ‘‘

(اربعین نمبر۳ ص۳۶، خزائن ج۱۷ ص۴۲۶)

اس میں کہا ہے کہ مرزا قادیانی اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ سکتے بلکہ وہی کہتے ہیں جو ان پر وحی ہوتی ہے یہ وصف بھی رسول اللہ ﷺ کے لئے خاص مخصوص تھا۔

۵…… ’’قل یاایھا الناس انّی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً‘‘ (البشریٰ ج۲ ص۵۶)

اس میں مرزا قادیانی کو اللہ فرماتا ہے کہ کہہ دے اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول ہوکر آیا ہوں۔ یہ وصف بھی خاص رسول کریم ﷺ کے لئے مخصوص تھا۔ کیونکہ تمام دنیا کے لئے وہی مبعوث ہوئے ہیں۔

۶…… ’’محمد رسول اللّٰہ والذین معہٗ اشداء علی الکفار رحماء بینھم‘‘ اس وحی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۱، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷)

اس وحی میں تو مرزا قادیانی کو رسول کریم ﷺ کا نام بھی مل گیا اور رسالت بھی۔

۷…… ’’انا اعطیناک الکوثر‘‘ (رسالہ انجام آتھم ص۵۸، خزائن ج۱۱ ص۵۸)

اس وحی کے ذریعہ مرزا قادیانی حوض کوثر کے مالک بن گئے۔

مرزا قادیانی کا منکر مومن نہیں

مرزا قادیانی حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کے عقیدہ کو تو جزو ایمان قرار نہیں دیتے۔ مگر جو انہیں نہ مانے اسے مردود اور قابل مواخذہ قرار دیتے ہیں۔ بلکہ کہتے ہیں کہ نہ وہ مومن ہے اور نہ اس کا ایمان قائم رہ سکتا ہے۔ آپ کے مندرجہ ذیل اقوال ملاحظہ ہوں:

۱...... ''اوّل تو یہ جاننا چاہئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔''

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص۱۴۰، خزائن ج۳ ص۱۷۱)

۲...... ''میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان پر دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حکم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے، وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے۔ کیونکہ جس امر کو اس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا اس کو رد کر دیا۔'' (تحفۃ الندوہ ص۴، خزائن ج۱۹ ص۹۵)

۳...... ''جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی کہ آخری زمانہ میں میری امت میں سے ہی مسیح موعود آئے گا اور خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے۔ اب جو شخص خدا اور اس کے رسول کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا کی نشانیوں کو رد کرتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔''

(حقیقت الوحی ص۱۶۳، ۱۶۴، خزائن ج۲۲ ص۱۶۸)

۴...... ''جو شخص مجھے قبول کرتا ہے وہ تمام انبیاء اور ان کے معجزات کو بھی سرے سے قبول کرتا ہے اور جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا، اس کا پہلا ایمان بھی قائم نہیں رہے گا۔''

(اخبار البدر ۲۴ر فروری ۱۹۰۴ء)

۵...... ''مسیح موعود کی وحی ایک تازہ پھل ہے جو یقینی درخت سے چنا گیا ہے جو شخص امام موعود کی وحی کو غیر یقینی روایات کی وجہ سے قبول نہیں کرتا، وہ گمراہ ہے جو خدا کی جناب سے روکا گیا ہے اور جاہلیت کی موت سے مر گیا۔ کیونکہ اس نے یقین کو چھوڑ کر شک کو اختیار کیا۔''

(مواہب الرحمٰن ص۶۹، خزائن ج۱۹ ص۲۸۸)

مرزا قادیانی اپنی وحی کو قرآن کے برابر سمجھتے تھے

۱...... مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسے تورات وانجیل وقرآن پر تو کیا انہیں مجھ سے

یہ توقع ہوسکتی ہے کہ میں ان کے ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کوسن کر اپنے یقین کو چھوڑ دوں، جس کی حق الیقین پر بنا ہے۔‘‘ (اربعین نمبر۴ص۱۹، خزائن ج۱۷ص۴۵۴)

۲...... ’’میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۱۱، خزائن ج۲۲ص۲۲۰)

۳...... ’’ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو مجھ پر نازل ہوئی۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۳۰، خزائن ج۱۹ص۱۴۰)

انبیاء سابقین سے فضیلت کا دعویٰ

۱...... ’’اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۳۱۷، خزائن ج۲۳ص۳۳۲)

۲...... ’’اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوئی تھی۔ معجزات اور پیش گوئیاں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ اکثر گزشتہ نبیوں کی نسبت زیادہ معجزات اور پیش گوئیاں موجود ہیں بلکہ بعض گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیش گوئیوں کو ان معجزات اور پیش گوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں۔‘‘ (نزول مسیح ص۸۲، خزائن ج۱۸ص۴۶۰)

حضرت عیسیٰ سے فضیلت کا دعویٰ

۱...... ’’خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔‘‘ (دافع البلاص۱۳، خزائن ج۱۸ص۲۳۳)

۲......

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم عیسیٰ کجا ست تا بہ نہد پا بہ منبرم

(ازالہ اوہام ص۱۵۸، خزائن ج۳ص۱۸۰)

۳...... ’’ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو، اس سے بہتر غلام احمد ہے۔‘‘

(دافع البلاص۲۰، خزائن ج۱۸ص۲۴۰)

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فضیلت کا دعویٰ

’’میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بھی بہتر ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۸)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے فضیلت کا دعویٰ

’’اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں سے ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔‘‘

(دافع البلاص ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

مرزا قادیانی کا درجہ سب سے بلند ہے

’’ان قدمی ھذہ علیٰ منارۃ ختم علیھا کل رفعۃ‘‘ یعنی میرا قدم اس منارہ پر ہے جہاں تمام بلندیاں ختم ہیں۔‘‘ (خطبہ الہامیہ ص۳۵، خزائن ج۱۶ ص۷۰)

احمد آخرالزمان مرزا قادیانی ہے

احمد آخر الزمان نام من است — آخری جام ہمیں جام من است

مرزا قادیانی کامل نبی تھا

آنچہ داد ست ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بتمام
انبیاء گرچہ بود اند بسے — من بعرفان نہ کمترم ز کسے
کم نیم زان ہمہ بروئے یقین — ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(نزول مسیح ص۹۹،۱۰۰، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷،۴۷۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

۱...... ’’آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر

ہوا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔'' (ضمیمہ انجام اتھم ص ۷ درحاشیہ، خزائن ج۱۱ص ۲۹۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے انکار

''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں، لیکن حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا، ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور بیمار کا علاج کیا ہو۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶،۷ درحاشیہ، خزائن ج۱۱ص ۲۹۰،۲۹۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو مسمریزم کہا

''اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوچکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔ گو الیسع کے درجہ سے کم رہے ہوئے تھے۔ کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھلایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہوگیا۔ مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہوسکیں۔ یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔ بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور مصلحت خاص کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۰۹،۳۱۰ درحاشیہ، خزائن ج۳ص ۲۵۷،۲۵۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا سے ناکامیاب گئے

''یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے، مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کو کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام رہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۱۰،۳۱۱ درحاشیہ، خزائن ج۳ص ۲۵۸)

صاحب کتاب ہونے کا دعویٰ

’’خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہ ہو۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۷)

مرزا قادیانی کو اپنے مسیح موعود ہونے میں شک تھا

مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تو کر دیا مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر انہیں دلی یقین نہیں تھا۔ اس لئے کبھی کچھ کہتے تھے کبھی کچھ۔ جو آپس میں ایسا متضاد ہوتا تھا کہ سننے والے کو حیرانی ہوتی تھی کہ کس بات پر یقین کرے اور کسے غلط سمجھے۔ ان کے مندرجہ ذیل اقوال متضاد کی پوری پوری شہادت دیتے ہیں۔

۱...... ’’اور پھر جب اس پر چند سال گزرے تو بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتداء سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی فائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا، تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا۔ جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی، وہ میں ہی ہوں۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین ص۱،۲، خزائن ج۲۰ ص۳،۴)

۲...... ’’بلکہ وہ خدا جو زمین وآسمان کا خدا ہے اسی نے میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ ص۳۳، خزائن ج۲۰ ص۲۲۸)

۳...... ’’پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پاچکا تھا۔ وہ تو اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آ گیا اور آج وہ وعدہ پورا ہوگیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیش گوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۶۱۴، خزائن ج۳ ص۳۱۵)

۴...... ’’مگر آں چہ در حدیث آنحضرت ذکر دمشق وغیرہ آمدہ است پس اکثر آں از

قبیل استعارات ومجازات است وزیرآں اسرار اندو چنانچہ درصحف سابقین ہمیں سنت گزشتہ است باز از ممکنات کہ ما وقتے بدمشق نزول کنیم یا احدے از اتباع ما داخل شود۔‘‘

(انجام آتھم ص۱۲۹، خزائن ج۱۱ص۱۲۹)

۵...... ’’اب اگرچہ میرا دعویٰ تو نہیں اور نہ ایسی کامل تصریح سے خدا تعالیٰ نے میرے پر کھولا ہے کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۷۲ درحاشیہ، خزائن ج۳ص۱۳۸)

۶...... ’’اس بیان کی رو سے ممکن ہے اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آ سکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ بلکہ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۲۰۰، خزائن ج۳ص۱۹۷)

۷...... ’’اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال واقبال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے کہ اوّل دمشق میں ہی نازل ہو۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۲۹۴،۲۹۵، خزائن ج۳ص۲۵۱)

۸...... ’’میرے سواء اور دوسرے مسیح کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔‘‘ (خطبہ الہامیہ ص۱۵۸، خزائن ج۱۶ص۲۴۳)

مرزا قادیانی اعلم الغیب تھے

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:’’**وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو**‘‘یعنی غیب کی چابیاں اللہ ہی کے پاس ہیں۔ اللہ کے سوا اور کسی کو علم غیب نہیں۔

پھر فرمایا کہ:’’**قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب**‘‘ یعنی اے رسول کہہ دے کہ میں نہیں کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ مجھے غیب کا علم ہے۔

خدا کہے کہ میرے سوا کسی کو علم غیب نہیں۔ رسول کریم ﷺ کہیں کہ مجھے غیب کا علم نہیں۔ مگر مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ انہیں علم غیب پر پورا پورا قابو ہے اور اللہ تعالیٰ نے گزشتہ اور آئندہ کے واقعات سب انہیں بتادیئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

۱...... ''علم غیب پر مجھے اس طرح قابو حاصل ہے جس طرح سوار کو گھوڑے پر ہوتا ہے۔'' (ضرورت الامام ص۱۳، خزائن ج۱۳ ص۴۸۳)

۲...... ''اندریں حال وحی کرد بسوئے من پروردگار آنچہ کرد در ساعت ندائے اورا لبیک گویان برخاستم پس اومرا خبر داد آنچہ شدہ وخواہد شد۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۸۶، خزائن ج۵ ص۳۸۶)

مرزا قادیانی معصوم نہ تھے

ایک طرف تو مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ: ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاص ۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

اور ساتھ صاحب شریعت نبی بھی بنتے ہیں جیسا کہ کہتے ہیں کہ: ''شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی مثلاً یہ الہام: ''قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذٰلک ازکیٰ لھم''

(اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵،۴۳۶)

تو دوسری طرف کہتے ہیں کہ میں معصوم نہیں۔ چنانچہ کرامات الصادقین (ص۵، خزائن ج۷ ص۴۷) پر لکھتے ہیں: ''لیکن افسوس کہ بطالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے اور نہ کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونے کا دعویٰ ہے۔''

ان کی کس بات کو تسلیم کیا جائے۔

مرزا قادیانی کی روحانیت

جب کفار مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے آکر کہا تھا کہ اگر آپ ہمارے بتوں کی

مذمت کرنی چھوڑ دیں تو ہم آپ کو بادشاہ بنالیں گے تو آپ نے فرمایا تھا کہ اگر تم میرے ایک ہاتھ میں سورج اور ایک میں چاند لا رکھو۔ تب بھی میں کلمہ حق کے کہنے سے باز نہ آؤں گا یا تو خدا مجھے کامیاب کرے گا یا اسی کے راستے میں جان دے دوں گا۔ مگر مرزا قادیانی کو جب ڈپٹی کمشنر گورداس پور نے حکم دیا کہ وہ آئندہ کسی کے برخلاف الہام نہ نکالا کریں گے تو آپ نے فوراً اقرار نامہ لکھ دیا۔

جو حسب ذیل ہے: ''میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا، جس کا یہ منشاء ہو یا جو ایسا منشا رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (مسلمان ہو خواہ ہندو یا عیسائی) ذلت اٹھائے گا یا موردِ عتاب الٰہی ہوگا۔''

(اقرار مرزا قادیانی مندرجہ مقدمہ مجسٹریٹ جے ڈوئی بہادر قدیان مؤرخہ:۲۴ر فروری ۱۸۹۹ء)

اگر مرزا قادیانی کو خدا کی طرف سے مامور ہونے کا یقین ہوتا تو وہاں صاف کہہ دیتے کہ وہ ایسا اقرار نامہ نہیں دے سکتے کیونکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور وہ اس میں محض مجبور ہیں۔ مگر جو طریقہ انہوں نے وہاں اختیار کیا، اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے الہامات طبع زاد تھے، جن پر ان کو پورا پورا اختیار تھا۔ چاہے شائع کرتے یا نہ کرتے جس شخص کی روحانیت ایسی مردہ ہو وہ دوسروں کو کیا ہدایت دے سکتا ہے۔ ان کی زندگی کے دیگر واقعات اس کی شہادت دے سکتے ہیں۔

مرزا قادیانی کے اخلاق

ادھر مرزا قادیانی نے اپنے آسمانی نکاح کی پیش گوئی شائع کردی اور اندر سے محمدی بیگم کے رشتہ داروں پر زور ڈالنا شروع کردیا کہ وہ اس لڑکی کا مرزا قادیانی سے نکاح کردیں۔ جو خطوط مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے رشتہ داروں کو لکھے ان کے پڑھنے سے اس بات کا بخوبی پتہ لگ جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کے اخلاق کیسے تھے اور اس مقصد کے لئے جو چالیں انہوں نے چلیں وہ کہاں تک ایک شریف بزرگ آدمی کی شان کے شایان تھیں اور جو شخص ان ذرائع سے اپنا مطلب نکالنا چاہتا تھا۔ اسے کہاں تک خدا کی ذات پر بھروسہ تھا۔ ہم ان خطوط میں سے چیدہ چیدہ فقرے یہاں درج کرتے ہیں۔

۱...... ’’آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں۔‘‘

(خط مؤرخہ ۱۷؍جولائی ۱۸۹۰ء، کلمہ فضل رحمانی مندرجہ احتساب قادیانیت ج۲۰ ص۴۷۷)

۲...... ’’اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھتا۔ کیا میں چوہڑا یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔‘‘

۳...... ’’اگر آپ اپنے ارادے سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے نہ روک دیں۔ پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے۔ میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ ایک طرف جب محمدی کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کردوں گا اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرادو گے تو میں بدل وجان حاضر ہوں اور فضل احمد کو جواب میرے قبضہ میں ہے، ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کروں گا اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔‘‘

۴...... ’’ورنہ مجھے خداتعالیٰ کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتہ ناطہ توڑ دوں گا۔‘‘ (خط مؤرخہ ۴؍مئی ۱۸۹۱ء، کلمہ فضل رحمانی مندرجہ احتساب قادیانیت ج۲۰ ص۴۷۸،۴۷۹)

پیش گوئیاں

مرزاقادیانی پیش گوئیاں کرنے میں بڑے مشاق تھے۔ مگر افسوس کہ ان کی ہر ایک پیش گوئی غلط ثابت ہوتی تھی۔ اس چھوٹے سے رسالہ میں اتنی گنجائش نہیں کہ ان کی پیش گوئیوں پر مفصل بحث کی جائے۔ یہاں صرف مختصر طور پر وہ پیش گوئیاں درج کردی جاتی ہیں جو انہوں نے بڑی تحدی سے کی ہیں اور جس کی نسبت بڑے زور سے دعویٰ کیا تھا کہ اگر وہ غلط ہوجاویں تو انہیں کاذب سمجھا جاوے۔

۱...... پیش گوئی متعلق ڈپٹی عبداللہ آتھم: اس میں مرزاقادیانی نے پیش گوئی کی تھی کہ اگر ڈپٹی صاحب پندرہ ماہ میں نہ مریں تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ مرزاقادیانی خدا کی طرف سے نہیں۔ چنانچہ ڈپٹی صاحب اس مدت میں نہ مرے بلکہ اس کے بعد دوسال زندہ رہے۔

حالانکہ وہ عمر رسیدہ اور نہایت ضعیف تھے۔

۲...... قادیان کے متعلق پیش گوئی: اس پیش گوئی میں یہ دعویٰ تھا کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا۔ مگر یہ بھی غلط ثابت ہوئی۔ قادیان میں بھی خوب طاعون پھیلی۔ بلکہ مرزا قادیانی کے خاص الخاص مرید بھی اس کے شکار ہوئے۔

۳...... پیش گوئی متعلق نکاح محمدی بیگم: اس میں دعویٰ تھا کہ محمدی بیگم مرزا قادیانی کے نکاح میں آوے گی۔ جب اس لڑکی کا کسی اور جگہ نکاح ہوگیا اور لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہوئیں تو مرزا قادیانی نے دوبارہ سہ بارہ بڑے زور سے دعویٰ کیا کہ یہ پیش گوئی کبھی جھوٹی نہیں ہوسکتی۔ محمدی بیگم کا خاوند مرجاوے گا اور وہ بیوہ ہوکر مرزا قادیانی کے نکاح میں آوے گی۔ یہ معاملہ ازل سے مقدر ہو چکا ہے۔ کبھی ٹل نہیں سکتا۔ مگر مرزا قادیانی مر گئے اور محمدی بیگم اپنے خاوند کے گھر میں خوش وخرم ہے۔

۴...... پیش گوئی متعلق مولوی ثناءاللہ صاحب: اس میں مرزا قادیانی نے دعا کی تھی کہ ان میں اور مولوی ثناءاللہ صاحب میں سے جو جھوٹا ہو خدا اسے سچے کی حیات میں موت دے اور خود ہی کہہ دیا کہ انہیں الہام ہوا کہ خدا نے ان کی یہ دعا قبول کر لی۔ مگر تھوڑی ہی مدت بعد خود دنیا سے روانہ ہوگئے۔ مولوی ثناءاللہ صاحب اس وقت تک (تالیف رسالہ ہذا کے وقت) بفضل خدا زندہ ہیں۔

۵...... پیش گوئی متعلق ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب: اس میں مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا تھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ان کی زندگی میں چند سال کے عرصہ میں مرجاویں گے۔ ادھر سے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے بھی پیش گوئی کی تھی کہ مرزا قادیانی چند ماہ میں مر جاویں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مرزا قادیانی مدت مقررہ میں ہیضہ سے لاہور میں مر گئے۔

✡ ✡ ✡

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

تحفہ ایمانی

یعنی

روئیداد مباحثہ قادیانی

فقیر محمد ساونت واڑی کوکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

خدا تعالیٰ کی قدرت کے کارخانے عجیب ہیں۔ حضرت مولانا مولوی عبدالشکور صاحب مدیر النجم عم فیضہم جب لکھنو سے بمبئی روانہ ہوئے اس وقت ان کو یا کسی کو یہ خطرہ بھی نہ ہوا تھا کہ حق تعالیٰ ان سے اس سفر میں یہ عظیم الشان کام بھی لے گا اور ہمارے علاقہ کوکن میں مرزائیت کی بلا جو پھیل چلی ہے۔ ان کے انفاس متبرکہ سے دور ہوگی۔ مگر خدا کا لطف وکرم جب کسی بندے پر ہوتا ہے تو اس سے اسی طرح کام لئے جاتے ہیں۔

حضرت ممدوح جب لکھنؤ سے ممبئی تشریف لائے۔ بمقام ''ماہم شریف'' حافظ مولوی نثار احمد صاحب سے ان کا مباحثہ ہوا۔ اس مباحثہ کے بعد دفعۃً یہ مباحثہ مرزائیوں سے ہوا جس کی روئداد رسالہ ہذا میں ہدیہ ناظرین ہے۔

مقام ''ساونت واڑی'' ایک سرسبز وشاداب پہاڑ کے اوپر آباد ہے کسی زمانے میں یہ علاقہ بیجاپور (دکن) سے تعلق رکھتا تھا۔ اسلامی حکومت عادل شاہی کا مرکز تھا۔ شہر عادل آباد اور اس کے اطراف میں پرانی شاہی عمارات کے کھنڈر اب تک سبق عبرت دے رہے ہیں۔ اب یہاں مرہٹہ خاندان کے فرمانروا کی حکومت ہے۔ بمبئی سے ملک ''گوآ'' کو جو جہاز جاتا ہے اس کے راستہ میں وینگورلہ ایک بندرگاہ ہے۔ اسی بندرگاہ سے اتر کر ساونت واڑی جاتے ہیں۔ وینگورلہ بندر سے گوآ صرف چار گھنٹہ کا راستہ ہے۔ جہاں انگریزی حکومت ختم ہو کر پرتگیزیوں کی سلطنت شروع ہوتی ہے۔ یہی دخانی جہاز درمیانی چند بندروں پر دس دس پندرہ پندرہ منٹ ٹھہرتا ہوا، اٹھارہ انیس گھنٹہ میں پہنچتا ہے۔ اپنے ہندوستانی بھائیوں کے تعارف کے لئے جن کی نظر سے یہ رسالہ گزرے گا، اس قدر لکھا گیا۔

علاقہ ساونت واڑی میں کئی سال سے ایک شخص حکیم محمد یونس مرزائی ہوگئے ہیں۔ انہوں نے اپنے جائے قیام وینگورلہ بندر میں مرزائیوں کی ایک انجمن قائم کی ہے جس کے وہ خود سیکرٹری ہیں۔ یہ صاحب دن رات مرزائیت کی تبلیغ میں کوشش کیا کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کو معلوم بھی نہ تھا کہ مرزائیت کیا بلا ہے؟ یہاں تک کہ ہمارے علاقے کے دو شخص اور مرزائی ہوئے اور سیکرٹری قادیانی کی ہمت بڑھی۔ چنانچہ انہوں نے ایک مضمون اخبار ''کرات'' میں جو مرہٹی زبان کا اخبار وینگورلہ بندر سے نکلتا ہے، شائع کرایا اور اس میں مرزاغلام احمد قادیانی

کے مسیح اور مہدی اور نبی اللہ اور رسول اللہ ہونا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ علاقہ ساونت واڑی کے اکثر مسلمان بمبئی میں رہتے ہیں۔ بعض بہ سلسلہ تجارت اور بعض بہ سبیل ملازمت، جن میں یہ خاکسار بھی شامل ہے۔ سیکرٹری قادیانی کا اشتہار مذکور دیکھ کر مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کا جواب نہ دیا گیا تو بہت لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔ لہٰذا میں نے اس کے جواب میں ایک خط صاحب مذکور کو لکھا اور اس طرح ایک مدت تک خط وکتابت کا سلسلہ جاری رہا اور اسی درمیان میں بغیر میری منظوری اور علم کے سیکرٹری قادیانی موصوف نے ایک اشتہار اردو زبان میں چھاپ کر تقسیم کر دیا جو درج ذیل ہے:

قادیان کے علماء کرام کا ورود مسعود وینگورلہ ملک کوکن میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے ۔ آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے ۔ آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے

جناب فقیر محمد صاحب ساکن گونجاڑہ کا چیلنج مناظرہ منظور

''میں نے اخبار ''کرات'' میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں ایک مضمون شائع کیا تھا جس میں قرآن کریم واحادیث کی رو سے بدلائل بیّنہ صداقت حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود ومہدی معہود ثابت کی تھی، جس کے جواب میں فقیر محمد صاحب کا خط وصول ہوا ہے جس میں انہوں نے میرے مضمون کی تردید کی ناکام کوشش کرتے ہوئے آخر میں جماعت احمدیہ کو مناظرہ کا چیلنج دیا ہے اور لکھا ہے کہ قادیان سے اپنے علماء کو لے کر آتے ہیں۔ سانوت واڑی جائے مناظرہ ہوگی۔ جماعت احمدیہ کوکن کی طرف سے ان کا یہ چیلنج مناظرہ بخوشی منظور کیا جاتا ہے اور بذریعہ اعلان ہذا صاحب موصوف کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قادیان سے جماعت احمدیہ کے علماء حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب قبلہ اور مولانا عبدالکریم صاحب مولوی فاضل اکتوبر (۱۹۲۵ء) کے آخری ہفتہ وینگورلہ تشریف فرما ہوں گے۔ پس آپ شرائط

۱؎ کس قدر اشتعال انگیز چیلنج ہے، یہی شہرت تمام علاقہ میں دی گئی تھی کہ آج تک کوئی مسلمان عالم مرزائیوں سے مباحثہ کی جرأت نہیں کر سکا نہ اب کر سکتا ہے۔

مناظرہ طے کرلیں اور تاریخ مقررہ پر اپنے علماء کو لے کر آ جائیں۔ چونکہ چیلنج آپ کی طرف سے ہے اس لئے جائے مناظرہ کا انتظام اور حفظ امن کے ذمہ دار آپ ہوں گے۔

میں مسلم پبلک سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ علامہ موصوف کے مواحظ حسنہ[۱] سے مستفیض ہوں۔ خاکسار محمد یونس سیکرٹری انجمن احمدیہ وینگورلہ رتناگیری (ملک کوکن)

نوٹ: وینگورلہ عیسائی مشنری صاحبان بھی اگر مباحثہ کرنا چاہیں تو ہمیں چیلنج دیں بخوشی منظور کیا جائے گا۔

اس اشتہار کی جرأت سیکرٹری صاحب کو بدو وجہ ہوئی۔ اوّل: تو وہ جانتے تھے کہ فرمانروا ساونت واڑی کی اجازت کے بغیر مناظرہ نہ ہوسکے گا اور اجازت کا ملنا مشکل ہے۔ دوم: ان کو یقین تھا کہ کوئی واقف کار عالم ساونت واڑی میں نہیں پہنچ سکتا۔ بمبئی سے اگر یہ لوگ کسی عالم کو لائے بھی تو وہ ہمارے مذہب سے ناواقف اور ہمارے مکروفریب سے بے خبر ہوں گے۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ مشیت الٰہی کیا کرنے والی ہے اور کس طرح خدا اپنے ایک بندہ کو بھیج کر ان کی سالہا سال کی کوششوں کو چشم زدن میں ڈھیر کر دیں گے۔

اشتہار مذکور نکلنے کے بعد ہم لوگوں کو جو بمبئی میں رہتے ہیں بڑی فکر دامن گیر ہوئی۔ بمبئی میں چاروں اطراف نظر دوڑائی کوئی سمجھ میں نہ آیا۔ ان دنوں مولوی نثار احمد صاحب کانپوری بمبئی میں بتقریب میلاد خوانی تشریف فرما تھے۔ ہم لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا۔ ازراہ مہربانی انہوں نے ہم سے پختہ وعدہ فرمایا اور ہم کو بالکل مطمئن کردیا۔ ماہم شریف کے مناظرہ کے بعد جب ساونت واڑی کی تاریخ قریب آ گئی تو ہم لوگ پھر حاضر خدمت ہوئے لیکن افسوس کہ انہوں نے صاف انکار کردیا۔

حضرت مولانا عبدالشکور صاحب مدیر النجم دامت برکاتہم ماہم شریف کے مناظرہ کے بعد اپنے وطن واپس تشریف لے جانے کا پورا تہیّہ فرما چکے تھے کہ ہمارا وفد گیا فتنہ مرزائیت کا پورا واقعہ سنایا۔ آپ نے پہلے تو اپنے مشاغل دینیہ کے حرج عظیم کی وجہ سے عذر فرمایا مگر بالآخر ہماری بے کسی دیکھ کر اور اس فتنہ ضلالت کی اہمیت محسوس فرما کر منظور فرمالیا۔

[۱] مگر افسوس مناظرہ کے بعد علامہ صاحب کتابوں کا بھاری صندوق بہزار مشکل اٹھا کر ایسے بھاگے کہ کس کو اپنے مواعظ سے مستفیض نہ فرمایا۔

ساونت واڑی کی خوش قسمتی

بروز چہار شنبہ ۲۸ر اکتوبر (۱۹۲۵ء) دس بجے دن کو روپاوتی جہاز میں ہم سب لوگ مولانا صاحب ممدوح کو اوران کی رفاقت میں چند اصحاب بمبئی کو لے کر روانہ ہوئے۔ دو بجے شب کو وینگورلہ بندر پہنچے جہاں پہلے سے موٹروں کا انتظام ہو چکا تھا۔ آغاز صبح کے وقت بروز پنج شنبہ ساونت واڑی کو ورود مسعود سے شرف حاصل ہوا۔ اسماعیل خان صاحب مالک کمپنی الکٹری بمبئی کے مکان میں آپ کا قیام ہوا۔ خان صاحب موصوف (جو ہماری جماعت کے ایک جوشیلے، غیوّر اور باایمان شخص ہیں) بھی آپ کے ہمراہ بمبئی سے آئے تھے۔ تین دن آپ کا قیام ہوا۔ یکشنبہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۲۵ء کو اسی روپاوتی جہاز سے آپ بمبئی واپس ہوئے۔

تین دن میں پانچ وعظ آپ کے ہوئے۔ اوّل: مقام شہر عادل آباد جو فی الحال باندے کے نام سے مشہور ہے اور ساونت واڑی سے ۸ میل ہے۔ دوم: بمقام ساونت واڑی جناب شیخ آدم صاحب (بابا کردل) کے مکان پر۔ سوم: جامع مسجد ساونت واڑی میں بعد نماز جمعہ۔ چہارم: بمقام کڈال جو ساونت واڑی سے ۱۳ میل ہے۔ پنجم: بمقام ساونت واڑی جناب اسماعیل خان کے مکان پر۔ یہ آخری وعظ آپ کا تھا۔

ان وعظوں میں جو مطالب عالیہ بیان ہوئے سننے سے تعلق رکھتے ہیں۔ زیادہ توجہ ہر وعظ میں فتنہ مرزائیت کی حقیقت ظاہر فرمانے اور نماز کی ترغیب وتشویق کی طرف فرمائی گئی اور الحمدللہ! دونوں مقصد باحسن وجوہ حاصل ہوئے۔ مسلمانوں میں بیداری کے آثار پیدا ہوئے۔ دینداری کا ولولہ ان کے دلوں میں موج زن ہوا۔

کیفیت مباحثہ قادیانی

حضرت مولانا مولوی عبدالشکور صاحب مدظلہم العالی کے پہنچنے کے دوسرے روز یعنی جمعہ کے دن صبح کو انجمن مرزائیہ کے سیکرٹری صاحب کا خط جناب اسماعیل خان صاحب کے نام بایں مضمون آیا کہ ہمارے علماء آگئے ہیں۔ مناظرہ ہو جائے تو دونوں طرف کے علماء کا بیان سن کر حق وباطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اگر آپ کے علماء فرقہ قادیان کو باطل ثابت کردیں گے تو میں پہلا شخص ہوں گا جو اس فرقہ قادیان سے تائب ہوگا۔

اس خط کا جواب اسی وقت انہیں کے قاصد کے ہاتھ بھیج دیا گیا جس کا خلاصہ

مضمون یہ تھا کہ آپ مناظرہ کرنا چاہیں تو ہمیں بخوشی منظور ہے۔ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کا دجال، کذاب ہونا، منکر ضروریات دین ہونا روز روشن کی طرح ثابت کر دیں گے۔ جواب الجواب کا انتظار ہی تھا بلکہ انتظار کا وقت ختم ہو چکا تھا کہ سنا گیا تین مرزائی صاحبان جو قادیان سے تشریف لائے۔ یعنی ان کے علامہ حافظ روشن علی صاحب اور ان کے مولانا عبدالکریم صاحب اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب مع سیکرٹری حکیم محمد یونس صاحب وینگورلہ سے ساونت واڑی تشریف لے آئے ہیں۔ شیخ حسین صاحب اور عبدالکریم خان صاحب ساکن ساونت واڑی جو ہماری جماعت کے نہایت مستعد اور پر جوش ممبر ہیں اور حق تعالیٰ نے ان کو دین کی حجت اور سمجھ بھی عطاء فرمائی ہے۔ ان کے جائے قیام پر تشریف لے گئے۔ وہاں سے ان کی معیت میں مولوی فاضل صاحب تشریف لائے۔ انہوں نے اپنی وکیلانہ چالوں سے مناظرہ کو ٹالنے اور اپنے فرقہ کو فرار وشکست کے الزام سے بچانے کے لئے ساری قوت ختم کر دی۔ عصر کے وقت سے ساڑھے آٹھ بجے شب تک ہم لوگوں کا وقت بھی ناحق برباد کیا اور اپنے کو بھی پریشان کیا۔ مگر بدقسمتی سے مناظرہ کی مصیبت سے نجات نہ ملی۔

اصرار اس بات پر تھا کہ پہلے ہمیں موقع ملے کہ ہم مرزا قادیانی کی سچائی اور نبوت ثابت کریں اس کے بعد آپ ان کا کذاب ''دجال'' منکر ضروریات دین ہونا ثابت کیجئے اور ہمارا کہنا یہ تھا کہ سچائی ثابت کرنے میں تو بڑا طول ہوگا کیونکہ کسی شخص کی سچائی ثابت کرنے کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی تمام باتوں کا سچا ہونا بیان کیا جائے۔ اس میں کئی دن بلکہ کئی مہینے آپ گزار سکتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ یہاں کے ناواقف لوگوں کو مرزا قادیانی کی تعریف دو ایک دن سنا کر چل دیں گے اور مرزا قادیانی کی حقیقت پر پردہ پڑا رہ جائے گا۔ بخلاف اس کے مرزا کا جھوٹا ہونا بہت آسانی سے ثابت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کسی شخص کا جھوٹ ثابت کرنے کے لئے اس کی ایک بات کا بھی جھوٹا ہونا کافی ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ سہل مختصر راستہ کو چھوڑ کر دشوار اور طویل راہ اختیار کی جائے اور مناظرہ کو ناتمام و بے نتیجہ چھوڑ کر چل دینے کا موقع دیا جائے۔

ہماری بات چونکہ ایسی معقول تھی کہ اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے مجبور ہو کر وکیل صاحب کو منظور کرنی پڑی اور حسب ذیل امور ہمارے ان کے درمیان طے ہوئے۔

۱...... ہماری طرف سے عالی جناب مولانا مولوی محمد عبدالشکور صاحب مدیر النجم لکھنؤ مناظر ہوں گے اور مرزائیوں کی طرف سے ان کے علامہ حافظ روشن علی صاحب۔

۲...... ہمارے مولانا صاحب مرزا غلام احمد قادیانی کا کذاب، منکر ضروریات دین ہونا ثابت فرمائیں گے۔ جواب دینا مرزائی صاحبوں کے ذمہ ہوگا۔

۳...... پہلی تقریر میں مولانا صاحب سے دوگنا وقت مرزائی مناظر صاحب کو دیا جائے گا اور مابعد کی تقریروں میں دونوں کا وقت مساوی ہوگا۔

۴...... جناب شیخ آدم صاحب صوبیدار منیجر پنشنز موڈریٹر (صدر) قرار دیئے گئے۔

ان تمام امور کے قلمبند ہو جانے کے بعد نو بجے شب سے مناظرہ شروع ہوا اور بارہ بجے شب تک رہا۔ ایک وسیع میدان حاضرین سے بھر گیا تھا۔ ہندو صاحبان بھی شریک تھے۔

تقریر مباحثہ

تقریر شروع ہونے سے پہلے حضرت مولانا صاحب نے تمام حاضرین کو خطاب کر کے فرمایا کہ یہ مرزائی صاحبان اس وقت ہمارے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ تمام حاضرین کو چاہئے کہ کسی قسم کی کوئی توہین آمیز بات ان کے متعلق نہ کہیں۔ نہایت خاموشی کے ساتھ سنیں اور پوری آزادی کے ساتھ ان کو موقع دیں کہ وہ اپنا مافی الضمیر جن الفاظ میں چاہیں بے تکلف ادا کریں۔ اگر اس کے خلاف کوئی بات ہوئی تو یہ توہین ان کی نہ ہوگی بلکہ میری ہوگی۔

اسماعیل خان صاحب مالک مکان نے بھی پرزور الفاظ میں اسی کی فہمائش کی اور الحمدللہ! تمام حاضرین نے اس پر عمل کیا۔

اس کے بعد تقریریں شروع ہوئیں۔

جناب مولانا صاحب: **الحمدللہ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم امابعد!** آپ حضرات کے سامنے اس وقت مرزا غلام احمد قادیانی کی بہت سی صفتوں میں صرف دو صفتیں بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

اوّل: یہ کہ مرزا قادیانی بڑے جھوٹے تھے۔ اس قدر بے باک جھوٹ بولنے والا شاید دنیا میں کوئی نہ ہوا ہوگا۔

دوم: یہ کہ مرزا قادیانی نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو نہایت ناپاک بازاری گالیاں دی ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ دو صفتیں جس شخص میں پائی جائیں وہ شخص عقلاً ونقلاً کسی طرح اچھا آدمی بھی نہیں کہا جاسکتا۔ نبی ورسول ہونا تو بعد کی بات ہے۔

مرزا قادیانی کے جھوٹ کے ثبوت میں سردست صرف دو عبارتیں مرزا قادیانی کی پیش کرتا ہوں:

۱...... مرزا قادیانی اپنے رسالہ تحفۃ الندوہ مطبوعہ ۱۹۰۲ء (ص۴ خزائن ج۱۹ ص۹۶) میں لکھتے ہیں: ''(۱) قرآن نے میری گواہی دی ہے، (۲) رسول اللہ ﷺ نے میری گواہی دی ہے، (۳) پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ معین کیا ہے جو کہ (۴) یہی زمانہ ہے (۵) اور قرآن نے بھی میرے آنے کا زمانہ متعین کردیا ہے کہ (۶) جو یہی زمانہ ہے اور (۷) میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی اور (۸) زمین نے بھی اور (۹) کوئی نبی نہیں جو میرے لئے گواہی نہیں دے چکا۔''

اس عبارت میں نو جھوٹ بولے (چنانچہ ہم نے عبارت پر ہندسہ لگا دیا ہے) مگر سب سے زیادہ لطیف پانچواں جھوٹ ہے کہ قرآن نے ان کے آنے کا زمانہ معیّن کردیا ہے۔ ہمارے مخاطب صاحب جو علامہ ہونے کے علاوہ حافظ بھی ہیں، قرآن شریف میں کوئی آیت دکھلادیں جس میں مرزا قادیانی کے آنے کا زمانہ متعین کیا گیا ہو۔ مگر وہ نہ دکھا سکیں گے اور ہرگز نہیں دکھا سکیں گے۔

۲...... مرزا قادیانی اپنی کتاب (شہادت القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ ص۳۳۷) میں لکھتے ہیں: ''اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفہ کی نسبت خبر دی گئی ہے، خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی۔ ''ھذا خلیفۃ اللہ المھدی'' اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے کہ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ میں ہے۔''

ہمارے مخاطب صاحب بتائیں کہ بخاری میں یہ حدیث کہاں ہے؟ ہرگز کوئی مرزائی صاحب اس حدیث کو بخاری میں نہیں دکھا سکتے۔

اب خیال کیجئے کہ قرآن شریف کیسی کثیر الوجود کتاب ہے جس سے کسی مسلمان کا گھر خالی نہ ہوگا۔ ایسی کتاب کا غلط حوالہ دینا معمولی جھوٹے کا کام نہیں۔ بڑے مشّاق کا کام ہے۔ بخاری بھی کس درجہ متداول ومعروف کتاب ہے۔ اس کا غلط حوالہ دیتے ہوئے شرم نہ کرنا کچھ کم مشّاقی کی دلیل نہیں۔

مرزا قادیانی کے توہین انبیاء علیہم السلام کے ثبوت میں بھی دو عبارتیں پیش کرتا ہوں:

۱...... مرزا قادیانی (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱) میں لکھتے ہیں: ''آپ کا

خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار کسبی عورتیں تھیں ،جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔‘‘

خیال کیجئے کہ ایسے ناپاک بازاری الفاظ اگر آج کسی رذیل سے رذیل کو کہے جائیں تو کیا حال ہوگا۔ مگر خدا حلیم ہے کہ اس کے باعزت رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جن کی بابت قرآن کریم میں ہے کہ خدا کے یہاں ان کی بڑی وجاہت ہے اور وہ خدا کے مقربین میں سے ہیں، یہ گالیاں دی گئی ہیں۔

۲...... مرزا قادیانی (دافع البلاص فرنٹ ٹائٹل، خزائن ج۱۸ص۲۲۰ حاشیہ) میں فرماتے ہیں: ’’بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پہ عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔‘‘

اعجاز احمدی میں لکھتے ہیں: ’’ہائے کس کے سامنے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۱۴، خزائن ج۱۹ص۱۲۱)

اس عبارت میں جو توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے ایسی توہین کسی معمولی مسلمان کی بھی شرعاً جائز نہیں ہوسکتی۔

یہ تقریر نو منٹ میں ختم ہوئی اور علامہ حافظ روشن علی صاحب کو اٹھارہ منٹ جواب کے لئے مرزائیوں کے علامہ:

صحیح بخاری کا حوالہ تو بے شک صحیح نہیں ہے۔ مگر یہ کاتب کی بھول ہے اس نے غلطی سے بخاری کا نام لکھ دیا۔ رہا قرآن شریف کا حوالہ تو بے شک قرآن شریف میں حضرت مرزا قادیانی کا ظہور زمانہ معین کیا گیا ہے زمانہ کے علامات کا بیان کرنا ہے اور ایسی بہت سی آیتیں قرآن شریف میں ہیں جن میں حضرت مسیح موعود کا اور ان کے زمانہ ظہور کی علامات کا ذکر ہے۔ چنانچہ دو چار آیتیں میں پڑھتا ہوں۔

’’محمد رسول اللہ والذین معہ ‘‘اور’’ھو الذی ارسل رسولہ ‘‘اور’’والذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض ‘‘اور’’واذا العشار عطلت‘‘

ان سب آیات میں حضرت مرزا قادیانی کے زمانہ ظہور کی علامات کا تذکرہ ہے۔

ضمیمہ انجام آتھم کی عبارت جو آپ نے پڑھی اس میں آپ نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ الفاظ کس کے متعلق لکھے گئے ہیں۔ آپ پر فرض تھا کہ اس کو ظاہر فرما دیتے تا کہ لوگوں کو دھوکا نہ ہو۔ اب میں پڑھتا ہوں کہ یہ الفاظ یسوع کے متعلق ہیں، نہ حضرت عیسیٰ کے متعلق۔ یسوع اور شخص ہیں اور عیسیٰ اور شخص۔

اعجاز احمدی کی جو عبارت آپ نے پیش کی ہے اس میں بے شک مسیح علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے مگر وہ محض عیسائیوں کو الزام دینے کے لئے لکھا گیا ہے۔ ایک عیسائی نے آنحضرت ﷺ کے بارے میں زنا کار کا لفظ استعمال کیا تھا (یہ کہہ کر اس عیسائی کی عبارت سنائی) اسی کے انتقام میں مرزا قادیانی نے الزامی طور پر یہ الفاظ حضرت عیسیٰ کے متعلق لکھے۔

یہ تقریر مرزائیوں کے علامہ نے فضول اور مکرر باتیں بیان کر کر کے اٹھارہ منٹ میں ختم کی۔

جناب مولانا صاحب! صحیح بخاری کا حوالہ اگر سہو کاتب ہے تو کیا یہ پوری عبارت کی عبارت: ''اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے کہ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ میں ہے۔'' سہو کاتب ہے اور بالفرض یہ سب سہو کاتب ہے تو اب تک کہ اتنا زمانہ دراز اس کتاب کو چھپے ہوئے گزرا۔ خود مرزا قادیانی یا ان کے بعد کسی مرزائی نے اس کا غلط نامہ کیوں نہیں شائع کیا؟

قرآن شریف کے جھوٹے حوالے کی بابت جس قدر آیات قرآنیہ ہمارے مخاطب صاحب نے پیش کیں۔ مجھے سن کر حیرت ہوئی کہ ان آیات سے اور مرزا کے ظہور یا زمانہ ظہور کی علامات سے کیا تعلق ہے؟ کیا تم نے تمام حاضرین کو اس قدر جاہل اور بے وقوف سمجھ لیا ہے اور اگر ایسا ہی ہے تو آپ یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ قرآن شریف کی ہر آیت میں سواء ظہور مرزا اور زمانہ ظہور مرزا کی علامات کے اور کوئی بیان ہی نہیں۔ ذرا مہربانی فرما کر وہ اپنی پڑھی ہوئی آیتوں کا ترجمہ تو کریں۔

یسوع اور عیسیٰ کا فرق جو آپ نے کیا یہ بالکل غلط ہے۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب (توضیح المرام ص۳، خزائن ج۳ ص۵۲) میں لکھتے ہیں: ''دوسرے مسیح بن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔'' درحقیقت یسوع اور عیسیٰ ایک ہی لفظ ہے جو فرق بظاہر معلوم ہوتا ہے وہ محض اختلاف زبان کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔

اعجاز احمدی کی عبارت میں جو تاویل ہمارے مخاطب صاحب نے کی ہے وہ اور بھی

بے بنیاد ہے کہ مرزا قادیانی نے عیسائیوں کے الزام دینے کے لئے ایسا لکھا ہوتا تو قرآن کا حوالہ نہ ہوتا بلکہ بائبل کا حوالہ ہونا چاہئے تھا۔ الزام ہر شخص کو اس کے مسلّمات سے دیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن عیسائیوں کے مسلمات میں سے نہیں ہے۔

مرزائیوں کے علامہ: صحیح بخاری کے حوالہ میں ممکن ہے خود مرزا قادیانی سے بھول ہوگئی ہو۔ ایسی بھول نبیوں سے بکثرت ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے بھی ایک مرتبہ بھول کر نماز عصر میں بجائے چار کے دو رکعت پڑھی تھیں۔

قرآن شریف کے حوالہ کے متعلق ایک آیت اور بہت صاف ہے: ''ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد '' اس آیت میں بہت صاف طریقہ سے حضرت مرزا قادیانی کا ظہور زمانہ معین کیا گیا ہے۔ کیونکہ احمد سے مراد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں ان کا اصلی نام احمد تھا۔ چنانچہ ان کے والد نے ان کے نام پر ایک گاؤں بھی آباد کیا تھا جس کا نام احمد آباد ہے۔

یسوع اور عیسیٰ کا فرق جو میں نے بیان کیا وہ بھی حضرت مرزا قادیانی کی کتاب سے بیان کیا تھا خود انہوں نے لکھا ہے کہ یسوع اور شخص تھا اور عیسیٰ اور شخص ہیں۔

اعجاز احمدی کی عبارت کو الزامی میں اس سبب سے کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی نے قرآن میں حضرت عیسیٰ کو حصور نہ کہنے کی وجہ بیان فرمائی کہ: ''ایسے قصہ اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔'' اور یہ قصے بائبل میں ہیں نہ قرآن میں۔

جناب مولانا صاحب: خود مرزا قادیانی سے اگر صحیح بخاری کے حوالہ میں بھول ہوگئی تھی تو بھی سہو کاتب کے متعلق جو بات میں نے کہی تھی وہی پھر کہتا ہوں کہ اس کا کوئی غلط نامہ مرزا قادیانی نے یا ان کے بعد آج تک کسی اور نے کیوں نہ شائع کیا۔ علاوہ اس کے اس حوالہ کا جھوٹا ہونا تو آپ نے مان لیا۔ اب رہا یہ کہ اس جھوٹ کا سبب سہو تھا یا عمداً اس کی تحقیقات بعد میں ہوگی اور آپ نے جو یہ کہا کہ اور نبیوں سے بھول ہو جاتی ہے اور آنحضرت ﷺ نے نماز عصر میں بھول کر دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ یہ بے تعلق بات آپ نے چھیڑ دی۔ آپ ہرگز ایسا نہیں دکھا سکتے کہ کسی نبی نے بھول کر جھوٹ بولا جیسا کہ مرزا قادیانی نے جھوٹا حوالہ بخاری کا دیا۔

قرآن کے جھوٹے حوالہ کی آپ بار بار تصحیح کرنا چاہتے ہیں، مگر یاد رکھئے یہ ناممکن ہے۔ یہ جھوٹ ایسا نہیں ہے جس کی تاویل ہو سکے۔ اچھا بالفرض مان لیا جائے کہ آیت میں

احمد سے مراد غلام احمد ہے تو اس سے زمانہ کا تعین کیسے ہوا؟ مرزا قادیانی تو کہتے ہیں کہ قرآن میں میرے لئے زمانہ معین کیا گیا ہے اور یہ بات بھی غلط ہے کہ احمد سے مراد غلام احمد لیا جائے۔ مرزا قادیانی کا نام احمد تھا تو وہ اپنے کو غلام احمد کیوں لکھا کرتا تھا؟ احادیث میں صاف موجود ہے کہ احمد نام حضورﷺ کا ہے اور اس آیت میں بشارت آپ ہی کی ہے۔ کسی کلام کے ایسے دو مخالف مراد لینا صریح تحریف ہے۔

یسوع اور عیسیٰ کا فرق میں خود جانتا ہوں کہ مرزا قادیانی نے انجام آتھم میں بیان کیا ہے۔ مرزا قادیانی ہی نے فرق کا نہ ہونا بھی بیان کیا ہے۔ یہ اختلاف بیانی تو دروغ گوئی کے لوازم سے ہے تو آپ نے مرزا کا دروغ گو ہونا مان لیا ہے۔

اصل یہ ہے کہ مرزا قادیانی پر جب مسلمانوں نے اعتراض کیا کہ تم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی لہٰذا تم اسلام سے خارج ہوگئے تو اس کے جواب میں انہوں نے یہ بات بنائی کہ میں نے عیسیٰ کو کچھ نہیں کہا۔ میں نے تو یسوع کو گالیاں دی ہیں۔ لیکن یہ ان کو یاد نہ رہا کہ پہلے لکھ چکا ہوں کہ عیسیٰ اور یسوع ایک ہی شخص کا نام ہے۔ سچ ہے: ''دروغ را حافظہ نباشد۔''

اعجاز احمدی کی عبارت میں لفظ: ''ایسے قصہ'' سے بائبل کے قصہ مراد لے کر آپ کو فائدہ نہیں ہوسکتا کیونکہ ہم پوچھتے ہیں کہ یہ قصے خدا کے نزدیک سچے تھے کہ جھوٹے۔ اگر جھوٹے تھے تو قرآن میں جھوٹے قصوں کی کیوں رعایت کی گئی اور اگر یہ قصے سچے تھے تو میرا اعتراض بدستور قائم ہے۔

<u>لطیفہ:</u> حاضرین آپ کو معلوم ہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے قرآن شریف میں حصور نہ ہونے کو (معاذ اللہ) ان کے بدکار ہونے کی دلیل کیوں بنایا؟ سنئے مقصود مرزا قادیانی یہ ہے کہ جس طرح وہ پیغمبروں کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ اسی طرح تمام مسلمان قرآنی حکم سمجھ کر پیغمبروں کو گالیاں دیا کریں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ کی تخصیص کیا، سواء حضرت یحییٰ کے کسی پیغمبر کے متعلق لفظ حصور قرآن میں نہیں آیا تو معاذ اللہ! سب پیغمبر ایسے ہی ہوگئے۔ استغفر اللہ!

<u>مرزائیوں کے علامہ:</u> مرزا قادیانی کے قبل دعویٰ نبوت کی زندگی آپ کیوں نہیں دیکھتے۔ بھلا قبل دعویٰ نبوت کا تو کوئی جھوٹ آپ ثابت کردیجئے (یہ بات مرزائیوں کے علامہ نے قریب قریب ہر تقریر میں بیان کی)

حضرت مرزا قادیانی نے توہین انبیاء ہرگز نہیں کی۔ ذرا انصاف سے کام لیجئے۔ حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کتنے بڑے عالم مسلمانوں کے گزرے ہیں۔ مدرسہ صولتیہ مکہ معظّمہ میں انہیں کا قائم کیا ہوا ہے۔ انہوں نے بھی اپنی کتاب ازالۃ الاوہام میں حضرت عیسیٰ کے متعلق ایسے الفاظ لکھے ہیں تو کیا آپ ان کو بھی کہیں گے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کی توہین کی اور جیسی گرفت آج مرزا قادیانی کی ہو رہی ہے، ان کی گرفت بھی ایسی کسی نے کی ہے۔ یہ کہہ کر علامہ صاحب نے مولوی فاضل صاحب کو حکم دیا کہ ازالۃ الاوہام کی عبارت سناؤ، انہوں نے فارسی کی عبارت پڑھ کر سنائی۔

جناب مولانا صاحب: ذرا یہ کتاب مجھے دیجئے۔

مولوی فاضل صاحب نے کتاب دے دی، مگر دینے کے بعد ہی ہوش آ گیا اور کہنے لگے کہ کتاب لائیے، مجھے ایک بات دیکھنا ہے، پھر ابھی آپ کو دے دوں گا۔

جناب مولانا صاحب: اب یہ کتاب آپ کو اس وقت ملے گی جب آپ کی کارروائی حاضرین کو دکھلا دی جائے۔ یہ کہہ کر مولانا صاحب اٹھے اور حسب ذیل تقریر شروع کی۔

حاضرین محفل! اگر خدانخواستہ مجھ سے ایسی حرکت ہوئی ہوتی، جیسی ان صاحبوں نے کی اس وقت مولانا رحمت اللہ صاحب کی کتاب کے حوالہ میں کی ہے تو میں پھر دنیا میں کسی کو منہ نہ دکھا سکتا۔ دیکھئے مولانا ممدوح کی جو عبارت مرزائی صاحبان نے سنائی، اس میں یہ نفیس کارروائی کی ہے کہ شروع کی ایک سطر چھوڑ دی، جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ انجیل لوقا کے ساتویں باب کی آیت فلاں وفلاں میں ہے۔ اگر یہ عبارت بھی پڑھ دیتے تو مطلب ان کا فوت ہو جاتا اور صاف کھل جاتا کہ مولانا ممدوح نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو الفاظ لکھے ہیں وہ اپنی طرف سے نہیں لکھے بلکہ انجیل سے نقل کئے ہیں اور مرزا قادیانی نے خود اپنی طرف سے بحوالہ قرآن لکھے ہیں۔ دونوں میں کتنا فرق ہے؟

اب آپ ہی فرمائیے کہ اس کارروائی کا نام خیانت نقل نہیں تو کیا ہے؟ رہا آپ کا یہ کہنا کہ مرزا قادیانی کے حالات قبل دعویٰ نبوت دیکھے جائیں۔ اس کی ضرورت تو ہم کو اس وقت ہوتی کہ بعد دعویٰ نبوت کا کذب پایۂ ثبوت کو نہ پہنچتا۔ پھر قبل دعویٰ کے حالات ان کے بالکل تاریکی میں ہیں۔ یہ کس طرح دیکھا جا سکتا ہے۔ کون جانتا تھا کہ یہ شخص آگے چل کر دعویٰ نبوت کرنے والا ہے کہ اس کے حالات کی نگرانی کی جاتی۔ قبل دعویٰ کے حالات میں

سے چند معمولی باتوں کا علم البتہ لوگوں کو ہے کہ مرزا قادیانی فکر معاش میں سرگرداں مختاری کا امتحان دیا، مگر فیل ہوگئے۔ پھر سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپیہ کی نوکری حاصل کی تو ان حالات سے ان کے صدق وکذب پر کیا روشنی پڑ سکتی ہے؟

لطیفہ: آپ حضرات نے سنا مرزا غلام احمد قادیانی نے جس طرح مولانا رحمت اللہ صاحب کی کتاب ازالۃ الاوہام کا نام غصب کر کے اپنی کتاب کا نام رکھ لیا۔ اسی طرح لفظ احمدی جو کہ امام ربّانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متبعین کا لقب تھا، اپنی پیروی کرنے والوں کو غصب کر کے دیا۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہرگز ہرگز مرزا غلام احمد قادیانی کے کسی ماننے والے کو احمدی نہ کہیں۔ مرزائی، نئے عیسائی، قادیانی، غلمدی ان چار ناموں میں سے جو نام چاہیں ان کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

مرزائیوں کے علامہ: (جو خیانت مذکورہ کے کھل جانے پر باوجود حیا وغیرت میں کہنہ مشق ہونے کے سراسیمہ ہو چکے تھے) مرزا قادیانی کی پندرہ روپیہ کی نوکری پر آپ نے اعتراض کیا۔ حالانکہ آنحضرت نے تو بکریاں چرائیں اور ایک عورت کی نوکری کی۔

جناب مولانا صاحب: حاضرین آپ نے دیکھا کہ اب اصل مبحث بالکل چھوٹ گیا۔ ہمارے مخاطب صاحب اب ان فضول باتوں میں وقت گزاری کر رہے ہیں۔

ہاں! یہ بات خاص طور پر خیال کرنے کی ہے کہ مرزائی صاحبان کو مرزا قادیانی سے کتنی محبت ہے؟ میں نے ان کے مرزا قادیانی کو ایک بات کہی تھی وہ بھی محض واقعہ کے طور پر نہ کہ بطور توہین، اس کے جواب میں انہوں نے ہمارے نبی کریم ﷺ کو دو باتیں کہہ لیں۔ میں نے مرزا قادیانی کو پندرہ روپیہ کا نوکر کہا۔ اس کے عوض میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کو چرواہا اور عورت کا نوکر کہہ ڈالا۔ مرزا قادیانی نے خود بھی اپنی تصانیف میں جابجا اپنے کو رسول خدا ﷺ پر فوقت دی ہے۔

چنانچہ اپنے قصیدہ اعجازیہ (اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳) میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

لہ خسف القمر وان لی　　　غسا القمران المشرقان اتنکر

ترجمہ: اس کے لئے یعنی آنحضرت ﷺ کے لئے تو چاند گہن لگا تھا، معجزہ شق القمر کو چاند گہن کہا اور میرے لئے چاند سورج دونوں میں گہن لگا۔ کیا اب بھی تم انکار کرو گے؟

اس درمیان میں علامہ صاحب بول اٹھے کہ جب آپ کے گھر پر حملہ ہوا تو آپ کو

خبر ہوئی۔ مولانا صاحب نے فرمایا: الحمدللہ! آپ نے خود اپنی زبان سے ہماری تائید کی اور اقرار کرلیا کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر کے ہیں بے شک ہم ان کے ہیں وہ ہمارے ہیں۔ آپ کو کوئی تعلق ان سے نہیں۔ آپ کو جو کچھ رشتہ ہے، مرزا قادیانی سے ہے۔ مبارک ہو!

اس کے بعد مرزائیوں کے علامہ صاحب بار بار افسردہ زبانی کے ساتھ اپنی کہی ہوئی باتوں کا اعادہ کرتے رہے اور جواب میں مولانا صاحب نے بھی اپنی باتوں کا مع فوائد جدیدہ اعادہ فرمایا۔ یہاں تک کہ بات ختم ہوگئی اور صدر صاحب نے کھڑے ہوکر مختصر الفاظ میں فیصلہ سنا دیا کہ حضرت مولانا مولوی محمد عبدالشکور صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کا کذاب اور دشنام دہندہ انبیاء علیہم السلام ہونا ثابت کردیا۔ چار عبارتین مرزا قادیانی کی پیش فرمائیں۔ مرزائی صاحبان چاروں عبارتوں میں سے ایک کا بھی جواب نہ دے سکے۔ صدر صاحب کا فیصلہ سننے سے مولوی عبدالکریم مرزائی نے انکار کیا۔

تاہم ہندو، مسلمان جو حاضر محفل تھے، فیصلہ سننے کے پہلے ہی فیصلہ کر چکے تھے۔ بات اتنی صاف ہوچکی تھی کہ کوئی حاجت فیصلہ کی نہ تھی۔

مرزائی صاحبان جب اٹھ کر محفل مناظرہ سے جانے لگے وہ کتابوں سے بھرا ہوا صندوق جو دو آدمیوں سے بمشکل اٹھتا، اپنے سر پر لاد کر لے گئے، قابل دید منظر تھا۔ آئے تھے بڑی شان سے اور گئے اس طرح۔

دو شخص جو نئے مرتد ہوئے تھے وہ تائب ہوئے اور جتنے لوگ مذبذب ہوگئے تھے، سب کے ایمان درست ہوگئے اور خدا کا شکر ہے کہ آئندہ کے لئے اس فتنہ کا سد باب ہوگیا۔ بالفرض اگر کوئی مرزائی صاحب، حیاء وغیرت کو بالائے طاق کر کے اس علاقہ میں جانے کی ہمت بھی کریں تو اب کوئی ان کے فریب میں نہیں آسکتا۔ بچے بھی اب ان کے بڑے سے بڑے کے سامنے مرزا کا کذاب ودجال ہونا ثابت کردیں گے۔ یہ مناظرہ سب کی زبان پر ہے۔ فالحمد للہ اوّلاً وآخراً!

مباحثہ کا دوسرا دن

دوسرے دن صبح کو حکیم محمد یونس صاحب سیکرٹری انجمن مرزائیہ تنہاء حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں آئے۔ وہ کیا آئے، تقدیر الٰہی انہیں کھینچ لائی کہ مرزا کے کذاب ہونے کے مزید دلائل کا باران پر لاد دیا جائے۔

سیکرٹری صاحب: میں سچائی کا طالب ہوں، کچھ باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب مولانا صاحب: اب بھی پوچھنے کی ضرورت باقی ہے، سچائی کا طالب تو آپ کو ہم جب سمجھیں کہ کل کی کارروائی آپ شائع کردیں۔

سیکرٹری صاحب: میں کچھ اور باتیں علاوہ ان امور کے جن پر بحث ہوئی، پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب مولانا صاحب: اچھا پوچھئے۔

سیکرٹری صاحب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور نبوت ان کی بدستور قائم ہوگی تو یہ ختم نبوت کے خلاف کیوں نہیں ہے اور مرزا قادیانی کی نبوت ختم نبوت کے خلاف کیوں ہے۔

جناب مولانا صاحب: ختم نبوت کے معنی تو بالکل صاف ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ کے بعد جدید نبوت نہیں ملی اور مرزا قادیانی جدید نبوت کے مدعی ہیں۔

سیکرٹری صاحب: حضرت موسیٰ بھی تو خاتم النّبیین تھے۔ پھر ان کے بعد نبی کیوں آئے؟

جناب مولانا صاحب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خاتم النّبیین کس نے کہا ہے؟

سیکرٹری صاحب: یہودی کہتے ہیں۔

مولانا صاحب: لاحول ولاقوۃ! رسول خدا ﷺ کا خاتم النّبیین ہونا تو قرآن شریف میں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خاتم النّبیین ہونے کو قرآن ہی سے دکھلانا چاہئے اور یہودیوں کا حوالہ بھی آپ غلط دیتے ہیں۔ خود توراۃ میں رسول خدا ﷺ کی بشارت موجود ہے۔

سیکرٹری صاحب: میں تو خاتم النّبیین کے معنی یہ سمجھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نبیوں کی سند ہیں یعنی آپ کے بعد جو نبی ہوں گے وہ آپ کی سند سے ہوں گے۔ یعنی آپ کی پیروی کی سند ان کے پاس ہوگی۔

مولانا صاحب: یہ معنی تو ختم نبوت کے تو آپ کے خلیفہ ثانی کی کتاب ''الہدیٰ'' کے بھی خلاف ہیں۔ ''الہدیٰ'' ایک چھوٹا رسالہ ہے جو سیکرٹری صاحب نے ساونت واڑی میں تقسیم کیا تھا۔

سیکرٹری صاحب: اچھا آپ مجھے حیات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ سمجھا دیجئے۔ کیونکہ عقلاً ونقلاً کسی طرح میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مسیح علیہ السلام اب تک زندہ ہیں۔

مولانا صاحب: آپ لوگوں کو خاص اس مسئلہ سے کیوں اس قدر دلچسپی ہے۔ میں آپ کو حیات مسیح علیہ السلام قرآن شریف سے، صحیح احادیث سے سمجھا دوں گا۔مگر پہلے یہ بتلایئے کہ مرزائیوں کواس بحث سے کیا تعلق؟

سیکرٹری صاحب: دراصل مرزا قادیانی اسی جگہ کے دعوے دار ہیں جس جگہ پر مسیح علیہ السلام مقرر تھے۔اگر وہ جگہ خالی نہیں یعنی مسیح علیہ السلام زندہ ہیں تو مرزا قادیانی کا دعویٰ یقیناً غلط ہے۔

مولانا صاحب: بالفرض مسیح علیہ السلام کی وفات ہوگئی ہواور جگہ خالی ہوتو صرف جگہ کے خالی ہونے سے مرزا قادیانی کا ایسا جھوٹا کذاب مفتری کیونکراس جگہ پر قائم ہوسکتا ہے:

کس نیاید بزیر سایہ بوم   در ہما از جہاں شود معدوم

سیکرٹری صاحب: مرزا قادیانی کی دو باتوں کا جھوٹا ہونا آپ نے کل ثابت کیا تھا،ان کے علاوہ اور جھوٹ بھی ان کے آپ دکھا سکتے ہیں؟

مولانا صاحب: چہ خوش کیا، دو جھوٹ آپ کے نزدیک کچھ کم ہیں؟ یہ تو ویسی ہی بات آپ نے کہی جو رسالہ ''نبی کی پہچان'' میں جو قادیان سے شائع ہوا ہے لکھا کہ ہے: ''مرزا قادیانی کے جھوٹ دس سے زیادہ کوئی ثابت نہیں کرسکا۔'' حالانکہ کئی سو جھوٹ تو خانقاہ رحمانیہ مونگیر کی کتابوں میں دکھائے گئے ہیں۔ایک بڑے معرکے کا جھوٹ اور سنئے اور کچھ تو خیال کیجئے کہ مرزا قادیانی سے اسلام کو کیسا نقصان پہنچا غیر مسلموں کی نظر میں انہوں نے اسلام کو کیسا ذلیل کیا۔ یہ کہہ کر مولوی صاحب نے حسب ذیل عبارت کتاب ''صحیفہ رنگون'' کی پڑھ کر سیکرٹری صاحب کو سنائی۔

ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کی موت کی پیشین[۱] گوئی جو ایک بڑے معرکہ کی پیش گوئی تھی اور

[۱] اپنے مخالفوں کو موت وعذاب وغیرہ کی پیشین گوئیاں کرکے ڈرانا مرزاجی کی عادت میں داخل ہوگیا تھا۔اس کا سلسلہ بوجہ بے حیائی کے روز بروز بڑھتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ آپ نے مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم کے متعلق ایک پیش گوئی اس قسم کی بیان فرمائی، اس پر مقدمہ چل گیا۔مرزاجی نے بڑی کوششیں کیں۔مگر سب بے سود ہیں۔آخر بڑی ذلت کے ساتھ کچہری جانا پڑااور سب سے زیادہ ذلت یہ کہ عدالت نے یہ فیصلہ کیا کہ مرزاجی سے ایک اقرار نامہ لے لیا جائے کہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اس کے جھوٹے ہونے پر مرزا قادیانی کی ذلت بھی ایسی ہوئی کہ کوئی باحیا ہوتا تو پھر منہ نہ دکھاتا۔

مرزا قادیانی سے امرتسر میں عیسائیوں سے مباحثہ ہوا، اس مباحثہ کے بعد ۵؍جون ۱۸۹۲ء کو آپ نے اپنے حریف مسٹر عبداللہ آتھم کے متعلق یہ پیشین گوئی کی۔

(جنگ مقدس ص۱۸۸) میں لکھتے ہیں: ''آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں۔ تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب پیشین گوئی ظہور میں آئے گی، بعض اندھے سوجاکھے ہو جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔''

پھر مرزا جی لکھتے ہیں کہ: ''میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔ میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلے یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) آئندہ ایسی حرکت کسی مسلمان یا ہندو یا عیسائی کے ساتھ نہ کریں۔ چنانچہ مرزا جی نے اقرار لکھ کر داخل کیا۔ اس اقرار نامہ میں صاف لفظوں میں لکھا کہ اب میں کسی کے متعلق ایسی پیشین گوئی نہیں کروں گا، نہ کبھی کسی کے لئے بددعا شائع کروں گا۔

یہ فیصلہ ۲۴؍فروری ۱۸۹۹ء (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۱۳۶) کا ہے قابل دید ہے۔ سمجھدار کے لئے تو یہی واقعہ مرزا کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی ہے۔ اگر مرزا مامور من اللہ ہوتا تو کبھی ایسا اقرار نہ کرتا۔ صاف کہہ دیتا کہ میں خدا کے حکم سے یہ کام کرتا ہوں، کسی کے کہنے سے چھوڑ نہیں سکتا۔ چاہے مجھے مار ڈالو۔

دیکھو رسول خدا ﷺ سے جب کفار مکہ نے کہا کہ آپ تبلیغ نہ کیجئے اور ابوطالب نے بھی آپ کو سمجھایا تو آپ نے صاف کہہ دیا کہ اے چچا! میں خدا کے حکم سے یہ کام کرتا ہوں اور اگر میرے ایک ہاتھ میں آفتاب دوسرے میں ماہتاب رکھ دیا جائے تب بھی چھوڑ نہیں سکتا۔

میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جاوے، میرے گلے میں رسا ڈال دیا جاوے، مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔'' (جنگ مقدس ص۱۸۹، خزائن ج۶ ص۲۹۲،۲۹۳)

یہ عبارت مرزا قادیانی کی انہیں کے الفاظ میں ہے۔ مرزا قادیانی جانتے تھے کہ اس پیشین گوئی اور اس کے پرزور الفاظ سے آتھم ڈر جائے گا اور ڈر کر مرزا قادیانی کا مرید ہو جائے گا۔ مگر افسوس ایسا نہ ہوا۔ پندرہ مہینہ گزر گئے اور آتھم بدستور صحیح وسالم موجود رہا، نہ وہ مرا، نہ ہاویہ میں گرا۔

عیسائیوں نے ۶؍ستمبر ۱۸۹۴ء کو جب مرزا قادیانی کی پیشین گوئی کی تکذیب ہو چکی ہر جگہ جشن کئے۔ بڑے بڑے اشتہارات نکالے اور مرزا قادیانی کو خوب ہی ذلیل کیا کہ اس ذلت کو خیال کر کے آج رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ عبرت کے لئے بعض اشتہارات کی نقل حسب ذیل ہے۔ اہل لدھیانہ کی طرف سے حسب ذیل اشتہار نکلا:

قول صائب

مدد ہے مباہل کو آسمانی — ہوئی جس سے ہے ذلت قادیانی
بنمائے بہ صاحب نظرے گوہر خود را — عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خرے چند
اے او خود غرض خود کام مرزا — ارے منحوس نافرجام مرزا
غلامی چھوڑ کر احمد بنا — رسول حق باستحکام مرزا
مسیح ومہدی موعود بن کر — بچھائے تو نے کیا کیا دام مرزا
ہوا بحث نصاریٰ میں بآخر — مسیحائی کا یہ انجام مرزا
مہینے پندرہ بڑھ چڑھ کے گزرے — ہے آتھم زندہ اے ظلّام مرزا
تری تکذیب کی شمس وقمر نے — ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا
ڈبویا قادیان کا نام تو نے — کہیں کیا اے بدو بدنام مرزا
کہاں ہے اب وہ تیری پیش گوئی — جو تھا شیطان کا الہام مرزا
اگر ہے کچھ بھی غیرت ڈوب مر تو — بظاہر اس میں ہے آرام مرزا

بشیرؔ آیا تھا کیا کم کر گیا تھا ترا اعزاز اور اکرام مرزا
کیا تھا اس نے تجھ کو زندہ درگور دیا تھا تجھ کو سخت الزام مرزا
ولیکن تو نہ آیا باز پھر بھی یہ اس شوخی کا ہے انجام مرزا
نہ کہتا کچھ اگر منہ پھاڑ کر تو ندامت کا نہ پیتا جام مرزا
گلے میں اب ترے رسا پڑا سیہ رو ہوگا پیش عام مرزا
سزا بھی کم سے کم اتنی تو ہوگی کہ ہوجاوے تجھے سرسام مرزا
ہے سولی اور پھانسی کار سرکار رعایا کا نہیں یہ کام مرزا
مسلمانوں سے تجھ کو واسطہ کیا پڑا کہلا نبی تام مرزا
کہ اک بھائی ہے مرشد بھنگیوں کا اور ایک ہیجڑوں کا بے اندام مرزا
کہ اسلامیوں نے حلف پاکر ہے کاذب خارج از اسلام مرزا
تو ہے اک انبیائے بعل میں سے سلف کو دے رہا دشنام مرزا
زمین وآسمان قائم ہیں اب تک ترے وہ ٹل گئے احلام مرزا
براہین سے ٹھگے تو نے مسلمان کبھی ایسے بھی تھے ایام مرزا

۱؎ یہ اشارہ ہے مرزا کی اس پیش گوئی کی طرف جوانہوں نے اپنے اشتہار مرقومہ ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء (مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص۱۰۳،۱۰۴) میں کی تھی کہ: ’’خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، جس کا نام عمنوائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس لڑکے کے اوصاف مرزا جی نے کئی سطروں میں لکھے ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں: ’’صاحب شکوہ اور عظمت ودولت ہوگا، مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ سخت ذہین وفہیم ہوگا، علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا۔ گویا کہ خدا آسمان سے اترا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی وغیرہ وغیرہ۔‘‘

پھر ۷راگست ۱۸۸۷ء (مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص۱۴۱) کو مرزا نے اشتہار دیا کہ: ’’وہ لڑکا میرے یہاں پیدا ہوگیا اور اس پر بڑی تحدی مخالفوں کو کی، مگر جب وہ لڑکا سوا برس کی عمر میں مرگیا اور مرزا کا کذب سب پر ظاہر ہوگیا تو (یکم ردسمبر ۱۸۸۸ء مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص۱۶۴) کو مرزا نے ایک رسالہ شائع کیا جس نام ’’حقانی تقریر در واقعہ وفات بشیر‘‘ رکھا۔ اس رسالہ میں خود اپنی شائع کردہ تحریرات کے خلاف بڑی بے باکی سے مرزا نے لکھا کہ ’’میں نے یہ ہرگز نہیں لکھا کہ وہ فرزند موعود یہی لڑکا ہے۔‘‘ اس دلیری سے جھوٹ بولنا حقیقتاً مرزا ہی کا حصہ تھا۔

بحمداللہ کہ چھپ کر فتح وتوضیح کھلے تیرے چھپے اصنام مرزا
در توبہ ہے وا ہوجا مسلمان یہی سعدی کا ہے پیغام مرزا

ایضاً دیگر

غضب تھی تجھ پہ ستم گر چھٹی ستمبر کی نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی
ہے کادیانی ہی جھوٹا مرا نہیں آتھم یہ گونج امرتسر چھٹی ستمبر کی
ترے حریف کو فیروز پور سے لائی یہ ریل ہے جو ترا خر[۱] چھٹی ستمبر کی
ذلیل وخوار ندامت چھپا رہی تھی کہ تھا تیرے مریدوں پر محشر چھٹی ستمبر کی
یہ لدھیانہ میں مرزائیوں کی حالت تھی کہ جینا ہوگیا دوبھر چھٹی ستمبر کی
سوا برس کے تھے امیدوار سب مایوس مرید اعرج و اعور چھٹی ستمبر کی
مسیح ومہدی کاذب نے منہ کی کھائی خوب یہ کہتی پھرتی تھی گھر گھر چھٹی ستمبر کی
ہے روسیا مثیل مسیلم و اسود ملاحدہ کا وہ رہبر چھٹی ستمبر کی
یہ کادیانی کی تذلیل کے لئے تھی نہ تھا مباہلہ کا اثر چھٹی ستمبر کی

عیسائیوں کا ایک اشتہار بھی ملاحظہ ہو:

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہوگا اب نبوت کا پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

رسول قادیانی کو پھر الہام ہوا

ارے سن او رسول قادیانی لعین وبے حیا شیطان ثانی
نہ باز آیا تو کچھ بکنے سے اب بھی بڑھاپے میں ہے یہ جوش جوانی
نچاوے ریچھ کو جیسے قلندر یہ کہہ کہہ کر تیری مر جائے نانی
نچاویں گے تجھ کو بھی اک ناچ ایسا یہی ہے اب مصمم دل میں ٹھانی
پنجہ آتھم سے مشکل ہے رہائی آپ کی توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
آتھم زندہ ہیں آکر دیکھ لو آنکھوں سے خود بات یہ کب چھپ سکے گی چھپائی آپ کی
کچھ تو شرم وحیا تاویل کا اب کام کیا بات اب بنتی نہیں کوئی بنائی آپ کی

[۱] اشارہ ہے مرزا کے اس قول کی طرف کہ اس نے لکھا ہے کہ خر دجال سے مراد ریل ہے۔

جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بتلانا صریح
کون مانے ہے بھلا یہ کج ادائی آپ کی
جھوٹ باطل ہیں دعوے قادیانی کے سبھی
بات سچی ایک بھی ہم نے نہ پائی آپ کی
ہوگیا ثابت ہے سب اقوال بد سے آپ کے
کر رہا بے شک شیطان رہنمائی آپ کی
اپنے پنجہ سے نہیں شیطان تمہیں دیتا نجات
اس کو کب منظور ہے اک دم جدائی آپ کی
تم ہو اس کے اور اب وہ ہے تمہارا یار غار
رات دن کرتا وہی ہے پیشوائی آپ کی
ہم نہ کہتے تھے کہ شیطان کا کہا مانو نہ یار
کس بلا میں اس نے دیکھو جان پھنسائی آپ کی
ہر طرف سے لعنت اور پھٹکار اور دھتکار ہے
دیکھو کیسی ناک میں اب جان آئی آپ کی
خوب ہے جبرئیل اور الہام والا وہ خدا
آبرو سب خاک میں ملائی آپ کی
ہے کہاں اب وہ خدا جس کا تمہیں الہام تھا
کس لئے کرتا نہیں مشکل کشائی آپ کی
اب بتاؤ ہیں کہاں آپ کے پیرو مرید
جو گلی کوچوں میں کرتے تھے بڑائی آپ کی
کرتے ہیں تعظیم جھک جھک کر تو حاصل اس سے کیا
ڈوم کنجر دہریئے کنجڑے قصائی آپ کی
آپ نے خلقت کے ٹھگنے کا نکالا ہے یہ ڈھنگ
جانتے ہیں ہم یہ ساری پارسائی آپ کی
کچھ کرو خوف خدا کیا دوگے حشر کو جواب
کام کس آئے گی یہ دولت کمائی آپ کی
ڈھیٹ اور بے شرم بھی ہوتے ہیں عالم میں مگر
سب پہ سبقت لے گئی بے حیائی آپ کی
کر کے منہ کالا گدھے پر کیوں نہیں ہوتے سوار
فیصلہ کی شرط ہے مانی منائی آپ کی
داڑھی سر اور مونچھ کا بچنا دشوار ہے
کرہی ڈالے گا حجامت اب تونائی آپ کی
آپ کے دعوؤں کو باطل کردیا حق نے تمام
اب بھی تائب ہو اسی میں ہے بھلائی آپ کی
اب بھی فرصت ہے اگر کچھ عاقبت کی فکر ہے
ہاتھ کب آئے گی یہ مہلت گنوائی آپ کی
سخت گمراہ ہو نہیں سمجھے مسیح کی شان کو
راہ حق زندگی سے ہے لڑائی آپ کی
خاتمہ بالخیر ہوگا اور ہوگے سرخرو
ہوگئی اب بھی مسیح سے گر صفائی آپ کی

المشتہر:

اب دام مکر اور کسی جا بچھایئے
بس ہوچکی نماز مصلیٰ اٹھایئے

مرزا قادیانی نے خود اپنی تحریرات میں لکھا ہے کہ پیشین گوئی کی میعاد ختم ہونے پر مخالفوں نے بہت خوشی کی ہے اور مرزا کی توہین وتذلیل میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ چنانچہ (سراج

منیرص۴۷، خزائن ج۱۲ص۵۴) میں لکھتے ہیں: ’’انہوں نے پشاور سے لے کر الہ آباد اور بمبئی اور کلکتہ اور دور دور کے شہروں تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کیا اور دین اسلام پر ٹھٹھے کئے اور یہ سب مولوی یہودی صفت اور اخباروں والے ان کے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ ملائے ہوئے تھے۔‘‘

اب یہ تماشا بھی دیکھنے کے قابل ہے کہ جب اس طرح کھلم کھلا مرزا کا جھوٹ ظاہر ہوا اور ایسے زور وشور کی پیشین گوئی ان کی غلط ہوگئی تو انہوں نے کس طرح اپنے جال میں پھنسے ہوئے لوگوں کو سمجھایا۔ مرزا نے اس موقع پر کئی رنگ بدلے اور بے در پے کئی مختلف تاویلیں کیں جن کو ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

پہلی تاویل یہ ہے کہ: ’’جو فریق جھوٹا ہو وہ پندرہ ماہ کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اس سے مراد صرف آتھم نہ تھا بلکہ تمام وہ عیسائی جو اس مباحثہ میں اس کے معاون تھے۔‘‘ (نورالاسلام ص۲۰۱، خزائن ج۹ص ایضاً)

__جواب اوّل:__ یہ کہ خود مرزا جی کی تصریح موجود ہے کہ یہ پیشین گوئی خاص آتھم کے متعلق تھی۔ دیکھو (ضمیمہ کرامات الصادقین رؤیا عربیہ ص ل، خزائن ج۷ص۱۶۳) میں مرزا جی لکھتے ہیں: ’’**ومنها ما وعدنی ربی اذ جادلنی من المننصرین الذی اسمه عبدالله اتهم الیٰ ان قال فاذا بشرنی ربی بعد دعوتی بموته الی خمسة عشر اشهر**‘‘

نیز (تریاق القلوب ص۱۱، خزائن ج۱۵ص۱۴۸) میں لکھتے ہیں: ’’آتھم کے متعلق جو پیشین گوئی کی گئی تھی جس میں شرط یہ تھی کہ اگر آتھم پندرہ مہینے کی میعاد میں حق کی طرف رجوع کرلیں گے تو موت سے بچ جائیں گے۔‘‘

__دوسرا جواب:__ یہ کہ اچھا صرف آتھم مراد نہ تھا تو اور بھی پریشانی مرزا کا لاحق ہوگی۔ آتھم کے علاوہ تمام ان عیسائیوں کا جو شریک بحث تھے، پندرہ ماہ کے اندر مر کر ہاویہ میں گرنا ثابت کرنا پڑے گا۔

دوسری تاویل یہ کہ: ’’آتھم نے حق کی طرف رجوع کرلیا اس لئے نہیں مرا اور حق کی طرف رجوع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس پیشین گوئی سے ڈر گیا تھا۔‘‘

(انوارالاسلام ص۲، خزائن ج۹ص ایضاً)

__جواب:__ اس کا یہ کہ حق کی طرف رجوع کرنے کے یہ معنی ہرگز نہیں ہوسکتے کہ ڈر جائے بلکہ مرزا جی کی الہامی عبارت کا سیاق وسباق صاف بتلا رہا ہے کہ حق کی طرف رجوع

کرنے کے معنی یہ ہیں کہ آتھم عیسائیت کو ترک کر کے مرزائی ہو جائے۔ کیونکہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے۔'' اس سے صاف ظاہر ہے کہ مراد سچ کی ہے اسی کی طرف رجوع مراد ہے۔

مرزا جی نے اس بات کے ثبوت کے لئے کہ آتھم ڈر گیا تھا اپنا پورا زور ختم کر دیا، بڑے بڑے اشتہار سے آتھم کو لکھا کہ تم قسم کھا جاؤ کہ ڈرے نہیں تو ایک ہزار بلکہ دو ہزار بلکہ تین ہزار بلکہ چار ہزار انعام دوں۔ آتھم نے بجواب اس کے لکھا کہ قسم کھانا میرے مذہب میں منع ہے اور انجیل کا حوالہ دیا۔ مرزا جی نے بجواب اس کے لکھا کہ عیسائیوں کے پیشواؤں نے عدالت میں قسمیں کھائی ہیں۔ آتھم نے لکھا کہ مجھے بھی عدالت میں طلب کر لو، عدالت کے جبر سے میں بھی قسم کھا لوں گا۔

ایک موقع پر مرزا جی نے بدحواس ہو کر یہ بھی لکھ دیا کہ آتھم نے عین جلسہ مباحثہ میں حق کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ اس وجہ سے پیشین گوئی پوری نہ ہوئی۔

(کشتی نوح ص۶، خزائن ج۱۹ ص۶) میں لکھتے ہیں: ''اس (آتھم) نے میں عین جلسہ مباحثہ میں ستر معزز آدمیوں کے روبرو آنحضرت ﷺ کو دجال کہنے سے رجوع کیا اور پیشین گوئی کی بنا یہی تھی کہ اس نے آنحضرت ﷺ کو دجال کہا تھا۔''

مرزا کی حالت پر افسوس ہے۔ اگر یہ بات سچ ہے کہ اس نے عین جلسہ میں رجوع کر لیا تھا تو آپ نے جلسہ کے اختتام کے بعد پیشین گوئی کیوں کی۔ عجب خبط ہے جس کا سر نہ پیر۔

<u>تیسری تاویل:</u> مرزا قادیانی نے سب سے لطیف یہ کی کہ عبداللہ آتھم چونکہ میری پیشین گوئی سے ڈر گیا اور بہت گھبرایا۔ اس گھبراہٹ نے اس کی زندگی تلخ کر دی۔ یہی مصیبت اور تلخی ہاویہ ہے جس میں وہ گرا۔ لہٰذا پیشین گوئی پوری ہوگئی۔ باقی رہی موت کی پیشین گوئی تو وہ اصل الہامی عبارت میں نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ میں نے اپنی طرف سے بغیر الہام کر دی تھی۔ اصل الفاظ مرزا قادیانی کے یہ ہیں۔

(انوار اسلام ص۵، خزائن ج۹ ص۵،۶) میں مرزا جی لکھتے ہیں: ''ہاویہ میں گرایا جانا جو اصل الفاظ الہام ہیں وہ عبداللہ آتھم نے اپنے ہاتھ سے پورے کئے اور جن مصائب میں اس نے اپنے تئیں ڈال لیا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹوں کا سلسلہ ان کے دامن گیر ہو گیا اور ہول اور خوف نے اس کے دل کو پکڑ لیا۔ یہی اصل ہاویہ تھا اور سزائے موت اس کے کمال کے

لئے ہے جس کا ذکر الہامی عبارت میں موجود بھی نہیں۔ بے شک یہ مصیبت ایک ہاویہ تھا جس کو عبداللہ آتھم نے اپنی حالت کے موافق بھگت لیا۔''

ناظرین! ذرا انصاف سے دیکھیں کبھی تو مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ آتھم نے حق کی طرف رجوع کیا۔ اس لئے وہ ہاویہ میں گرنے سے بچ گیا اور کبھی فرماتے ہیں کہ وہ ہاویہ میں گرا، یہ بدحواسی نہیں ہے تو کیا ہے؟

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ سزائے موت کا ذکر الہامی عبارت میں نہیں ہے۔ عجب لطیفہ ہے الہامی عبارت میں ہو یا نہ ہو۔ آپ کی پیشین گوئی میں صاف صاف ہے اور آپ نے قسم کھا کر لکھا ہے: ''وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں، مجھ کو ذلیل کیا جائے، روسیا کیا جائے، میرے گلے میں رسا ڈال دیا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا، ضرور کرے گا، ضرور کرے گا۔'' (جنگ مقدس ص۱۸۹، خزائن ج۶ ص۲۹۳)

چوتھی بات جو نہایت عجیب وغریب ہے یہ ہے کہ...... آتھم میعاد پیشین گوئی ختم ہونے کے کئی سال بعد یعنی ۲۷؍جولائی ۱۸۹۶ء کو مر گیا تھا۔ مرزا قادیانی بہت خوش ہوئے اور فرماتے ہیں میری پیشین گوئی پوری ہوگئی۔ (حقیقت الوحی ص۱۸۵، خزائن ج۲۲ ص۱۹۳ حاشیہ) میں ہے: ''اگر کسی کی نسبت یہ پیشین گوئی ہو کہ وہ پندرہ مہینہ تک مجذوم ہو جائے گا۔ پس اگر وہ بجائے پندرہ مہینہ کے بیسویں مہینہ میں مجذوم ہو جائے اور ناک اور تمام اعضاء گر جائیں تو کیا وہ مجاز ہوگا کہ یہ کہے کہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوئی، نفس واقعہ پر نظر چاہئے۔'' اہل انصاف دیکھیں کہ مرزاجی کیا لکھ رہے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ اس کی پیشین گوئی الہام میں تھی ہی نہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ اس مدت کے بعد بھی وہ مر گیا تو موت کی پیشین گوئی پوری ہوگئی۔

اس سے بھی زیادہ لطیف بات جو ایماندار کو حیرت میں ڈال دے یہ ہے کہ مرزاجی (کشتی نوح ص۶، خزائن ج۱۹ ص۶) میں لکھتے ہیں کہ: ''پیشین گوئی میں یہ تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدہ کی رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔ سو وہ (آتھم) مجھ سے پہلے مر گیا۔''

ناظرین! پیشین گوئی کے الفاظ اوپر نقل ہو چکے۔ پھر دوبارہ دیکھ لیں۔ اس میں پہلے پیچھے کا ذکر نہیں۔ پندرہ مہینہ کی قید ہی جھوٹ بولے تو اتنا تو بولے لا حول ولا قوۃ الا

باللہ! اس تقریر کو سن کر سیکرٹری صاحب **فبہت الذی کفر** کے مصداق بن کر چل دیئے۔

شب یکشنبہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۲۵ء حضرت مولانا صاحب کے آخری وعظ میں جو اسماعیل خان صاحب نے اپنے مکان میں منعقد کیا تھا۔ حسب ذیل تجاویز باقاعدہ منظور ہوئی۔

۱...... مسلمانان ریاست ساونت واڑی کا یہ جلسہ عام جناب مولانا مولوی محمد عبدالشکور صاحب مدیر النجم لکھنؤ کی دینی خدمات کی نظر استحسان سے دیکھتا ہے اور ریاست ہذا میں آپ کی تشریف آوری و مواعظ حسنہ کو اپنے لئے باعث ہدایت و خیر برکت تصور کرتا ہے۔ محرک فقیر محمد، مؤید عبدالکریم خان۔

۲...... مسلمان ریاست ساونت واڑی کا یہ جلسہ عام فرقہ مرزائیہ قادیانیہ ان کے ان عقائد باطلہ کی بنا پر کہ وہ (۱) ختم نبوت کے منکر ہیں، (۲) اور مرزا غلام احمد قادیانی متوفی کو رسول اور نبی اللہ مانتے ہیں اور (۳) تمام مسلمانوں کو کافر و بے دین کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ عقائد باطلہ کی بنا پر اور علمائے ہند کے متفقہ فتویٰ کی رو سے انہیں مرتد اور خارج از اسلام اور تفرقہ انداز تصور کرتا ہے اور ان سے عدم تعاون (بائیکاٹ) کرنے کی قرار پاس کرتا ہے۔ محرک: حسین خان صاحب، مؤید شیخ حسین صاحب۔

۳...... مسلمانان ریاست ساونت واڑی کا یہ جلسہ عام فرقہ مرزائیہ کی اس ہٹ دھرمی اور ضد پر کہ جلسہ مناظرہ منعقدہ ۳۰؍اکتوبر ۱۹۲۵ء کو باوجود شکست فاش اور ان پر اظہار حق ہو جانے کے وہ اپنے عقائد باطلہ سے تائب نہ ہوئے، اظہار نفرت و ملامت کرتا ہے۔ محرک: سید محمد سید امام صاحب، مؤید شیخ حسن صاحب ہیر یکر۔

۴...... مسلمانان ریاست ساونت واڑی کا یہ جلسہ عام موجودہ فرمانروائے ریاست ہذا کی اس عنایت کو کہ انہوں نے مرزائیوں سے مناظرہ کرنے پر اپنی مسلمان رعایا کے مذہبی جذبات وحسیات کا احترام فرمایا اور ان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ آئندہ بھی اپنی مسلمان رعایا کے مذہبی جذبات کا ہمیشہ احترام فرمائیں گے۔ محرک: شیخ قادر کاجریکر، مؤید عبدالکریم خان صاحب۔

۵...... مسلمانان ریاست ساونت واڑی کا یہ جلسہ عام جناب اسماعیل خان صاحب اور ان کے رفقا کی فراخ دلی اور دینی خدمات وانتظام جلسہ و مہمان داری کی قدر کرتا اور تہہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی خدمات کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ محرک: شیخ داؤد، شیخ رزاق، مؤید شیخ......۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

بجلی آسمانی

برسر

دجّال قادیانی

(حصہ اوّل)

مولانا محمد ابوالحسن سیالکوٹی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اوّل حمد اللہ نوں جو ہے خالق خلقت ساری — قادر مطلق حکم اس دا ہے چودہیں طبقیں جاری
کوئی چیز نہیں مثل اس دی سب تھیں جان نرالا — سب تے غالب سب تھیں اچا اس دا شان تعالیٰ
بھیج درود سلام نبی نوں پڑھ پڑھ لکھ ہزاراں — تن من میں سب اپنا سارا انہاں توں واراں
انہاں جیہا نہ دنیا اتے آیا اج تک کوئی — افضل سب تھیں انہاں اتے ختم نبوت ہوئی
اک گل بڑی اچرج سناواں ہن میں تیرے تائیں — اگے سنی نہ ڈٹھی ہوسی توں اوہ مول کدائیں
کادیاں ہے ایک قصبہ چھوٹا آکھن پاس وٹالے — ڈٹھا نہ میں اج تک اس نوں نہ رب اگاں وکھاوے
مغلاں دا اک بچہ کچا ہے ناخلف نہ ہویا — اس جاگہ ہے ایس زمانہ اندر پیدا ہویا
دنیا ساری اندر اس نے شور کارا پایا — زمیان نوں اس تھلے تیکر ہے ہتھ پا ہلایا
ہے گستاخ دلیر زبانوں ایسے سخن الاوے — عجب نہ جان زمین دا اس تھیں پاٹ کلیجا جاوے
آکھے[1] ہے ایہ قرآن میرے موہوں باہر آیا — یعنی اللہ ایہ قرآن اسانوں بھجوایا
برے عقائد گندے جو اس دنیا وچہ کھلارے — آدم جن تے ہر شئے اس تھیں توبہ توب پکارے
سر اندر ہے اس پاغل دے بڑا فتور سمایا — خبر نہیں ہے شیطان اس نوں کی کجھ آسمجھایا
خاکی دا آسمانی جاون اوہ مردود نہ منے — اصل اصول شرع دے جتنے سارے نے اس بھنّے
حضرت دے معراجوں بے شک ہے ایہ منکر ہویا — آکھے ہیسی آنحضرت نوں ہویا کشفی رؤیا
نہ منے عیسیٰ دا زندہ آسماناں تے جانا — نہ فر قرب قیامت اس دا اسماناں تو آنا
اصل نبوت تھیں ہے منکر ہویا ایہ[2] سودائی — نبیاں نوں نہ کنجریاں تے آکھے کجھ وڈیائی
نہ کوئی دین مذہب اس دا ایہ بھارا دہری — دشمن ہے اللہ دا بے شک نبیاں دا ہے ویری
نبیاں نوں ایہ کھوٹا ساحر جادوگر ٹھہراوے — معجزیاں نوں مسماریزم جادو کھیل بتاوے
بن مریم دیاں معجزیاں نوں آکھے کھیل تماشا — خلق طیور وغیرہ اندر آکھے سچ نہ ماشا
بن مریم ہے اپنے تائیں اس جھوٹے ٹھہرایا — مثل مسیح ہاں آکھے اس دا میرے سر تے پایا
ملہم[3] تے مامورمن[4] اللہ آکھے اپنے تائیں — آکھے کر پیغمبر مینوں بھیجیا ہے رب سائیں

[1] (اشتہار بابت موت لیکھرام ۵؍مارچ ۱۸۹۷ء، مجموعہ اشتہارات ج۲ص۳۵۹)
[2] (توضیح ص۸۴،۸۵، خزائن ج۳ص۹۴،۹۵)
[3] ملہم کے معنی ہیں الہام کیا گیا اور الہام کہتے ہیں ڈالنے کو دل میں خیر سے ہو یا شر سے، جو الہام خدا کی طرف سے ہو اس کو الہام خیر بولتے ہیں اور جو شیطان کی طرف سے ہو اس کو الہام شر۔
[4] مامورمن اللہ کے معنی حکم کیا ہوا، اللہ کی طرف سے۔
(نصرۃ الحق براہین احمدیہ ص۵۲، خزائن ج۵ص۶۶، کتاب البریہ ص۱۶۹، خزائن ج۱۳ص۲۰۲ حاشیہ)

کدی امام تے کدی مجدد مہدی کدی کہاوے
کرلے وانگوں دن دن دے سو سو رنگ وٹاوے

ہے دجال تے جو بن مریم وچہ حدیثاں آیا
دابہ تے یاجوج وغیرہ جو حضرتؐ فرمایا

ایہ سب چیزاں آنحضرت نوں آکھے سمجھ نہ آئیاں
ایہ سب گلاں اصلی وجھوں آکھے میں ہن پائیاں

ٹٹ پہاڑ نہ بالن ہون روز قیامت کائی
لہندیوں سورج چڑھے نہ ہرگز آکھے ایہ سودائی

دین اسلام تائیں اس جھوٹے لایا بھارا وٹّا
دشمن ہے ایہ دین نبی دا وچوں کافر کٹّا

جھوٹا اس دے جیہا نہ آیا دنیا اتے کوئی
منڈھوں اس دی اج تک کوئی بات نہ سچی ہوئی

ککھ نہیں پلّے اس دے خالی مارے لافاں
کھوٹا ہے کجھ قدر نہ اس دی وچ بازار صرافاں

دنیا ٹھگن دا اس جوگی ہے ایہ ڈھنگ بنایا
ٹھگی مکر فریب دغے دا ہے اس جال پھیلایا

عقلوں انھے گنڈھوں پورے قابو اس دے آئے
باندر وانگوں انہاں تائیں گلیوں گلی نچائے

نائی ڈوم تے کانے لنگے پچھے اس دے لگے
عقل شعور نہ انہاں تائیں ہیں پنجابی ڈھگے

غرض جے اودیاں گلاں گن گن دساں تیرے تائیں
پاٹ کلیجا جاوے تیرا سن کر مریں اتھائیں

دین اسلام اندر اس جھوٹے پائی بہت خرابی
سن سن اسدیاں گلاں مینوں ہوئی بہت بے تابی

جوش اسلامی آیا مینوں میں ہن ہتھ اٹھاواں
بھن بتھاڑ چھڈاں مرزے دالیراں اس دیاں لاہواں

ڈھ کے توپاں کادیاں تائیں اکو وار اڑاواں
مرزے دا سب کلہ کوٹھہ اندر خاک رلاواں

فرصت جے کجھ ہوئے مینوں ویلا جے ہتھ آیا
پٹاں گا جڑھ اس دی منڈھوں جے اللہ نے چاہیا

بحث کشف والہام

ہے الہام اتے اس جھوٹے اپنی اٹ جمائی
کشف الہام اتے ہے اس دی ساری کارروائی

کشف تے الہاماں اتے مبنی دعویٰ اس دے سارے
کشف الہاماں تے اس جھوٹے جھوٹوں کوٹ اسارے

آکھے الہاماں دی بارش ہوئے اتے میرے
حاصل ہون الہاموں مینوں غیبی علم بتھیرے

غرض الہام بڑا اس سستا کیتا اس زمانے
کوڈی کوڈی توں ہے وکدا اندر پاغل خانے

جھوٹے فرضی الہاماں دیاں نہراں ایس وہایاں
علم شیطانی بدل وانگوں استے جھڑیاں لایاں

جھوٹا ہے الہام نہ ہووے اسنوں مطلق کائی
جھوٹا ہے سب تانا اس دا صدق نہ اس وچ رائی

جھوٹا بے شک اللہ تے اس ہے طوفان اٹھایا
نہ الہام ہویا کجھ اس نوں نہ اللہ بتلایا

کی ہے سند جو ملہم بندا ہے ایہ جھوٹا واہی
کوئی سند قرآن حدیثاں اندر مول نہ آئی

ممکن مول نہ مرزا بالکل اس دی سند لیاوے
مر فر دوجی واری مڑ دنیا تے آوے

جھوٹا ہے ایہ دعویٰ اس دا سند نہ اس دی کائی | دعویٰ باجھ دلیلوں باطل جانے کل لوکائی
ملہم ہونے دی الہاموں جے کر سند لیاوے | دور تسلسل اس تھیں بے شک اس تے لازم آوے
بھی ملہم نوں دعویٰ کرنا ہرگز جائز ناہیں | آکھے میں ہاں ملہم لوکوں منّوں میرے تائیں
بھی ہے وچہ حدیثاں حضرت ایہ گل صاف بتائی | باجھ عمرؓ دے اس امت وچ ملہم ہور نہ کائی

''قال النبی ﷺ قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال محدّثون من غیر ان یکونوا انبیآء فان یکن فی امّتی منهم احد فعمر رواه البخاری ومسلم ''فرمایا نبی ﷺ نے کہ تحقیق ان میں سے اسرائیلی لوگ تھے جو محدث یعنی ملہم ہوتے تھے۔ مگر وہ پیغمبر نہ تھے۔ پس فرضاً اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوتا تو حضرت عمرؓ ہوتے۔

یعنی جھڑے اسرائیلی گزرے قبل تساں دے | بعضے مرد محدث ملہم آہے وچ انہاں دے
نال ملائک گلاں کردے آہے اوہ ربّانی | ای پر او پیغمبر ناہے نہ نبیاں دے ثانی
جیکر فرضاً اس امت وچ ملہم ہووے کائی | ہے فاروق فقط اوہ بے شک نص جویں ہے آئی
مسئلہ ہے ایہ نصّی ثابت ہویا اس تھیں بھائی | باج عمر دے اس امت وچہ ملہم ہور نہ کائی
باجہ عمر دے ملہم ہوون ہرگز ممکن ناہیں | نہ کوئی ہویا نہ کوئی ہوسی روز قیامت تائیں
باجہ عمرؓ الہامی دعویٰ ہووے جسنوں کائی | جھوٹا کاذب جانوں اس نوں شک نہ اس وچہ رائی
نام عمرؓ دا مرزا جے کر وانگ مثال ٹھہراوے | شرط حدیث جو اندر آئی بالکل لغو دسیاوے
ہے فاروق انہاں دے وچوں کیوں نہ صاف بتایا | کیوں کر شرط معلّق اس نوں اس دے نال ٹھہرایا
بھی ایہ مسئلہ ہے اتفاقی ثابت علم کلاموں | علم نہ حاصل ہووے بالکل کشفوں تے الہاموں
ثابت اس تھیں مول نہ ہووے حکم شرع دا کائی | ایں ویں منڈھوں چلیا آیا مسئلہ ایہ اجماعی
ایں ویں ہے علماواں لکھیا اندر بہتی جائیں | بعضی نقل سناواں تینوں سمجھ دلے تے لائیں

''والهام المفسر بالالقاء معنی فی القلب بطریق القبض لیس من اسباب المعرفة لصحة الشئ عند اهل الحق (شرح عقائد نسفی) ''اور کہا علامہ سید محمد بن اسماعیل نے:''الا ان انکشف لا یستدل به ولا بالالهام فی الاحکام قال شیخ الاسلام ابو العباس ابن تیمیه فی کتابه منهاج الاعتدال ماحاصله ان الکشف والالهام لا

یلتفت الیهما فی الادیان والاحکام قال ولو کان الالهام طریقاً الی العلم لکان رسول اللہ ﷺ احق من قضٰی به وقد قال ﷺ قد کان فی الامم قبلکم محدثون فان یکن فی امتی احدفعمر وعلٰی هذا فلم یکن عمر یحکم بالالهام او بمجرد ما یقع فی قلبه حتی یعرض ذلک علی الکتاب والسنّة فان وافقه قبله والّا ردّ (کذانقله فی شمار التسکیت)''

یعنی الہام کے معنی لغت میں ڈالنا ہے کسی چیز کا دل میں اور عرف شرع میں ڈالنا کسی چیز کا دل میں ایسی وجہ سے کہ اس سے دل کو اطمینان ہو اور کہا شرح عقائد نسفی میں کہ الہام کے معنی یہ ہیں، ڈالنا کسی چیز کا دل میں بطور فیض کے اور وہ اہل حق کے نزدیک کسی چیز کی صحت پہچاننے کے اسباب سے نہیں اور کہا سید علامہ محمد بن اسماعیل نے کہ کشف اور الہام احکام میں لائق استدلال کے نہیں اور کہا شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے منہاج الاعتدال میں کہ کشف اور الہام کا دین اور احکام میں کچھ اعتبار نہیں اور نہ لائق التفات ہے اور اگر الہام علم کا طریق ہوتا تو رسول مقبول ﷺ لائق تر تھے کہ اس کے ساتھ حکم کرتے اور فرمایا کہ البتہ پہلی امتوں میں ملہم تھے، اگر میری امت میں کوئی ہے تو عمر ہی ہے اور بنا بر اس کے پس نہ تھے عمر فاروق حکم کرتے ساتھ الہام کے محض جب کہ ان کے دل میں واقع ہوتا یہاں تک کہ اس کو قرآن اور حدیث کو پیش کرتے۔ پس اگر قرآن حدیث کے موافق ہوتا تو قبول کرتے نہیں تو رد کرتے۔ انتہیٰ

اور مجالس الابرار میں لکھا ہے: ''**ومن ظن انه یستغنی عما جآء به الرسول بما یقع فی قلبه من الخواطر فهو من اعظم الناس کفراً لان ما یلقی فی القلب یحتمل ان یکون من القاء النفس او الشیطان فلا عبرة به ولا التفات الیه حتی یعرض علی ما جآء به الرسول ویشهد له بالموافقة ثم قال وقد صرح العلماء بان الالهام وکذالک الرؤیا فی المنام لیس شئ منهما من اسباب المعرفة بالاحکام خصوصاً اذا خالف کل منهما کتاب اللہ وسنة**

رسوله علیہ السلام فان عمر بن الخطاب مع كونه سيد الملهمين والمحدثين كان اذا وقع فى قلبه والخواطر لا يلتفت اليها ولا يحكم بها ولا يعمل بهاحتى يعرض على الكتاب والسنة فهٰؤلاء الجهلة قد يرٰى احدهم ادنٰى شى فيحكم فيه خواطره على الكتاب والسنة ولا يلتفت اليهما والمحققون من علماء الطريقة قد تمسّكوا بالكتاب والسنة ووزنوا بهما افعالهم ومجاهداتهم ومكاشفاتهم فما وجدوه غير موزون بهٰذين الميزانين وغير ثابت بهٰذين الشاهدين لم يعتبروه ولم يلتفتوا اليه قال ابوسليمان الدرانى ربما يقع فى قلبى نكتة من نكتة القوام فلا اقبلها الّا بشاهدين عدلين من الكتاب والسنة وقال ابوسعيد الخزار كل باطن يخالف الظاهر فهو باطل وقال ابوجعفر الكبير من لم يزن افعاله واقواله واحواله بميزانى الكتاب والسنة ولم يتهم خواطره (الهامة) فلا تعدوه فى ديوان الرجال وقال جنيد البغدادى الطرق الى اللّٰه تعالٰى بعدد انفاس الخلائق وكلها مسدودة على الخلق الامن اقتفى اثرالرسول وحكى انه افتى بقتل الحلاج لاجل ما صدر عنه من قوله اناالحق فانظر ايها العاقل الطالب للحق ان هٰولآء الكرام مع كونهم عظماء مشائخ الطريقة والكبراء ارباب الطريقة قد تمسّكوا الشريعة ولم يخالفوها فى شئ اصلاً قال ولهٰذا لا يجوز له ان يعتمد علٰى ما يلقى اليه فى قلبه ولا علٰى ما يقع له ما يراه الهاماً او خطاباً من الحق بل يجب ان يعرض ذالك كله علٰى ما جآء به النبى صلی اللہ علیہ وسلم فان وافقه قبله وان خالفه لا يقبله وقال ومن جملة ذالک الرّياضة فانه تعالٰى جعلها سبباً لتصفية القلوب واناطها بهابحيث يوصل بها الى الكشف ونحوه من الخوارق ولا يدل ذلک علٰى رضاه تعالٰى‘‘

ترجمہ ما فی المجالس الابرار: جو شخص یہ گمان کرے کہ جو خواطر یعنی

الہامات دل میں پیدا ہوں ان سے رسول اکرم ﷺ کی شریعت سے استغناء کی جاتی ہے وہ اشد کافروں میں سے ہے۔ کیونکہ جائز ہے کہ وہ الہام القائی نفس یا شیطان سے ہو۔ پس جب تک کہ اسے آنحضرت ﷺ کے افعال سے پیش نہ کیا جاوے قابل اعتبار نہیں ہوگا۔ کیوں کہ مخالفت کا خوف ہے۔ پھر کہا مجالس الابرار والے نے کہ الہام اور خوابیں اجرائے احکام کی معرفت کے طریقوں میں سے نہیں ہیں۔ خصوصاً جب کہ کتاب وسنت رسول اللہ ﷺ سے مخالف ہوں۔ اس مسئلے کو علماء نے بیان کیا ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ (کہ جو سردار ہیں محدثین اور الہام والوں کے) کے دل میں جو الہام واقع ہوا کرتا تھا تو اس کی طرف التفات اور اس پر اور عمل نہ کرتے تھے بجز موافقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے پس ان جاہل لوگوں کو کس قسم کی حضرت عمرؓ سے برتری ہے کہ وہ کچھ تھوڑی سے چیز اپنے دلوں میں دیکھ کر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے اس تھوڑی سے چیز کو ترجیح دے دیتے ہیں اور ان دونوں کی طرف پرواہ ہی نہیں کرتے اور علماء طریقت میں سے محققین کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے تمسک کیا کرتے تھے اور اپنے فعلوں کو اور مجاہدوں کو اور مکاشفوں کو انہیں دونوں سے وزن کیا کرتے تھے۔

پس جس قدر کہ ان دو میزانوں سے موزون اور ان دو شاہدوں سے ثابت نہ پایا کرتے تھے، اس کی طرف کچھ پرواہ اور التجا نہ کرتے تھے اور ابوسلیمان درانی کہتے ہیں کہ بسا اوقات میرے دل میں چند نکتے قوم کے نکتوں میں سے پڑتے ہیں لیکن میں قبول نہیں کرتا۔ مگر دو عادل شاہدوں کے ساتھ کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہیں اور کہا ابوسعید خراز نے جو باطن کہ ظاہر کے مخالف ہے پس وہ باطل ہے اور کہا ہے ابوجعفر کبیر نے کہ جس شخص نے اپنے احوال اور افعال اور اقوال کو کتاب اور سنت کہ جو دو میزان ہیں کے ساتھ وزن نہ کیا اور پسند کیا اس نے الہاموں کو تو اس کا نام دیوان الرجال میں درج نہ سمجھیں اور بغداد والے حضرت جنید صاحب نے فرمایا کہ خداوند کریم کی طرف انسانوں کی سانسوں کی تعداد برابر رستے ہیں اور سوائے اس شخص کے کہ رسول اللہ ﷺ کے قدموں پر چلنے والا ہوا،

سب لوگوں پر وہ رستے بند ہیں اور حکایت ہے کہ حلاّج کے قتل پر فتویٰ دیا گیا تھا بوجہ اس کے کہ اس سے انا الحق کا کلمہ صادر ہوا۔ پس اے عاقل مرد تمہیں اتنا پتا نہیں کہ وہ ایسے ایسے بڑے لوگ شریعت کے ساتھ تمسک پکڑا کرتے تھے اور اس سے مخالفت نہیں کرتے تھے۔ اسی واسطے نہیں جائز اعتماد کرنا قلبی باتوں اور الہاموں پر بلکہ ضرور ہے کہ انہیں کتاب اور سنت سے پیش کر کے موافق پر عمل لاوے اور مخالف کو چھوڑ دے اور بعض ان کاموں میں سے ریاضت ہے کہ اس سے آدمی کو تصفیہ حاصل ہوتا ہے اور اسی سے مکاشفات اور خارق العادت باتوں کی طرف پہنچا جاتا ہے اور وہ خدا کی رضا پر دلالت نہیں کرتا۔

یعنی سب خلقت تھیں وڈا کافر ہے اوہ بھائے ۔۔۔ غرہ اپنے الہاماں تے جو ہوکر سودائے
آکھے شرع نبی دی حاجت مینوں بالکل ناہیں ۔۔۔ کافی کشف الہام جو آکھے ہووے میرے تائیں
نہ اوہ جانے مطلق جو کجھ دل اس دے وچہ آوے ۔۔۔ آہی اوہ القانفسی یا کجھ شیطان دل وچہ پاوے
ہے علماواں تصریح کیتی جو حالات منامی ۔۔۔ مطلق چیز نہیں کجھ بالکل کشف الہام تمامی
حجت مول نہیں ایہ بالکل اندر شرع نبی دے ۔۔۔ جائز استدلال نہ اس تھیں اندر عمل عقیدے
کشف الہام منام نہ مطلق لائق حجت کائی ۔۔۔ ایں ویں منڈھوں چلیا آیا مسئلہ ایہ اجماعی
ہو الہام مخالف جد فر نال قرآن حدیثاں ۔۔۔ تکیہ الہاماں تے کرنا ہے دستور خبیثاں
ہے فاروق محدث ملہم بے شک سب تھیں نامی ۔۔۔ لائق عمل نہ جاتی انہاں کوئی بات الہامی
نال قرآن حدیث نہ ثابت جد تک اس نوں پایا ۔۔۔ حکم نہ کیتا اس تے بالکل نہ معمول ٹھہرایا
پس ایہ جاہل ویکھن کشفوں بعضی ادنی چیزاں ۔۔۔ کرن مقدم انہاں اتے اس نوں باجہ تمیزاں
منن نہ قرآن حدیثاں ایہ جھوٹے الہامی ۔۔۔ جمن اپنے الہاماں تے ایہ مردود حرامی
اہل طریقت جو گزرے پہلے مرد یگانے ۔۔۔ حجت پکی پکڑی انہاں نال حدیث قرآنے
اپنے کشف نہ الہاماں تے انہاں عمل کمایا ۔۔۔ نال قرآن حدیث موافق جد تک مول نہ پایا
غرض قرآن حدیثاں بے شک ہے معیار ایمانی ۔۔۔ انہاں باجہ نہ کجھ متمسک لائق حجت جانی
انہاں باجہ نہ جائز بالکل بندہ عمل کماوے ۔۔۔ انہاں باجہ نجات نہ کوئی بندہ ہرگز پاوے
لازم اپنے الہاماں نوں نال انہاں دے تولے ۔۔۔ انہاں باجہ نہ جائز بالکل مطلق موہوں بولے
ملے جو نال قرآن حدیثاں اس تے عمل کماوے ۔۔۔ غیر مطابق جو کجھ ہووے اس نوں دور وگاوے

اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے ارشاد الطالبین میں لکھا ہے کہ الہام اولیاء کا موجب علم ظنی ہے۔ اگر ولی کا کشف اور الہام کسی حدیث کے جو احاد میں سے ہو بلکہ کسی قیاس کے جو شرائط قیاس کا جامع ہو، مخالف ہووے تو اس جگہ حدیث کو بلکہ قیاس کو بھی الہام پر ترجیح ہوگی اور اس مسئلے پر سب سلف اور خلف کا اجماع ہے اور خواجہ معصوم لکھتے ہیں کہ کشوف اور منامات اور بشارات صحیحہ اور صادقہ اور ان کے خلاف میں تفرقہ اور تمیز کرنا معتبر اور مشکل ہے۔ پس ان پر اعتماد کرنا نہ چاہئے۔

کشف الہام ظنی ہے یعنی لائق عمل نہ جانو
جد تک ہو تصدیق نہ اس دی نص حدیث قرآنو

کشف الہام ربانی ہووے بھی ہووے شیطانی
ممکن مول نہ فرق انہاں وچہ کرنا نال آسانی

نامعلوم ہووے کجھ بالکل سچا جھوٹا کہڑا
باجہ قرآن حدیث نہ ممکن انہاں وچہ نکھیڑا

نال قرآن حدیث موافق جد الہام نہ آوے
عمل نہ الہاماں تے کوئی جائز مول بتاوے

ایں ویں جد الہام مخالف نال اجماع دے تھیوے
جائز کشف نہ الہاماں تے بھی نہ عمل کچھوے

ہو جد نال قیاس مخالف علماواں فرمایا
جائز عمل نہ الہاماں تے بھی تد کرنا آیا

ہے الہام قیاسوں بھی جد کمتر درجہ بھائی
نہ فر قدر رہی ہن اس دی بالکل مطلق کائی

بھی خود مرزا الہاماں نوں لائق عمل نہ جانے
حجت مول نہیں کجھ آکھے باجھ حدیث قرآنے

بلکہ اس تھیں بھی اس ودہ کے دھریا پیر اگاہیں
نبیاں دے الہاماں نوں بھی آکے حجت ناہیں

آنحضرتؐ دا بھی ایہ جھوٹا میلا کشف بتاوے
بھی الہام نبی دے بعضی ایہ مخلوق ٹھہراوے

’’کشف میں خطا کا احتمال بہت ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۵۶۷، خزائن ج ۳ ص ۴۰۵)

’’الہام ولایت یا الہام عامہ مومنین بجز موافقت ومطابقت قرآن کریم کے حجت ہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۶۲۹، خزائن ج ۳ ص ۴۴۰)

بلکہ اس سے بڑھ کر مرزا نبیوں اور رسولوں کے الہامات اور مکاشفات کو بھی صحیح اور قابل اعتماد نہیں جانتا۔ چنانچہ اس کی تصدیق کے واسطے ازالہ (ص ۶۲۹، خزائن ج ۳ ص ۴۳۹) میں لکھا ہے کہ: ’’ایک بادشاہ کے وقت چار سو نبی نے اس کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست ہوئی۔‘‘ انتہیٰ

عام الہام نہ حجت یعنی نہ الہام ولیاں ——— ایویں مول نہ لائق حجت کشف الہام نبیاں
نبیاں دا الہام نہ جد خود لائق حجت جانے ——— کی ہن چیز ہو یا فر مرزا کرن قیاس سیانے
غرض الہام نہیں جد حجت مرزا جانو مویا ——— کلہ کوٹھہ اس دا سارا ڈھ کر ڈھیری ہویا
نبیاں دے الہام نہ جد خود ایہ حجت ٹھہراوے ——— کی ممکن الہاموں فر ایہ بن مریم آکھواوے
کیوں ایہ اپنے کشف الہاموں بنیا ہے الہامی ——— کیوں الٹائے آ الہاموں اس احکام اسلامی
کیوں مر بن ایہ لوکاں تائیں اپنی طرف بلاوے ——— کیوں ایہ اپنے الہاماں نوں واجب عمل بتاوے
کیوں فر اس نے الہاماں دی ناحق دھوم مچائی ——— کیوں ایہ گھر گھر الہاماں دی دیندا پھرے دوہائی
اپنے موہوں چھوٹا ہویا ایہ پاغل دیوانہ ——— ڈھ کر ڈھیری ہویا اس دا سارا پاغل خانہ
بھی الہام مخالف اس دا ہے ایہ نال حدیثاں ——— کیوں فر اس الحادوں ہے ہن پکڑی چال خبیثاں
کیوں ایہ اپنے الہاماں تے اڑ بیٹھا سودائی ——— چھڈ قرآن حدیثاں کیوں ایہ ڈبا وچہ گمراہی
بھی الہام بہتیرے اس دے ایسے نظری آون ——— آپس اندر سخت مخالف نا تطبیقاں کھاون
جس دے دو الہام مخالف ظاہر ہوون بھائی ——— اک مثبت ہو دوجا نافی صورت میل نہ کائی
اک الہام موافق ہووے سارے اہل اسلاماں ——— دوجا ہو الہام مخالف اہل ایمان تماماں
ملہم بھی خود اپنے موہوں ہو اس دا اقراری ——— آکھے ہے الہام مخالف اس نوں خلقت ساری
کس نوں چھڈے اس صورت وچہ لیوے کس دے تائیں ——— کس تے عمل کرے ہن کوئی ایہ گل کھول سنائیں
بھی جو سب دنیا دے اندر دیگر اہل اسلاماں ——— ہون مخالف اس نوں سارے اندر کشف الہاماں
مرزا جس دن الہاماں دے ایہ کھول بتاوے ——— دوسطراں وچہ بحث مسیح دی ساری طے ہوجاوے
بھی الہام بہتیرے ایویں مہمل اس نوں آئے ——— اپنے الہاماں دے اج تک معنی ایس نہ پائے

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۵۵۵ بقیہ حاشیہ نمبر۴، خزائن ج۱ص۶۶۲)''ربّنا عاج'' ترجمہ: یعنی ہمارا رب ہاتھی کا دانت کا ہے۔ استغفراللہ!

دیکھو اس نوں کی کجھ موہوں بکدا ہے ایہ پاجی ——— اللہ پاک مقدس تائیں یعنی آکھے عاجی
توبہ توبہ دیکھو اس نوں کی کی کفر الاوے ——— دیدہ تے دانستہ ایہ کیوں کافر ہوندا جاوے
اللہ پاک مقدس تائیں ہاتھی دانت ٹھہراوے ——— کنہ نہ جانے کوئی اس دی کیوں ایہ کنہ بتاوے
کتھوں کنہ حقیقت رب دی اس کافر نے پائی ——— ہاتھی دانت بنایا رب نوں اس ملحد سودائی
ہوں الہام مینوں ایہ آکھے بہی وچہ غیر زباناں ——— عربی عبری انگریزی وچہ بھی ہور غیر لساناں

غیر زبان وچہ وحی بالکل مطلق نہ ہے آئی
نہ پیغمبر ایسا بالکل پیدا ہوا کائی

غیر زبان وچہ کوئی مطلق پیغمبر نہ آیا
ایں ویں اللہ صاحب اندر قرآن ہے فرمایا

''قال اللّٰہ تعالیٰ وما ارسلنا من رسول الّا بلسان قومہ لیبیّن لھم (ابراھیم:۴)'' فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر ساتھ زبان قوم اس کی کے تاکہ بیان کرے واسطے ان کے۔

یعنی ایسا میں پیغمبر بھیجا ناہیں
غیر زبان وچہ وحی ہوئی ہووے جس دے تائیں

غیر زبان وچہ بالکل مطلق کوئی نبی نہ آیا
جو پیغمبر آیا قومی بولی اندر آیا

آیت ہے ایہ نص قرآنی ناطق صاف بتاوے
جائز مول نہ غیر زبان وچہ ہرگز وحی آوے

کشف الہام جو غیر زبان وچہ ہوون مرزے تائیں
باطل اس تھیں ہوے سارے وانگوں خاک ہوائیں

ثابت اس آیت تھیں ہویا کھلم کھلا بھائی
جھوٹا کاذب ہے ایہ مرزا شک نہ اس وچہ رائی

اک الہام بڑا ہن اس دا دساں تیرے تائیں
مشت نمونہ ہو خرواراں سمجھ دلے تے لائیں

قولہ: ''انّا انزلناہ قریباً من القادیان'' ترجمہ: تحقیق اتارا ہم نے اس کو نزدیک قادیان کے۔'' (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۸، خزائن ج۱ ص۵۹۳) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی اور شہر میں کیوں قریب کے لفظ سے اور ہی کوئی مقام سمجھا جاتا ہے، نہ کہ خاص قادیان۔

یعنی آکھے میرے ملہم مینوں ہے فرمایا
نیڑے قادیان تیرے تائیں اوتوں میں پہنچایا

ممکن مول نہیں ایہ بالکل ہو الہام ربانی
ہے ایہ جان حقیقت اندر بے شک علم شیطانی

کیسا ہے ایہ پاغل ملہم سمجھ نہ کجھ اس تائیں
قادیان پاس اتارے اس نوں اندر قادیان ناہیں

اس الہام اندر اس جھوٹے ہے تاویل بنائی
مطلب اس دا ہین معارف آکھے ایہ سودائی

یعنی ہین معارف اللہ اسماناں توں کھلے
نیڑے قادیان آکر انہاں مغلاں دے گھر ملے

ایہ تاویل سراسر اس دی باطل جھوٹی واہی
مرجوع جمع تے راجع واحد ایہ گل لازم آئی

بھی نہ کیوں فر قادیان اندر کیتا آن اتارا
باہر قادیان تھیں کیوں آکر لیتا انہاں سہارا

بہی ہے لفظ قریباً مطلق اس وچہ جان پیارے
کتے سور وغیرہ اس وچہ داخل ہوئے سارے

زیناں باغ درخت وغیرہ چیزاں ہور تمامی
باہر قادیان تھیں ہے جو کجھ ہوئے سب الہامی

نام نہ اس جھوٹے دا بالکل مطلق اس وچہ آیا
کیوں فر ایہ اس علم شیطانی اپنے اوپر لایا

بھی ہے لفظ قریباً نسبی شامل ہر جا تائیں
کچھ تعیین نہ ہوئی اس وچہ سمجھ دلے تے لائیں

غرض نہ نازل ہوون ثابت مرزے اوتے ہووے
نصرت والے جاتا لاون آکھو منہ ہتھ دھووے

ایسا ملہم ایسا مہمل کیوں الہام بتاوے
مطلب جس داخود ملہم نوں سمجھ نہ بالکل آوے

ثابت ہویا اس تھیں قطعاً ہے ایہ علم شیطانی
باجہ شیطانوں ملہم اس دا ہور نہ کوئی جانی

مشکل تھیں اس جھوٹے ہے سی ایہ تاویل بنائی
قسمت سی پروگڑی ہوئی پیش نہ چلی کائی

قولہ: ''اور کشفی طور پر میں نے قرآن مجید کے داہنے صفحہ میں یہ الہامی عبارت یعنی انّا انزلناہ قریباً من القادیان لکھی ہوئی دیکھی تو میں نے کہا کہ واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن مجید میں درج ہے اور تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے، مکہ، مدینہ، قادیان۔'' نعوذ باللہ من ذالک! (ازالہ ص ۷۶، ۷۷، خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

اقول:

توبہ ویکھو اللہ تے اس کی طوفان اٹھایا
اپنے باطل کشفوں اس نے ہے قرآن ودھایا

بھی ایہ آکھے قرآن اندر بے شک اللہ سائیں
عزت نال بیان فرمایا ہے اس قادیان تائیں

یعنی سچ مچ آکھے قادیان اندر قرآن آیا
مکے یثرب نال برابر بے شک اس دا پایا

توبہ توبہ ویکھو اس نوں کیسے کفر الاوے
توبہ توبہ اللہ ایسے کفروں آپ بچاوے

دیکھو کی طوفان اٹھایا اس بچے مغلانی
علم شیطانی نوں ٹھہراوے ایہ آیت قرآنی

لیکن اس نے اج تک اس دا پتہ نہ مول بتایا
قادیان کتھے کس جا ہے اندر قرآن آیا

قرآن اندر مرزا جے کر قادیان مول نہ پاوے
لازم اس تے غیرت تھیں فر ڈب کے مر جاوے

خود اس لکھا جو اک نقطہ وچہ قرآن ودھاوے
کافر بے شک ایں ویں اس تھیں جو کچھ ہور گھٹاوے

کیوں فر ہے ہن قادیان اس نے وچہ قرآن ودھایا
کیوں ایہ جھوٹا آکھے قادیان اندر قرآن آیا

قادیان کتھے قرآن اندر پچھو اس نوں یارو
دسے ناہیں جے کر اس نوں سوجتی سر مارو

مکّے یثرب دا ہے اللہ سب تھیں شان ودھایا
اس کافر نے اہناں تائیں قادیان نال رلایا

مکّے یثرب تائیں جو کوئی قادیان نال رلاوے
کی ممکن فر اپنے تائیں اوہ مومن آکھواوے

غرض الہام تمامی اس دے ایویں جھوٹے سارے
دل تھیں فرضی گھڑ گھڑ ایویں جھوٹے شارے مارے

جھوٹا ہے، الہام نہ ہویا اس نوں بالکل کائی
جھوٹ جھوٹ بناوے دل تھیں صدق نہ اس وچہ رائی

قولہ: ''مجھ کو حکم ہوا جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا وہ جہنمی ہے۔'' (تذکرہ طبع سوم ص۳۳۶، مجموعہ اشتہارات ج سوم ص۲۷۵) خط ۱۶/ جون ۱۸۹۹ء اسمی الٰہی بخش ''خدا نے مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفان ضلالت برپا ہے تو اس طوفان میں کشتی تیار کر جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق سے نجات پاوے گا اور جو انکار میں رہے گا اس کے لئے موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہ رہے گی۔'' (فتح اسلام ص۴۲ و ۵۸، خزائن ج۳ ص۲۴)

یعنی مینوں حکم ہویا ہے آکھاں خلقت ساری — بیعت جو نہ کرسی میری ہے اوہ بے شک ناری
دین اسلام نجاتاں کارن یعنی مول نہ کافی — نال قرآن حدیث نہ ہرگز ناروں ہوگی معافی
عمل قرآن حدیثاں تے جے کافی ہوندا بھائی — مرزے دی فر بیعت دی کی حاجت لوکاں آہی
توبہ توبہ ویکھو اس نوں کیسے کفر الاوے — اہل اسلام تماماں تائیں ایہ ناری ٹھہراوے

''قال اللّٰہ تعالٰی انّ الدین عنداللّٰہ الاسلام'' فرمایا اللہ تعالیٰ نے بے شک دین نزدیک اللہ کے اسلام ہے۔ ''قال ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ'' جو شخص تلاش کرے اسلام کے سوا دین پس ہرگز نہ قبول کیا جاوے گا اس سے اور وہ آخرت میں نقصان والوں سے ہوگا۔

یعنی ہے اسلام مقدس سچا دین حقانی — اس سے باجھ نہ کوئی ہرگز برحق جانی
باجھ اسلاموں دین حقانی ہور جے ڈھونڈے کائی — ہو مقبول نہ اس تھیں ہرگز آخر ہو رسوائی
دین اسلام اتے ہے ساری دار مدار نجاتاں — اس دے باجھوں ہور تمامی ایویں کوڑیاں باتاں
دین اسلام نہ جس بندے توں آتش کنوں بچاوے — کی ممکن مرزے دی بیعت اس نوں نفع پہنچاوے

''قال اللّٰہ تعالٰی اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول'' فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمان برداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول مقبول ﷺ کا۔

رب نبی نوں منوں ہر جا قرآن اندر آیا — نام نشان نہ کجھ مرزے دا مطلق کدھرے پایا
بھی نہ وچ حدیثاں بالکل ایہ گل کدھرے آئی — منن مرزے دا ہے واجب اوپر کل لوکائی
کیوں جائز فر اس جھوٹے نوں ایسے کفر الاوے — اپنی بیعت نوں ایہ موجب جنت نار ٹھہراوے
سلف اصحاب نہ ہوری اج تک ایسی بات الائی — کیوں جائز فر اس نوں ایسا دعویٰ کرے سودائی

اورشرح عقائد نسفی میں ہے:''لایبلغ الولی درجة الانبیاء لان الانبیآء معصومون مامونون من سوآء الخاتمة ''ترجمہ:نہیں پہنچتا ولی نبی کے درجہ کواس واسطے کہ انبیاء بے گناہ اور بےغم کئے گئے ہیں، برائی خاتمہ کی سے اورفقہ اکبر کی شرح میں ہے:''واما غیرھم من الاولیآء والعلماء والاصفیاء بالاعیان فلا یجزم بموتھم علی الایمان وان ظھر منھم خوارق العادات وجمال انواع الطاعات فان مبنی امرہ علی الایمان وھو مستور علی افراد الانسان ولھٰذا کانت العشرة المبشرہ وامثالھم خائفین من انقلاب احوالھم وسوء اعمالھم فی مالھم ''ترجمہ:اورسوائے ان کے اولیاء اور علماء اورصوفیا ظاہر میں، پس نہیں یقین کیا جاتا ساتھ موت ان کے ایمان پر،اگرچہ ظاہر ہوں ان سے بخلاف عادت کے اور بندگیوں کے قسموں کی خوبیاں کیوں کہ اس کے امر کی مدار ایمان پر ہے اور وہ پوشیدہ ہے۔انسانوں پراوراسی واسطے تھے عشرۃ المبشرہ اوران کی مانند خوف کرنے والے برگشتگی احوال اپنے سے اور برائی اعمال اپنے سے آخرکار۔

ایہ منصب ہے، خاصہ نبیاں یعنی دل تے لائیں
امن ایمانوں حاصل بے شک آخرانہاں تائیں
جائز ہے انہاں نوں اپنی بیعت طرف بولاون
اپنی بیعت تائیں موجب جنت نار ٹھہراون
انہاں باجھ نہ امن ایمانوں حاصل ہوئے تائیں
عالم ہو خواہ ولی مکمل اڈے وچ ہوائیں
مخفی بے شک ہے انسان تے مرنا نال ایمانے
نال ایمان دے مرسی آخر ایہ گل نہ کوئی جانے
اپنے ایمان دی بھی جد خود اطلاع اس نوں ناہیں
کی ممکن فر ناری ناجی آکھے لوکاں تائیں
کفر صریح ایہہ کہنا اس دا شک نہ اس وچ کائی
ایسے کلمے کفر بہتیرے بکدا ہے ایہ واہی
چاہندا ہے ایہ لوکاں تائیں دین اسلاموں موڑے
دین نبی دا سچا سچا ساری خلقت چھوڑے

''قال النبی ﷺ ترکت فیکم امرین لم تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللّٰہ وسنة رسولہ (رواہ المؤطا) ''یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں تم گمراہ نہ ہوگے جب تک کہ ان کو مضبوط پکڑے رہوگے،اللہ کی کتاب اوراس کے رسول کی سنت۔

عمل قرآن حدیث تے واجب بے شک عمل کمائیں
گمراہ نہ ہو کوئی جد تک پکڑے انہاں تائیں

چھوڑے جو کوئی انہاں تائیں بھلا ہے سدراہوں
گمراہ ہے اوہ بے شک جانوں رد ہویا درگاہوں

ہے موجود قرآن حدیثاں اندر دنیا ساری
عمل تمسک نال انہاں دی خلقت اندر جاری

عالم عامل کامل صالح دنیا وچہ ہزاراں
پڑھن قرآن حدیث پڑھاون باجھ حساب شماراں

عمل قرآن حدیثاں اتے واجب ہے جد بھائی
باجھ قرآن حدیث نہ ہرگز ہووے مول رہائی

کیوں جائز فر واجب آکھے اپنی بیعت تائیں
کیوں ایہ گمراہ کر کر سٹے خلقت اندر چاہیں

کی ممکن لوکاں تے اس دی بیعت واجب ہووے
باجھ قرآن حدیثاں اس دی بیعت نہ کجھ کھووے

غرض نصوص قرآن حدیثوں ثابت ہویا بھائی
بیعت اس جھوٹے دی بے شک موجب ہے گمراہی

اس دی بیعت اندر عمداً جو کوئی داخل ہووے
ہے اوہ بے شک ناری دائم دوزخ اندر رووے

بہت تعجب اس دے پچھے کیوں لگے مرزائی
چھڈ قرآن حدیثاں کیوں ایہ ڈبے وچہ گمراہی

کافر بے دین ملعون ہوئے خارج جان ایمانوں
ککھ نہ بالکل رہیا انہاں دا اوتر گئے جہانوں

مرزا ہے خود کافر دائم دوزخ اندر رووے
کیوں جائز ہو بیعت اس دی جو خود ناری ہووے

بھی مغفور ٹھہرایا ہے اس جھوٹے اپنے تائیں
یعنی آکھے قطعاً مینوں بخش چکا رب سائیں

یعنی انّا فتحنا اندر جو آیت ہے آئی
مرزا آکھے میرے حق وچ ہے اللہ فرمائی

ایویں قرآن اندر جو رب حضرت نوں فرمایا
آنحضرت تھیں اس نے کھوہ سب اپنے اوپر لایا

سب قرآن تائیں ایہ ملحد اپنے اوپر لاوے
ہر آیت نوں فرضی اپنا ایہ الہام بتاوے

توبہ توبہ ویکھو کی ایہ بکدا ہے سودائی
کیوں نہ نازل ہویا اس تے غیبوں قہر الٰہی

کیوں کر کتھوں اس کافر نے جانی ایہ گل بھائی
بخش چکا رب ایس کافر نوں پائی ایس رہائی

نبیاں باجھ نہ بالکل مطلق ایہ گل کوئی جانے
مومن مرسی یا ہو کافر مرسی باجھ ایمانے

کیوں جائز فر اس نوں ایسی بولی بات زبانی
گوزشتر ہے بے شک اس دا ایہ سب وہم شیطانی

ہے الہام ہویا اج بے شک مینوں اللہ ولوں
رات نہ جیواں جے کر جھوٹا ہوواں میں اس گلوں

مرزا بے شک کافر دائم دوزخ اندر رووے
سڑسی ابداً دوزخ اندر کدے خلاص نہ ہووے

مرزا خود ایمان جے اپنا ثابت کر دکھلاوے
اس دے انعاماں وچ فر اوہ جو کجھ چاہے پاوے

دنیا اندر جو جو وڈے کفر کبیرے بھارے
اس کافر دے اندر بے شک پائے جاون سارے

ملحد بھارا ہر گل اندر ایہ الحاد کماوے
قطعی کفر کبیرے جہڑے انہاں دین ٹھہراوے

جو جو ہن اعتقادی باتاں اصل اصول اسلامی — کر تحریفاں تے تاویلاں بدلے ایس تمامی
قبر عذابوں بے شک منکر ہویا ایہ سودائی — آکھے سپ نہ قبراں اندر نظری آوے کائی
اصل قیامت نوں ہی اس نے بے شک ہے الٹایا — کر تحریف الحادوں اس نے کجھ دا کجھ بنایا
یعنی اصل قیامت تھیں بھی منکر ایہ سودائی — اصل قیامت نوں ایہ جانے چیز نہ کائی
کیوں فرہن ایہ آکھے مینوں بخش چکا رب سائیں — فاسق فاجر سب دنیا تھیں ہے ایہ ودھ گناہیں

بحث امام زمان

قولہ: ''کیوں کہ ہمارے نبی ﷺ نے امام الزمان کی ضرورت ہر صدی کے لئے قائم کی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے: ''**من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتة جاهلية**'' یعنی جس نے اپنے زمانے کا امام نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا اور میں بڑی مضبوطی سے کہتا ہوں کہ وہ امام زمان میں ہوں۔'' (ضرورت الامام ص۴، ۲۴، خزائن ج۱۳ ص۴۷۴ و ۴۹۵)

اقول:

جھوٹا ہے ایہ دعویٰ اس دا سند نہ اس دی کائی — باجھ دلیلوں دعویٰ باطل شک نہ اس وچ کائی
ہے امام زمانہ اس نوں کس نے آ بتلایا — کس نے پھونکا دے کر اس نوں دینسر وانگ پھلایا
کتھوں جزم ہویا ہے ایسا اس پاگل دے تائیں — منے جو نہ اس دا کہنا اس نوں دوزخ بھائیں
جھوٹا ہے ایہ ایویں دل تھیں بہ بہ جھوٹ بناوے — ممکن مول نہیں ہے اس دی ایہ کوئی سند لیاوے
ہر سو وچ امام ضروری جد حضرت ٹھہرایا — باجھ پہچان اماموں ایویں مرنا کفر بتایا
ہور امام جو تیراں صدیاں اندر آئے — لازم ہے ہن اس تے سب دا گن گن نام بتائے
پہلی صدی تے دوجی تیجی اندر کہڑا ہویا — چوتھی پنجویں چھیویں اندر کون ایسا ہو مویا
ستویں اٹھویں اندر تے ہور بعد جو گزرے سارے — ہر ایک قرن امام زمانہ وکھو وکھ نتارے
اس دے وانگ امامت دا کس دعویٰ اگے کیتا — کس نے لقب امامت دا خود زور دھگانے لیتا
چندہ نام ٹھہرا کر اگے کس کیتی اوگراہی — جھوٹا امام زمانہ بن کر کس کیتی اِڈ گدائی
ٹھگی مکراں اتے ہر دم رہیا کون آمادہ — نال فریباں خلقت تائیں کس نے لٹ لٹ کھادا
کون مجدد اس تھیں اگے ہویا ایسا کوڑا — وعدہ کر کے جس نے اگے کدی نہ کیتا پورا

اصل اصول اسلامی تائیں اگے کس اولٹایا
مطلب ہور قرآن حدیثاں کس ایہ دلوں بنایا
داہیوں[1] کے دجالوں منکر کون ہویا سودائی
بن مریم یاجوج ماجوجوں کون ہویا گمراہی
کس نے آکھیا حضرت نوں ایہ خبراں سمجھ نہ آیاں
کس نے آکھیا میں ایہ چیزاں اصلی وجھوں پایاں
کون امامت والا ایسا دنیا اندر آیا
کس نے ایہ گستاخی کیتی کس نے کفر الایا
کون مسیح دے نازل[2] ہونے تھیں ہے منکر ہویا
کس نے آکھیا بن مریم ہے دنیا اوتوں ہویا
کس نے اس دے معجزیاں نوں کہیا کھیل تماشا
خلق طیور وغیرہ اندر آکھیا سچ نہ ماشا
کس نے اس دے معجزیاں[3] نوں شرک الحاد ٹھہرایا
سلف اصحاب تے سب امت نوں کس مشرک بتلایا
بن مریم موعود ٹھہرایا کس نے اپنے تائیں
کس نے آکھیا میں ہاں عیسیٰ منومینوں چائیں
آدم تے ہور نوح پیغمبر اگے کس اکھوایا
موسیٰ عیسیٰ اپنے تائیں احمد کس ٹھہرایا
حضرت دے معراجوں اگے کون[4] ہویا انکاری
کس نے کشف ٹھہرایا اس نوں کیتی جرأت بھاری
جبرائیل نہ خود کس آکھیا اوپر زمیناں[5] آوے
نبیاں تائیں اس دی عکسی صورت نظری آوے
ممکن مول نہیں ملکاں دا اوپر زمیناں آنا
کس نے آکھیا جان کواکب انہاں نوں بتلانا
منکر کون عذاب[6] قبر تھیں ہویا کون بتاوے
کس نے آکھیا سپ اٹھوہاں قبریں نظر نہ آوے
کس نے آکھیا جبل[7] نہ اڈن روز قیامت بھائی
لہندیوں سورج چڑھے نہ ہرگز کس ایہ بات الائی
کون مجدد ایسا اگے دنیا اندر ہویا
حج نہ بیت اللہ جس کیتا ہو نصرانی مویا
کس نے اپنے تائیں[8] مرسل پیغمبر ٹھہرایا
افضل سارے نبیاں نالوں کس اگے اکھوایا
اگلیاں ہور اماماں دسے کی تجدید کرائی
پر ایہ ویکھے جو جو کیتی خود اس کارروائی

۱ (عسل مصفی ص۶۴۳)
۲ (عسل مصفی ص۳۴۹، ۳۹۸)
۳ (ازالہ ص۳۲۲ خزائن ج۳ ص۲۶۳)
۴ (ازالہ ص۴۸ خزائن ۳ ص۱۲۶)
۵ (توضیح ص۷۰ خزائن ج۳ ص۸۷)
۶ (ازالہ ص۴۱۵ خزائن ج۳ ص۳۱۶)
۷ (عسل مصفی ص۶۶۵)
۸ (ازالہ اوہام ص۵۳۳ خزائن ج۳ ص۳۸۶)

کس لوکاں نوں آ کے اپنی بیعت طرف بلایا | اپنی بیعت نوں کس موجب جنت نار ٹھہرایا

ملک الموت زمین[1] تے آ کر قبض نہ جاناں کردا | کس نے آکھیا ہر کوئی اس دی ہے تاثیروں مردا

کس نے آکھیا دنیا اندر ہین مؤثر تارے | انہاں دی تاثیروں ہوندے دنیاں دے کم سارے

روح القدس امین جو آیا وچ آیات قرآنی | کس نے آکھیا اگے ہے ایہ اصلی صفت انسانی

کس نے آکھیا جائز مینوں ابن اللہ اکھوانا | یعنی میں[2] ہاں بیٹا رب دا اس وچ شک نہ لانا

کس مطبع بنوایا گھر وچ کون ہویا اخباری | کس نے شہرت حاصل کیتی کر اخباراں جاری

کس نے جھوٹے الہاماں دیاں ملکیں دھماں پایاں | علم شیطانی بدل وانگوں کس تے جھڑیاں لایاں

کس نے غیر عورت دے کارن کیتی پیشین گوئی | عقد میرے وچ آوے بے شک زوجہ میری ہوئی

عالم فاضل سب دنیا دے کس نے سور بنائے | پیر فقیر زمانے دے سب کس فرعون ٹھہرائے

کون مجدد اگے ایسا دنیا اندر آیا | جس تے ساری خلقت مل کر کفروں فتویٰ لایا

عورت دا بنوایا کس نے زیور چار ہزاری | عورت دے ہتھ گہنے کیتے کس ملکیت ساری

فرضی رہن ٹھہرایا تیہ[3] سالاں کس مدت ٹھہرائی | طول دراز امید حیاتی کس اس قدر ودہائی

تیہ سالاں تک جیوے گا ایہ کس اس نوں بتلایا | اتنی مدت زندہ رہسی کتھوں اس نے پایا

کس نے ایسا مکر بنایا اگلے وچ زمانے | کس وارث محروم ٹھہرائے کر کر کوڑ بہانے

اپنی عمر نہایت جد ایہ پھر اسی سال ٹھہراوے | کیوں فر تیہ سالاں تھیں پچھوں ممکن زمین چھوڑاوے

ایسا کون ہویا ہے اگے اندر تیراں صدیاں | کس نے اس جھوٹے تھیں اگے کیتیاں ایہ بےحدیاں

غرض ایہ کفر کبیرے سارے اس وچ پائے جاون | ہور بہتیرے بھی ہیں ایسے گنتی وچ نہ آون

انہاں کفراں دا جو قائل ہو پاغل دیوانہ | کی ممکن ہے ایسا کافر ہو امام زمانہ

اک مجدد مرزا ایسا ثابت کر دکھلاوے | ایسا کفر کبیرہ جس وچ کوئی پایا جاوے

اک امام نہ ایسا اج تک دنیا اندر آیا | مرزے وانگوں جس دنیا وچ ہو طوفان اٹھایا

کیوں جائز فر اس نوں ایسے دعویٰ کرے زبانی | جھوٹے ایہ سب دعویٰ اس دے گوز شتر تو جانی

ہر سو وچ امام ضروری جد اس ہے ٹھہرایا | سو سالاں تک جیون اس دا اس تھیں لازم آیا

۱ (توضیح ص۲۵و۲۹، خزائن ج۳ ص۶۴ تا۶۶)

۲ (توضیح ص۲۷، خزائن ج۳ ص۶۴)

۳ (رہن نامہ)

لازم سو سالاں تک یعنی رب نہ اس نوں مارے
ویکھن منن تا اس تائیں اگلے پچھلے سارے

کیوں فر عمر اپنی اس جھوٹے اسی سال ٹھہرائے
سو سالاں تھیں عمداً اس نے کیوں ویہ سال گھٹائے

کی آکھے گا ایہ انہاں نوں جہڑے پہلاں ہوئے
اس دے اس دعویٰ تھیں یعنی جو جو پہلاں موئے

کون امامت دینی والا اج تک ایسا ہویا
سو سالاں تک دنیا اتوں جہڑا مول نہ مویا

خود ایہ اس امت دی عمراں ستر سال ٹھہراوے
آکھے کمتر ہے جو اس تھیں اگے قدم ودھاوے

جھوٹا ہے ایہ اپنی گلوں آپے جھوٹا ہووے
اپنا منہ کالا اس کیتا خود ہن بہہ کے رووے

لفظ امام زمانہ جو ہے وچ خبر دے آیا
اپنے دعویٰ تے ایہ جھوٹا جس دی سند لے آیا

معنی اس دا حاکم عادل جے کر لئے بھائی
یعنی جس دی ملکاں اتے ہووے شوکت شاہی

مرزے تے ایہ معنی بالکل صادق مول نہ آوے
نہ ایہ اس صورت وچ اس دے نال تطابق کھاوے

حاکم بن کر نہ ایہ جھوٹا دنیا اندر آیا
نہ اس حاکم عادل بن کے اپنا حکم چلایا

ظاہر شوکت شان نہ بالکل اس نوں حاصل کائی
خود محکوم ہوئے عیسائیاں مرزا تے مرزائی

کیوں فر جائز تے ہو ممکن ایہ پاغل دیوانہ
ایویں فرضی شاہی چاہے نبی امام زمانہ

’’قال النبی ﷺ الائمۃ من قریش‘‘اورفرمایا نبی ﷺ نے امام قریش میں سے ہیں۔

یہی ایہ مسئلہ ہے اتفاقی وچہ حدیثاں آیا
ہوگ امام قریشی دائم آنحضرت فرمایا

باجھ قریش کسی نوں حاصل حق امامت ناہیں
انہاں باجھ نہ منن جائز ہور اماماں تائیں

کیوں فر دعویٰ کرے امامت ہن ایہ مغل تتاری
ایس حدیث نبی نے جتی سر اس دے وچ ماری

بھی کہنا حاکم دا منن جائز تد تک بھائی
ملدا ہووے نال شرع دے ہو طاعت بھلیائی

الٹ قرآن حدیثوں جے کر حاکم حکم بتاوے
منن مول نہ جائز اس دا خود حضرت فرماوے

’’عن علی ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ انّما الطاعۃ فی المعروف وفی روایۃ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق‘‘ترجمہ: روایت ہے علی ؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرماں برداری بیچ گناہ اللہ تعالیٰ کے اس کے سوانہیں کہ تابع داری بیچ نیکیوں کے ہے اور ایک روایت میں ہے نہیں تابع داری مخلوق کی خالق کی نافرمانی میں۔

یعنی جے کر حاکم کوئی حکم کرے برائی ۔ جائز اس دا حکم نہ منن بالکل مطلق کائی
کوئی بات نہ ملدی اس دی نال حدیث قرآنے ۔ کسی نہ کہیا جو ایہ کہندا اندر کسی زمانے
کوئی بات نہ شرع موافق اس دی نظری آوے ۔ ہے الحاد صریح ایہ جو کجھ لوکاں نوں بتلاوے
کوئی بات کسی نوں اس دی منن جائز ناہیں ۔ ہے ایہ کفر صریح جو آکھے سرتھیں پیراں تائیں
عمل عقیدے اس دے سارے بالکل باطل گندے ۔ جائز مول نہ منن اس نوں نیک اللہ دے بندے
حق امامت دینی بھی نہ حاصل اس دے تائین ۔ ایہ نالائق اس رتبے دے بالکل لائق ناہیں
جائز ممکن اس نوں دعویٰ کرے امامت دینی ۔ اتقی ہو جو سب خلقت نہیں ہے ایہ شرط یقینی
تقویٰ اسدا کی میں دساں تیرے تائیں بھائی ۔ رناں پچھے کتے وانگوں ہویا ہے سودائی
مغلاں دی اک لڑکی کارن اس نے دھاں پایاں ۔ غلبہ شہوت تھیں اس پچھے پھردا وانگ سودایاں
پیٹ ودھایا کھا کھا اس نے ناحق مال[1] بیگانے ۔ لٹ لٹ کھاوے مرزایاں توں کرکر مکر بہانے
ٹنڈ پھڑی ہے اس نے ہر دم مرزائیاں نوں منگے ۔ فرضی چندے لالا اس نے دولت تھیں ہتھ رنگے
حاجت باجھ نہ منگن جائز بالکل مطلق آیا ۔ چندے لالا منگ منگ کھانا شرع حرام بتایا
ہے مکار بڑا ایہ مکراں اندر ہے لاثانی ۔ رہن زمین جو ہے اس کیتی شاہد اس تے جہانی
اسدے اندر جو جو اس نے کیتی ہے مکاری ۔ وچ اخباراں شائع ہویا جانے خلقت ساری
ایویں ہے ایہ قاصر سنیاں اندر صوم صلوتاں ۔ تارک حج زکوٰۃ وغیرہ منکر قطعی باتاں
ایویں ہور عقائد اس دے گندے فاسد سارے ۔ ذکر ہوئے کجھ اگے اوپر جاکر دیکھ پیارے
غرض امامت دینی دے بھی ہرگز لائق ناہیں ۔ اکفر افجر سب خلقت تھیں شک نہ اس وچ لائیں
کیوں فر دعویٰ کرے امامت ایہ پاغل دیوانہ ۔ کافر ملحد اس دے تائیں آکھے کل زمانہ
ایسے اکفر افجر تائیں جو امام ٹھہراوے ۔ کافر ہے اوہ بے شک بھائیو سدھا دوزخ جاوے
بے شک ہے ایہ عملی رتبہ علمی رتبہ ناہیں ۔ حاصل باجھ نہ عملاں ہو ایہ رتبہ مول کدائیں
بھی ایہ حکم مقید ناہیں نامخصوص زمانی ۔ شامل ہے ایہ سب نوں دائم جو بندے رحمانی
جائز ہے ایہ ہر مومن نوں ہر دم کرے دعائیں ۔ یارب سانوں متقیاں دا پیش امام بنائیں

[1] مرزا قادیانی ہزارہا روپیہ براہین احمدیہ کی قیمت لوگوں سے پیشگی وصول کرکے خورد برد کر گئے اور حق العباد کا بوجھ اپنے اوپر لیا جس سے قیامت کے دن نجات ممکن نہیں اور پھر براہین احمدیہ کے تین سو دلائل میں سے آج تک ایک دلیل بھی پوری نہ ہوئی اور نہ آئندہ امید ہے۔

جائز ہے پھر ایسے دینی ہون امام بہتیرے — کیوں فر ہے سب دنیا تھیں ایہ رکھدا پیرا گیرے
کدے نہ وچ نماز جمعے دے ایس امامت کیتی — کسی نماز نہ عیداں اندر اس دے پچھے نیتی
پڑھی نماز نہ نال جماعت اس نے مول کداہیں — کیوں فر حق امامت دا ایہ دعویٰ کرے ازائیں
باجھ پچھاں اماموں جے کر مرنا کفر ایہ بھائی — لازم آوے اکثر امت موئی وچ گمراہی
طلحہ تے سعد سعید وغیرہ ہور اصحاب ہزاراں — حیدر نال لڑائی کیتی جنہاں پھڑ تلواراں
جو اصحاب علی دی بیعت وچ نہ داخل ہوئے — کی آکھے گا ایہ انہاں نوں کافر ہو کر موئے
ایویں ہور یزیدی جنہاں بیعت سر تے لیتی — چھڈ حسین حسن نو بیعت اس فاسق دی کیتی
ایویں ایسی دنیا اندر صدہا ہور مثالاں — کی تاویل کرے گا مرزا وچ انہاں اقوالاں
کی دیوے گا ایس حدیثوں فتویٰ ایہ سودائی — کی آکھے گا ایہ انہاں نوں موئے وچ گمراہی
ثابت ہویا حق امامت اس نوں حاصل ناہیں — لائق مول نہ اس رتبہ دی جانوں اس دے تائیں
جو تعریف امام زماں دی گھڑ اس دلوں بنائی — کسی امام نہ اندر اس نے ثابت کر دکھلائی
بلکہ کسی نبی وچ بھی ایہ مطلق نظر نہ آوے — کسی پیغمبر اندر نہ ایہ بالکل پائی جاوے
نبیاں تھیں ہے اپنا رتبہ اس نے آپ ودھایا — خبر نہیں ایہ رتبہ فرضی کتھوں اس نے پایا
کوئی نبی نہ لازم اس تھیں بنے امام زمانہ — سبنہاں تھیں ہے ودھیا جاندا ایہ پاغل دیوانہ
ایہ تعریف جے کسی نبی وچ ثابت کر دکھلاوے — اک ہزار روپیہ نقدی وچ انعاماں پاوے

قولہ: ''میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۱۹۹، خزائن ج۳ ص۱۹۷) ''سب تعریف خدا کو ہے جس نے تجھے ابن مریم بنایا۔'' (رسالہ دعوت انجام آتھم ص۵۶، خزائن ج۱۱ ص۷۵) ''خدا نے میرا نام مسیح ابن مریم رکھا ہم دونوں ایک مادے کے دو جوہر ہیں۔'' (مکتوب عربی انجام آتھم ص۷۵، خزائن ج۱۱ ص۷۵) ''انا جعلناک المسیح بن مریم '' (آئینہ کمالات اسلام ص۵۵۱، خزائن ج۵ ص ایضاً) ''بے شک کیا ہم نے تجھ کو مسیح مریم کا بیٹا۔''

اقول:

یعنی آکھے اللہ مینوں مثل مسیح ٹھہرایا — بن مریم ہاں یعنی میں جو وچ حدیثاں آیا
پہلاں مثل تے فر اس پچھوں خود بن مریم بنڑیا — یعنی آکھے مریم مینوں اپنے پیٹوں جنیا جواب۱
جھوٹا ہے ایہ دعویٰ اس دا سند نہ اس دی کائی — وچ قرآن حدیثاں اس دی سند نہ کوئی آئی جواب۲

جواب۳ ہے ایہ شتر مہار نہ اس دی چاہے جتوں جاوے — بکدا اہے ایہ موہوں جو کجھ دل اس دے وچ آوے
جواب۴ وچ قرون ثلاثہ نہ کوئی ایسا نظری آیا — مثل مسیح یا عین مسیح خود اس نے اکھوایا
جواب۵ ایویں ہور جو عالم فاضل اج تک گزرے سارے — نہ کوئی عیسیٰ بنیا نہ اس جھوٹوں کوٹ اسارے
جواب۶ وچ قرآن حدیث نہ مطلق ایہ گل پائی جاوے — قرب قیامت عیسیٰ یعنی قادیان اندر آوے
جواب۷ لفظ مثل دا بالکل کدرے وچ حدیث نہ پایا — نہ کوئی نص اشارہ اس دا کدرے نظری آیا
جواب۸ اپنا عیسیٰ دا ایہ مادہ کیونکر اک بتاوے — کیونکر مرزا عیسیٰ ہویا آکھو کھول سناوے
جسم تے جان خود عین مسیح دا کیوں کر اس نے پایا — اوہو عین مسیح ایہ کیوں کر بن دنیا تے آیا
جواب۹ عیسیٰ نام انہاں دا بے شک اندر قرآن آوے — اس دا نام غلام احمد ہے ایہ خود آپ بتاوے
جواب۱۰ بھی ہے لقب نبی اللہ دا حاصل عیسیٰ تائیں — مرزے نوں ایہ لقب مبارک حاصل بالکل ناہیں
جواب۱۱ عیسیٰ مریم دا ہے بیٹا ایہ نا خلف گھسیٹی[1] — عیسیٰ پاک تے ایہ ہے گندہ بھریا نال پلیدی
جواب۱۲ حضرت عیسیٰ تائیں مریم بن باپوں ہے جایا — اپنا باپ غلام مرتضیٰ ہے خود اس بتلایا
جواب۱۳ بھی جد خود ایہ مریم بنیاں کیوں فر عیسیٰ ہووے — مول جواب نہ آوے اس نوں بھانویں کتنا روے
جواب۱۴ انی سو تھیں جد ایہ پچھوں پیدا ہویا واہی — کی ممکن فر عین مسیح ہوا ایہ جھلّا سودائی
جواب۱۵ عیسیٰ نوں جد خود اس جھوٹے ترکھان ٹھہرایا — کیوں فر مغل بچہ ایہ ہو کر عیسیٰ ہے بن آیا
جواب۱۶ عیسیٰ بے زن دنیا اتے ساری عمر گزاری — قبل نزولوں عقد نہ کیتا جانے خلقت ساری
مرزے اس دعویٰ تھیں پہلاں عقد نکاح ہے کیتا — اپنا نالے مرزائیاں دا منہ اس نے خود سیتا
جواب۱۷ عیسیٰ تائیں جد ایہ جھوٹا مردہ آپ ٹھہراوے — کی ممکن فر اپنے تائیں عین مسیح بتلاوے
عین مسیح جد اپنے تائیں اس مغل ٹھہرایا — عیسیٰ دا خود زندہ ہوون اس تھیں لازم آیا
غور کریں ایہ نکتہ عمدہ میں تینوں بتلایا — کیوں توں اس پاغل دے پچھے دین ایمان گوایا
عین مسیح جد ہے خود بنیاں یعنی ایہ سودائی — باطل ہوئی اس تھیں پچھے ساری کارروائی
جواب۱۸ عیسیٰ نوں جد اس جھوٹے نے ہے مصلوب ٹھہرایا — کیوں نہ اس نے عیسیٰ وانگوں فر ایہ رتبہ پایا
جواب۱۹ عیسیٰ دا ہے مولد کنعان لکھیا وچ کتاباں — مرزے دا ہے مولد کادیان اندر ملک پنجاباں

[1] گھسیٹی کے معنی دھروئی گئی یعنی جو پیدا ہونے کے وقت روڑی کے گرد دھروہی جاوے۔ سبحان اللہ! جو ایسی مشرکہ کا بیٹا ہو وہ بن مریم کیوں کہلاوے۔

بھی فر عیسیٰ وچ پنگھوڑے بے شک سخن الایا | بندہ ہاں میں اللہ دا آکھے بن پیغمبر آیا جواب۲۰
مرزے وچ پنگھوڑے بالکل نہ کوئی بات الائی | کد ہویا ایہ کیوں کر پیدا خبر نہ اس نوں کائی
حضرت عیسیٰ صدہا انھے کوڑھے کیتے چنگے | ایویں ہور بہتیرے روگی اعرج لولے لنگے جواب۲۱
مرزے تھیں نہ اج تک کوئی کوہڑا اچھا ہویا | نہ کوئی انھاں اس دے ہتوں بینا ہو کر مویا
حضرت عیسیٰ اذنوں رب تھیں خاکی طیر بنائے | مرزا بھی اس دے وانگوں ایہ گل کر دکھلائے جواب۲۲
عیسیٰ کھادا لوکاں تائیں اندر پیٹ بتایا | ایویں ہور ذخیرہ لوکاں جو کجھ اندر پایا جواب۲۳
مرزا کیوں نہ کھادا ہویا لوکاں نوں بتلاوے | کیوں نہ جمع ذخیرہ مخفی سارا کھول سناوے
حضرت عیسیٰ آساناں تھیں دستر خوان منگایا | کیوں نہ ایہ فر عیسیٰ وانگوں دسترخوان لے آیا جواب۲۴
مریم ماں عیسیٰ دی جو جو خبر بشارت پائی | ماں مرزے دی تائیں کوئی خبر نہ ایسی آئی جواب۲۵
مریم دا ہے واقعہ جو جو اندر قرآن آیا | مرزے دی ایہ اماں بالکل کوئی امر نہ پایا جواب۲۶
بھی نہ نانی ماں اس دی نوں آکر نذر چڑھایا | قلم نہ حضرت زکریا دا پانی اتے آیا جواب۲۷
جونی ہے ایہ پھر آوے اندر سب ابداناں | باندر سوراں رچھاں اندر ایویں ہور حیواناں جواب۲۸
غرض مسیح مرزے دے اندر فرق زمین آساناں | ایڈا فرق ملاوے کیوں کر ایہ پاغل دیوانہ جواب۲۹
کی ممکن ایہ اپنے تائیں عین مسیح اکھواوے | کی ممکن ہے ایہ سودائی ایڈا پاڑ ملاوے
عیسیٰ دا آسمانی جاون آکھے ممکن ناہیں | کی ممکن پھر عین مسیح اکھواوے اپنے تائیں جواب۳۰
عین مسیح جد ہوون اپنا ایہ ممکن بتلاوے | ایویں ممکن ہے آسانوں آخر عیسیٰ آوے
عین مسیح ایہ کیوں کر بندا پچھو اس نوں یارو | جھوٹا ہے ایہ سو سو پولہ سر اس دے وچ مارو

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر جانا اور قرب قیامت پھر دنیا میں آنا

قولہ: ”خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ عیسیٰ مر چکے اور دنیا سے اٹھائے گئے، پھر دنیا میں نہیں آئیں گے۔“ (مکتوب عربی انجام آتھم ص۸۰، خزائن ج۱۱ ص۸۰) وغیرہ ”اور وہ مسیح موعود میں ہوں۔“ (ازالہ اوہام ص۳۸، خزائن ج۳ ص۱۲۲)

اقول:

یعنی آکھے اللہ مینوں ہے ایہ خبر بتائی | عیسیٰ بے شک دنیا اتوں مر کر ہوئے راہی
آکھے فوت ہویا ہے عیسیٰ فیر نہ ایتھے آوے | قرب قیامت دنیا اتے فیر نہ پھیرا پاوے

آکھے ہاں موعود مسیح میں جو حضرت فرمایا	فرضی عیسیٰ بن کر ہاں میں قادیان اندر آیا
آکھے ہاں موعود مسیح میں منوں میرے تائیں	بن مریم آساناں اتے زندہ بالکل ناہیں
جواب۳۱ جھوٹا ہے اس اللہ اتے ہے طوفان اٹھایا	عیسیٰ فوت نہ ہوئے نہ رب اس نوں بتلایا
جھوٹا ہے ایہ دعویٰ اس دا سند نہ اس دی کائی	باجھ دلیلوں دعویٰ باطل جانے کل لوکائی
کوئی نص قرآن حدیثوں ایسی کڈھ وکھاوے	کھلم کھلی جو عیسیٰ دا مرنا صاف بتاوے
کوئی نص قرآن حدیثاں اندر دسی آئی	جس وچ ہو ایہ عیسیٰ ایتھوں مر کر ہوئے راہی
ہر گل ہے من گھڑتی اس دی بے شک اپنے دل دی	نال قرآن حدیثاں اس دی کوئی بات نہ مل دی
جواب۳۲ کون گواہ ہے اللہ اس نوں اس دی خبر بتائی	جھوٹا ہے ایہ بے شک اس نے دل دی بات بنائی
مول نہ سنیاں ڈٹھا اج تک اس دے ملہم تائیں	کون کوئی کی رنگ ہے اس دا آوے کہڑے راہیں
فوت نہ ہویا عیسیٰ بالکل مرزا جھوٹ بتاوے	قرب قیامت بے شک عیسیٰ فر دنیا تے آوے
جائز ممکن ہے عیسیٰ دا آساناں تے جانا	ایویں آساناں توں اس دا فر دنیا تے آنا
جواب۳۳ آساناں تے جاون اس دا ثابت ہے قرآنوں	مسئلہ ہے ایہ قطعی اس وچ ذرہ شک نہ آنوں

’’قال اللہ تعالٰی وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وانّ الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالھم بہ من علم الّا اتباع الظن وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ۱ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً.

۱؎ ای الی السمآء قال الحسن البصری تفسیر امام واحدی

مرزا کہتا ہے کہ حدیث میں لفظ رفعہ اللہ الی السمآء وینزل من السمآء نہیں آیا۔ سو یہ اس کا محض کذب اور دھوکا ہے اس واسطے کہ بل رفعہ اللہ الیہ جس کا مدلول خدا کی طرف مرفوع ہونا ہے اگرچہ روحانی ہو کس طرح تحقق ہوگا اور ایسا ہی ارجعی الٰی ربک اپنے رب کی طرف رجوع کے نفس کی کیا صورت ہوگی اور اسی طرح الیہ یصعد الکلم الطیب وعمل الصالح یرفعہ میں چڑھنا کلمات طیبہ کا اور مرفوع ہونا خدا کی طرف کس طرح ہوگا ان کا محل آسمان کو قرار دیا جاوے گا یا آسمان زمین دونوں سے باہر۔ پس اسی طرح رفع جسمی کی صورت میں بھی آسمان ہی کو محل قرار دیا جاوے گا اور علاوہ ازیں حدیثوں میں تو صراحت بھی لفظ سماء کا آ گیا ہے۔ چنانچہ ابن عباس اور حریث اور...... اور حسن بصری وغیرہ کی حدیثوں میں آئندہ مذکور ومنقول ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ! پس یہ وہم اس کا سراسر باطل ہے۔

ولٰکن شبہ لھم المقتول والمصلوب وھو صاحبھم بعیسٰی ای القی اللہ علیہ شبھہ فظنوہ ایاہ لفی شک منہ من قتلہ حیث قال بعضھم لما رو المقتول الوجہ وجہ عیسٰی والجسد لیس بجسدہ وقال آخرون بل ھو ھو (تفسیر جلالین)‘‘

ترجمہ: اور نہیں مارا انہوں نے عیسٰی علیہ السلام کو اور نہیں سولی دیا انہوں نے یعنی یہود نے اس کو مگر شبہ ڈالا گیا واسطے ان کے اور بے شک وہ لوگ جو اختلاف کیا انہوں نے بیچ اس کے البتہ رولے میں ہیں اس سے نہیں واسطے ان کے کچھ علم مگر تابعداری کی اس نے گمان کی اور نہیں قتل کیا انہوں نے اس کو ہرگز بلکہ اٹھالیا ہے اللہ نے اس کو اپنی طرف اور ہے اللہ غلبے والا حکمت والا۔ اس پر شبہ ڈالا گیا ان پر مقتول اور مصلوب کی بابت اور وہ ان کا ایک سردار تھا ساتھ عیسٰی علیہ السلام کے ڈال دیا اللہ تعالیٰ نے اوپر اس کے شبہ اس کا یعنی عیسٰی علیہ السلام کا پس گمان کیا انہوں نے اس کو وہی۔ البتہ شک میں ہیں اس کے مارنے سے اس لئے کہا بعض ان کے نے جب دیکھا مقتول کو کہ منہ اس کا منہ عیسٰی علیہ السلام کا ہے اور صورتی اس کا نہیں تن عیسٰی علیہ السلام کا اور کہا دوسروں نے بلکہ یہ وہی ہے۔

یعنی قتل نہ کیتا انہاں بن مریم دے تائیں
بھی نہ سولی دتا اس نوں بولن جھوٹ ہوائیں

قتل نہ ہویا لیکن اس دی اللہ شکل وٹائی
چہرے تھیں اوہ عیسٰی ہویا قدرت نال الٰہی

شکی ہوئے بے شک جہڑے جھگڑا اس وچ کردے
علم نہ کجھ انہاں نوں ایویں اٹکل پچھے مردے

قتل نہ کیتا انہاں اس نوں اپنے دلوں یقینوں
بلکہ اٹھایا اللہ اس نوں طرف آسمان زمینوں

اللہ غالب حکمت والا کردا ہے جو چاہے
مار نہ سکے اس نوں کوئی جنوں آپ بچائے

قوم یہود جو بن مریم دے دشمن آہے بھارے
اکدن اس دے مارن کارن کٹھے ہوئے سارے

جس حجرے دے اندر اس دم حضرت عیسٰی آہے
اک منافق انہاں وچوں اس دے اندر جائے

صورت اس دی اللہ صاحب عیسٰی نال وٹائی
چہرے تھیں اوہ عیسٰی ہویا قدرت نال الٰہی

اس نوں پکڑ یہودی سارے چاہڑن سولی اتے
رولے وچ رہے اوہ لیکن سارے کافر کتے

بن مریم نوں رب انہاں تھیں حکمت نال بچایا
چھتوں پاڑ اتاہاں اس نوں ول آسمان اٹھایا

بعضے آکھن سولی ہے خود دتا عیسیٰ تائیں — آکھن ہو جو اندر وڑیا اوہ پھر گیا کھائیں
رولے وچ رہے اوہ اوتھوں اوہ کافر سودائی — پتہ نہ لگا انہاں نوں اس وچ حکمت رب دی آہی
دوجی اک روایت بھی ہور اس دے اندر آئی — ذکر کریساں اگے چل کے انشاء اللہ بھائی
موردِ قتل صلب دا دونویں جسم تے روح ہے بھائی — مرزا بھی ہے مندا اس نوں ہو مجبور سودائی
نفی قتل دی جیون ہے راجع جانب جسم تے جان دے — لازم ہے تیوں رفع بھی ہووے راجع طرف دوہاں دے
دونویں اک ضمیر دوہاں دا مرجع اکو جانے — جسم تے روح[1] دونویں ہے مرجع شک نہ اس وچ آنے
عیسیٰ اسم مسمّٰی اس دا جسم تے روح ہے بھائی — جو مذکور ہویا ہے پچھے شک نہ اس وچ رائی
کیوں فر تنہا روح نوں مرزا مرجع رفع ٹھہراوے — ذکر نہ تنہا روح دا پچھے مطلق نظری آوے
مرجع اس دا تنہاء روح نوں جے ٹھہرایا جاوے — قتل صلب دا پھرنا بھی فر روح ول لازم آوے
لازم آوے سولی دینا تنہا روح دی تائیں — باطل ہے ایہ عقلوں نقلوں بالکل ممکن ناہیں
جواب۳۴ کوئی سند دلیل نہ اس دی دعویٰ محض زبانی — بھی تعقید نہایت ہووے اندر نظم قرآنی
جواب۳۵ بھی جے تنہا روح عیسیٰ دی جاندے اتاں اٹھائی — کجھ تخصیص نہ اس وچ اس دی نہ سی کجھ وڈیائی
ایویں ہر مومن دی روح نوں ول آسمان لے جاندے — ایسا نہ کوئی مومن جس دی روح نہ اتاں اٹھاں دے
وجہ خصوص ذکر دی اس وچ نہ کوئی پائی جاوے — ادنیٰ مومن تھیں بھی اس وچ وادھا نظر نہ آوے
خالی مول نہیں نکتے تھیں کوئی لفظ قرآنی — کی جانے قرآن دا مطلب ایہ پاغل قدیانی
بھی بن مریم فرضاً جے کر مردنیا توں جاندے — تشبیہ[2] بدلے اللہ اس دی موت بیان فرماندے
شبہ ہویا تشبیہوں بھارا مرزائیاں ناداناں — کتھے شبہ تے کتھے تشبیہ فرق زمین آسماناں
ایہ بھی مبلغ علم انہاں دا سمجھ نہ انہاں تائیں — انھے عقلوں کیتے اللہ پئے کوتّی راہیں

[1] یعنی جس کے قتل کا یہود دعویٰ کرتے تھے اسی کے قتل وصلب کی نفی اور اسی کے رفع کا اثبات خدا تعالیٰ کو منظور ہے نہ کسی اور چیز کا ورنہ کلام بے ربط ہو جاوے گا اور وما قتلوہ وما صلبوہ کے ضمیر کے مرجع جسم اور روح دونوں ہیں۔ جس کو مرزا بھی مانتا ہے۔ لیکن بل رفعہ اللہ الیہ میں اگر وہ ضمیر کا مرجع صرف روح کو قرار دیوے جس کے واسطے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو یہ کلام نہایت بدنما تعقید ہے جس کا وجود کسی فصیح انسان کی کلام میں بھی نہیں ملتا چہ جائے کہ ایسی معجز کلام میں ہو۔

[2] یعنی ولکن شبہ لھم کے بدلے ولکن اماتہ اللہ بموتہ کہتا۔

معنی تشبیہ شکل وٹاون لغتاں اندر آیا   اس دے باجھ نہ دوجا معنی ہور کسی بتلایا جواب۳۶

شک شبہ جے اس تشبیہوں مطلب لیتا جاوے   بے شک فر تکرار عبارت اندر لازم آوے

لازم آوے اس تھیں ہوون لغو کلام الٰہی   وچ فصاحت اس دی لگے وٹا دھبہ بھائی

بھی جد کہن یہودی کیتا قتل مسیح دے تائیں   شبہ ہویا کس چیزوں انہاں کیوں کر کھول سنائیں

بھی ایہ کلمہ بل اضرابی جس جگہ وچ آوے   اگا پچھا اس دا آپس وچ تنافی ہووے جواب۳۷

اک دوجے دے نال مخالف ہووے بے شک بھائی   ممکن مول نہ کٹھے ہوون مسئلہ ایہ اجماعی

جے کر تنہا روح دا چڑھنا ہو ول اللہ سائیں   نال قتل دے اس نوں بالکل کجھ تنافی ناہیں

غازی جو سب مارے جاون اندر جنگ لڑائی   روح انہاں دے بیشک جاوے ول آسمان اٹھائی

رفعوں مطلب اس جگہ وچ رفع نہیں روحانی   ثابت ہویا پہنچے عیسیٰ نال جسم آسمانی

غرض مسیح دا نال جسم دے آساناں تے جانا   ثابت ہویا اس آیت تھیں بھی فر آخر آنا

نص آیت ہے، رب عیسیٰ نوں اپنی طرف اٹھایا   نال چالاکی اس آیت نوں پر اس نے الٹایا

قولہ: ’’اس جگہ رفع سے مراد موت ہے جو عزت کے ساتھ ہو۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۵۹۹، خزائن ج۳ ص۴۲۳)

لفظ رفع دا یعنی جو اس آیت اندر آیا   موت بعزت معنی اس دا مرزے نے ٹھہرایا

مرنا عزت نال رفع دا ایہ معنی ٹھہراوے   نال جسم آسمانی یعنی نہ ممکن کوئی جاوے

ایہ تاویل سراسر اس دی باطل جانوں یارو   ایہ من گھڑت بوجھارت اس دی منہ اس دے تے مارو

مرنا عزت نال رفع دا معنی کتھے نہ آیا   کسی نہ لغوی اج تک اس دا ایہ معنی بتلایا

مرنا عزت نال رفع دا معنی بالکل ناہیں   پایا مول نہ جاوے بالکل لغتاں وچ کتھائیں

کیوں فر ہن ایہ باطل معنی اپنے دلوں بناوے   کیوں الحادوں ایہ سودائی قرآن تو الٹاوے

کیتا اس الحاد صریحاً وچ آیات قرآنی   خواہش نفس مطابق گھڑ دا ایہ معنی نفسانی

کتب عقائد اندر ہے ایہ لکھیا مسئلہ بھائی   ظاہر نص قرآن[1] حدیثوں پھرنا ہے گمراہی

اپنے قولاں وچ[2] نہ جائز ایہ تاویل بتاوے   کیوں فر نص قرآن حدیثاں ظاہر تھیں الٹاوے

۱؎ **والنصوص من الکتاب والسنة تحمل علی ظواهرها ما لم یصرف عنها دلیل قطعی والعدول عنها الحاد۔** (شرح عقائد النسفی وغیرہ)

۲؎ اوران کو بلا کسی تاویل کے قبول کرلیا ہے۔ (ازالہ ص۵۹۴، خزائن ج۳ ص۴۰۴)

اصل رفع دے معنی لغوی اچا کرنا آیا
اس دے باجھ نہ لغت عرب وچ دوجا معنی پایا
بھی ہے ایک قرینہ قائم اس جاگہ وچ بھائی
اپنی[1] طرف اٹھاواں تینوں ویکھ قرآن گواہی
ہے برہان قوی رب اس نوں اپنی طرف اٹھایا
مبطل ہے ایہ اس معنی نوں جو اس دلوں بنایا
کی ممکن فر ہن ایہ اس دا معنی ہور بتاوے
اصلی معنی چھوڑ مجازی معنی نوں ہتھ پاوے
ربط تعلق بھی فر اس دا اس صورت وچ بھائی
سابق آیت نال نہ بالکل باقی رہندا کائی
بھی تخصیص مسیح دی اس وچ مطلق کوئی ناہیں
عزت نال اٹھاوے اللہ ہر پیغمبر تائیں
ہے تفسیر حدیثاں اندر اس آیت دی آئی
عیسیٰ دا آسمانی جانا ثابت ہے خود بھائی

’’عن ابن عباس ؓ قال لما اراد اللہ ان یرفع عیسیٰ الی السمآء خرج علیٰ اصحابہ وفی البیت اثنا عشر رجلاً من الحواریّین یعنی فخرج علیھم من عین البیت ورأسہ یقطر ماءً فقال ان منکم من یکفر بی اثنی عشر مرۃ بعد ان اٰمن بی ثم قال ایکم یلقی علیہ شبھی فیقتل مکانی ویکون معی فی درجتی فقام شابٌ من احدثھم سنا فقال لہ اجلس ثم اعاد علیھم فقام ذلک الشاب فقال اجلس ثم اعاد علیھم فقام ذالک الشاب فقال انا

[1] یعنی ورافعک الیّ اور نیز جب بقول قادیانی عیسیٰ علیہ السلام سولی پر چڑھائے گئے اور جو سولی پر چڑھایا جاوے وہ بقول توراۃ لعنتی ہے تو پھر کیا یہ موت بعزت ہوئی اور جب سولی چڑھائے جانے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام باقی عمر خفیہ زندہ رہے اور کسی کو ان کی زندگی کی اطلاع نہ ہوئی اور نہ باقی عمر مسیح نے برملا تبلیغ رسالت کی اور نہ ان کی موت پر کسی کو اطلاع ہوئی تو پھر کیا یہ موت بعزت ہوئی؟ کیا موت بعزت یہی ہے کہ ایک شخص بڑی ذلت کے ساتھ سولی پر چڑھایا جاوے یہاں تک کہ اس کو مردہ گمان کر کے قبر میں رکھ دیں اور صدہا من مٹی اس پر ڈال دیں یا وہ ایسے خفیہ طور پر زندگی بسر کرے کہ اس کے مرنے جینے پر کسی کو اطلاع نہ ہو۔ اگر موت بعزت کے یہی معنی ہیں تو مرزا بھی اسی موت کو اختیار کرے جو بقول مرزا حضرت مسیح پر وارد ہوئی۔ یعنی اوّل سولی پانا پھر بقیہ عمر خفیہ زندہ رہنا۔ خاص کر اس حالت میں کہ اس کو مسیح موعود اور مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے اور نیز اگر رفع سے مراد موت بعزت ہو تو اس صورت میں حرف الیٰ بالکل لغو ہو جاوے۔ غرض کہ مرزا اس بات کی تشریح تو کرے کہ موت بعزت کس کو کہتے ہیں۔

فقال هو انت ذالک فالقی علیه شبه عیسٰی ورفع عیسٰی من روزنة فی البیت الی السمآء وقال جاء الطلب من الیهود فاخذوا الشبه فقتلوه ثم صلبوه وهٰذا اسناد صحیح الٰی ابن عباس رواه سعید بن منصور وابن ابی حاتم والنسائی وابن مردویة وکذا رواه النسائی عنه ولفظه فاجتمع الیهود علٰی قتله فاخبره الله بانه یرفعه الی السمآء وفی آخره فالقی الله علیه شبهه فقتل الحدیث کذا فی تفسیر ابن کثیر والکمالین وهذا مما لا مدخل فیه للقیاس فله حکم الرفع‘‘

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا انہوں نے جس وقت ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھانے کا آسمان کی طرف، نکلا عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحابوں پر اور ایک گھر میں بارہ آدمی تھے حواریوں سے۔ پس نکلے ان پر گھر کے چشمہ سے اور اس کے سر سے پانی کے قطرات ٹپکتے تھے۔ پس کہا عیسیٰ علیہ السلام نے تحقیق بعض تم میں سے وہ آدمی ہوگا جو کافر ہوگا میرے ساتھ بارہ دفعہ اس کے بعد کہ ایمان لاوے میرے ساتھ۔ پھر کہا کون ہے تم میں سے کہ ڈالا جاوے اس پر شبہ میرا، پس قتل کیا جاوے میری جگہ اور ساتھ ہو میرے بیچ ایک درجہ کے۔ پس کھڑا ہوا ایک جوان نوعمر۔ پس کہا عیسیٰ علیہ السلام نے بیٹھ۔ پھر کہا ان پر، پس کھڑا ہوا وہی جوان، پھر کہا اس نے بیٹھ۔ پھر اعادہ کیا اس نے پر ان پر۔ پھر کھڑا ہوا وہی جوان۔ پس کہا اس نے میں ہوں، پھر کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تو ہی ہے۔ پھر ڈالا گیا اس پر شبہ اس کا اور چڑھے عیسیٰ علیہ السلام ایک باری میں سے جو گھر میں تھی آسمان کی طرف...... اور کہا راوی نے آیا ڈھونڈنے والا یہودیوں سے پس پکڑا انہوں نے اس جوان کو پس قتل کیا انہوں نے اس کو پھر سولی دیا انہوں نے اس کو۔ یہ حدیث سند اس کی صحیح ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف روایت کیا اس کو سعید بن منصور نے اور ابن ابی حاتم نے اور نسائی اور ابن مردویہ نے اور اسی طرح روایت کیا نسائی

نے اس سے اور لفظ اس کے یہ ہیں۔ پس اکٹھے ہوئے یہود اس کے قتل پر خبر دی اللہ تعالیٰ نے اس کو اس بات کی کہ اٹھا لے گا اللہ تعالیٰ اس کو آسمان کی طرف اور بیچ آخر سے حدیث کی پس ڈالا اللہ تعالیٰ نے اوپر اس کے شبہ اس کا، پس قتل کیا گیا۔ آخر حدیث تک اسی طرح ہے تفسیر ابن کثیر اور کمالین میں اور یہ وہ بات ہے، نہیں داخل ہوتا قیاس اس میں پس واسطے اس کے ہے رفع کا حکم۔

بن عباسوں نسائی اندر یعنی نقل لے آیا
عیسیٰ نوں جد آسماناں ول رب اٹھانا چاہیا

حضرت عیسیٰ یاراں دے ول گھر تھیں باہر آئے
باراں مرد حواری انہاں گھر دے اندر پائے

کافر اک تساں تھیں ہووے آکھیا باراں واری
ہو مرتد ایمانوں پچھے میں تھیں ہو بیزاری

پھر کہیا ہے کون تساں تھیں میری صورت چاہووے
میرے بدلے قتل جو ہو کر میرا درجہ پاوے

اک نوعمر جوان انہاں تھیں فوراً اٹھ کھلووے
آکھے ہاں میں حاضر حضرت مناں حکم جو ہووے

حضرت عیسیٰ آکھن اس نوں بہ جا تو اے بھائی
پہلی گل انہاں نوں حضرت فیر دہرائی

اوہو لڑکا دوجی واری فر اٹھ عرض گزارے
حضرت عیسیٰ آکھن اس نوں بہ جا یار پیارے

پھر فرمایا اس نوں حضرت عیسیٰ تیجی واری
تیری صورت میری ہووے پکی تیری یاری

آخر اللہ چہرہ اس دا عیسیٰ وانگ بنایا
عیسیٰ نوں فر ہوری راہوں ول آسمان اٹھایا

قوم یہوداں چہرہ اس دا عیسیٰ دا جد پایا
عیسیٰ خود ٹھہرا کر اس نوں سولی پکڑ چڑھایا

ثابت اس تیں اس آیت وچ ہویا بے شک سائیں
مرنا عزت نال رفع دا ہرگز معنی ناہیں

اصل رفع دا جھگڑا اس نے سارا آن مکایا
مرزے دا سب کلہ کوٹھہ بالکل اس نے ڈھایا

کیوں ایہ جھوٹا اپنے تائیں بن مریم اکھواوے
کوئی لفظ نہ ایس حدیثوں صادق اس تے آوے

ناکوئی یار حواری اس دا اس دی صورت ہویا
نہ کوئی اس دے بدلے بالکل سولی پا کر مویا

نا مرزائیاں اس دے مارن کارن گھیرا پایا
نہ روزن تھیں اللہ اس نوں ول آسمان اٹھایا

نا مرزائی آکھے کوئی اس دی صورت چاہواں
اس دے بدلے سولی پا کر اپنی جان گواواں

ثابت اس حدیثوں ہویا شک نہ اس وچ لائیں
ہے ایہ جھوٹا عیسیٰ آون والا ہرگز ناہیں

اوہو ہے موعودی عیسیٰ وچ حدیثاں آیا
نال جسم دے جس نوں اللہ ول آسمان اٹھایا

’’واخرج عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر عن مجاهد فی قوله تعالیٰ شبه لهم قال صلبوا غیر عیسیٰ شبهوه بعیسیٰ یحسبون. ایاه رفع الله الیه عیسیٰ حیاً ‘‘ترجمہ: کہا مجاہد نے خدا کے قول ’’شبہ لھم ‘‘ کی تفسیر میں کہ سولی چڑھایا انہوں نے ایک مرد کو سوائے عیسیٰ کے انہوں نے اس کو عیسیٰ کے مشابہ پا کر اس کو عیسیٰ گمان کیا اور خداتعالیٰ نے عیسیٰ کو اپنی طرف زندہ اٹھالیا۔ انتہیٰ

’’اخرج عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر عن قتادة وقولهم انّا قتلنا...... الخ. قال اولئک اعداء الله الیهود فتخروا بقتل عیسیٰ وزعموا انهم قتلوه وصلبوه وذکرلنا انه قال لاصحابه ایکم یقذف علیه شبهی فانه مقتول قال رجل من اصحابه انا یا نبی الله فقتل ذلک الرجل ومنع الله نبیه ورفعه الیه (در منثور) ‘‘ترجمہ: یعنی کہا قتادہ تابعی جلیل نے اس آیت کی تفسیر میں ’’وقولهم انّا قتلنا الخ ‘‘ کہ مراد اس سے دشمن اللہ کے یہود ہیں کہ فخر کیا انہوں نے ساتھ قتل کرنے عیسیٰ علیہ السلام کے اور گمان کیا انہوں نے کہ قتل کیا ہے انہوں نے اس کو اور سولی چڑھایا ہے اور ذکر کیا گیا ہے ہمارے واسطے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے یاروں سے کہا کہ تم میں کون ایسا ہے کہ میری صورت ہو جاوے۔ پس تحقیق وہ قتل کیا جاوے گا تو ایک مرد نے ان کے یاروں سے کہا کہ میں اے نبی اللہ! یہ بات قبول کرتا ہوں۔ سو قتل کیا گیا یہ مرد اور بچایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کو اور اٹھایا اس کو طرف اپنی۔

’’واخرج ابن جریر عن السدی قال ان بنی اسرائیل حصروا عیسیٰ وتسعة عشر رجلاً من الحواریّین فی بیت فقال عیسیٰ لاصحابه من یاخذ صورتی یقتل وله الجنة فاخذها رجلاً منهم وصعد بعیسیٰ الی السمآء فذٰلک قوله ومکروا ومکر الله والله خیر الماکرین ‘‘اور اخراج کیا ابن جریر نے سدی سے کہا کہ تحقیق بنی

اسرائیل نے گھیرا عیسیٰ کو اور انیس (۱۹) مردوں کو حواریوں سے گھر میں۔ سو کہا عیسیٰ نے اپنے یاروں سے کہ کون ہے کہ میری صورت پکڑے۔ پس قتل کیا جاوے اور اس کے واسطے بہشت ہو تو ایک مردان میں سے عیسیٰ کی صورت ہوا اور عیسیٰ کو آسمان پر چڑھایا گیا۔ پس یہی مطلب ہے خدا تعالیٰ کے اس قول کا کہ مکر کیا یہود نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہتر ہے مکر کرنے والا اور کہا تفسیر ابن کثیر میں:

''وکذا ذکره غیر واحد من السلف انه قال لهم ایکم یلقی علیه شبهی فیقتل مکانی وهو رفیقی فی الجنة''

بھی ہور سلف علماواں تھیں ہے یعنی ایویں آیا — حضرت عیسیٰ اصحاباں نوں اپنے ایہ فرمایا
کون تساں تھیں ایسا جو کوئی میری صورت چاہوے — میرے بدلے سولی پا کر جنت اندر جاوے
انہاں اقوالاں تھیں بے شک ایہ ہن ثابت ہویا — معنی رفع نہیں ایہ بالکل باعزت ہو مویا
آیت ہے ایہ نص صریح اس معنی وچ بھائی — نال جسم آسمانی پہنچے عیسیٰ شک نہ کائی

قال: جیسا کہ دوسری آیت اس پر دلالت کرتی ہے ورفعناہ[1] مکاناً علیاً...... الخ! اور اٹھایا ہم نے اس کو مکان بلند پر۔

اس آیت تھیں اس جھوٹے نے چھوڑ گواہی لیتی — سمجھ لئی میں جو اس جاگہ ایس چالاکی کیتی
موت بعزت بھی ایہ آکھے اس دا معنی واہی — دعویٰ ہے ایہ باطل اس دا سند نہ اس دی کائی
ہن میں تینوں اصلی مطلب اس دا کھول سناواں — دھوکا تے مکاری اس دی کر تحریر وکھاواں

''قال اللہ تعالیٰ ورفعناه مکاناً علیاً''

یعنی ہے ادریس پیغمبر برحق سچ مچ جانی — اللہ اس نوں ایتھوں زندہ کھڑیا ہے آسمانی
وهو حیٌّ فی السمآء الرابعة جلالین — ترجمۃ اور وہ زندہ ہے آسمان چہارم میں
چوتھے آسمان تے ہے زندہ آیا وچ تفسیراں — اکثر عالم علماں والے کردے ایہ تقریراں
وچ روایت قصہ اس دا ہور طرح بھی آیا — کعب احبار کنوں ہے یعنی ابن جریر لیایا

[1] فان قیل فان عیسیٰ رفع الی السمآء قلنا وقد رفع قوم من امة محمد ﷺ کما رفع عیسیٰ وذالک اعجب ثم ذکر قصة عامر بن فهیره وخبیب بن عدی والعلماء من الحضرمی کذا نقله السیوطی فی شرح الصدور۔

’’وروی ابن جریر عن کعب الاحبار انه قال لابن عباس کان لادریس صدیق من الملائکة فساله عن عمره فرفعه علی جناحه وذهب به الی السمآء ولما بلغ الی السمآء الرابعة فلقیه ملک الموت فساله کم بقی من عمر ادریس قال این ادریس قال ملک الموت ان هذا لشیٔ عجیب امرت بقبض روحه قال کعب فهذا معنی قوله تعالٰی ورفعناه مکاناً علیاً ‘‘ترجمہ: روایت ہے ابن جریر سے اس نے روایت کی ہے کعب الاحبار سے تحقیق اس نے کہا واسطے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تھا واسطے ادریس علیہ السلام کے دوست ایک فرشتوں میں سے۔ پس پوچھا ادریس علیہ السلام نے اس سے اپنی عمر سے پس اٹھایا اس فرشتے نے ادریس علیہ السلام کو اپنے بازو پر اور لے گیا اس کو آسمان کی طرف اور جب پہنچا آسمان چہارم پر ملا اس کو ملک الموت پس سوال کیا اس نے اس کو کہ کس قدر باقی ہے عمر ادریس علیہ السلام کی۔ ملک الموت نے کہا کہاں ہے ادریس یہ ایک عجیب چیز ہے حکم کیا گیا میں ساتھ قبض کرنے اس کے۔ کہا کعب نے یہ معنی ہے ورفعناه کا آخر تک۔

یعنی اک فرشتہ اس دا آہا دوست جانی ۔۔۔ چک پراں تے اس دے تائیں لے چڑھیا آسمانی

لے پہنچا آسماناں اتے جد اوہ اس دے تائیں ۔۔۔ قبض ہوئی روح اس دی اوتھے مر کر رہیا اتھائیں

نال جسم ادریس نبی دا آسماناں تے جانا ۔۔۔ ثابت اس آیت تھیں ہویا مرزے نوں سمجھانا

بعضے آکھن اللہ اس نوں اپنی طرف اٹھایا ۔۔۔ نال نبوت اس دا یعنی رتبہ شان ودھایا

درجہ اس دا اچا کیتا یعنی نال رسالت ۔۔۔ رتبہ عالی دتہ اس نوں عزت نال کرامت

غرض نہیں ایہ آیت بالکل لائق استشہاداں ۔۔۔ فاسد بنیاداں دے اتے ایہ فاسد بنیاداں

بلکہ ہے ایہ نص شہادت اس دے کارن آئی ۔۔۔ عیسیٰ دا آسمانی جاون بے شک ممکن بھائی

ایویں اس امت تھیں ہے ایہ وچ حدیثاں آیا ۔۔۔ بعضی لوکاں تائیں اللہ ول آسمان اٹھایا

کر تحریف رفع نوں ایہ جد معنی تھیں الٹاوے ۔۔۔ کیوں تاویل توفی تھیں فر غیظ غضب وچ آوے

’’قال اللّٰہ تعالٰی وان من اهل الکتاب الّا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا. قبل موته ای قبل موت

عیسٰی علیہ السلام والمعنی ما من احد من اهل الکتاب ادرک ذٰلک الوقت الّا اٰمن بعیسٰی عند نزوله من السمآء وصحح هذاالقول الطبری کذا فی التفسیر الخازن وقال عطاء عن ابن عباس اذا نزل عیسٰی الی الارض لا یبقی یهودی ولا نصرانی الا اٰمن به وشهد انه روح الله وکلمته وعبده ونبیه کذا فی التفسیر ابن کثیر والوسیط للامام الواحدی واخرج ابن جریر عن ابی مالک وان من اهل الکتاب الّا لیؤمنن به قبل موته قال ذٰلک عند نزول عیسٰی ابن مریم لا یبقی احد من اهل الکتاب الا اٰمن به واخرج عبد بن حمید وابن المنذر عن شهر بن حوشب وان من اهل الکتاب الّا لیؤمنن به قبل موته عن محمد بن علی بن ابی طالب هو بن الحنفیة قال لیس من اهل الکتاب احد الا اتته الملائکة یضربون وجهه ودبره ثم یقال یا عدوالله ان عیسٰی روح الله وکلمة کذبت علی الله وزعمت انه الله ان عیسٰی لم یمت وانه رفع الی السمآء وهونازل قبل ان تقوم الساعة فلا یبقی یهودی ولا نصرانی الا اٰمن به وکذا روی سعید بن جبیر والعوفی عن ابن عباس وقال ابن جریر حدثنا یعقوب حدثنا ابن علیة ابورجآء عن الحسن وان من اهل الکتاب الّالیؤمنن به قبل موته قال قبل موت عیسٰی والله انه لحیٌّ الاٰن عندالله ولکن اذا نزل اٰمنوا به اجمعون وکذا روی ابن ابی حاتم عنه وکذا قال قتادة وعبدالرحمن بن زید بن اسلم وغیر واحد وهذا القول هوالحق البحت الّذی لا یجوز العدول عنه‘‘

ترجمہ: کہا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر کہ ایمان لاوے گا ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے ان کے مرنے سے پہلے اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا، قبل موتہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے سے پہلے اور معنی یہ ہیں کہ کوئی اہل

کتاب میں سے نہیں جو نزول کا وقت پاوے گا مگر کہ ایمان لاوے گا ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے، وقت اترنے ان کے آسمان سے اور صحیح کہا ہے اس قول کو طبری نے اسی طرح ہے تفسیر خازن میں اور روایت کی عطاء نے ابن عباس سے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام زمین کی طرف اتریں گے تو نہ باقی رہے گا کوئی یہودی اور نہ نصرانی مگر کہ ایمان لاوے گا ساتھ ان کے اور گواہی دے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا روح ہے اور اس کا کلمہ ہے اور اس کا بندہ اور نبی اسی طرح ہے تفسیر ابن کثیر اور وسیط میں اور روایت کی ابن جریر نے ابو مالک سے اس آیت کی تفسیر میں ''**وان من اهل الكتاب...... الخ!**'' کہا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا کوئی یہودی اور عیسائی نہ رہے گا مگر کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لاوے گا۔

اور روایت کی عبد بن حمید و ابن منذر نے شہر بن حوشب سے اسی آیت کی تفسیر میں محمد بن علی بن ابی طالب سے اور وہ بیٹا حنفیہ کا ہے کہا کہ نہیں کوئی یہودی اور نہ نصرانی مگر کہ موت کے وقت اس کے پاس فرشتے آتے ہیں، مارتے ہیں اس کے منہ اور دبر کو پھر کہا جاتا ہے کہ اے دشمن اللہ کے بے شک عیسیٰ روح اللہ کا ہے اور اس کا کلمہ تو نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور تو نے گمان کیا کہ وہ اللہ ہے عیسیٰ فوت نہیں ہوئے بلکہ وہ بے شک آسمان کی طرف زندہ اٹھائے گئے اور وہ قیامت کے قائم ہونے سے پہلے آسمان سے اتریں گے۔ پس نہ رہے گا کوئی یہودی اور عیسائی مگر ان کے ساتھ ایمان لاوے گا اور اسی طرح روایت کی ہے سعید بن جبیر اور عوفی نے ابن عباس سے اور روایت کی ابن جریر نے حسن بصری سے اس آیت کی تفسیر میں: ''**وان من اهل الكتاب...... الخ!**'' قبل موتہ کہا کہ پہلے موت عیسیٰ علیہ السلام کے یعنی موتہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ بے شک عیسیٰ علیہ السلام اس وقت زندہ ہیں پاس خدا کے ولیکن وہ آسمان سے قرب قیامت اتریں گے تو سب اہل کتاب ان کے ساتھ ایمان لاویں گے۔

یعنی عیسیٰ قرب قیامت جد آسانوں آوے — دنیا تے جد دوجی واری آکر پھیرا پاوے
قوم یہود جو اس دن ہوون جتنے ہور عیسائی — من اس نوں مرنوں پہلے باقی رہے نہ کائی

توبہ کرسن جانن اس نوں بندہ خاص الٰہی
اللہ نہ کوئی جانے اس نوں قوم یہود عیسائی

بیشک عیسیٰ قرب قیامت آوے گا آسمانوں
وعدہ ہے ایہ سچا ہویا شک نہ اس وچ آنوں

ابوہریرہ تھیں ہے مسلم ایویں نقل لے آیا
ایہو مطلب اس آیت دا ابن عباس بتایا

ایویں حسن وغیرہ اس دا ایہ مطلب بتلاون
آکھن عیسیٰ قرب قیامت دنیا تے پھر آون

خازن ابن کثیر وغیرہ وچ اکثر تفسیراں
ایویں ہور کتاباں اندر لکھیاں ایہ تقریراں

ہے ایہ لفظ مضارع اس تے لام تاکید جان آوے
نون ثقیلہ بھی اس تائیں استقبال بناوے

مسئلہ ہے ایہ نحوی لکھیا ہویا بہتی جائیں
کھول کتاباں نحوی ویکھن شوق جے تیرے تائیں

حق صریح وچ ہے ایہ مسئلہ لکھیا نال دلیلاں
ثابت کیتا اس نے حق نوں کر باطل تاویلاں

قطعی دلالت ہے ایہ آیت اس دے اندر بھائی
قرب قیامت آوے عیسیٰ شک نہ اس وچ رائی

’’قال اللہ تعالٰی ویکلّموالناس فی المھد وکھلا ومن الصالحین. وینزل عند قرب الساعۃ کھلاً وعلیہ قولہ تعالٰی ویکلموالناس فی المھد وکھلا قال ابن عباس ارسل اللہ عیسٰی علیہ السلام وھو ابن ثلاثین سنۃ فمکث فی رسالتہ ثلاثین شھراً ثم رفعہ اللہ الیہ کذا فی تفسیر الخازن قالوا وما وصل الی سن الکھولۃ ففیہ اشارۃ الی نزولہ من السمآء کذا فی التفسیر الخازن والجامع البیان‘‘

ترجمہ: اور باتیں کرے گا لوگوں سے ماں کی گود میں اور پوری عمر کا ہوکر یعنی قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوگا۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو رسول کر کے بھیجا تیس برس کی عمر میں سو رہے تیس مہینے اپنی پیغمبری کے بعد رہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھایا اسی طرح ہے تفسیر خازن اور جامع البیان میں۔

عیسیٰ یعنی وچہ پنگوڑے لوکاں نال الاوے
بھی فر اوہ جد بڈھا ہووے سن کہولت پاوے

تیتی برس عمر وچ اس نوں رب کھڑیا آسمانی
سن کہولت نہ ایہ ہرگز ہے ایہ عمر جوانی

''وفی الصحیح یدخل اهل الجنة الجنة ابناء ثلاث وثلثین سنة وقال النبی ﷺ لا یفنی شبابهم رواه مسلم'' ترجمہ:اور صحیح میں ہے داخل ہوں گے بہشتی بہشت میں اس حالت میں کہ وہ جوان ہوں گے تیتیس سال کی عمر میں اور فرمایا نبی ﷺ نے اور نہ فنا ہوگی جوانی ان کی۔

تیتی سال عمر وچ ہوسن یعنی اہل بہشتاں — بڈھے نہ اوہ ہوسن ہرگز بالکل نیک سرشتاں

تیتی سالاں سن کہولت جے ٹھہرایا جاوے — جنتیں دا بڈھا ہوون اس تھیں لازم آوے

ثابت ہویا تیتی سالاں عمر کہولت ناہیں — سن کہولت اگے اس تھیں شک نہ اس وچ لائیں

ثابت ہویا اس تھیں عیسیٰ دنیا تھے پھر آون — قرب قیامت یعنی فر تد سن کہولت پاون

''قال اللّٰه تعالٰی وانّه لعلم الساعة وانه ای عیسٰی لعلم الساعة تعلم بنزوله فالمراد بذلک نزوله قبل یوم القیامة ویؤید هذا لمعنی القرأة الاخریٰ وانهٗ لعلم للساعة ای امارة و دلیل علٰی وقوع وقال مجاهد وانه لعلم للساعة ای اٰیة للساعة خروج عیسٰی بن مریم علیہ السلام قبل یوم القیامة وهٰذا روی عن ابی هریرة وابن عباس وابی العالیة وابی مالک وعکرمة والحسن وقتادة والضحاک وغیرهم وقد تواتر الاحادیث عن رسول اللّٰه ﷺ انّه اخبر بنزول عیسٰی علیہ السلام قبل یوم القیامة اماماً عادلاً وحکماً مقسطاً (تفسیر ابن کثیر) وکذا فی المعالم وجامع البیان والاکلیل والکشاف وجلالین وغیره'' ترجمہ:یعنی عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہے یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو معلوم ہوجاوے گا کہ اب قیامت آئی،مراد ساتھ اس کے اترنا عیسیٰ علیہ السلام کا ہے قیامت سے پہلے اور تائید کرتی ہے اس معنی کو دوسری قرأت وانهٗ لعلم الساعة یعنی نشانی اور دلیل ہے اوپر قائم ہونے قیامت کے اور کہا مجاہد نے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے پہلے آنا نشانی ہے قیامت کی۔اسی طرح مروی ہے ابوہریرہ اور ابن عباس وغیرہ مذکورین سے۔

عیسیٰ علم قیامت یعنی اس دی جان نشانی
قرب قیامت آون اس دا بے شک سچ مچ جانی
علم قیامت یعنی عیسیٰ قرب قیامت آوے
اس دے بعد قیامت جلدی فر قائم ہوجاوے
ایہو مطلب اس آیت دا لکھیا وچ تفسیراں
بہت اصحاب امام مفسر کردے ایہ تقریراں
بن عباس تے ابوہریرہ ایہو ہے فرمایا
عکرمہ حسن ضحاک وغیرہ ایہ مطلب بتلایا
حضرت تھیں ہے بے شک ایہ متواتر ثابت ہویا
عیسیٰ نازل ہو آسانوں کیوں تو آکھیں مویا
اس آیت تھیں بھی ایہ ثابت ہویا نال یقین دے
قرب قیامت عیسیٰ فر ہو نازل وچ زمین دے
قرب قیامت آساناں توں نازل ہو کر آوے
حاکم ہوسی عادل دنیا اندر عدل کماوے
آیت ہے ایہ نص صریحی ناطق صاف بتاوے
عین مسیح خود قرب قیامت دنیا تے فر آوے

جواب ۴۱ **’’قال اللّٰہ تعالٰی یا عیسٰی انّی متوفّیک ورافعک الیّ ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الٰی یوم القیامۃ‘‘** ترجمہ: اے عیسیٰ علیہ السلام تحقیق میں تجھ کو قبض کرنے والا ہوں اور اٹھانے والا ہوں تجھ کو اپنی طرف اور پاک کرنے والا ہوں تجھ کو ان لوگوں سے کہ کافر ہیں اور کرنے والا ہوں تیرے فرماں برداروں کو بلند ان لوگوں سے کہ کافر ہیں قیامت تک۔

قبض کراں میں تینوں اللہ آکھیا عیسیٰ تائیں
اپنی طرف اٹھاواں تینوں نا غم بالکل کھائیں
پاک کراں تین کفاراں تھیں اے پیغمبر میرے
غالب کرساں انہاں اتے تابعدار جو تیرے
عیسیٰ اسم مسمی اس دا جسم تے روح ہے دونویں
پہلا کاف جویں ول دوہاں راجع دوجا اونویں
پہلا کاف خطابی جے کر جسم تے روح ول جاوے
باقی سب دا بھی پھر اس ول پھرنا لازم آوے
اکو چارے کاف چوہاں دا مرجع اکو جانی
جسم تے روح ول راجع سارے شک نہ اس وچ آنی
اپنی طرف اٹھاواں جد فر رب اس نوں فرمایا
عیسیٰ دا آسمانی زندہ جاون لازم آیا
جسم سمیت مسیح دا ایتھوں چڑھ جاون آسمانی
ثابت اس آیت تھیں ہویا صاف یقینوں جانی
عجب طریقہ ہے مرزے دا کردا عجب تاویلاں
اگے کسی نہ کیتیاں اج تک ایہ سب قالاں قیلاں
اول کاف تے تیجا چوتھا زندہ ول پھر آوے
دوجے کاف خطابی نوں ایہ روح ول صرف لے جاوے
ہے الحاد صریح اس کیتا وچ کلام ربانی
ایہ تحریف مخالف اس دے ظاہر نظم قرآنی

ہے الٹایا قرآن تائیں اس پاگل سودائی
کیتا الٹ رفعؔ دا معنی ہے اس قرب الٰہی
اصل رفع دا معنی لغوی اچا کرنا آیا
معنی اس دا قرب الٰہی اندر لغت نہ پایا
کیوں قرآن دا ایہہ معنی گھڑ گھڑ دلوں بناوے
کیوں فر ہن ایہ لغت عرب تھیں کافر ہندا جاوے
غرض صریحاً کرن دلالت ایہ آیات قرآنی
اللہ عیسیٰ تائیں زندہ کھڑیا ہے آسمانی
قرب قیامت مڑ فر آوے دنیا تے آسمانوں
ثابت ہویا آون اس دا بے شک نص قرآنوں
آنحضرت تھیں بھی خود ایہ گل ہے متواتر آئی
عیسیٰ قرب قیامت آوے شک نہ اس وچ کائی
ہے ایہ مسئلہ قطعی اس وچ بہت حدیثاں آیاں
کر کے نقل وکھاواں تینوں جو جو میں خود پایاں

’’عن ثوبان ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ عصابتان من امتی احرزھم اللہ من النار عصابة تغزوا الھند وعصابة تکون مع عیسیٰ بن مریم (رواہ النسائی)‘‘ ترجمہ: ثوبان ؓ سے روایت ہے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو جماعتیں میری امت میں سے نگاہ رکھے گا ان دونوں کو اللہ تعالیٰ آگ سے ایک جماعت کہ غزا کی انہوں نے ہند میں اور ایک جماعت کہ ہوگی ساتھ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کے۔

امت میری تھیں دو ٹولے یعنی بچسن ناروں
داخل ہوسن وچ بہشتاں بچ کر قہر قہاروں
اول اوہ جو نال ہنوداں لڑسن اللہ راہیں
دوجا اوہ جو نال مسیح دے رہسن شام صباحیں

۱؎ اگر رافعک الیّ میں قرب الٰہی مراد لی جاوے جیسا کہ مرزا قادیانی نے زعم کیا ہے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ تجھ کو موت کے بعد قرب الٰہی حاصل ہوگا تو اس سے لازم آوے گا کہ موت سے پہلے ان کو قرب الٰہی نہ تھا حالانکہ یہ معنی بدیہی البطلان ہیں اور صریح الحاد ہے، نبیوں کو مرنے سے پہلے بھی قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اگر ان کو مرنے سے پہلے قرب الٰہی حاصل نہ ہوتا تو پھر ان کو نبوت کا استحقاق کیوں کر ممکن ہے اور حدیث قدسی میں ہے **من تقرب الیّ شبراً تقربت الیه ذراعاً الیه** الخ اور حدیث **لایزال العبد یتقرب الی بالنوافل** تو شاید قیدیانی کو یاد ہوگی اور تخصیص کی کوئی وجہ نہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو تو دنیا اور آخرت کی عزت پہلے ہی حاصل تھی۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے **وجیھاً فی الدنیا والآخرة ومن المقربین**۔ اب بتلاؤ کہ کون سی عزت باقی رہتی تھی جو عیسیٰ علیہ السلام کو موت کے بعد حاصل ہوئی۔

’’عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کنا فی المسجد نتذاکر فضل الانبیاء فذکرنا نوحاً الٰی ان قال وعیسٰی یرفعه الی السمآء (الحدیث) ‘‘ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہا اس نے کہ تھے ہم مسجد میں ذکر کرتے تھے، ہم پیغمبروں کی فضیلت میں پس ذکر کیا ہم نے نوح علیہ السلام کو یہاں تک کہ کہا عیسٰی علیہ السلام اٹھایا گیا آسمان کی طرف۔ آخر حدیث تک!

ہور روایت اندر یعنی ابن عباسوں آیا اللہ عیسٰی تائیں زندہ ول آسمان اٹھایا

’’وعن حریث بن مغشی ان علیاً قتل صبیحة احدی وعشرین من رمضان سمعت الحسن وهو یقول قتل لیلة انزل فیها القرآن ولیلة اسری بعیسٰی یعنی رفع الی السمآء. الحدیث (رواه الحاکم) ‘‘ترجمہ: حریث بن مغشی سے روایت ہے تحقیق علی رضی اللہ عنہ قتل کئے گئے صبح کے وقت اکیس تاریخ رمضان سے، سنا میں نے حسن رضی اللہ عنہ کو اور وہ کہتے تھے کہ مارا گیا اس رات کہ اتارا گیا اس میں قرآن اور اس رات کہ سیر کرایا گیا عیسٰی علیہ السلام یعنی اٹھایا گیا آسمان کی طرف۔ روایت کیا اس کو حاکم نے۔

یعنی علی شہادت پائی اکیّ ماہ رمضانوں نازل کیتا ہے جس راتیں رب قرآن آسمانوں
جس راتیں عیسٰی نوں اللہ ول آسمان اٹھایا اوسے راتیں یعنی حیدر موت پیالہ پایا
ہے موعود مسیح جو بنیاں اج کل مغل طوفانی کیوں نہ جسم سمیت زمینوں پہنچا ایہ آسمانی

’’وعن کعب قال لما رای عیسٰی قلة من اتبعه وکثرة من کذبه شکی الی اللہ فاوحی اللہ الیه انّی متوفّیک ورافعک الیّ وانی سابعثک علی الاعور الدجال فتقتله. الحدیث (رواه ابن جریر) ‘‘ترجمہ: روایت ہے کعب سے ہر گاہ کہ دیکھا عیسٰی علیہ السلام نے کمی اپنے تابعداروں کی اور کثرت نافرمانوں کی۔ شکایت کی اللہ کی طرف پس وحی کیا اللہ نے اس کی طرف کہ تحقیق میں قبض کرنے والا ہوں تجھ کو اور اٹھانے والا ہوں تجھ کو اپنی طرف اور تحقیق میں بھیجنے والا ہوں اوپر دجال کانے کے پس قتل کرے گا تو اس کو۔ روایت کیا اس کو ابن جریر نے۔

قوم یہوداں تھیں جد عیسیٰ یعنی ایذا پائی
شکوہ کیتا اس تھیں عیسیٰ وچ جناب الٰہی

اپنی طرف اٹھاواں تیں رب عیسیٰ نوں فرمایا
نہ کر فکر اندیشہ کوئی کیوں توغم دل پایا

بھیجاں گا فر قرب قیامت میں تینوں آسانوں
جا دجال لعین نوں بے شک ماریں گا تو جانوں

مرزا جد خود اپنے تائیں بن مریم اکھواوے
کیوں نہ نال جسم دے جھوٹا آسماناں تے جاوے

’’وعن حذیفة بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ قال طلع النبی ﷺ علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر الساعة قال انہا لن تقوم حتی ترو قبلہا عشر آیات فذکر الدّخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسیٰ علیہ السلام. الحدیث (رواہ احمد ومسلم) ‘‘ترجمہ: روایت ہے حذیفہ بن اسید غفاری سے کہا اس نے ظاہر ہوئے نبی ﷺ اوپر ہمارے اور ہم ذکر کرتے تھے۔ پس فرمایا حضرت نے کیا ذکر کرتے ہوتم؟ کہا ہم نے یاد کرتے ہیں ہم قیامت کو فرمایا نبی ﷺ نے تحقیق وہ یعنی قیامت ہرگز نہ قائم ہوگی، یہاں تک کہ تم دیکھو گے اس کے پہلے دس نشان پس ذکر فرمایا حضرت نے دھوئیں کا اور دجال کا اور دابہ کا اور چڑھنے آفتاب کا مغرب کی طرف سے، اترنا عیسیٰ کا۔ روایت کیا اس حدیث کو احمد اور مسلم نے۔

آپس وچ صحابہ یعنی گلاں کردے آہے
کہے حذیفہ یعنی ناگاہ اوتوں حضرت آئے

کی کجھ ذکر تسیں ہو کردے حضرت نے فرمایا
کیتی عرض قیامت دا ہے ذکر اساں وچ آیا

پتے قیامت دے دس دسے اصحاباں دے تائیں
قائم نہ ہو جد تک اوس تھیں پہلاں دیکھو ناہیں

دابہ تے دجال دخان بھی قوم یاجوجی دھاوے
لہندیوں سورج نکلے اسماناں تو عیسیٰ آوے

لہندے چڑھدے ملک حرب وچ اللہ زمین دھساوے
دسویں اگ جو چڑھدیوں خلقت لہندے نوں لے جاوے

’’وعن اوس بن اوس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسیٰ بن مریم عند المنارة البیضاء شرقی دمشق ‘‘ترجمہ: روایت ہے اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اترے گا عیسیٰ بن مریم اوپر منارے سفید مشرقی ودمشق کے۔

’’وعن کیسان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسیٰ

ابن مریم عند باب شرقی دمشق رواھما الطبرانی ’’ترجمہ:اورکیسان سے روایت ہے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اترے گا عیسیٰ ابن مریم دروازہ شرقی دمشق کے نزدیک۔روایت کیاان دونوں حدیثوں کوطبرانی نے۔

حضرت نے فرمایا یعنی عیسیٰ اتوں آوے پاس مینار سفید دمشقی آکر قدم ٹکاوے

’’وعن ابی امامة الباھلی قال خطبنا رسول اللہ ﷺ فذکر الحدیث الطویل فی قصة الدجال وفیه فبینما امامھم قد تقدم یصلی بھم الصبح اذا نزل عیسٰی ابن مریم علیہ السلام للصبح فرجع ذلک الامام ینکص یمشی القھقری لیتقدم عیسٰی علیہ السلام یصلی بالناس فیضع عیسٰی یدہ بین کتفیه ثم یقول له تقدم فصلی انھا لک اقیمت فیصلی بھم امامھم فاذا انصرفوا قال عیسٰی افتحو الباب فیفتح وورای الدجال معه سبعون الف یھودی کلھم ذوسیف محلی فاذا نظر الیه الدجال ذاب کما یذوب الملح وینطلق ھارباً فیقول عیسٰی ان لی فیک ضربة لن تسبقنی بھا فیدرکه عند باب اللد الشرقی فیقتله ویھزم اللہ الیھود فلا یقبی شئ مما خلق اللہ یتواری به یھودی الا انطق اللہ ذالک الشئ لا حجر ولا شجر ولا حائط ولا دابة الا الغرقد فانھا من شجرھم لا تنطق الاقال یا عبداللہ المسلم ھذا یھودی فتعال فاقتله قال رسول اللہ ﷺ وان ایامه اربعون السنة کنصف السنة والسنة کالشھر والشھر کالجمعة وآخر ایامه کالشررة یصبح احدکم علی باب المدینة فلا یبلغ بابھا الأخر حتی یمسی فقیل له کیف نصلی یا نبی اللہ فی تلک الایام القصار قال تقدرون الصلوٰة کما تقدرون فی ھذہ الایام الطوال.

ثم قال رسول اللہ ﷺ فیکون عیسٰی ابن مریم فی امتی حکماً عادلاً واماما مقسطا یدق الصلیب ویذبح الخنزیر ویضع

الجزية ويترک الصدقة فلا يسع على شاط ولا بعير وترتفع الشحناء والتباغض وتنزع حمة كل ذات حمة حتى يدخل الوليد يده فى الحية فلا تضره ويقرب الوليد من الاسد فلا يضره ويكون الذئب فى الغنم كانه كلبها وتملأ الارض من السلم كما يملأ الاناء من الماء وتكون الكلمة واحدة فلا يعبد الا الله وتضع الحرب اوزارها وتسلب قريش ملكها وتكون الارض كفا ثور الفضة وتنبت نباتها كعهد اٰدم حتى يجتمع النفر على القطف من العنب فيشبعهم ويجتمع النفر على الرمانة فتشبعهم ويكون الثور بكذا وكذا من المال ويكون الفرس بالدريهمات قيل يا رسول اللهﷺ وما يرخص الفرس قال لا تركب الحرب ابداً قيل له فما يغلى الثور قال تحرث الارض كلها وان قيل خروج الدجال ثلاث سنوات شداد يصيب الناس فيها جوع شديد ويامر الله السما فى السنة الاولى ان تحبس ثلث مطرها ويامر الارض فتحبس ثلث نباتها ثم يامر الله السماء فى السنة الثانية فتحبس ثلثى مطرها ويامر الله الارض فتحبس ثلثى نباتها ثم يامر الله عزوجل السماء فى السنة الثالثةفتحبس مطرها كله فلا تقطر قطرة ويامر الارض ان تحبس نباتها كله فلا تنبت خضرآء فلا تبقى ذات ظلف الاهلكت الا ما شاء الله قيل فما يعيش الناس فى ذالک الزمان قال التهليل والتسبيح والتحميد يجرى ذالک عليهم مجرى الطعام قال ابن ماجة سمعت ابالحسن الطنافسى يقول سمعت عبدالرحمن المحاربى يقول ينبغى ان يدفع هذا الحديث الى المودب حتى يعلمه الصبيان فى الكتاب هذا حديث غريب جداً من هذا الوجه رواه ابن ماجة‘‘

ترجمہ: ابوامامہ باہلی سے روایت ہے کہ حضرتﷺ نے ہم پر خطبہ

پڑھا۔ پس ذکر کی حدیث دراز دجال کے قصے میں اور اس میں ہے اور جس حالت میں ان کا امام صبح کی نماز پڑھانے کو آگے بڑھا ہوگا کہ ناگاہ عیسیٰ علیہ السلام فجر کے وقت اتریں گے تو امام الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تا کہ عیسیٰ علیہ السلام امام بن کر لوگوں کو نماز پڑھاویں تو عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ کر اس کو کہیں گے کہ آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤ اس واسطے کہ تمہارے ہی واسطے اس کی تکبیر ہوئی سو ان کا امام ان کو نماز پڑھاوے گا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوں گے تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ دروازہ کھولو سو دروازہ کھولا جاوے گا اور دیکھیں گے دجال کو کہ اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوگا، سب کے ہاتھ میں تلوار زینت دار ہوگی۔ پھر جب دجال عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو گھل جاوے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور دجال بھاگ چلے گا تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میرے واسطے تجھ میں ایک ضرب ہے کہ تو اس سے بچ نہ سکے گا۔ سو اس کو پاویں گے نزدیک باب لد شرقی کے، پس قتل کر ڈالیں گے اس کو اور شکست دے گا اللہ یہودیوں کو سو نہ باقی رہے گی کوئی چیز جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی، نہ پتھر، نہ درخت، نہ دیوار، نہ جان دار مگر کہ کلام کرے گی کہ اے عبداللہ یہ یہودی ہے سو آ؛ اس کو قتل کر ڈال مگر غرقد نہ بتلاوے گا کہ وہ ان کے درختوں میں سے ہے اور دجال زمین میں چالیس دن رہے گا۔ ایک دن سال کے برابر ہوگا اور ایک دن مہینے کے برابر ہوگا اور ایک دن جمعہ کے برابر ہوگا اور باقی دن ایک گھڑی کے برابر ہوں گے۔ صبح کرے گا کوئی مدینہ کے دروازے پر سو نہ پہنچے گا اس کے دوسرے دروازے پر مگر کہ شام ہو جاوے گی۔

سو کسی نے کہا یا حضرت ﷺ ہم ان چھوٹے دنوں میں کس طرح نماز پڑھیں گے فرمایا اندازہ کر کے پڑھنا جیسے تم ان دراز دنوں میں اندازہ کر کے نماز پڑھتے ہو۔ حضرت ﷺ نے فرمایا سو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام میری امت میں حاکم عادل اور امام منصف ہوں گے سولی کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کریں گے اور زکوٰۃ نہ لیں گے اور دور ہو جاوے گا کینہ اور بغض اور زہر دار چیز کا زہر کھینچا جاوے گا۔ یہاں تک کہ داخل کرے گا چھوٹا بچہ اپنا ہاتھ سانپ

کے منہ میں تو سانپ اس کو نہ کاٹے گا اور نزدیک ہوگا لڑکا شیر سے تو شیر اس کو کچھ ضرر نہ کرے گا اور ہوگا بھیڑیا بکریوں میں گویا کہ ان کا محافظ کتا ہے اور بھر جاوے گی زمین صلح سے جیسے بھر جاتا ہے برتن پانی سے اور ہو جاوے گا کلمہ ایک پس خدا کے سوائے کسی کی عبادت نہ کی جاوے گی اور موقوف ہوگی لڑائی اور چھین لیں گے قریش ملک اپنا اور زمین چاندی کی طرح روشن ہو جاوے گی اور اپنی سبزی اگاوے گی جیسے آدم علیہ السلام کے زمانہ میں اگاتی تھی۔ یہاں تک کہ جمع ہوں گے چند آدمی انگور کے گچھے پر تو وہ ان کا پیٹ بھر دے گا اور گراں ہوں گے بیل اور بکیں گے گھوڑے چند درم سے۔

کسی نے پوچھا یا حضرت گھوڑے کیوں سستے ہوں گے؟ فرمایا کوئی ان پر لڑائی کے واسطے کبھی سوار نہیں ہوگا، کسی نے کہا کہ بیل کیوں مہنگے ہوں گے؟ فرمایا کہ تمام زمین کاشت میں آوے گی اور فرمایا کہ دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال سخت کال پڑے گا، لوگوں کو اس میں سخت بھوک پہنچے گی اور حکم کرے گا اللہ آسمان کو پہلے سال کہ تہائی مینہ روکے اور حکم کرے گا اللہ زمین کو کہ تہائی پیداوار کو روکے۔ پھر حکم کرے گا اللہ آسمان کو دوسرے سال میں، سوروکے گا دو تہائی مینہ کو اور حکم کرے گا زمین کو پس روکے گی دو تہائی سبزی کو۔ پھر حکم کرے گا اللہ آسمان کو تیسرے سال میں سو روکے گا اپنے تمام مینہ کو پس نہ ٹپکے گا اس سے ایک قطرہ اور حکم کرے گا زمین کو کہ روکے اپنے تمام سبزے کو پس نہ اگائے گی سبزے کو پھر نہیں باقی رہے گا کوئی کھر والا جانور مگر کہ ہلاک ہوگا مگر جو اللہ چاہے۔

کسی نے پوچھا پس کس چیز سے زندہ رہیں گے آدمی اس زمانہ میں فرمایا کہ تہلیل اور تکبیر اور تسبیح اور تحمید سے۔ یہ کلمات طیبہ ان کو کھانے کا کام دیں گے۔ کہا عبدالرحمٰن راوی نے کہ لائق ہے کہ دی جاوے یہ حدیث معلم کو تاکہ مدرسہ میں لڑکوں کو سکھلاوے۔ روایت کی یہ حدیث ابن ماجہ نے۔

’’قال الشیخ الاکبر فی الباب السادس والثلثین من الفتوحات بعد سوق الاسناد مرفوعاً عن ابن عمر قال کتب عمر

بن الخطاب الیٰ سعد بن ابی وقاص وهو بالقادسية ان وجه نضلة من معاوية الانصاری الیٰ حلوان العراق فليغر علیٰ نواحيها فوجهه مع جماعة فاصابوا غنيمة وسبياً وانقلبوا يسوقون الغنيمة والسبی حتی رهقت بهم العصر وكادت الشمس تغرب فالجاء نضلة السبی والغنيمة الی سفح الجبل ثم قام فقال الله اكبر الله اكبر فقال مجيب من الجبل كبرت كبيراً يا نضلة ثم قال اشهدان لااله الّا الله فقال هی كلمة الاخلاص يا نضلة ثم قال اشهدانّ محمد رسول الله فقال هذا هوالذی بشرنا به عيسٰی بن مريم وانه علیٰ راس امته تقوم الساعة ثم قال حیّ علی الصلوٰة فقال طوبی لمن مشی اليها وواظب عليها ثم قال حیّ علی الفلاح قال قد افلح من اجاب محمداً ﷺ وهو البقاء لامنه ثم قال الله اكبرالله اكبر قال كبرت كبيراً ثم قال لا اله الّاالله قال اخاصت الاخلاص يا نضلة حرم الله جسدک علی النار فلمّا فرغ من اذانه قمنا فقلنا من انت يرحمک الله ملک انت ام انت ساكن من الجن ام من عبادالله اسمعتنا صوتک فارنا شخصک فانا وفدالله ووفد رسول الله ﷺ ووفد عمربن الخطاب قال فانفلق الجبل عن شخص هامة كالوحی ابيض الراس واللحية عليه طمران من صوف فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فقلنا وعليک السلام ورحمة الله وبركاته من انت يرحمک الله؟

قال انا زريب بن برتملا وصی العبد الصالح عيسٰی بن مريم اسكننی بهذا الجبل ودعا لی بطول البقاء الی نزوله من السمآء فيقتل الخنزير ويكسرالصليب ويتبرء مما نحلة النصاریٰ ثم قال ما فعل نبی الله ﷺ قلنا قبض فبكی بكاء طويلاً حتی خضبت لحيته بالدموع ثم قال فمن قام فيكم بعده قلنا

ابـوبـكر قال ما فعل به قلنا قبض قال فمن قام فيكم قلنا عمر قال اذن فـاتـنـى لقاء محمد فاقرأومنى عمر السلام وقولوا له يا عمر سـدد وقارب فقد دنا الامر واخبروه بهذه الخصال التى اخبركم بهـا وقـولـوا يـاعـمر اذا ظهرت هذه الخصال فى امة محمد علیہ السلام فـالهـرب الهـرب اذا استـغـنى الرجال بالرجال والنساء بالنساء وانتصبوا فى غير مناصبهم واستمعوا الٰى غير مواليهم ولم يرحم كبيـرهـم صـغيـرهـم ولـم يـؤقـر صغيرهم كبيرهم وترک الامر بـالـمـعـروف فـلـم يومر به وترک النهى عن المنكر فلم ينه عنه وتـعـلـم عالمهم العلم ليجلب به الدنانير والدراهم وكان المطر ميـضـاً وطـول الـمنابر وفضضوا المضاحف وزخرفوا المساجد واظهـروا الـرشـى وشيدوا لبناء واتبعوا الهوىٰ فباعوا الدين بالدنيا واستسـفـحوا الدماء وانقطعت الارحام وبيع الحكم واكل الربا وصـار التسـاط فخراؤالغنى عزا وخرج الرجل من بيت وقام اليه مـن هـو خير منه وركبت النساء السروج قال ثم غاب عنا فكتب بـذلک نـضـلة الٰى سـعـد وكتب سعد الٰى عمر فكتب عمر اليه اذهـب انت ومن معک من المهاجرين والانصار حتى تنزل بهذا الـجـبـل فـاذا لـقيـه فـاقـرأهٔ منى السلام فان رسول الله ﷺ قال ان بـعـض اوصـيـاء عيسٰـى ابن مريم نزل بهذا الجبل بناحية العراق الٰى ان قال فنزل سعد بهٰذا الجبل فلم يجده‘‘

ترجمہ: کہا ابن عمر نے کہ میرے والد عمر بن الخطاب نے سعد بن ابی وقاص کولکھا کہ نضلہ انصاری کوحلوان عراق کی طرف بھیجوتا کہ ان کے گردوالوں کو لوٹے تو سعد نے نضلہ انصاری کوایک جماعت غازیوں کے ساتھ اس طرف روانہ کیا سوانہوں نے غنیمت اور بندی پائے۔ پھر پلٹے ہانکتے ہوئے غنیمت اور بندیوں کو یہاں تک کہ عصر کا وقت تنگ ہوا اور سورج ڈوبنے لگا تو نضلہ نے غنیمت اور

قیدیوں کو پہاڑ کی ایک غار میں روکا۔ پھر اٹھ کر اذان دی سو کہا ’’اللہ اکبر اللہ اکبر ‘‘سو کسی شخص نے پہاڑ کے اندر سے اس کو جواب دیا کہ اے نضلہ تو نے خدا کی بڑائی کی۔ پھر نضلہ نے ’’اشہدان لاالٰہ الا اللہ ‘‘ کہا تو اس نے جواب دیا کہ اے نضلہ یہ اخلاص کا کلمہ ہے۔ پھر جب نضلہ نے ’’اشہدان محمدرسول اللہ ‘‘ کہا تو اس نے کہا کہ یہ نام مبارک اس شخص کا ہے جس کے آنے کی عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی۔ یعنی حضرت ﷺ کی اور پھر کہا کہ اس نبی کی امت کے اخیر میں قیامت قائم ہوگی۔ پھر کہا نضلہ نے ’’حیّ علی الصلوٰۃ ‘‘تو اس شخص نے جواب میں کہا کہ خوشخبری ہے اس کو جس نے نماز ہمیشہ ادا کی۔ پھر جب نضلہ نے کہا ’’حیّ علی الفلاح ‘‘تو اس نے کہا جس نے محمد ﷺ کی فرمانبرداری کی اس نے نجات پائی۔ پھر جب نضلہ نے ’’اللہ اکبر اللہ اکبر ‘‘ کہا تو اس نے کہا تو نے خدا کی بڑائی کی۔ پھر جب نضلہ نے ’’لاالٰہ الا اللہ ‘‘ کہا اخیر پر تو اس نے کہا کہ اے نضلہ تو نے خالص کیا توحید کو خدا تعالیٰ نے تیرا جسم آگ پر حرام کیا۔

پھر جب نضلہ اذان سے فارغ ہوا تو ہم کھڑے ہوئے تو ہم نے اس جواب دینے والے کو کہا کہ تو کون ہے خدا تجھ پر رحم کرے تو کوئی فرشتہ ہے یا جن یا آدمی تو نے ہم کو اپنی آواز سنائی سو تو اپنا جسم بھی ہم کو دکھلا۔ پس تحقیق ہم ایلچی ہیں خدا کے اور اس کے رسول کے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے۔ سو پہاڑ پھٹ گیا اور ایک شخص اندر سے نکلا جس کا سر چکی کے برابر تھا یعنی بڑا تھا اور اس کی داڑھی اور سر کے بال سفید تھے اور اس پر دو پرانے اون کے کپڑے تھے۔ سو اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! پھر کہا کہ آپ کون ہیں۔ اس نے کہا میں ذریب بن برتملا ہوں وصی عیسیٰ بن مریم کا عیسیٰ علیہ السلام نے مجھ کو اس پہاڑ میں ٹھہرایا اور میرے واسطے درازی عمر کی دعا کی۔ اس وقت تک جب کہ آسمان سے اتریں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور سولی کو توڑ ڈالیں گے اور نصاریٰ کے افترا سے بیزاری ظاہر کریں گے۔

پھر اس نے پوچھا کہ اس پیغمبر آخرالزمان کا کیا حال ہے، ہم نے کہا کہ آپ کا انتقال ہوگیا تو وہ بہت رویا یہاں تک کہ اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر

ہوئی۔ پھر اس نے پوچھا کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہوا۔ ہم نے کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر کہا کہ ان کا اب کیا حال ہے۔ ہم نے کہا وہ بھی فوت ہوئے۔ پھر اس نے پوچھا کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہوا۔ ہم نے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ پھر اس نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ کی زیارت تو مجھ کو میسر نہ ہوئی تم میرا اسلام عمر کو پہنچانا اور کہنا کہ اے عمر میانہ روی اختیار کر اور قربت چاہ اس واسطے کہ قیامت قریب ہے اور جو باتیں تم کو بتلاتا ہوں کہ عمر کو پہنچا دینا اور کہنا کہ اے عمر رضی اللہ عنہ! جس وقت یہ باتیں حضرت محمد ﷺ کی امت میں ظاہر ہوں تو لوگوں سے الگ ہو کر گوشہ گیری اختیار کر جس وقت کہ مرد مردوں سے حرام کریں اور عورتیں عورتوں سے حاجت روائی چاہیں اور نالائق بڑے منصب میں کھڑے ہوں اور غیروں کو اپنا باپ بناویں اور بڑے چھوٹوں پر رحم نہ کریں اور چھوٹے بڑوں کی تعظیم نہ بجالاویں اور نہ نیک کام بتلاویں اور نہ بدکام سے روکیں اور لوگ درہم دینار حاصل کرنے کے واسطے علم سیکھیں اور بارش سے فائدہ نہ ہو اور منبروں کو طول دیں اور قرآن پر نقرہ کاری کریں اور مسجدوں کو نقش کاری سے سجاویں اور رشوت ظاہر کھاویں اور مضبوط عمارتیں بناویں اور خواہش نفس کے پیچھے لگیں اور دین کو دنیا کے بدلے بیچیں اور خون بہادیں اور ناطہ ٹوٹ جاوے اور رشوت پر فیصلہ ہو اور بیاج کھاویں اور ہو جاوے تسلط فخر اور مال داری عزت اور نکلے مرد اپنے گھر سے اور کھڑا ہووے طرف اس کی وہ شخص جو اس سے بہتر ہو۔ یعنی شریف آدمی خسیس کی تعظیم کرے اور عورتیں زینوں پر سوار ہوں تو اس وقت گوشہ گیری بہتر ہے۔ پھر وہ شخص یہ کہہ کر غائب ہوا۔

سو یہ حال نضلہ نے سعد کو لکھا اور سعد نے عمر کو لکھا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو لکھا کہ جا تو اور جو تیرے ساتھ مہاجرین اور انصار ہیں اور جب تو اس سے ملے تو اس کو میرا اسلام کہنا۔ پس تحقیق حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ بعض وصی عیسیٰ علیہ السلام کا اس پہاڑ میں اترا ہے عراق کی جانب میں پس سعد اس پہاڑ میں گیا لیکن اس کو نہ پایا۔

’’وعن عثمان ابی العاص فی الحدیث الطویل قال قال رسول اللہ ﷺ وینزل عیسٰی بن مریم عند صلوٰۃ الفجر فیقول لہ

امیرھم یا روح اللہ تقدم فصل لنا فیقول ھذہ الامة امراء بعضھم علٰی بعض فیقدم امیرھم فیصلی فاذا قضا صلوٰته اخذ عیسٰی حربته فیذھب نحو الدجال فیقتله الحدیث. رواہ احمد فی المسند والحاکم فی المستدرک'' ترجمہ: روایت ہے عثمان بن العاص سے ایک لمبی حدیث میں کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اترے گا عیسیٰ ابن مریم وقت نماز فجر کے پس کہے گا ان کو امیران کا اے روح اللہ آگے ہو پس نماز پڑھا ہم کو پس کہے گا عیسیٰ علیہ السلام یہ امت ہی امیر ہے بعض ان کا بعض پر پس آگے ہوگا، امیران کا اور نماز پڑھاوے گا۔ پھر جب نماز پڑھ چکیں گے پکڑے گا عیسیٰ علیہ السلام ایک نیزہ پس جاوے گا طرف دجال کی، پس قتل کرے گا اس کو روایت کیا اس کو احمد نے مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں۔

بھی عثمانوں یعنی احمد ہے ایہ نقل لے آیا وقت فجر ہو نازل عیسیٰ آنحضرت فرمایا
یعنی جد سردار انہاں دا کرسی صبح تیاری عیسیٰ ناگاہ نازل ہوسی ویکھے خلقت ساری
ویکھ امیر مسیح دے تائیں پچھے نوں ہٹ آوے عیسیٰ تا لوکاں نوں ہوکر پیش نماز پڑھاوے
اگے ہووؤ آکھے مہدی حضرت عیسیٰ تائیں عیسیٰ آکھن اگوں ایہ گل مینوں لائق ناہیں
آکھن عیسیٰ اس امت نوں اللہ ہے وڈیایا آپس اندر کرن امامت انہاں لائق آیا
غرض انہاں نوں فر خود مہدی آپ نماز پڑھاوے عیسیٰ نے فر نیزہ اپنا طرف دجالے دھاوے
ویکھدیاں ہی عیسیٰ تائیں گل جاوے سر تانی مارے اس نوں جا فر عیسیٰ باب لُد پچھانی

''**وعن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسٰی بن مریم علیہ السلام فیقول امیرھم المھدی تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة ھذہ الامة رواہ ابونعیم**'' ترجمہ: روایت ہے ابی سعید سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اترے گا عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم پس کہے گا امیران کا یعنی امام مہدی آؤ نماز پڑھاؤ ہم کو پس کہے گا نہ تحقیق بعض تمہارے اوپر بعض کے امیر ہیں۔ یہ اس امت کی عزت ہے۔ روایت کیا اس کو ابونعیم نے۔

معنی اس دا بھی ہے اوہو جو اگلی دا بھائی
لیکن اس دے اندر تصریح مہدی دی ہے آئی
یعنی پیش امامت انہاں مہدی تائیں ہووے
حضرت عیسیٰ وچ نمازاں اس دے مگر کھلووے
مسجد اقصیٰ نازل ہووے عیسیٰ بھی ہے آیا
اہل ایمان دے لشکر اندر حضرت نے فرمایا

’’وعن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یلتفت المھدی وقد نزل عیسیٰ ابن مریم کانھا یقطر من شعرہ المآء فیقول المھدی تقدم وصل بالناس الحدیث رواہ ابوعمر الدامی‘‘ ترجمہ: روایت ہے حذیفہ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پیچھے کو پھر کر دیکھے گا مہدی اور تحقیق اترا ہوگا عیسیٰ بن مریم گویا کہ ٹپکتا ہوگا اس کے بالوں سے پانی۔ پس کہے گا مہدی آگے آؤ اور نماز پڑھاؤ لوگوں کو۔ روایت کی اس حدیث کو ابوعمر دارمی نے۔

مڑ کر دیکھے مہدی عیسیٰ آسماناں توں آوے
آکھے آپ نماز پڑھاؤ عیسیٰ نوں فرماوے
عیسیٰ اگوں آکھے اس نوں آپ نماز پڑھاؤ
اس رتبہ دے لائق نہ میں نہ میرے سر پاؤ

’’وعن عبداللہ ابن العاص فی الحدیث الطویل فی قصۃ الدجال وفیہ فبینما ھم کذالک اذ سمعوا صوتاً من السمآء ان ابشروا فقد اتاکم الغوث فیقولون نزل عیسیٰ بن مریم فیستبشرون ویستبشرھم ویقولون صل لنا یا روح اللہ فیقول ان اللہ اکرم ھذہ الامۃ فلا ینبغی لاحد ان یؤمھم الامنھم فیصلی امیرالمؤمنین بالناس ویصلی عیسیٰ خلفہ رواہ ابن العساکر‘‘
ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن العاص سے ایک لمبی حدیث دجال کے قصہ میں کہ دجال کی لوگوں کو بند کرنے کی حالت میں ناگاہ سنیں گے ایک آوازہ آسمان سے یہ کہ خوش خبری پاؤ۔ پس تحقیق آیا تمہارے پاس فریاد سننے والا پس کہیں گے اترا عیسیٰ ابن مریم۔ پس خوشخبری پاویں گے اور خوش ہوں گے آپس میں اور کہیں گے نماز پڑھاؤ ہم کو اے روح اللہ! پس کہے گا عیسیٰ علیہ السلام تحقیق اللہ تعالیٰ نے عزت دی اس امت کو پس نہیں لائق واسطے کسی کے یہ کہ امامت کرائے مگر ان میں سے۔

پس نماز پڑھاوے گا امیر المؤمنین یعنی امام مہدی لوگوں کو اور نماز پڑھے گا عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے۔ روایت کیا اس کو ابن عسا کر نے۔

ابن عسا کر عبداللہ تھیں ہے ایہ نقل لے آیا ۔ اک حدیث لمبی دے اندر حضرت نے فرمایا

جس حالت وچ مومن بندے ہوسن بند وچارے ۔ ناگاہ اک آوازہ سن سن آساناں تو سارے

یعنی غوث تساں ول آیا نہ ہن کجھ غم کھاؤ ۔ آفر یاد تساڈی سن سی خوشیاں اندر آؤ

نازل ہوے حضرت عیسیٰ آکھن لوگ آسمانوں ۔ خوش ہوسن سن مومن سارے اپنے دلوں بجانوں

آکھن لوک نماز پڑھاؤ حضرت عیسیٰ تائیں ۔ عیسیٰ اگوں آکھن بھائی میں اس لائق ناہیں

آکھن اللہ اس امت نوں دتی ہے وڈیائی ۔ اگے انہاں دے ہووے جو ہوانہاں وچوں بھائی

مہدی آپ نماز پڑھاوے فر خود لوکاں تائیں ۔ عیسیٰ بھی فر اس دے پچھے کرن نماز ادائیں

’’وعن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامة فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیرهم تعال صلّ لنا فیقول الا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ هذه الامة رواه مسلم ‘‘ ترجمہ: روایت ہے جابر سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے گا ایک لشکر میری امت میں سے جو جہاد کریں گے حق پر غالب ہوں گے قیامت کے دن تک پس اترے گا عیسیٰ ابن مریم پس کہے گا امیران کا آؤ نماز پڑھاؤ ہم کو۔ پس وہ کہے گا کہ نہ تحقیق بعض تمہارا بعض پر عزت دی اللہ تعالیٰ نے اس امت کو۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

میری امت دا اک ٹولہ لڑسن اللہ راہیں ۔ دائم غالب رہسن یعنی روز قیامت تائیں

عیسیٰ آخر آساناں توں انہاں اندر آوے ۔ مہدی آکھے اگے ہوو عیسیٰ عذر لیاوے

یعنی عیسیٰ انہاں تائیں آکھے ہو انکاری ۔ آپس اندر ایک دوجے تے حق تساں سرداری

اللہ ایہ وڈیائی دتی اس امت دے تائیں ۔ انہاں اتے ہوری تائیں حق امارت ناہیں

’’وعن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ قال یحاصر الدجال المؤمنین ببیت المقدس فیصیبهم جوع شدید حتی یاکلوا اوتار قسّیهم من الجوع فبینماهم علیٰ ذلک اذ سمعوا صوتا فی الغلس

فیقولون انّ هذا لصوت رجل شعبان فینظرون فاذا بعیسی بن مریم ویقام الصلوٰة فیرجع امام المسلمین المهدی فیقول عیسٰی بن مریم تقدم. الحدیث رواه ابو نعیم ''ترجمہ: روایت ہے کعب الاحبار سے کہا اس نے گھیرا کرے گا مومنوں کو دجال بیت المقدس میں پس پہنچے گی ان کو بھوک سخت یہاں تک کہ کھائیں گے کمانوں کی رگوں کو بھوک سے پھر اس کے درمیان میں ایک ناگاہ آواز سنیں گے صبح کے اندھیر میں پس کہیں گے تحقیق یہ آوازہ بہت وجیہ مرد کا ہے پس نظر کریں گے پس ناگاہ عیسیٰ بن مریم ہوں گے اور قائم کی جاوے گی نماز پس پھرے گا امام المسلمین یعنی مہدی پس کہے گا عیسیٰ علیہ السلام کو آگے ہو۔ روایت کیا اس حدیث کو ابو نعیم نے۔

کعب کہے دجال لعین دا لشکر چار چوفیرے — اہل ایماناں تائیں بیت المقدس اندر گھیرے
پہنچے بھکھ انہاں نوں ڈاڈھی کھانا مول نہ لبھے — بھکھ پیاسوں عاجز ہوکر تندی کھاسن سبھے
ناگاہ فرسب وقت فجر دے سن سن اک آوازہ — آکھن ایہ آوازہ جو سیر ہووے تازہ
ویکھن فرمڑ مومن سارے ایدھر اودھر جائیں — ناگاہ اندر اپنے پاون حضرت عیسیٰ تائیں
ہو تکبیر جماعت مہدی پچھے نوں ہٹ آوے — ہوتوں اگے حضرت عیسیٰ مہدی نوں فرماوے
بعد نمازوں یعنی عیسیٰ بوہا فیر کھلاوے — عیسیٰ نوں دجال لعین فر اگے نظری آوے
اس دے نال یہودی کافر ہوسن ستر ہزاراں — زینت دار جڑاؤ ہتھیں سبھاں دے تلواراں
نسے آ دجال تے عیسیٰ اس دے پچھے دھاون — باب اللد ہے اوتھے اس نوں پاکر مار مکاون

''وعن ابن سیرین قال المهدی من هذه الامة وهو الذی یوم عیسٰی علیہ السلام رواه ابن شیبة ''ترجمہ: روایت ہے ابن سیرین سے کہا اس نے امام مہدی اسی امت سے ہوگا اور وہ ہوگا جو امامت کراوے گا عیسیٰ علیہ السلام کو روایت کیا اس کو ابن سیرین نے۔

مہدی ہے اس امت وچوں بن سیرین بتاوے — اوہو ہے جو عیسیٰ تائیں مگر نماز پڑھاوے
ایویں ہور زرین علی تھیں ہے ایہ نقل لے آیا — اہل البیت روایت کیتی حضرت نے فرمایا
فانی نہ اوہ ہووے امت ہرگز وچ گمراہی — اول جس دے میں وچ مہدی آخر عیسیٰ بھائی

ایہ سب نص[1] حدیثاں اس وچ ظاہر صاف بیاناں　　عیسیٰ تے ہور مہدی دے وچ فرق زمین آسماناں

’’وعن عبداللہ بن مسعود ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لقیت لیلۃ اسریٰ بی ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہ السلام فتذاکروا امرالساعۃ فردوا امرھم الیٰ ابراھیم فقال لا علم لی بھا فردوا امرھم الیٰ موسیٰ فقال لاعلم لی بھا فردوا امرھم الیٰ عیسیٰ فقال اما وجبتھا فلا یعلم بھا احد الا اللہ وفیما عھد الیّ ربّی عزوجل انّ الدجال خارج ومعی قضیبان فاذا رانی ذاب کما یذوب الرصاص فیھلکہ اللہ اذا رانی الحدیث. رواہ احمد وابن ابی شیبۃ وسعیدبن منصور والبیھقی وابن ماجۃ والحاکم ایضاً ولفظہ فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتلہ‘‘ ترجمہ: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، ملا میں معراج کی رات ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسیٰ علیہم السلام کو پس ذکر کیا انہوں نے قیامت کا پس پھیرا اس نے اپنا مسئلہ ابراہیم علیہ السلام کی طرف۔ پس کہا اس نے نہیں خبر مجھ کو ساتھ اس کے۔ پس پھر موڑا انہوں نے اپنا مسئلہ موسیٰ علیہ السلام کی طرف۔ پس کہا اس نے نہیں خبر مجھ ساتھ اس کے۔ پھر پھیرا انہوں نے اپنا کام عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پس کہا عیسیٰ علیہ السلام نے پس نہیں جانتا اس کو کوئی اللہ کے سوا۔

[1] مرزا کہتا ہے مہدی اور عیسیٰ دونوں ایک شخص کے نام ہیں۔ حدیث ابوامامہ اور حدیث عثمان اور حدیث ابوسعید اور حدیث حذیفہ اور حدیث عبداللہ بن عمر اور حدیث جابر اور کعب ؓ وغیرہ سے صاف ثابت ہوگیا کہ یہ قول کیدانی کا غلط اور باطل ہے اور ثابت ہوگیا مہدی اور عیسیٰ جدا جدا دو شخص ہیں۔ مہدی اور ہے اور عیسیٰ اور جو تاویل کیدانی نے حدیث ’’وامامکم منکم‘‘ میں کی ہے وہ محض الحاد ہے اور نیز امام مہدی کا جو حلیہ حدیثوں میں آیا ہے مرزے کیدیانی پر اس کا ایک حرف بھی صادق نہیں آتا۔ پس اگر کیدیانی سے ہوسکے تو کوئی اپنا کید دکھلاوے اور ابن سیرین جس کے قول پر کیدیانی اپنے تئیں بعض انبیاء سے افضل جانتا ہے مہدی کو عیسیٰ سے جدا بتلاتا ہے۔ پس اب کیا ممکن ہے کہ اس کے قول سے انکار کرے۔

شب معراج نبی فرمایا ملیا میں اک تھائیں ابراہیم تے موسیٰ عیسیٰ بھی ہور نبیاں تائیں
گلاں کردیاں آپس اندر ذکر قیامت آیا ابراہیم نبی نے سب نے رل ایہ مسئلہ پایا
ابراہیم تے بھی ہور نبیاں ایہ گل صاف بتائی خبر قیامت والی بالکل سانوں مول نہ کائی
رل مل آخر سب پیغمبر آکھن عیسیٰ تائیں علم جے ہو کجھ تینوں بھائی اس دی خبر بتائیں
عیسیٰ آکھیا خبر قیامت نا میں بالکل جانا اللہ باجھوں ہور نہ کوئی جانے اس دا آنا
لیکن اللہ ہے ایہ وعدہ میرے نال ٹھہرایا مدت ہوئی اللہ تعالیٰ مینوں ہے فرمایا
خر دجال زمین تے یعنی قرب قیامت آوے ویکھدیاں ہی میرے تائیں وانگ کلی گل جاوے
ہتھ میرے ہو برچھی لے کر اس دے پچھے دھاواں ماراں میں اس تائیں جا کر جتھے اس نوں پاواں

’’وروی ابی حاتم عن الحسن البصری قال قال رسول اللہ ﷺ للیھود یعنی الذین فی زمنہ ﷺ ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ‘‘ ترجمہ: روایت کیا ہے ابن ابی حاتم نے حسن بصری سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو جو کہ زمانہ رسول اللہ میں تھے تحقیق عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرا اور تحقیق وہ پھر کر آنے والا ہے تمہاری طرف پہلے قیامت کے دن سے۔

ابن ابی حاتم بھی ہے کہ اک ہور حدیث لے آیا کہیا حسن یہوداں تائیں حضرت ایہ فرمایا
بن مریم ہے زندہ اج تک موت نہ اس نوں آئی قبل قیامت پھراوہ آوے شک نہ اس وچ رائی

’’وروی ابن جریر وابن ابی حاتم عن الربیع قال ان النصاریٰ اتوا النبی ﷺ فخاصموا فی عیسیٰ ابن مریم الی ان قال لھم النبی ﷺ الستم تعلمون انّ ربنا حیّ لا یموت وان عیسیٰ یأتی علیہ الفناء الحدیث‘‘ ترجمہ: روایت کیا ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ربیع سے کہا اس نے تحقیق نصاری آئے حضرت ﷺ پاس۔ پس جھگڑا کیا انہوں نے ساتھ حضرت ﷺ کے بیچ حق عیسیٰ ابن مریم کے یہاں تک کہ کہا ان کو نبی ﷺ نے کیا نہیں تم جانتے کہ تحقیق رب ہمارا زندہ ہے اور تحقیق عیسیٰ علیہ السلام آوے گی اس پر فنا۔

کہیا ربیع عیسائی یعنی پاس نبی دے آئے عیسیٰ بن مریم دے حق وچ باطل جھگڑے لیائے
پیو اس دا دسو کہڑا آکھن حضرت تائیں اللہ تے طوفان اٹھاون بنھن جھوٹ ہوائیں

جانو بھلا نہ آنحضرت نے انہاں نوں فرمایا | کوئی ولد نہ ایسا جو باپ مشابہ آیا
کیہا انہاں ہاں بلے کیوں یعنی سانوں معلم ناہیں | لازم ہے ہو ولد مشابہ اپنے والد تائیں
کیہا بھلا نہ جانوں اللہ دائم زندہ باقی | عیسیٰ بے شک فانی ہووے آخر بندہ خاکی

’’وعن سمرة قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم مصدقا لمحمد وعلیٰ ملة فیقتل الدجال ثم انما هو قیام الساعة رواه البزار والطبرانی‘‘ ترجمہ: روایت ہے سمرہ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اترے گا عیسیٰ ابن مریم تصدیق کرنے والے واسطے محمد ﷺ کے اور اوپر مذہب ان کے کے۔ پس قتل کرے گا دجال کو پھر تحقیق وہ نشان ہے قیامت کا۔ روایت کیا اس کو بزار اور طبرانی نے۔

ہے بزار تے ایویں آیا وچہ معجم طبرانی | سمرہ آکھے ہے فرمایا پیغمبر ربانی
قرب قیامت یعنی عیسیٰ آساناں تو آوے | تابع دین نبی دے ہوسی اس تے عمل کماوے
نیزہ لے دجال لعین نوں مارے اس دے تائیں | اس دے بعد قیامت ہے، پھر ہور نشانی ناہیں

’’وعن عبداللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ ﷺ یلبث الدجال فیکم ما شآء اللہ ثم ینزل عیسیٰ ابن مریم مصدقاً لمحمد وعلیٰ ملته الحدیث رواه الطبرانی فی معجم الکبیر والبیهقی فی شعب الایمان‘‘ ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفلؓ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رہے گا دجال بیچ تمہارے جس قدر چاہے گا اللہ تعالیٰ پھر اترے گا عیسیٰ بن مریم سچا کرنے والا واسطے محمد ﷺ کی اور اس کی دین پر۔ روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے معجم کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

یعنی ہے طبرانی ایویں ایک حدیث لے آیا | ابن مغفل آکھے ہے ایہ حضرتؐ نے فرمایا
خر دجال تساں وچہ ٹھہرے جتنا اللہ چاہوے | عیسیٰ فر آسانوں آکر اس نوں مار مکاوے

’’وعن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللہ ﷺ الا ان ابن مریم لیس بینی وبینه نبی الا انه خلیفتی فی امتی من بعدی. رواه بن العساکر وزاد ابوداؤد وانه نازل‘‘ ترجمہ: ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خبردار تحقیق ابن مریم نہیں ہے درمیان میرے اور

درمیان اس کے کوئی نبی مگر تحقیق وہ خلیفہ ہے میرا میری امت میں میرے بعد۔ روایت کیا ابن عسا کرنے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے تحقیق اترنے والا ہے۔

ابوہریرہ آکھے حضرت ایہ گل ہے فرمائی میرے تے ہور عیسیٰ دے وچ نہ بالکل کائی
میرے پچھوں اس امت وچ نائب ہووے میرا نازل ہو آسمانوں بے شک پاوے ایتھے پھیرا

’’وعن عبدالرحمن بن سمرة قال قال رسول اللہ ﷺ والذی بعثنی بالحق لیجدان ابن مریم فی امتی خلفاً من حواریه. رواه الحکیم ابوعبدالله الترمذی فی نوادر الاصول ‘‘ترجمہ روایت ہے سمرہ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ بھیجا ہے اس نے مجھ کو ساتھ حق کے ضرور پاوے گا ابن مریم کو میری امت میں خلیفے اپنے حواریوں میں سے روایت کیا اس کو حکیم ابوعبداللہ ترمذی نے نوادرالاصول میں۔

یعنی سمرہ آکھے حضرت قسم اللہ دی کھادی شک نہ ہوتا اس نوں جو کوئی ہووے سخت عنادی
حضرت عیسیٰ قرب قیامت جد آسمانوں آوے اپنے یاراں آ کر خاص حواری پاوے

’’وعن عمربن الخطاب قال ائذن لی یا رسول الله فاقتله فقال رسول اللہ ﷺ ان یکن هو فلست صاحبه انما صاحبه عیسٰی ابن مریم. مشکوٰة ‘‘ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا اس نے اذن دو مجھ کو یا رسول اللہ ﷺ پس قتل کروں میں اس کو پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر یہ وہی ہے، پس نہیں تو صاحب اس کا، صاحب اس کا عیسیٰ بن مریم ہے۔

ابن صیادے کارن یعنی عمر اجازت منگے حکم ہووے تا ماراں حضرت اس نوں باجھ درنگے
جے ہے اوہ دجال حقیقی حضرت نے فرمایا مرنا اس دا عیسیٰ ہتھوں اللہ نے ٹھہرایا

’’وعن ابی هریرة ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لیدرکن دجال من امتی عیسٰی ابن مریم ولیشهدن قتال الدجال. رواه ابویعلی ‘‘ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ضرور پاویں گے کئی آدمی میری امت میں سے عیسیٰ ابن مریم کو اور ضرور حاضر ہوں گے قتل دجال کے کو۔ روایت کیا اس کو ابویعلی نے۔

آنحضرت فرمایا یعنی شک نہ اس وچہ لائیں بعضی میری امت وچوں پاسن عیسیٰ تائیں
یعنی نازل ہووے عیسیٰ دنیا تے پھر بھائی اس دے ہمراہ ہوکے کرسن نال دجال لڑائی

’’**وعن عبداللہ ابن عمرؓ قال ینزل المسیح بن مریم فاذا راہ الدجال ذاب کما یذوب الشحمۃ فیقتل الدجال. الحدیث رواہ ابن ابی شیبۃ**‘‘ ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہا اس نے اترے گا عیسیٰ بن مریم پس جب دیکھے گا اس کو دجال گل جاوے گا جس طرح چربی گل جاتی ہے۔ پس قتل کرے گا دجال کو۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے۔

یعنی عیسیٰ بن مریم جد اساناں توں آوے ویکھ دجال مسیح نوں وانگوں چربی دے گل جاوے

’’**وعن عبداللہ بن مسعودؓ فی الحدیث الطویل حتی ینزل علیہم عیسیٰ بن مریم فیقاتلون معہ الدجال رواہ ابونعیم**‘‘ ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک لمبی حدیث میں یہاں تک کہ اترے گا عیسیٰ بن مریم پس قتل کریں گے ہمراہ اس کے دجال کو۔ روایت کیا اس کو ابونعیم نے۔

یعنی جد آسانوں عیسیٰ قدم زمین تے دھرسن اس دے ہمراہ ہوکر مومن نال دجالے لڑسن

’’**وعن حذیفۃ بن الیمان قال قال رسول اللہ ﷺ ان اوّل الایات الدجال ونزول عیسیٰ. الحدیث رواہ ابن جریر**‘‘ ترجمہ: روایت ہے حذیفہ بن یمان سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق پہلا نشان قیامت کے نشانوں سے دجال کا آنا ہے اور اترنا عیسیٰ ابن مریم کا۔ روایت کیا اس کو ابن جریر نے۔

اول پتہ قیامت دا ہے عیسیٰ اتوں آوے بھی دجال لعین زمین وچ آکر فتنہ پاوے

’’**وعن ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لاتقوم الساعۃ حتی ینزل عیسیٰ ابن مریم حکماً مقسطا رواہ ابن ابی شیبۃ**‘‘ ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ قائم ہوگی قیامت، یہاں تک کہ اترے گا عیسیٰ ابن مریم حاکم عادل۔ روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے۔

یعنی جد تک عیسیٰ اتوں قدم نہ ایتھے پاوے ممکن ہول نہ تد تک بالکل روز قیامت آوے
عیسیٰ دا آسانوں آون پہلاں جان ضروری اس تھیں بعد قیامت دا فر وجے نفخہ صوری

’’**وعن واثلة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لاتقوم الساعة حتی تکون عشر آیات خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرة العرب والدجال ونزول عیسٰی ویاجوج وماجوج. الحدیث رواه الطبرانی والحاکم وغیره**‘‘ترجمہ: روایت ہے واثلہ رضی اللہ عنہ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ہوں دس نشان ایک خسف مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں یعنی زمین کا کچھ ٹکڑا نیچے کو دھس جاوے گا اور دجال کا باہر آنا عیسیٰ کا اترنا اور یاجوج ماجوج کا باہر آنا سد سکندر سے۔ روایت کیا اس حدیث کو طبرانی اور حاکم نے۔

قائم نہ ہو ساعت یعنی ہرگز وچ جہانے ظاہر جد تک ہوون ناہیں دس آیات نشانے
اول خر دجال زمین وچہ آ کر فتنہ پاوے حضرت عیسیٰ بھی فر نالے آسماناں توں آوے
ایویں ہور نشان جو باقی آنحضرت فرمائے وکھو وکھ حدیثاں اندر نام انہاں دے

’’**وعن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لم یسلط علی الدجال الّا عیسٰی ابن مریم رواه ابوداؤد الطیالسی**‘‘ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہرگز کوئی غلبہ نہ پاوے گا دجال پر سوا عیسیٰ بن مریم کے۔ روایت کا اس کو ابوداؤد نے۔

آنحضرتؐ تھیں ابوہریرہؓ یعنی نقل لیاوے عیسی باجھ نہ دجال اتے کوئی قابو پاوے

’’**وعن عائشة قال قال رسول الله ﷺ ان یخرج الدجال وانا حیٌّ کفیته الٰی ان قال فینزل عیسٰی فیقتله. رواه ابن ابی شیبة واحمد**‘‘ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر نکلے دجال اس حال میں کہ میں زندہ ہوں کافی ہوں، میں اس کو۔ بیان کیا اس کو یہاں تک کہ تحقیق فرمایا آپ نے پس اترے گا عیسیٰ علیہ السلام پس قتل کرے گا اس کو۔ روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے اور احمد نے۔

جے دجال زمیں تے یعنی میرے ہندے آوے | کافی ہوواں اس نوں نا کوئی مومن ایذا پاوے
تے جے اوہ کافر آوے پچھوں میرے بعد کداہیں | نازل ہو آسمانوں عیسیٰ مارن اس دے تائیں
بھی ایہ آیا عیسیٰ جد آسمانوں نازل تھیوے | چالی سالاں بعد نزولوں دنیا اندر جیوے
سخت زمین پتھریلی سنگیں آکھے اس دے لگے | آکھے جے کر اس نوں فوراً شہد عسل ہووگے
سمٹ زمین جاوے اس اگے جتھے جانا چاہوے | اثر نظر دا اس دے اندر قلعاں کوٹاں جاوے

’’وعن ابن عباس ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ فعند ذلک ینزل اخی عیسیٰ بن مریم من السمآء. رواہ اسحاق بن بشیر وابن العساکر‘‘ ترجمہ: ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نزدیک اس بات کے، یعنی فتنہ ڈالنے دجال کے، اترے گا میرا بھائی عیسیٰ بن مریم آسمان سے۔ روایت کیا اس کو اسحاق بن بشیر اور ابن عساکر نے۔

یعنی جدو دجال زمیں وچ آکر فتنہ پاوے | میرا بھائی یعنی عیسیٰ تد آسمانوں آوے

’’وعن ابی هریرة ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لاتقوم الساعة حتی تنزل الروم بالاعماق او بوابق فیخرج الیه حبش من اهل المدینة من خیار اهل الارض یومئذ فیفتحون قسطنطیة الیٰ ان قال فبینما هم یعدون یسوون الصفوف اذا اقیمت الصلوٰة فینزل عیسیٰ ابن مریم. الحدیث رواہ مسلم‘‘ ترجمہ: ابی ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہا اس نے، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ اترے لشکر روم اعماق میں یا وابق میں پھر نکلے گا ان کی طرف ایک لشکر مدینہ والوں میں سے جو کہ بہتر اہل زمیں سے ہوگا، اسی دن پس فتح کریں گے قسطنطنیہ کو اور خزانہ بہت سا پاویں گے (یہ حدیث رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تا اس جگہ کہ جس کا مطلب آخری یہ ہے) پس اس حالت میں وہ لشکری صفیں تیار کریں گے، جس وقت کہ نماز پڑھنے کا ارادہ کیا جاوے گا، پس نازل ہوں گے ابن مریم۔ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے۔

قائم نہ ہومول قیامت اس دا وقت نہ آوے | جب تک لشکر روحی دابق وچ نہ ڈیرا پاوے
نکلے اسی ول لشکر مدنی بہتر اہل زمانہ | فتح کریسن قسطنطنیہ پاون بہت خزانہ
جس حالت وچ جنگ تیاری کرسن صفاں بناسن | ہو تکبیر جماعت عیسیٰ آسماناں توں آسن

’’وعن مجمع بن جارية الانصاری رضی اللہ عنہ قال سمعت النّبی صلی اللہ علیہ وسلم يقول يقتل ابن مريم الدجال بباب لد او بجانب لد رواه احمد والطبرانی وغيره قال الترمذی هذا حديث صحيح ‘‘

ترجمہ: روایت ہے مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا اس نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے قتل کرے گا ابن مریم، دجال کو باب لد میں یا جانب لد میں۔ روایت کیا اس کو احمد اور طبرانی وغیرہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے۔

بن مریم دجال لعین دے یعنی پچھے دھاوے　　باب لد ہے اوتھے پا کر مار مکاوے

’’وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان من اهل الكتاب الّا ليؤمن به قبل موته[۱] قال خروج عیسٰی علیہ السلام رواه الحاكم فی المستدرک قال الحاكم صحيح علٰی شرط الشيخين ‘‘ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر ضرور ایمان لائے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے، کہا ابن عباس نے اس کی مراد نکلنا عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ روایت کیا اس کو حاکم نے بیچ مستدرک کے اور کہا حاکم نے صحیح ہے شیخین کی شرط پر۔

یعنی اس آیت دے حق وچ حضرت نے فرمایا　　عیسیٰ دا ہے آون اس وچ اللہ نے بتلایا
یعنی قرب قیامت عیسیٰ آساناں تو آون　　اہل کتاب یہود عیسائی اس تے ایمان لاون
حسن کہیا یعنی جو اللہ وچ قرآن فرماوے　　اہل کتاب جو ہووے ہر ایک اس تے ایمان لاوے
قسم اللہ دی عیسیٰ بے شک زندہ اج تک بھائی　　جد نازل ہوون منن سارے قوم یہود عیسائی

’’وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ وانّه لعلم للساعة قال خروج عيسٰی علیہ السلام قبل يوم القيامة رواه احمد وابوحاتم وغيره ‘‘ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور تحقیق وہ البتہ ایک علامت ہے قیامت کے لئے یعنی نکلنا عیسیٰ علیہ السلام کا پہلے قیامت کے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابوحاتم وغیرہ نے۔

[۱] قبل موتہ کی ضمیر میں جو بعضوں نے اختلاف کیا ہے۔ اس حدیث نے اس کا تصفیہ کر دیا کہ مراد موت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے اور اس نے راوی وہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں جن کی تعریف کیدیانی نے عسل مصفّٰی کے ص ۱۶۶ میں کی ہے۔

ابن عباس علم ساعت دا ایہ مطلب بتلاوے　　عیسیٰ یعنی قرب قیامت فر دنیا تے آوے

’’وعن ابی هریرة رضی اللہ عنہ وانه لعلم للساعة قال خروج عیسٰی یمکث فی الارض اربعین سنة تکون تلک الاربعون اربع سنین یحج ویعتمر. رواہ عبد بن حمید‘‘ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور تحقیق وہ البتہ نشان ہے واسطے قیامت کے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نکلنا عیسیٰ علیہ السلام کا۔ رہیں گے زمین میں چالیس سال۔

ابوہریرہؓ اس آیت دی ایہ تفسیر بتائی　　علم قیامت اندر قرآن آیت ہے جو آئی

یعنی قرب قیامت عیسیٰ اگر چالی سالاں　　زندہ رہ سی حج کریسی عمرہ ہو خوشحالاں

’’عن الحسن وانه لعلم للساعة قال نزول عیسٰی. رواہ عبد بن حمید وابن جریر‘‘ترجمہ: روایت ہے حسن سے تحقیق وہ البتہ علامت ہے واسطے قیامت کے کہا اس نے اترنا عیسیٰ کا۔ روایت کیا اس کو عبد بن حمید اور ابن جریر نے۔

حسین کہیا ہے علم قیامت یعنی عیسیٰ بھائی　　نازل ہووے قرب قیامت شک نہ اس وچ کائی

’’وعن قتادة وانه لعلم للساعة قال نزول عیسٰی علیہ السلام للساعة. رواہ عبدالرزاق وعبد بن حمید وغیرہ‘‘ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے اور تحقیق وہ البتہ نشان ہے قیامت کا، اس نے یعنی قتادہ نے اترنا عیسیٰ علیہ السلام واسطے قیامت کے۔ روایت کیا عبدالرزاق اور عبد بن حمید وغیرہ نے۔

کہے قتادہ علم قیامت عیسیٰ تائیں جانوں　　یعنی عیسیٰ قرب قیامت نازل ہو آسانوں

’’وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک منکم عیسٰی ابن مریم فلیقرأ منی السلام. رواہ الحاکم وصححه‘‘ ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا اس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پاوے تم میں سے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پس چاہئے کہ پڑھے مجھ سے السلام علیکم۔ روایت کیا اس کو حاکم نے اور صحیح کہا اس کو۔

یعنی عیسیٰ بن مریم نوں جو کوئی مومن پاوے لازم اس نوں میری طرفوں ترت سلام پہنچاوے

’’وعن ابی هريرةؓ قال قال رسول اللهﷺ والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً مقسطاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبله احد وفی روایة وحتی تکون السجدة والواحدة خیر من الدنیا وما فیها ثم یقول ابوهریرة اقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الّا لیؤمننّ به قبل موته الأیة وفی روایة ولیترکن القلاص فلا یسعی علیها ولتذهبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبله احد رواه مسلم ‘‘ترجمہ: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا اس نے فرمایا رسول خداﷺ نے قسم ہے مجھ کو اس ذات پاک کی کہ میری جان اس کے قبضہ قدرت میں ہے بلاشک ہے، اترنا عیسیٰ ابن مریم کا بیچ تمہارے حاکم عادل۔ پس توڑے گا صلیب کو اور قتل کرے گا خنزیروں کو اور رکھ دے گا جزیہ کو یعنی جزیے کا لینا نہ قبول کرے گا اور زیادہ ہوجاوے گا مال، یہاں تک کہ نہ قبول کرے گا کوئی اور ایک روایت میں یہاں تک کہ ہوگا کہ ایک سجدہ بہتر جو کچھ کہ دنیا میں ہے پھر کہا ابوہریرہؓ نے پڑھو اگر تم چاہتے ہو تو نہیں کوئی کتاب والوں سے، مگر کہ ایمان لاوے گا ساتھ اس کے پہلے اس کی موت کے آخر آیت تک اور ایک روایت میں ہے البتہ چھوڑیں گے اونٹوں کو اور نہ سواری کرے گا ان پر کوئی اور البتہ اٹھائی جاوے گی دشمنی اور بغض اور حسد اور البتہ بلاویں گے لوگ مال کی طرف، پس نہ قبول کرے گا اس کو کوئی بھی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

مسلم یعنی وچ صحیح دی ہے ایہ نقل لے آیا ابوہریرہ آکھے حضرت نال قسم فرمایا

بے شک عیسیٰ قرب قیامت آساناں تو آوے حاکم ہوسی عدل کریسی عدلوں ملک وساوے

سولی توڑے اپنی ہتھیں خنزیراں نوں مارے کوئی سور نہ کھاسی بالکل دنیا اندر ساری

جزیہ ہرگز لیوے ناہیں اس دا حکم اٹھاوے مسلم جو کوئی ہووے چھٹے ورنہ ماریا جاوے

کثرت مال ہووے وچ دنیا گھر گھر ہون خزانے صدقہ مول نہ لیسی کوئی بالکل وچ جہانے

اک سجدہ ہو بہتر اس دن سارے دنیا نالوں رغبت طاعت زاید ہووے دنیا دے اموالوں

اونٹ تمامی چھوڑے جاسن کھلے باجھ مہاراں چڑھسی نہ کوئی ایویں پھرسن خالی وچ اجاڑاں

کینہ بغض عداوت بالکل حسد نہ رہسی کائی خلقت ساری ہوجاوے گی آپس اندر بھائی

’’وعن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ الانبياء اخوة العلات امهاتهم شتى ودينهم واحد وانّی اولى الناس بعيسىٰ ابن مريم لانه لم يكن بينی وبينه نبی وانه نازل فاذا رايتموه فاعرفوه رجل مربوع الى الحمرة والبياض عليه ثوبان ممصران كان رأسه يقطر وان لم يصبه بلل فيدق الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويدعوالناس الى الاسلام ويهلک اللہ فی زمانه الملل كلها الا الاسلام ويهلک اللہ فی زمانه المسيح الدجال ثم تقع الامانة على الارض حتى ترتع الاسود مع الابل والنمار مع البقر والذياب مع الغنم ويلعب الصبيان مع الحيات لاتضرهم فيمكث فی الارض اربعين سنة ثم يتوفى ويصلی عليه المسلمون. رواه احمد وابوداؤد و رواه الحاكم فی المستدرک ولفظه ان روح اللہ عيسىٰ نازل فيكم فاذا رأيتموه فاعرفوه وزاد ابوداؤد فی رواية قال ويقاتل الناس على الاسلام‘‘ ترجمہ: ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب انبیاء علاّتی بھائی ہیں اوران کی مائیں علیحدہ علیحدہ اوردین ان کا ایک ہی ہےاور تحقیق میں بہتر ہوں قریبی ہوں ساتھ عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کے اس واسطے...... کہ نہیں ہے میرے اوراس کے درمیان کوئی نبی اور تحقیق وہ اترنے والا ہے۔ پس جب دیکھوتم اس کو پس پہچان لوتم اس کو، مرد میلان کیا ہوا، طرف سرخی اورسفیدی کے اس کے اوپر دو کپڑے زرد رنگ کے ہوں گے اور ہوگا اس کا سر قطرے ٹپکتے ہوں، اگرچہ نہیں پہنچی اس کوتراوت۔ پس وہ توڑے گا صلیب کواور قتل کرے گا

خنزیر کو اور رکھ دے گا جزیہ یعنی جزیہ قبول نہ کرے گا اور بلاوے گا لوگوں کو اسلام کی طرف اور ہلاک کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے زمانہ میں مذہبوں کو مگر اسلام (اسلام کے سوا سب دین ہلاک ہوجاویں گے) اور ہلاک کرے گا اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے زمانہ میں پھر ظاہر ہوگی امانت زمین میں یہاں تک کہ چرے گا شیر ساتھ اونٹوں کے اور چیتا ساتھ گائیوں کے اور بھیڑیا ساتھ بکریوں کے اور کھیلیں گے لڑکے ساتھ سانپوں کے، نہ تکلیف دیں گے ان کو پس رہیں گے زمین میں چالیس سال پھر فوت ہوگا اور نماز جنازہ پڑھیں گے ان پر مسلمان۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے اور روایت کیا حاکم نے مستدرک میں اور لفظ اس کے یہ ہیں تحقیق عیسیٰ علیہ السلام اترنے والا ہے بیچ تمہارے پس جس وقت دیکھو تم اس کو پس پہچان لو تم اس کو اور زیادہ کیا ابوداؤد نے اور اس کے روایت میں یہ ہے کہا اس نے قتل کرے گا لوگوں کو اسلام میں لانے پر۔

ابوداؤد نے بھی ہور احمد ہے ایہ نقل لے آیا	ابوہریرہؓ آکھے یعنی آنحضرتؐ فرمایا
سب پیغمبر آپس اندر ہیں علاّتی بھائی	دین انہاں دا اکو جانوں ماںواں وچ جدائی
لائق تر میں سب لوکاں تھیں ہاں بن مریم تائیں	میرے اس دے دوہاں دے وچ ہور پیغمبر ناہیں
بے شک عیسیٰ سچ مچ نازل ہووے گا آسمانوں	ویکھو جد فر اس دے تائیں حلیہ نال پچھانوں
لال تے گورا رنگ مسیح دا ہووے قد میانہ	زرد پوشاک سنہری ہووے خو اخلاق شہانہ
سولی توڑے خنزیراں نوں دنیا توں مرواوے	جزیہ مول نہ لیوے لوکاں طرف اسلام بلاوے
باجھ اسلام نہ کوئی ملت رہسی وچہ جہانے	باطل ہون تمامی مذہب اندر اس زمانے
خر دجال لعین نوں اللہ اس دے ہتھوں مارے	امن آرام آسائش ہووے دنیا اندر سارے
انسان ہور درندے وحشی یک جا رہسن جیسن	شیر تے بکری اکے گھاٹوں پانی پیسن
چیتے پھاڑے کٹھے چرسن اندر گلے گایاں	گرگ تے بھیڈاں یکجا رہسن وانگوں بھینا بھایاں
ایویں چھوٹے بچے لڑکے سپاں نال کھڈیسن	سپ انہاں نوں ذرہ ایذا مول نہ دیسن

’’وعن النواس بن سمعان فی الحدیث الطویل بعد ذکر قصۃ الدجال فبینما ھو کذلک اذ بعث اللہ المسیح بن مریم

فینزل عندالمنارة البیضا شرقی دمشق بین مهروذتین واضعاً[1] کفه علی اجنحة الملکین اذا طأطا راسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد ریح نفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فیطلبه حتی یدرکه بباب لد فیقتله ثم یاتی عیسیٰ بن مریم قوم قد عصمهم الله منه فیمسح عن وجوههم ویحدثهم بدرجاتهم فی الجنة فبینما هو کذلک اذ اوحی الله الیٰ عیسیٰ انی قد اخرجة عبادا لی لایدان لا احد بقتالهم فحرز عبادی الطور ویبعث الله یاجوج وماجوج وهم من کل حدب ینسلون فیمرّ اوائلهم علی بحیرة طبریة فیشربون ما فیها ویمرّ آخرهم فیقولون لقد کان بهذه مرّة ماء ثم یسیرون حتی ینتهوا الی جبل الخمر وهو جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض لهم فلنقتل من فی السمآء فیرمون بنشابهم الی السمآء فیردالله

[1] مرزا کیدیانی کہتا ہے کہ یہ اشارہ ہے اس طرف کہ اس کا دایاں اور بایاں ہاتھ جو تحصیل علوم عقلی اور انوار باطنی کا ذریعہ ہے آسمانی موکلوں کے سہارے پر ہوگا اور وہ مکتب اور کتابوں سے نہیں بلکہ خداتعالیٰ سے علم لدنی پائے گا۔ اس کا جواب کئی وجہ سے ہے اول: یہ کہ ہاتھ تحصیل علوم عقلی اور انوار باطنی کا ذریعہ نہیں بلکہ دل اور دماغ اور عقل آنکھ کان وغیرہ حواس ہیں۔ یہ اس کی علم لدنی کی اوّل غلطی ہے۔ دوم: یہ معنی اس کا لغت عرب میں کہیں نہیں آیا۔ سوم: یہ کہ باطل کرتی ہے اس تاویل کو یہ قید کہ دمشق سے شرق کی جانب سفید منارے کے پاس اترے گا فجر کی نماز کے وقت وغیرہ وغیرہ کہ دمشق کے شرقی منارہ کے پاس تحصیل علوم کے کیا معنی ہیں۔ چہارم: یہ کہ (ازالہ اوہام ص۸۱۷، خزائن ج۳ ص۵۴۲) میں کیدیانی نے خود تسلیم کرلیا ہے کہ وہ فضل احمد کا شاگرد ہے اسی طرح اس کے اور بہت استاد ہیں۔ پس یہ تایل اس کی خود اپنے ہی قول سے باطل ہوئی۔ پنجم: یہ کہ یہ الفاظ نواس کی حدیث کے ہیں اور اس حدیث کی نسبت مرزا کیدیانی خود لکھ چکا ہے کہ اس کے مضامین عقل شرع اور توحید کے مخالف ہیں تو پھر اب اسی حدیث سے اپنی تائید نکالنا اور تاویل کرکے اپنے تئیں اس کا مصداق ٹھہرانا کیا عقل شرع اور توحید کے خلاف نہ ہوگا۔

نشابهم مخضوبة ورماً يحصر نبی الله عيسٰی واصحابه حتی يكون رأ الثور لاحدهم خيراً مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب نبی الله عيسٰی واصحابه فيرسل الله عيسٰی واصحابه الی الارض فلا يجدون فی الارض موضع شبر الا ملاء زهمهم ونتنهم فيرغب نبی الله عيسٰی واصحابه الی الله فيرسل الله طيراً كاعناق البخت فتحملهم وتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطراً لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتی يتركها كالزلفة ثم يقال للارض انبتی ثمرتک وردی بركتک فيومئذ تاكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفحها ويبارک الله فی الرسل حتی ان للقحةمن الابل لتكفی القيائم من الناس واللقحة من البقر لتكفی القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفی الفخذ من الناس فبينماهم كذالک اذ بعث الله ريحاً طيبة فتاخذهم تحت اباطهم فتقبض روح كل مومن وكل مسلم...... الخ! (رواه مسلم) ‘‘

ترجمہ: روایت ہے نواس بن سمعان سے ایک طویل حدیث میں بعد ذکر کرنے قصہ دجال کے پس درمیان اس کے کہ وہ اس طرح ہے کہ جس وقت بھیجا گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو پس وہ اترے گا نزدیک منارہ سفید شرقی دمشق کے درمیان دو چادروں کے، رکھنے والا دونوں ہاتھ اوپر بازو دو فرشتوں کے جب نیچا کرے گا سر اپنے کو قطرے ٹپکیں گے اور جب اونچا کرے گا، گریں گے اس سے قطرے موتیوں کی طرح۔ پس نہیں حلال واسطے کسی کافر کے یہ کہ پاوے ہوا اس کی سانس کی سوا مرنے کے اور اس کا سانس پہنچے گا، اس جگہ تک کہ پہنچے گی نظر اس کی پس طلب کرے گا اس وقت کہ پاوے گا اس کو باب لد میں پس قتل کرے گا اس کو پھر آوے گا عیسیٰ بن مریم اس قوم کے پاس کہ تحقیق بچایا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس سے یعنی دجال سے۔ پس مسح کرے گا ان کے منہ سے اور بیان کرے گا ان کو درجے ان کے بہشت میں۔ پس وہ اس حالت میں ہوں گے کہ ناگاہ وحی کرے گا

اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف تحقیق میں نے نکالا ہے اپنے بندوں کو کہ نہیں طاقت کسی کو جنگ کرنے کی ان کے ساتھ۔ پس پناہ میں لے جا میرے بندوں کو کوہ طور میں۔ پس نکالے گا اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر اونچی جگہ سے اترتے ہوں گے، پس گزرے گا اول ان کا اوپر ایک چشمہ طبریہ کے پس پی جاوے گا جو کچھ اس میں ہوگا پانی اور گزرے گا آخران کا پس کہے گا البتہ کبھی ہوا ہے اس جگہ پانی۔ پھر سیر کریں گے یہاں تک کہ پہنچیں گے خمر کے پہاڑ تک اور وہ ایک پہاڑ ہے بیت المقدس میں۔ پس کہیں گے البتہ مار ڈالا ہم نے زمین والوں کو آؤ پس قتل کریں ہم آسمان والوں کو۔ پس ماریں گے اپنے تیر آسمان کی طرف پس پھیرے گا اللہ تعالیٰ تیران کے رنگے ہوئے خون سے اور بند ہوگا نبی اللہ کا عیسیٰ اور اس کے ہمراہی یہاں تک کہ ہوگا سر بیل کا ان میں سے ایک کے لے بہتر سو دینار سے تم میں سے ایک کے لئے آج دن۔ پس دعا کرے گا نبی اللہ پس بھیجے گا ان پر وبا یعنی دنبل ان کی گردن میں پس صبح کریں گے گرے ہوئے مثل مرنے ایک جان کے۔ اترے گا نبی اللہ کا عیسیٰ اور اس کے ہمراہی زمین کی طرف پس نہ پاویں گے جگہ ایک بالشت کی مگر پر انبوہ ان کے اور بدبوان کی سے۔ پس پھرے گا نبی اللہ کا عیسیٰ اور ہمراہی اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف پس بھیجے گا اللہ تعالیٰ جانور اونٹوں کی گردنوں کی مانند پس اٹھا لیجاویں گے ان کو اور گراویں گے ان کو جس جگہ اللہ چاہے گا۔ پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ بارش کو نہ باقی رہے گا اس سے کوئی گھر مٹی اور نہ تنبو پس دھووے گا زمین کو یہاں تک کہ چھوڑے گا اس کو صفا شیشہ کی طرح، پھر فرماوے گا زمین کو اگا اپنے میوے اور ظاہر کر برکت اپنی پس اس دن کھاوے گی ایک جماعت ایک انار سے اور سایہ پکڑیں گے اس کے چھلکے سے اور برکت کرے گا اللہ تعالیٰ بھیجی ہوئی چیزوں میں تا اس حد تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک لوگوں کی جماعت کے واسطے کفایت کرے گا۔ پس درمیان اس حالت میں ناگاہ اٹھاوے گا اللہ تعالیٰ ہوا پاک پس پکڑے گا ان کو درو نیچی بغلوں کے پس قبض کیا جاوے گا روح ہر مومن اور ہر مسلمان کا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

یعنی جد دجال زمین تے قرب قیامت آوے　فتنہ ہے اوہ بھارا فتنہ دنیا اندر پاوے
تا فر عیسیٰ آسماناں تو مونڈے ملکاں آون　پاس منارے شرق دمشقوں آ کر قدم ٹکاون
کپڑے پیلے ہون انہاں دے زرد پوشاک نورانی　نیواں کرسن سر جد اس تھیں ڈگن قطرے پانی
دم عیسیٰ دا پہنچے جتھوں تیکر اکھیں جاوے　مرجاوے اوہ کافر جو کوئی دم اس دے نوں پاوے
نسے آ دجال لعین فر عیسیٰ پچھے دھاون　باب الد مکان ہے اتھے جا اس تائیں پاون
نیزے نال مریسن عیسیٰ اس کافر دے تائیں　آپے ہی گل جاوے جے کر عیسیٰ مارے ناہیں
مومن جو دجالوں بچ سن پاس عیسیٰ دے آون　حضرت عیسیٰ انہاں تائیں خبر بہشت سناون
فیر اچانک حکم کریسی اللہ عیسیٰ تائیں　بندے نیک جو میرے سب نوں وچ پناہ لے جائیں
ہن اک ڈاڈھی خلقت میری باہر چاہے آئی　نہ ہے طاقت مارے کوئی انہاں نال لڑائی
حکم الٰہی سن کر عیسیٰ کناں اندر پاون　نیکاں نوں سب کٹھا کر کے طرف کوہ طور لے جاون
عیسیٰ جد فر نیکاں تائیں طرف کوہ طور لے جاوے　قوم یاجوج ماجوج اچانک سدوں باہر آوے
باہر آون کیڑیاں وانگوں انت نکوئی پاوے　قتل کرن ہور مارن لٹن جو کوئی آگے آوے
طبرستان اندر اک چشمہ بہتا لمّاں چوڑا　ڈونگا پانی وگے دائم کدی نہ ہووے تھوڑا
پہلی فوج انہاں دی پیسی سارے پانی تائیں　پچھلے کہسن شاید اس وچ پانی ہوگ کدائیں
پھرسن سارے دنیاں اندر ادمیاں نوں کھاسن　وڈھن ٹکن لٹن مارن فتنہ شور مچاسن
آکھ ہے ہن مار مکایا اہل زمیناں تائیں　دنیا اندر انساناں تھیں ہن کوئی باقی ناہیں
آو کٹھے ہو کر ہن آسماں ول تیر چلایئے　آسماناں دے رہنے والے بھی ہن مار مکایئے
غرض یاجوج ماجوج تمامی حملہ کر کے سارے　آسماناں ول تیر چلاسن اکٹھے ہو اک باری
خون بھرے تیر آون اتوں حکمت نال الٰہی　اہل آسمان بھی مار مکائے آکھن اوہ گمراہی
ساڈی باجھ نہیں ہن کوئی وچ زمین آسماناں　حکم ہویا ہن ساڈا آکھن اندر دوہاں جہاناں
عیسیٰ سن اصحاباں بھکھوں ڈھے او عاجز آون　گائیں دا سر سو دنیاروں نہ اوہ اس دن پاون
بھکھ تریہ تھیں عاجز آون منگن سب دعائیں　یار آمین آکھن رب سنسی کرسی دفع بلائیں
قوم یاجوج اتے پھر اللہ حکم وبا نوں کرسی　اک پھوڑا نک گردن اتے جس ہوسی سو مرسی
ہکی راتیں مرسن سارے بجن ہوسن گندے　بدبو کولوں عاجز آون نیک اللہ دے بندے
حضرت عیسیٰ کرن دعائیں یار آمین الاون　پینکھی رب اتارے ڈاراں جو سیمرغ سداون

وڈی قدوں لمبی گردن کھاون انہاں تائیں | کجھ کھاون کجھ چک لیجاون جا سٹن دریائیں
لہو پاک جو باقی رہسی اوہ بھی رب اٹھاوے | رحمت تھیں مینہ برکت والا چالی روز وساوے
دنیا تے گھر کوئی نہ رہسی نہ پشمی نہ خاکی | صاف زمین ہو شیشے وانگوں نہ کجھ رہسی باقی
حکم زمین نوں ہو فر رب دا اپنا رزق اگاوے | برکت اپنی مڑ فر دیوے میوے باہر لاوے
اس دن اک اناروں بیشک اک ٹولہ رج کھائے | چھلکا اس دا قائم کر کے بیٹھن اس دے سائے
گھاس زراعت برکت وافر بھی وچ شیر حیواناں | بکری ہک رجاوے شیروں ٹبر زن مردانہ
اس تھیں پچھے دا پاکیزہ بھیجے اللہ سائیں | ہر ہر مومن دی روح لیوے دنیا تھی ہر تھائیں

’’وعن ابی هريرة ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ليهبطن الله عيسٰى ابن مريم حكماً عدلا واماما مقسطاً فليعن فج الروحاء حاجاً او معتمراً وليقفن على قبرى وليسلمنّ على ولاردّن عليه. رواه ابن العساكر وفى رواية ليهلّن عيسٰى ابن مريم بفج الروحاء بالحج او العمرة او بينهما. رواه احمد وكذا مسلم ‘‘

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ اتارے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو حاکم عادل اور امام انصاف کرنے والا اور روحا کے راستے سے حج اور عمرہ کو جاوے گا اور میری قبر پر ٹھہر کر مجھے سلام کہے گا اور تحقیق میں سلام کا جواب دوں گا۔

بھی ہور ابن عساکر یعنی اک حدیث لے آیا | ابوہریرہؓ کرے روایت آنحضرتؐ فرمایا
حاکم عادل بن کر عیسیٰ آسماناں تو آوے | حج عمرے نوں مکّے دے ول روحا راہوں جاوے
قبر میری تے میں نوں آکھے ٹھہر سلام دعائیں | میں بھی اگوں رحمت بھیجاں بیشک اس دے تائیں

’’وعن عبدالله بن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ ينزل عيسٰى بن مريم الى الارض فيتزوج ويولد له يمكث خمسا واربعين سنة ثم يموت فيدفن معى فى قبرى فاقوم انا وعيسٰى بن مريم فى قبر واحد بين ابى بكر وعمر. رواه ابن الجوزى فى كتاب الوفاء كذا فى المشكوٰة‘‘ ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہا

اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اترے گا عیسیٰ بن مریم زمین کی طرف پس نکاح کرے گا اور اولاد ہوگی اس کی اور جیتا رہے گا پینتالیس (۴۵) سال، پھر مرے گا پس دفن کیا جاوے گا میرے ساتھ بیچ جگہ قبر میری کے پس کھڑا ہوں گا میں اور عیسیٰ ابن مریم ایک قبر میں سے ابوبکر اور عمرؓ کے درمیان میں سے، روایت کیا اس کو ابن جوزی نے کتاب الوفا میں اور اسی طرح مشکوٰۃ میں ہے۔

بن جوزی تھیں ہے ایہ یعنی وچ مشکوٰۃ لے آیا ۔۔۔ راوی ہے عبداللہ اس دا حضرت نے فرمایا
نازل ہو آسمانوں عیسیٰ عورت عقد کریسی ۔۔۔ نسل ودھاوے اللہ اس نوں پتّر دھیاں دیسی
سال پنتالی حضرت عیسیٰ دنیا اندر جیوے ۔۔۔ فوت ہووے فر میری قبرے میرے ساتھ دبیوے

’’وعن عبداللہ بن عمرو ینزل عیسٰی علیہ السلام فیتزوج ویولدله. رواه ابو حفص المیانشی‘‘ ترجمہ: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، اترے گا عیسیٰ ابن مریم پس نکاح کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی، روایت کیا اس کو ابوحفص میانشی نے۔

یعنی عیسیٰ نازل ہو کر عورت عقد لیاوے ۔۔۔ ہو اولاد اس دے گھر اللہ اس دی نسل ودھاوے

’’وعن عبداللہ بن سلام قال یدفن عیسٰی بن مریم مع رسول اللہ ﷺ وابی بکر وعمر فیکون قبره رابعاً رواه الطبرانی ورواه البخاری فی تاریخه ولفظه یدفن عیسٰی بن مریم مع النّبی ﷺ وصاحبیه ویکون قبره الرابع......‘‘ ترجمہ: عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہا اس نے دفن کیا جاوے گا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ساتھ رسول اللہ ﷺ کے اور ابوبکر اور عمرؓ کے، پس ہوگی قبر چہارم۔ روایت کیا اس کو طبرانی نے اور روایت کیا بخاری نے اپنی تاریخ میں اور اس کے لفظ یہ ہیں دفن کیا جاوے گا عیسیٰ بن مریم ساتھ نبی ﷺ کے اور ان کے دونوں دوستوں یعنی ابوبکر اور عمرؓ کے اور ہوگی قبر چہارم اس کی۔

’’وروی الترمذی عن عبداللہ بن سلام وقال مکتوب فی التوراة صفة محمد وعیسٰی ابن مریم یدفن معه وقال حسن‘‘

ترجمہ: اور ترمذی نے روایت کی ہے عبداللہ بن سلام سے کہ کہا اس نے لکھا ہوا ہے تورات میں صفت محمد ﷺ کی اور عیسیٰ ابن مریم کی، دفن کیا جاوے گا ساتھ اس کے اور کہا اس نے یہ حدیث حسن ہے۔

یعنی عیسیٰ پاس نبی دے روضے وچ دبیوے ــــ پاس صدیق عمر دے اس دے قبر چہارم تھیوے
ہے تورات اندر بھی لکھی صفت نبی دی بھائی ــــ بھی ایہ عیسیٰ نال نبی دی دفن ہووے یک جائی
بن سلاموں ہے ایہ آیا وچ معجم طبرانی ــــ ایویں وچ تاریخ بخاری ہور روایت ثانی

کہا ترمذی نے کہ ابوداؤد کہتا ہے کہ وہاں ایک قبر کی جگہ باقی ہے، کہا ابن نجار نے کہ اہل سیر کہتے ہیں کہ وہاں ایک قبر کی جگہ باقی ہے ’’**فنقل عن سعید بن المسیب ...... عیسیٰ بن مریم یدفن معه** ‘‘اور ابوداؤد اور احمد اور ابن حبان اور ابن جریر نے روایت کی ہے ’’**ویدفنونه عند نبینا** ﷺ‘‘ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال تک زندہ رہیں گے۔ کتاب اللہ اور میری سنت پر عمل کریں گے پھر فوت ہوں گے۔ مسلمان لوگ حضرت عیسیٰ کی جگہ ایک شخص کو قبیلہ بنی تمیم سے جس کا نام مقعد ہوگا خلیفہ بنائیں گے جب وہ بھی مرجائے گا تو اس کے مرنے کے بعد بیس سال پورے نہ ہوں گے کہ لوگوں کے سینوں سے قرآن اٹھایا جاوے گا۔‘‘ **رواه ابوالشیخ عن ابی هریرة مرفوعاً کذا نقله فی حجج الکرامة** ‘‘پس یہ ستر حدیثیں ہیں ابن عباس اور ربیع اور عبداللہ بن مغفل اور عبدالرحمٰن بن سمرہ اور انس اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور مجمع بن جاریہ اور واثلہ اور اوس بن اوس اور عبداللہ بن سلام اور ابوسعید اور حرث اور علی اور حسن بن علی اور ثوبان اور عمر بن خطاب وغیرہ اصحاب اور تابعین رضی اللہ عنہم اور من بعد ہم سے اور کہا ترمذی نے کہ اس باب میں یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دجال کے قتل کرنے میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابوبرزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابوہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی عاص اور جابر اور ابوامامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایتیں آئی ہیں۔

پس ایہ ستر ہیں حدیثاں جو جو میں ہن پایاں
ایویں ہور کتاباں اندر بہت حدیثاں آیاں

ہر اک نص صریح ہے اس وچ تنہا بے تاویلی
عیسیٰ آوے اوہو جو پیغمبر اسرائیلی

بھی اوہ اج تک جیوے بیشک زندہ ہی آسمان
موت نہ پائی اس نے بالکل نہ مر ہویا فانی

غرض مسیح موعود جو آخر دنیا تے فر آوے
جس دا آون قرب قیامت سب امت بتلاوے

ہے روح اللہ بے شک جو پیغمبر اسرائیلی
کلمہ جنوں آکھیا اللہ جو ہے نبی انجیلی

جو جو پتے نشان مسیح دے وچ حدیثاں آئے
کر تلخیص سناواں تینوں جو حضرت فرمائے

اوّل پتہ نشان مسیح دا ابن مریم[1] ہے آیا
یعنی اوہو آوے جس نوں مریم پیٹوں جایا جواب۴۲

اگلی پچھلی ساری امت اج تک اس تے آئی
منکر نہ کوئی ہویا اس تھیں مومن وچ خدائی

ایہ گل مرزے اندر بالکل مول نہ پائی جاوے
نہ ایہ لقب مبارک بالکل اس تے صادق آوے

نہ ایہ بن مریم نہ مریم جنیا اس دے تائیں
ماں اس دی دا نام گھسیٹی ایہ گل مخفی ناہیں

لغت عرب وچ اج تک ایہ گل کدرے نظر نہ آئی
بن مریم ہے ابن گھسیٹی یا ہے اس دا بھائی

مثل مسیح بھی بن مریم دا ہرگز معنی ناہیں
نہ ایہ معنی لغت عرب وچ آیا مول کتھائیں

نہ کوئی پتہ نشانی اس دی اس وچ پائی جاوے
نہ کوئی خصلت عیسیٰ والی اس وچ نظری آوے

بن مریم اکھواون کیوں فر جائز ہو اس تائیں
جھوٹا ہے ایہ کاذب بیشک بن مریم ایہ ناہیں

[1] مرزا کیدیانی کہتا ہے کہ بن مریم سے مراد اس کے حقیقی معنی نہیں بلکہ مراد اس سے استعارہ اور مجاز ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ جن لوگوں نے حقیقت اور مجاز اور استعارہ مقرر کیا ہے ان کے نزدیک جب تک حقیقی معنی ممکن ہو مجاز اور استعارہ مراد لینا جائز نہیں جو ان کی اصطلاح کے مطابق حقیقت مجاز سے تمسک کرتا ہے اس کو کب ممکن ہے کہ ان کی اصطلاح سے اعراض کر سکے اور نیز بطور الزام کے ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ غلام احمد کادیانی نہیں جو غلام مرتضیٰ کا بیٹا ہے بلکہ کوئی اور ہے اور نیز فریقین کے نزدیک مسلم ہے کہ ابن مریم قرآن مجید میں جہاں کہیں مستعمل ہوا ہے وہاں اس سے حقیقت ہی مراد ہے تو اسی طرح حدیثوں میں بھی اس سے مراد وہی پیغمبر اسرائیلی صاحب انجیل ہوگا ان کے سوا استعارہ اور کوئی مراد نہیں ہو سکتا اور نیز اگر شارع علیہ السلام کو اظہار حقیقت ہی منظور ہوتا اور خود عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا بیان کرنا مقصود ہوتا پھر بتلاؤ کہ وہ کون سے الفاظ تھے جو حضرت ﷺ کو اس موقع میں استعمال کرنے واجب تھے۔

بن مریم ہے جس جس جگہ قرآن اندر آیا ۔۔۔ ہے پیغمبر اسرائیلی جو مریم نے جایا
ایویں وچ حدیثاں آیا جو بن مریم بھائی ۔۔۔ لازم ہے ہو اسرائیلی جو ہے نبی الٰہی
ورنہ قرآن اندر بھی ایہ آیا جس جس جائیں ۔۔۔ لازم آوے اس تھیں اوہ بھی اصلی عیسیٰ ناہیں
(جو)اب ۴۳،۴۴ ہور نشانی اس دی ایہ ہے وچ حدیثاں آئی ۔۔۔ عیسیٰ نام اس دا ہے بے شک جانے کل لوکائی
عیسیٰ نام اس دا ہے عیسیٰ اندر دوہاں جہاناں ۔۔۔ عیسیٰ نام اس دا ہے بیشک وچ زمین آسماناں
عیسیٰ نام اس دا ہے بیشک اندر قرآن آیا ۔۔۔ عیسیٰ نام اس دا ہے بیشک حضرت نے فرمایا
عیسیٰ نام اس دا ہے بیشک سب امت بتلاوے ۔۔۔ عیسیٰ نام اس دا ہے عیسیٰ ہر جا نظری آوے
عیسیٰ نام جو بن مریم ہے دنیا وچ کھائیں ۔۔۔ باجھ پیغمبر اسرائیلی ہو کسے دا ناہیں
ایہ گل بھی نہ مرزے اندر بالکل پائی جاوے ۔۔۔ نہ ایہ لفظ حدیثی اس تے بالکل صادق آوے
عیسیٰ نام نہ اس دا بالکل سنیا وچ جہانے ۔۔۔ نام غلام احمد ہے اس دا ہر کوئی اس نوں جانے
نام غلام احمد ہے اس دا ایہ خود آپ بتاوے ۔۔۔ نام غلام احمد ایہ[1] اپنا ہر جا وچ لکھاوے
نام غلام احمد ہے اس دا جانن سب اس تائیں ۔۔۔ نام غلام احمد ہے اس دا ایہ گل مخفی ناہیں
جواب ۴۵ جیکر عیسیٰ مثلی ہوندا قسم نبی کیوں کھاندے ۔۔۔ عیسیٰ بدلے کیوں فر اس نوں بن مریم فرماندے
ہے ایہ جان اشارہ اس وچ شک دلاں وچ پوسن ۔۔۔ بن مریم تھیں بعضے پچھلے کافر منکر ہوسن
یعنی بعضے بعد نبی دے جعلی عیسیٰ بنسن ۔۔۔ مرزے وانگ مسیحیت دے جھوٹے دعوے کرسن
قسم نبی دی اس جاگھ وچ بیشک حجت بھاری ۔۔۔ یعنی عیسیٰ اسرائیلی آوے دوجی واری
کافی ہے ایہہ قسم نبی دی اہل ایماناں تائیں ۔۔۔ اس دے اگے مرزے دی گل کوئی حجت ناہیں
ایسی قسم نبی دی ڈاڈھی جو مردود نہ منے ۔۔۔ کافر ملحد ہے اوہ بیشک کدی نہ لکسی بنے
عیسیٰ نام غلام احمد دا ناں حضرت فرمایا ۔۔۔ عیسیٰ دا ایہ معنی بالکل اندر لغت نہ آیا
جواب ۴۶ کیوں فر عیسیٰ اپنے تائیں اوہ موعود ٹھہراوے ۔۔۔ ساوے پیلے ٹھگاں والے کیوں ایہ ویس وٹاوے
لقب مسیح[2] ہے اس دا یعنی اس دی ہور نشانی ۔۔۔ نہ گھر گھاٹ بنایا اس نے اندر دنیا فانی

[1] المشتہر مرزا غلام احمد فتویٰ ۷؍جون ۱۹۰۰ء۔ اور نیز عیسیٰ کے ساتھ بن مریم کہنا خود دلیل ہے اس بات کی کہ یہاں استعارہ مراد نہیں اور نہ ممکن ہے۔

[2] یہ چار علامتیں اکثر احادیث مذکورہ میں موجود ہیں۔

دائم اس نے وچ سفر دے اپنی عمر گزاری
شہریں پھر پھر وعظ سنایا اس نے عمراں ساری

بھی فر روگی اس دے ہتھوں چنگے ہوندے آہے
کوڑھے تے ہورانھے یعنی جس نوں اوہ ہتھ لائے

ایہ گل بھی نہ مرزے اندر بالکل جاوے پائی
کوئی بات نہ اس وچ لبھے جو حضرت فرمائی

مرزا مول نہ پھریا بالکل دنیا وچ کتھائیں
نہ اس پھر پھر وعظ سنایا شہریں ہور گرائیں

اکی واری دلی جا کر اس نے ذلت پائی
ڈردا فر ایہ اوتھوں نٹھا ادھی رات وہائی

دنیا فانی اندر اس نے اچھے کوٹ اسارے
مرنا یاد نہ اس نوں اس دے ویکھو محل منارے

نہ ہتھ لایا بیماراں نوں بالکل ہے اس جوگی
نہ اس چنگا کیتا کوئی انھاں کوڑھا روگی

ہور نشانی اس دی بیشک روح اللہ ہے آئی
مردے زندے کردا یعنی حکمے نال الٰہی جواب۴۷

ایہ گل بھی نہ مرزے اندر بالکل پائی جاوے
لفظ حدیث نہ کوئی بالکل اس تے صادق آوے

مردہ مول نہ کوئی اس نے اج تک زندہ کیتا
لقب نہ روح اللہ دا اس نے بالکل مطلق لیتا

بن مریم موعود نہیں ایہ ثابت ایہ گل ہوئی
جھوٹا ہے ایہہ سچا اس نوں مول نہ جانو کوئی

پہلاں اس تھیں رونق یثرب ہووے بہت زیادی
خاص اہاب شہر تک پہنچے اس دے جان آبادی جواب۴۸

اوتھوں تیک آبادی اس دی اج تک پہنچی ناہیں
ہے اوہ یثرب خاص شہر تھیں آکھن دور کتھائیں

سب اسلامی شہراں نالوں پچھوں شہر مدینہ
ویراں ہووے تہ بالا ہووے اس دا کل قرینہ جواب۴۹

اج کل ہے رونق وچ وسدا شہر مدینہ بھارا
ہے معمورآباد یقیناً جانے عالم سارا

بیت مقدس دی آبادی یثرب دی ویرانی
یثرب دی ویرانی موجب جنگ عظیم طوفانی جواب۵۰

انگریزاں دا لشکر وابق اندر ڈیرا پاوے
بیت مقدس قسطنطنیہ قبضے انہاں آوے جواب۵۱

اہل مدینہ تھیں ایک لشکر طرف انہادی دھاوے
جنگ عظیم وچ ہوسی ہر کوئی زور وکھاوے جواب۵۲

تن دن اہل ایماناں تائیں ہوگ ہزیمت بھاری
چوتھے دن ہو فتح انہاں دی اللہ کرسی یاری جواب۵۳

جنگوں پچھے چھ سالاں تک جانی فرتوں بھائی
فتح ہووے گا قسطنطنیہ شک نہ اس وچ کائی جواب۵۴

ستویں سال شتابی اونویں مشرق طرف زمینوں
ظاہر ہو دجال یہودی جانی سچ یقینوں

نہ ایہ واقعہ بالکل اج تک واقعہ اندر آیا
نہ انگریزاں قسطنطنیہ اتے غلبہ پایا

نہ ایہ اہل ایماں نوں اگے آئی مشکل بھاری
نہ فر اہل ایماناں لیتا اس نوں دوجی واری

نہ کوئی لشکر اہل مدینہ اج تک باہر آیا
نہ قسطنطنیہ نوں انہاں جا کر مڑ کے ڈھایا

اہل ایماں دے ہتھوں جسدن قسطنطنیہ جاوے زیر زبر ہو خلقت دنیا سب تھر تھلی آوے

کی ممکن پھر اس تھیں پہلاں ایہ عیسیٰ بن آوے جھوٹا ہے جو اس تھیں پہلاں بن مریم اکھواوے

جواب۵۵ بھی ہور اس تھیں پہلاں ایسا حاکم ہووے کائی حق امامت حاصل اس نوں منے کل لوکائی

یعنی ہور نشانی اس دی مہدی پہلاں آوے نال امامت جو عیسیٰ نوں مگر نماز پڑھاوے

مرزے تھیں نہ پہلاں کوئی ایسا حاکم آیا اہل اسلام تماماں اس نوں حق امام ٹھہرایا

پڑھی نماز نہ اس دے پچھے بالکل اس سودائی کیتی مول نہ تابعداری اس دی کل لوکائی

یعنی اس تھیں پہلا بالکل مہدی مول نہ آیا جس نوں اس مصنوعی عیسیٰ پیش امام بنایا

نہ اس ہتھ رکھا اس دے سرتے آکھیا اس دے تائیں آپ نماز پڑھاؤ صاحب میں اس لائق ناہیں

کیوں عیسیٰ اکھواوے فر ہن ایہ مکار زمانہ مہدی مول نہ آیا بالکل اج تک وچ جہاناں

پہلاں اس تھیں جد تک یعنی مہدی مول نہ آوے کی ممکن ہے تد تک کوئی بن مریم اکھواوے

مرزا جھوٹا اس دے اندر ہے تاویلاں کردا کر تاویلاں ایویں جھوٹھیاں کافر ہوہو مردا

مہدی عیسیٰ اکّو ایہ ٹھہراوے دوہاں تائیں بھی ایہ آکھے ہاں میں مہدی منومینوں چائیں

جھوٹھا ہے ایہ جھوٹا جھوٹا جانو اس دے تائیں جھوٹا ہے ایہ کاذب جھوٹا مہدی بالکل ناہیں

مہدی عیسیٰ دوہیں اس وچ بہت حدیثاں آیاں اوپر جا کر ویکھن جو میں کرکے نقل سنایا

جواب۵۶ بہت نصوص حدیثوں اوپر ایہ گل ثابت ہوئی مہدی ہور تے حضرت عیسیٰ دوجا ہے، ہور کوئی

جواب۵۷ حلیہ مہدی[1] وچ حدیثاں جو کجھ پایا جاوے کوئی حرف نہ اس دا بالکل اس تے صادق آوے

جواب۵۸ کر تہہ تیغ علم حضرت دا ہو اس پاس نشانی حضرت بعد نہ ظاہر ہوسن اوہ فر واری ثانی

جواب۵۹ بدل اتوں سایہ کرسی وچوں ملک پکارے ہے ایہ مہدی بیشک اس دے تابع ہوو سارے

[1] امام مہدی کا حلیہ یہ ہے گندم گوں، کم گوشت، میانہ قد، کشادہ پیشانی، بلند بینی، کمان ابرو، دونوں ابرو میں فرق، بزرگ اور سیاہ چشم رنگین، دیدہ دانت روشن جدا جدا، داہنے رخسارے پر تل سیاہ، چہرہ نورانی ایسا روشن جیسا کوکب دری، ریش گھنی کشادہ ران، عربی رنگ، اسرائیلی بدن، زبان میں لکنت جب بات میں دیر ہوگی تو ران چپ پر ہاتھ ماریں گے، ہتھیلی میں حضرت ﷺ کی نشانی ہوگی۔ اس حلیہ کا کیدیانی پر ایک حرف صادق نہیں آتا تو ثابت ہوا کہ وہ مہدی نہیں اور جب مہدی نہیں تو ثابت ہوا کہ وہ عیسیٰ بھی نہیں، اس واسطے کہ وہ مہدی عیسیٰ دونوں اپنے تئیں ٹھہراتا ہے۔

مہدی جیکر سکی ٹاہنی وچ زمین دے لاسی — سبز ہووے اوہ ٹاہنی فوراً پتے پھل پاسی جواب۶۰

خانہ کعبے اندر جو کجھ ہے مدفون خزانہ — کڈہ زمینوں اس نوں ونڈے مہدی مرد یگانہ جواب۶۱

دریا وگدا اس دے اگے پاٹ دو پھاڑاں ہووے — راہ اس اندر ہووے پانی دونوں طرف کھلووے جواب۶۲

بھی فر مہدی پاس یقیناً ہو تابوت سکینہ — اہل البیت نبی تھیں ہوسن مولد جان مدینہ جواب۶۳

نام محمد ہوسی[۱] اس دا حضرت وانگوں بھائی — باپ عبداللہ ہوسی اس دا اے آمنہ ہوسی مائی جواب۶۴

کوئی حرف نہ مرزے اتے اس تھیں صادق آوے — کی ممکن ایہ جھوٹا کاذب فر مہدی اکھواوے جواب۶۵،۶۶

فر بھی ثابت ہویا اس تھیں بن مریم ایہ ناہیں — مہدی عیسیٰ ہے ٹھہرایا اس نے اپنے تائیں جواب۶۷

بھی دجال زمین وچ آ کر فتنہ پہلاں پاوے — فتنہ ہے اوہ بھارا اللہ اس تھیں آپ بچاوے

مسجد اقصیٰ جا کر اس دے ہووے چار چوفیرے — اہل ایماں نوں اس دے اندر چاروں طرفوں گھیرے

ایہ گل بھی کوئی اج کل ناہیں مطلق پائی جاوے — کوئی حرف حدیثی اج کل صادق مول نہ آوے

نہ دجال زمیں وچ اس تھیں پہلاں اج تک آیا — نہ اس مسجد اقصیٰ تائیں جا کر گھیرا پایا

کیوں جائز دجالوں پہلاں عیسیٰ بن کر آوے — کی ممکن ایہ اپنے تائیں بن مریم اکھواوے

ہور نشان مسیح[۲] دا ہے ایہ غیبوں ملک پکارے — یعنی آساناں توں سنسن لوک آوازہ سارے جواب۶۸

ایہ ہے غوث تساں ول آیا فکر نہ کریو بھائی — دیر نہیں ہن پہنچی جانو فوراً مدد الٰہی

ایہ گل بھی نہ مرزے اندر بالکل پائی جاوے — نہ کوئی حرف حدیثوں مطلق اس تے صادق آوے

مرزا عیسیٰ بن مریم ہے نہ ایہ ملک الایا — نہ ایہ صوت آواز آسانوں سننے اندر آیا

نہ آواز آیا کوئی مطلق اج کل ایہ آسانوں — قادیاں اندر جو ہے مرزا اس نوں عیسیٰ جانو

کیوں فر ہن عیسیٰ اکھواوے ایہ جھلا سودائی — عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل ہے ایہ جھوٹا واہی

ہور نشانی اس دی ایہ ہے نازل[۳] ہو آسانو — مونڈھے ملکاں آوے اس نوں ہوسی حکم رحمانو جواب۶۹

۱؎ یہ سب حدیثیں اقتراب الساعۃ سے غایۃ المرام حصہ دوم میں نقل کی ہیں۔

۲؎ یہ دونوں علامات کعب احبار کی حدیث میں ہے۔

۳؎ مرزا کیدیانی کہتا ہے کہ نزول سے مراد روحانی نزول ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تاویل محض خیال فاسد ہے، باطل کرتی ہے اس کو یہ قید کہ دو فرشتوں کے موہنڈوں پر آویگا اور یہ قید کہ اس کے کپڑے پیلے ہوں گے اور یہ قید کہ دمشق سے شرقی جانب میں سفید منارے کے پاس نازل ہوگا اور یہ کہ اس کے سر سے پانی ٹپکے گا، (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ایہ گل بھی نہ مرزے اندر بالکل پائی جاوے — نہ ایہ لفظ حدیثی اس تے صادق بالکل آوے
نہ ایہ جھوٹا آساناں توں مونڈھے ملکاں آیا — نہ اس نازل ہو آسمانوں اپنا آپ وکھایا
آساناں تو نہ ایہ آیا ایہ گل ہر کوئی جانے — کیوں فر بن مریم ایہ بندا ہے مردود دھگانے
جواب ۱۷ وچ حدیثاں ہے اک آئی اس دی ہور نشانی — کپڑے اس دے پیلے ہوسن زرد پوشاک نورانی
یعنی پیلے کپڑے پہنے نازل ہو آسمانوں — مسئلہ ہے ایہ برحق اس نوں جانوں سچ ایمانوں
مرزا مول نہ پیلے کپڑے لے کر اتوں آیا — بھی نہ اس مصنوعی اپنا زرد لباس بنایا
نا اس جھوٹے پیلے کپڑے[۱] پہنے بھل بھلیکھے — نہ دو کپڑے زردی اندر اس دے رنگے ویکھے
کیوں جائز پھر اس دے تائیں بن مریم اکھاوے — عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل کیوں ایہ منہ تے لاوے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) بغیر پہنچنے تراوت کے اور اس وقت مومن صفیں تیار کرتے ہوں گے اور جماعت کی تکبیر ہوگی وغیرہ وغیرہ پس یہ سب ایسی نصوص ہیں کہ یہاں روحانی نزول مراد لینا ممکن نہیں۔ علاوہ ازیں روحانی نزول تو سب نبیوں کو حاصل ہے بلکہ ولیوں کو بھی پس عیسیٰ کو وجہ تخصیص کیا ہے۔ پس اگر کوئی مرزائی انصاف سے دیکھے تو اس کو یقیناً معلوم ہو جاوے گا کہ مرزے کی یہ تاویل بالکل باطل اور فاسد ہے جو کہ اس کے اکثر خیالات فاسدہ کا مبنیٰ ہے اور یہ دونوں علامتیں نواس وغیرہ کی اکثر حدیثوں میں موجود ہیں اور نیز نزول کا لفظ عرب کی زبان میں اگرچہ عام ہے لیکن مانحن فیہ میں بہت قرائن موجود ہیں جو نصوص ہیں اس میں کہ اس مسئلہ میں نزول سے مراد فقط آسمان سے اترنا ہے نہ کچھ اور، اور ازاں جملہ آیت بل رفعہ اللہ الیہ ہے۔

ازاں جملہ یہ آیت ہے وانہ لعلم للساعۃ اور اسی طرح اور آیتیں جو مذکور ہوئیں، ازاں جملہ یہ الفاظ حدیث یرفعہ الی السماء، ازاں جملہ یہ حدیث رفع الی السماء۔ ازاں جملہ یہ حدیث واضعاً کفیہ علیٰ اجنحۃ الملکیہ، ازاں جملہ یہ الفاظ ہیں۔ ینزل من السماء وغیرہ وغیرہ۔ پس یہ احادیث صریح ہیں اس میں کہ مراد آسمان سے اترنا لاغیر۔ پس اس کو وانزلنا الحدید وغیرہ پر قیاس کرنا فاسد ہے اور علاوہ مرزا کیدیانی خود پہلے کئی جگہ قائل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اخیر زمانے میں تشریف لاکر دین اسلام کو تمام دنیا میں پھیلائیں گے۔ پس اس وقت آسمان سے اتریں گے یا زمین سے نکلیں گے۔ پس یہ کہنا کیدیانی کا کہ کسی حدیث میں لفظ یرفعہ الی السماء وینزل من السماء نہیں آیا باطل ہوا جس سے اس کا سب کارخانہ درہم برہم ہو گیا۔

۱؎ اگر کوئی کہے مرزا کیدانی زرد کپڑے پہنے تھا تو کیا اس سے یہ سمجھا جاوے گا کہ وہ بیمار ہے۔

مرزے ایہ تاویل بنائی کریو غور تمامی — کپڑے اس دے پیلے یعنی ہور بیمار دوامی

یعنی میں ہاں عیسیٰ مینوں دائم ہے بیماری — کیوں احمق مرزائی اس دی کردے مول نہ کاری

حضرت عیسیٰ انھے کوڑھے چنگے کردے آہے — ایہ خود روگی غیراں نوں کی ممکن ایہ ہتھ پائے

ایہ تاویل سراسر اس دی باطل فاسد جانی — ہے الحاد صریحاً اس دا شک نہ اس وچ آنی

کپڑے پیلے دا ایہ معنی بالکل مول نہ آیا — لغت عرب وچ اس دا بالکل نام نشان نہ پایا

کتب عقائد اندر بیشک لکھیا ہے ایہ بھائی — ظاہر نص قرآن حدیثوں پھرنا ہے گمراہی

عمل قرآن حدیثاں اتے ظاہر واجب جانوں — ملحد[1] ہے اوہ جو منہ موڑے نص حدیث قرآنوں

حمل مجازی معنی اتے بالکل جائز ناہیں — باجھ ضرورت ترک نہ کرنا اصل حقیقت تائیں

نہ ایہ آیا عیسیٰ تائیں ہووے گی بیماری — ایہ طوفان اٹھایا اس نے ہے ایہ مغل ازاری

نال بیماری حضرت عیسیٰ کیوں کر جنگ کریسن — کیونکر اوہ دجال لعین نوں نیزے نال مریسن

کیوں کر نال بیماری عیسیٰ پچھے اس دے دھاوے — باب الد اندر فر اس نوں کیوں کر جاکر پاوے

کیوں کر عیسیٰ نال بیماری حکم حکومت کرسی — کیوں کر ہو بیمار زمیں نوں عدل انصافوں بھرسی

کیوں کر عیسیٰ نال بیماری خنزیراں نوں مارے — کیوں کر کافر ڈردے اس تھیں ہوون مسلم سارے

کیوں کر عیسیٰ نال بیماری لڑسی نال کفاراں — کیوں کر قتل کریسی عیسیٰ مرزایاں اشراراں

بن مریم موعود نہ مرزا ایہ ہن ثابت ہویا — مرزے نوں ہن جانوں بیشک گیا گواتا مویا

ہور نشان دمشقوں یعنی جانب شرق کنارے — نازل ہو آسانوں عیسیٰ پاس سفید منارے جواب۷۲

ایہ گل بھی نہ مرزے اندر بالکل پائی جاوے — نہ ایہ لفظ حدیثی مطلق اس تے صادق آوے

بیت مقدس اندر نہ اس کیتا آن اتارا — پاس منارے شرقی نہ اس آکر لیا سہارا

کی جانی ایہہ فرضی عیسیٰ شہر دمشق کتھائیں — ڈٹھا مول نہ اس نے ہرگز سفنے وچ کدائیں

شہر دمشقی تائیں ہے اس قادیاں عین ٹھہرایا — آکھے گھر میرا ہے اس دی جانب شرقی آیا

مسجد ہے اک اوتھے جس دے[2] نیڑے ہے گھر میرا — پاس منارے اس دے آکھے کیتا ہے میں ڈیرا

[1] والنصوص من الکتاب السنة تحمل علی ظواهرها مالم یصرف عنها دلیل قطعی والعدول عنهما الحاد۔ (شرح عقائد)

[2] میرا مکان اس مسجد کے قریب اور اس کے شرقی منارے کے نیچے ہے جیسا کہ ہمارے سید مولیٰ کی پیش گوئی کا مفہوم ہے۔ (ازالہ اوہام ص۱۸۶، خزائن ج۳ ص۱۹۰)

آکھے حضرت نے جو کیتی ہے پیشین گوئی — میں ہاں مورد اس دا میرے حق وچ صادق ہوئی

باطل ایہ تاویل سراسر اس نے دلوں بنائی — ہے الحاد صریحی اس دا شک نہ اس وچ کائی

نص حدیثاں نوں اس ویکھوں کیویں کر ہے الٹایا — ماں اس دی نے اس نوں ایویں اوتر جم گوایا

غور کرن جے اس دے اندر انصافوں مرزائی — سو جتی سر اس دے مارن آکھن ہے سودائی

کھیل ٹھہرایا ہے اس جھوٹے دین نبی دے تائیں — جیوں کر لڑکے کھیلاں اندر کردے جھوٹھ بنائیں

شہر دمشق تے قادیاں اندر فرق زمین آسماناں — ایڈا فرق ملاوے کیوں کر ایہ پاغل دیوانہ

شہر دمشق نہ قادیاں آیا اندر لغت کتھائیں — نہ ایہ وچ قرآن حدیثاں ڈٹھا مول کداہیں

کیوں فر شہر دمشقے تائیں قادیاں ایہ ٹھہراوے — کیوں کر ممکن ہے ایہ جھوٹا ایڈا پاڑ ملاوے

بھی فر قادیاں دے ہے مشرق جو جو ہور لوکائی — پاس منارے اس مسجد دے رہندے ہور جو بھائی

ایویں ہور جو شہر دمشقوں جانب مشرق رہندے — جتھوں تیکر دنیا اندر پاس منارے بہندے

جائز ہو فر سبھاں تائیں بن مریم اکھواون — اس تاویلوں صدہا عیسیٰ دنیا تے ہو جاون

ایویں ایسے دنیا اندر ہور مینار بتھیرے — شہر لاہور تے دلی اندر اس تھیں بہت اچیرے

پاس قریب انہاں دے رہندے لوگ جو ہر ہر جائیں — جائز ہو عیسیٰ اکھواون اوہ سب اپنے تائیں

اک منارہ ہن[۱] مرزے نے ہے بنوانا چاہیا — جس دے کارن مرزائیاں تے اس نے چندا لایا

اصلی وچوں مرزایاں توں ہے ایہ لٹن لگا — مارے ہن ایہ مرزایاں دا سارا پچھا اگا

خویش قریباں مسکیناں دا اس نوں حق کھواون — جو کجھ کرن کمائی ساری اس دی کھڈے پاون

فرضی ایہ منارہ اس دا اصل نہ اس دی کائی — لڑکیاں وانگوں اس سودائی ہے ایک کھیڈ بنائی

اگلا ڈھا کر ہن ایہ پاغل ہور بنانا چاہوے — قول ازالے دا پھر اس دے نال مخالف آوے

مرزے دے اوہاماں کارن کافی جان ازالہ — مرزے تے مرزایاں دا سب کیتا اس منہ کالا

جے مینار بنانوں عیسیٰ بننا لازم آوے — جائز فر مینار بنا کر ہر عیسیٰ اکھواوے

نہ ایہ آیا عیسیٰ آکر خود مینار بناسی — نازل ہونوں پہلاں بلکہ بنیاں ہویا پاسی

جیکر عیسیٰ نازل ہوکر خود مینار بناوے — قید[۲] مناری پاس جو آئی بالکل لغو دساوے

۱ کیدانی کا اشتہار منارۃ المسیح ص ۶۵، مجموعہ اشتہارات ج سوم ص ۲۸۲

۲ حدیث کا لفظ یہ ہے **فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق**...... الخ!

پس یہ نص صریح ہے اس میں کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول سے پہلے وہ منارہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ہے اک ہرن منارہ آکھن وچ دوابے باری
پٹ لیاوے تا ہوتابع اس دے خلقت ساری

بنیا تنیا کیوں نہ اس نوں اوتھوں چک لیاوے
کیوں نا حق فر ایویں اتنا ضائع مال گواوے

ہے ایہ آیا اللہ جس دے نال برائی چاہوے
گارے اٹاں اندر اپنا ایویں مال گواوے

زاید حاجت تھیں جو کوئی محل مینار بناوے
روز قیامت اندر اس نوں اپنے سر تے چاوے

ایہ مینارہ روز قیامت مرزے دے سر دھرسن
ایہ تعذیب سزا اس تائیں دائم ابداً کرسن

غرض یقیناً ثابت ہویا نال قرائن حالی
عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل ہے کوئی محض مثالی

ہور علامت اس دی اس دے سرتھیں وگے پانی
پانی مول نہ پہنچے اس نوں نہ شبنم آسمانی جواب۷۳

مڑ کے دی تخصیص نہ ہرگز مڑکا ہرنوں آوے
عیسیٰ ایہ موعود نہ اس وچ ایہ گل پائی جاوے

ہور علامت[۱] جانی اس دی ایہ اک وڈی بھاری
سچی جھوٹی جس نے آکر اصلی بات نتاری جواب۷۴

اثر مسیح دی دم دا گویا ہووے سیف ربانی
جس کافرنوں پہنچے اونویں مرکرے ہووے فانی

بھی ہور نظر مسیح[۲] دی اندر قلعاں کوٹاں جاوے
جو کجھ انہاں اندر مخفی اوتھے اثر پہنچاوے جواب۷۵

ایہ گل بھی نہ مرزے اندر نظری آوے کائی
نہ ایہ نص حدیثی اس تے صادق آوے بھائی

ساہوں اس دی اج تک کوئی کافر مول نہ مویا
نہ کوئی کافر اس دے اگے مر کر مٹی ہویا

مرزے نے ہے اس خصلت دے ایہ تاویل بنائی
مرنا نال دلائل حجت آکھے ایہ سودائی

آکھے ہاں عیسیٰ کوئی میرے اگے تاب نہ لاوے
زور دلیلوں عاجز ہوکر گویا اوہ مرجاوے

مرزا دا ایہ قول یقیناً فاسد وہم شیطانی
باطل ایہ تاویل سراسر اس دی قطعاً جانی

موتوں مرنا نال دلائل کتھے نہ جائز نہ آیا
موتوں مرنا نال دلائل اندر لغت نہ پایا

اوّل لفظ توفی دا ایہ معنی موت ٹھہراوے
موتوں مرنا نال دلائل فر ایہ ہن بتلاوے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) سفید بنا ہوا موجود پاویں گے نہ یہ کہ بعد نزول خود آکر بنواویں گے۔ اگر ایسا ہو تو چاہئے ہر کوئی منارہ بنا کر عیسیٰ بن بیٹھے۔ پس معلوم ہوا کہ مرزے کی یہ کارروائی سب باطل اور بے اصل ہے۔ غرض کہ اس کی تاویلیں ایسی ہیں جیسے کوئی اپنے مخالف کو کہے کہ تیرے لڑکے کو ہاتھی...... اور کہے کہ مراد ہاتھی سے روح القدس ہے تو کیا کیدانی اس کو گالی نہ سمجھے گا پس ایسے ہی اس کی سب تاویلیں باطل اور فاسد ہیں۔

۱؎ یہ دونوں علامتیں نواس کی حدیث میں ہیں۔

۲؎ یہ علامت تائید الاسلام میں نقل کی ہے۔

کہڑی کہڑی پوڑہی ویکھو ہے ایہ جوگی چڑہدا | کی کی ایہ تاویلاں باطل دل تھیں بہ بہ گھڑدا
نہ کوئی منکر اس دے اگے عاجز اج تک ہویا | زور دلیلوں اس دے اگے نہ کوئی بالکل مویا
تائب مول نہ ہویا کافر اس دے اگے کوئی | نہ ایہ اس دی فرضی قوت اج تک ظاہر ہوئی
عالم اس دے نال برابر بحثاں کردے آئے | نہ تھکے نہ ماندے ہوئے نہ اس تھیں گھبرائے
بحثاں کر کر لوکاں اس نوں ڈاڈھا اوکھا کیتا | نال دلائل علماواں نے منہ اس دا ہے سیتا
ہر جا وچ بحثاں اندر اس نے ذلت پائی | ہر جا اندر اس دے تائیں سخت ہزیمت آئی
راتو راتیں ایہ سل کوٹوں ہویا نس فراری | ایویں دلی تھیں ایہ نٹھا جانے خلقت ساری
ایویں راتو رات لاہوروں نسن دی اس کیتی | چپ چپاتے ریلے چڑھ کر قادیاں دی راہ لیتی
ڈردا ہن ایہ اہل اسلاموں باہر مول نہ آوے | خوفوں نہ ایہ علماواں نوں اپنی شکل وکھاوے
دعوی جیکر ہووے اس نوں اندر میداں آوے | کیوں فر ڈردا قادیاں تھیں ایہ باہر پیر نہ پاوے
ایویں توڑی گردن اس دی عصاء موسیٰ والے | مرزے تے مرزایاں دے اس کیتے منہ کالے
ایویں ہے الہام صحیح اک لکھیا فاضل بھارے | مرزا تے مرزائی اس تھیں ساکت ہوئے سارے
ایویں جعفر لاہوری نے گردن اس دی کٹی | لکھ تحریراں چھاپ رسالے جڑھ اس دی اس کٹی
ایویں ڈپٹی حافظ یوسف شاہ رگ اس دی وڈھی | قطع وتین لکھ مولی اس دے منڈھوں اس نے کڈھی
ایویں بہتے ہور علماواں اس دا ردّ چھپایا | کتھے ہے اوہ اج تک اس نوں کجھ جواب نہ آیا
پچھو اس نوں جا کر کیوں نہ اگوں قلم اٹھاوے | کیوں نہ اس الزاموں جھوٹا اپنی جان چھڑاوے
انہاں دا ردّ آکھو اس نوں کر تحریر وکھاوے | نہیں تے ہے ایہ جھوٹا آکھو توبہ دے در آوے
ایویں حق صریح ہے لکھیا جو فاضل بھوپالی | اج تک اس تھیں اس جھوٹے نوں طاری ہے بدحالی
ایویں جو کجھ لکھیا صاحب کلمہ فضل رحمانی | اس تھیں بھی ہے اج تک جھوٹا اندر سخت حیرانی
ایویں جو ہے غایت لکھی پٹیالی دے قاضی | نام سلیمان ہے اس دا رب ہووے اس تھیں راضی
کوئی بات نہ بالکل اج تک آئی مرزے تائیں | غیرت جے کجھ ہوندی اس نوں مرداڈب کتھائیں
ساکت ہویا اس نوں اس تھیں ہوئی ہے دلگیری | اس دن تھیں ہے پکڑی اس نے اندر گوشہ گیری
عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل ایہ گل ثابت ہوئی | جھوٹا ہے ایہ دعویٰ اس دا شک نہ اس وچ کوئی
کیوں فر ہن ایہ جھوٹا کاذب ایہ گل منہ تے لاوے | کیوں ایہ کادیاں اندر بہ بہ ایویں جھوٹ الاوے
کتھے زور دلیلاں اسدیاں پوچھو اس نوں یارو | جھوٹا ہے ایہ بالکل اس دے سو جتی سر مارو

وہم وساوس اس دے لوکاں اندر خاک ملائی — شرم نہ اس نوں باجھ جوابوں کیوں فر پیا دہرائی

عادت ہے ایہ منڈھوں اس دے جھوٹھیاں لافاں مارے — ہے بے شرم کمینہ بھارا موہوں کدے نہ ہارے

ایویں سب نبیاں دے اگے کافر عاجز ہوئے — حجت ہور دلیلاں ولوں نبیاں اگے موئے

کیوں فر خاص مسیح نوں اس وچ آنحضرت نے کیتا — ہور تمامی نبیاں باجھوں کیوں اس دا ناں لیتا

ایویں کافر علماواں تھیں عاجز ہوندے آئے — کیوں نہ فر اوہ مرزے وانگوں بن مریم بن آئے

غرض نہ کوئی منکر اس دے اگے عاجز ہویا — نہ کوئی زور دلیلاں اس دیاں بالکل اج تک کھویا

بلکہ اہل اسلاماں بیشک اس تے غلبہ پایا — ساری خلقت اس جھوٹے نوں کفروں فتویٰ لایا

مومن ہوون اپنا نہ اس ثابت کر دکھلایا — نہ اس اج تک اپنے سر تھیں ایہ الزام اٹھایا

باقی رد اس دے ہے لکھیا وچ تائید اسلامی — قاضی صاحب پٹیالے دے جو فاضل ہے نامی

حضرت عیسیٰ دی ہے بھاری ایہ ایک ہور نشانی — جس دے اندر اس دا بالکل ہور نہ کوئی ثانی جواب۷۶

سمٹ زیناں جاون یعنی حضرت عیسیٰ اگے — جس ول چلن جلدی پہونچن ذرہ دیر نہ لگے

ایک پل اندر پہونچن یعنی جتھے جانا چاہون — نیڑے ہو جاوے اوہ جاگھ جس ول پیر اٹھاون

مرزے کارن زمین نہ سمٹے ایہ گل مخفی ناہیں — نہ پل اندر پہنچے جانا چاہوے جتھوں تائیں

کیوں فر ہن ایہ جھوٹا کاذب بن مریم اکھواوے — کوئی بات نہ بن مریم دی اس وچ پائی جاوے

مطلب اس دا ریل ٹھہراوے جیکر ایہ سودائی — ایہ گل بھی توں اس تھیں کوئی عجب نہ جانی بھائی

لیکن ریلاں سے ورہیاں تھیں اکثر ملکیں جاری — کتھے سی ایہ وڑیا ہویا اج تک ٹھگ بازاری

سنگستاں زمین[۱] پتھریلی آکھے اس دے لگے — آکھے جیکر عیسیٰ اس نوں شہد عسل ہو وگے

یعنی ہو کے شہد تمامی وگے وانگوں پانی — حضرت عیسیٰ بن مریم دی ایہ ہے ہور نشانی جواب۷۷

ہے ایہ ذاتی صفت مسیح دی اس وچ پائی جاوے — مرزے اندر ایہ گل بالکل مول نہ نظری آوے

منے زمین نہ کہیا اس دا شہد نہ بالکل ہووے — سر تھیں لاہ کر بھاویں مرزا کتنا پٹے رووے

کیوں عیسیٰ موعود اکھواوے ایہ ہن اپنے تائیں — جھوٹا ہے ایہ کاذب جھوٹا بن مریم ایہ ناہیں

ہور علامت اس دی سچا جانے دین نبی دا — ظاہر شرع موافق ہووے اس دا عمل عقیدہ

سچا جانے دین محمد اس تے عمل کماوے — شرع نبی تھیں بالکل اپنا باہر پیر نہ پاوے جواب۷۸

مرزے دا کوئی عمل عقیدہ شرح موافق ناہیں — کر تطبیق وکھاوے جیکر دعویٰ ہو اس تائیں

۱؎ یہ دونوں حدیثیں قاضی محمد سلیمان نے تائید الاسلام حصہ دوم میں نقل کی ہیں۔

سلف اصحاباں نال عقیدہ اپنا عمل ملاوے
دعویٰ جیکر ہووے اس نوں کر تطبیق وکھاوے

ثابت اس تھیں ایہ گل ہوئی شک نہ رہیا کائی
بن مریم موعود نہ مرزا جھوٹا ہے سودائی

ہور علامت اس دی ہے ایہ وچ حدیثاں آئی
کہن سلام نبی دے ولوں اس نوں مومن بھائی

مرزے اندر ایہ گل بالکل پائی جاوے ناہیں
کسی سلام نہ آنحضرت دا کہیا اس دے تائیں

جواب۷۹ کہن سلام نہ جائز رکھے اس نوں مطلق کوئی
ایویں ردّ سلاموں اس دے خلقت منکر ہوئی

بن مریم موعود اکھواوے کیوں ایہ مرزا غیبی
عیسیٰ پاک تے ایہ ہے گندہ سب دنیا تھیں عیبی

ہور علامت ایہ ہے عیسیٰ جد آسمانوں آون
ویکھدیاں ہی مومن سارے خوشیاں اندر آون

جواب۸۰ حاکم اس نوں جانن اس دی کرسن تابعداری
راغب ہو کر دل تھیں اس نوں منی خلقت ساری

بھی ہور ساری منن اس نوں قوم یہود عیسائی
توبہ کرسن جانن اس نوں بندہ خاص الٰہی

مرزا عیسیٰ فرضی بن کر جس دن واہی آیا
نہ خوش ہویا اس تھیں کوئی نہ دلوں بھایا

نہ کوئی مومن دل تھیں اس دی کردا تابع داری
ساری خلقت اس تھیں بالکل ہوئی صاف انکاری

کافر ملحد آکھن اس نوں مومن ہر ہر تھائیں
فتویٰ کفری ہویا اس تے مشرق مغرب تائیں

کتھے آیا ہو عیسیٰ تھیں خلقت صاف انکاری
کافر کتا ملحد اس نوں کہسی خلقت ساری

بن مریم موعود نہ بالکل ہے پاغل سودائی
ثابت ہویا اس تھیں اس وچ شک نہ رہیا کائی

بھی ہور نازل ہووے عیسیٰ اندر ٹولی جنگی
ٹرن جو دائم اللہ راہیں باجھوں دیر درنگی

مرزا مول نہ نازل ہویا اندر ٹولے غازی
لڑدے جو اللہ دے کارن مومن پاک نمازی

کیوں عیسیٰ موعود اکھواوے ہن ایہ مغل تتاری
بن مریم موعود نہ ایہ گل آکھے خلقت ساری

جواب۸۲ حضرت عیسیٰ بیت مقدس بندش اندر پاون
بند ہوسی دروازہ اس دا بوہا آن کھلاون

آ دجال لعین جد اس دے گردے گھیرا پاوے
عیسیٰ تد آساناں اتوں نازل ہو کر آوے

نہ مسجد اقصیٰ دا مرزے بوہا آن کھلایا
نہ اس اسنوں اس دے گردن آ کر مار ہٹایا

کی جانے ایہ فرضی عیسیٰ مسجد اقصیٰ تائیں
ڈٹھی مول نہ اس نے ہرگز سفنے وچ کدائیں

کیوں جائز فر اس جھوٹے نوں ایہ عیسیٰ اکھواوے
بن مریم موعود نہ کیوں ایہ گل منہ تے لاوے

جواب۸۳ ہور علامت اس دی ایہ ہے حضرت نے فرمائی
ہے متواتر بے شک ایہ گل وچ حدیثاں آئی

[۱] یہ چاروں علامتیں ۸۰ تا ۸۳ ابوامامہ وابوسعید وحذیفہ وعثمان وعبداللہ بن عمرو وجابر وغیرہ کی احادیث مذکورہ میں ہیں۔

جاں دجال لعین زمین وچ فتنہ آ کر پاسی
عیسیٰ اس دے مارن کارن اسماناں توں آسی

بعد نمازوں حضرت عیسیٰ نیزہ لے کر دہاوی
باب لد مکان ہے اوتھے اس نوں مار گواوی

نیزے تے فر لہو اس دا لوکاں نوں دکھلاوے
یعنی تا فر ہر کوئی مومن خوشیاں اندر آوے

عیسیٰ باجھوں اس کافر نوں ہور نہ کوئی مارے
مومن جتنے اس دے اگے عاجز ہوسن سارے

ایہ گل بھی نہ اس ویلے وچ بالکل پائی جاوے
نہ کوئی لفظ حدیثی نصاً اج کل صادق آوے

نہ دجال زمین وچ بالکل اج تک کدرے آیا
نہ اس باب اللد مکاں وچ اس نوں مار مکایا

کی جانے ایہ پاغل مرزا باب اللد کتھائیں
ڈٹھا مول نہ سفنے اندر اس نے مول کداہیں

کیوں فیر ہن ایہ اپنے موہوں عیسیٰ بن بن بہندا
کوئی مومن اس نوں عیسیٰ بالکل مول نہ کہندا

خر دجالوں بالکل منکر ہویا ہے ایہ واہی
آنحضرت نوں بھی خود آکھے سمجھ نہ اس دی آئی

روس وغیرہ انگریزاں نوں ایہ دجال ٹھہراوے
پادریاں نوں بھی ایہ کھوتا اس دی ریل بتاوے

یعنی آکھے ہاں میں عیسیٰ مول نہ بالکل ہاراں
نال دلائل قاہر حجت پادریاں نوں ماراں

قتل حقیقی معنی آکھے اس جاگھ وچ ناہیں
ناں تلوار نہ نیزہ مارے بالکل انہاں تائیں

ویکھو یارو کی باطل ہے اس تاویل بنائی
کی الحاد حدیثاں اندر کیتا اس سودائی

اندر لغت عرب ایہ معنی بالکل مول نہ آیا
وچ قرآن حدیثاں اس دا نام نشان نہ پایا

مرزا جیکر پادریاں نوں خر دجال ٹھہراوے
باب لد ہے قید جو آئی بالکل لغو دس آوے

اوتھے مارن دا کی معنی پادریاں دے تائیں
کی مطلب ہے اے مرزائی اس دا کھول سنائیں

کی معنی ہے بعد نمازوں نیزہ لے کر دھاوے
کی مطلب ہے لہو اس دا لوکاں نوں دکھلاوے

بھی آدم تھیں اج تک جو جو گزرے کافر بھارے
عاد ثمود تے قارون فرعون ہور وغیرہ سارے

کیوں دجال نہ آن حضرت نے انہاں نوں فرمایا
جتھاں دنیا اندر ایسا کفروں فتنہ پایا

نہ حضرت نہ ہور پیغمبر ایسا آیا کوئی
فتح دلیلوں کفاراں تے جس نوں حاصل ہوئی

ہور نہ کوئی ایسا ہویا وچ زمیناں اسماناں
مرزے نے ایہ رتبہ پایا اندر دوہاں جہاناں

بھی اسلاموں پہلا مدت دین انہاں دا جاری
نال اسلام برابر اج تک پھڑ تلواراں لڑدے

اہل ایمان تے جس جاگھ وچ انہاں قابو پایا
مہما اکمن انہاں تائیں انہاں نے مروایا

شام سپین تے غرناطہ وچ انہاں جنگ کرائے
لکھاں مومن اس جاگھ وچ انہاں نے مروائے

ایسی سخت ضرورت اندر کیوں نہ عیسیٰ آیا
ایسی اوکھے ویلے اس نے کیوں نہ منہ دکھلایا

سے برساں تھیں کھوتا اس دا بھی ہویا ہے جاری — کیوں نہ فر اس ایسے ویلے کیتی آ کر یاری
کیوں جائز فر ہن ایہ فرضی عیسیٰ بن کر آوے — کی ممکن ہے اپنے تائیں ایہ عیسیٰ اکھواوے
جھوٹا ہے ایہ بے شک ثابت ہویا ایس بیانو — عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل جھوٹا اس نوں جانو
مرزا وچ قتل دے ہر جا کردا ہے تاویلاں — آکھے معنی عیسایاں نوں مارن نال دلیلاں
دنیا اندر لائق فائق عالم ہور بہتیرے — پادریاں نوں نال دلیلاں مارن چنگ چنگیرے
ابوالمنصور جو دلی اندر عالم ہے اک ہویا — نال دلائل عیسایاں نوں اس نے مار ڈبویا
ہے نوید جاوید جو اس دے نالے ہور کتاباں — ویکھے جو کوئی انہاں تائیں پاوے لطف جواباں
بہت علماواں پادریاں دا لکھ کر رد چھپایا — اک جواب نہ اج تک جس دا پادریاں نوں آیا
رد عیسائی بہت کتاباں ملن بہتیرے جائیں — لے کر کجھ کتابیں جا کر مرزے نوں دکھلائیں
جائز ہو فر ہر نوں عیسیٰ بن مریم اکھواوے — مرزے وانگوں عیسیٰ بن کر ملکیں دھماں پاوے
ایویں عالم منڈھوں کردے آئے رد عیسایاں — عیسیٰ نہ کوئی بنیاں نہ اس ملکیں دھماں پایاں
کیوں فر ہن ایہ مرزا جھوٹا عیسیٰ بن کر آیا — پادریاں نوں نال دلیلاں نہ اس چپ کرایا
نہ عیسائی اس دے اگے تائب ہویا کوئی — نہ فر اس نوں انہاں اتے نصرت حاصل ہوئی
چھیڑ انہاں نوں مسلماناں دے ہے اس نے گل پایا — جو کجھ انہاں نہ سی کہنا اوہ بھی اس اکھوایا
جو جو خصلت دجالے دی وچ حدیثاں آئی — کر تحریر وکھاواں تینوں جو حضرت فرمائی
ہے دجال معین بیشک نامی ایک یہودی — ہے اوہ سب دنیاں تھیں ودھ کے فتنے بازخرودی
ج۸۴تا۸۶ نام اس دا دجال حقیقی لقب مسیح ہے بھائی — سجی اکھ ہوکانی اس دی وانگ انگور پھولائی
ج۸۷،۸۸ گنجلے وال قد اور ہوسی رنگوں سرخ مکاری — ستر گزرا کھوتا رکھے جس تے کرے سواری
ج۸۹تا۹۱ اوّل اوّل مشرق ولوں ظاہر ہو کر آوے — یعنی ملک خراساں ولوں اول شور اٹھاوے
جواب۹۲،۹۳ اوّل مومن فر پیغمبر فر اللہ اکھواوے — مار جیواون مینہ برساون سب کجھ کر دکھلاوے
جواب۹۴ قدرت تھیں فر متھے اس دے کافر لکھیا ہوسی — پڑھیا تھے ان پڑھیا مومن ہر نوں نظری پوسی
جواب۹۵ وچ حدیثاں اس دی ایہ ہے آئی ہور نشانی — ستر ہزار یہودی ہووے اس دے نال اصفہانی
جواب۹۶ بہت خوارق وانگ کرامت اس تھیں ظاہر آوے — حکم الٰہی ایویں ہوسی بندے رب آزماوے
باغ عجائب ہو اک اس دا اس نوں جنت کہسی — آکھے جو کوئی منے مینوں اس دے اندر رہسی
جواب۹۷ آتش ہو اک ہمراہ اس دے آکھے دوزخ میرا — جو کوئی مینوں منے ناہیں اس دا اس وچ ڈیرا

جنت اس دا وچ حقیقت دوزخ ہوسی بھائی — دوزخ اس دا اصلی وچوں باغ بہشت الٰہی

جس نوں ملسی اس نوں آکھے میری من خدائی — جو اس منے کافر مرسی توبہ اس نہ کائی جواب۹۸

کھانا دانا پانی ہوسی اس دے نال بہتیرا — جو کوئی اس نوں اللہ منے دیسی اس ودھیرا جواب۹۹

حکم کریسی بدل تائیں پانی مینہ برساوے — ایویں حکم زمیں نوں کرسی کھیتی گھاہ اگاوے ج۱۰۰،۱۰۱

کرسی حکم درختاں تائیں میوے ترت لیاون — حیواں موٹے ہوون وافر بہتا دودھ پواون ج۱۰۲،۰۳

جیکر اس نوں منن ناہیں بارش بند کریسی — کھانا دانا گاہ زراعت میوے ہون نہ دیسی جواب۱۰۴

اس تھیں پہلاں دنیا اندر قحط ہوسی تن سالاں — تیجے سال ہوسی اوہ ظاہر نال بڑے اقبالاں جواب۱۰۵

حکم کریسی ہیٹھ زمیں دے جو مدفون خزانے — آپے باہر نکل پوسن اس دے نال روانے جواب۱۰۶

لوکاں دے جو گزرے پہلاں ماں پیو بھیناں بھائی — آکھے جے ہو زندہ آکھن منوں سچ خدائی جواب۱۰۷

کرسی حکم شیطاناں تائیں صورت انہاں پاون — جیونکر کہسی انہاں تائیں اونویں آکھ سناون

بہت ولایت ملکیں پھرسی عرب یمن وچ جاوے — مکے دے فر نیڑے نیڑے لاکھاں لشکر لاوے

بھیجے رب فرشتے اس نوں مکے وڑن نہ دیسن — غیبوں مار لعین نوں دھکن پچھے اس مریسن جواب۱۰۸

مکے تھیں فر مڑ کر کافر طرف مدینے جاوے — پھڑ شمشیر فرشتے روکن اندر قدم نہ پاوے جواب۱۰۹

شہر مدینے اس زمانے ست دروازے ہوسن — ہر در وچ فرشتے دو دو تیغاں پکڑ کھلوسن جواب۱۱۰

شہر مدینے وڑسی ناہیں باہر ڈیرا کرسی — امن ہوسی وچ شہر مدینے نہ کوئی اس تھیں ڈرسی جواب۱۱۱

شہر مدینہ نال بھوچالاں کنبے گاتن واری — کھوٹا کافر ڈر کر وچوں ہوسی نس فراری جواب۱۱۲

شہروں نکلن ڈردے پوسن اندر ہتھ کفاراں — نال دجال موافق ہوسن رلسن فوج اشراراں

مومن اک مدینے اندر ہوسی عمر جوانی — نال دجالے جھگڑن کارن آوے اوہ ربانی جواب۱۱۳

جا پچھے دجال جو کتھے کافر غصہ کھاون — اس دی بات بے ادبی سمجھن مارن نوں فر آون

بعضے آکھن اس دے تائیں نہ بن پچھے مارو — خبر کرن دجال لعین نوں آکھے پیش گزارو

حاضر ہوجا ویکھے اس نوں پیتاں نال پچھانے — جیوں کر وچ حدیثاں آیا پاوے پتے ٹکانے

آکھے توں دجال یقینی جو حضرت فرماوے — غصے ہو دجال جواں نوں آرے نال چراوے

دو ٹکڑے کر اس نوں سٹے آکے کر وڈیائی — جے میں اس نوں پھر جیواواں کرو یقین خدائی

جمع کریسی دونوں ٹکڑے کہسی جھب ہو زندہ — قدرت نال اللہ دی ہوسی زندہ فر اوہ بندہ

۱؎ یہ علامت ابوہریرہ کی حدیث مذکور میں ہے۔

زندہ ہوکر کہسی میں ہن جاتا نال صفائی   توں بیشک دجال یہودی دعویٰ کوڑ خدائی
غصے ہوفر اس دی گلوں اس نوں مارن چاہوے   مارن نوں سب واہاں لاون وال نہ کٹیا جاوے
کچا ہو شرمندہ اس نوں دوزخ اندر پاوے   آتش ہووے ٹھنڈی اس تے نہ کجھ دکھ پہنچاوے
جواب۱۱۴ اس دے بعد دجال نہ بالکل کوئی قوت پاوے   نہ زندے نوں مارے نہ کوئی مردہ ہور جیواوے
جواب۱۱۵ شر دجال دہاڑے چالی رہسی وچ زمینے   ہک دہاڑا سال برابر دوجا وانگ مہینے
تیجا وانگوں ہفتے ہوسی باقی دن معتادی   طول دناندا استدراجوں ہوسی ایس فسادی
ایہ سب پتے نشان دجالے وچ حدیثاں آئے   پادریاں وچ انہاں وچوں اک نہ پایا جائے
پادریاں وچ ایہ گل بالکل نہ کوئی پائی جاوے   کی ممکن فر ایہ انہاں نوں خر دجال ٹھہراوے
پادریاں دے اندر ایہ گل مطلق کوئی ناہیں   کی ممکن اکھواوے ایہ بن مریم اپنے تائیں
غرض مسیح دجال لعین نوں آکر قتل کریسی   باب لد مکان وچ اس نوں نیزے نال مریسی
جواب۱۱۶ ہور علامت اس دی ایہ ہے حاکم بن کے آوے   بھی ہور عادل دنیا اندر عدل انصاف کماوے
حاکم ہوسی سب دنیا وچ ہوسی اس دی شاہی   ظلم نہ کرسی مسکیناں تے ناحق ذرہ کائی
حاکم ہوسی ہر کوئی اس دی کرسی تابعداری   ناہو حکموں اس دیوں کوئی باغی تے انکاری
ظاہر شوکت غلبہ اس دا ہو دنیا تے سارے   کوئی کافر اس دے اگے بالکل نہ دم مارے
جواب۱۱۷ بھی ہے آیا حضرت عیسیٰ جد آسمانوں آوے   سب دنیا تے مشرق مغرب دین اسلام پھیلاوے
بھی ہور منن سارے اس نوں قوم یہود عیسائی   توبہ کرسن جانن اس نوں بندہ خاص الٰہی
ایہ گل بھی نہ مرزے اندر بالکل پائی جاوے   نہ کوئی حرف حدیثوں مطلق اس تے صادق آوے
نہ ایہ حاکم عادل بن کر دنیا اندر آیا   نہ اس آکر دنیا اندر عدل انصاف کمایا
ظاہر حکم حکومت اس نوں حاصل مول نہ کوئی   خود محکوم ہویا عیسایاں مرزا تے مرزائی
کوئی کافر بالکل اس نوں مطلق منے ناہیں   دنیا دے سب کافر جھوٹا جانن اس دے تائیں
کیوں جائز فر اس جھوٹے نوں بن مریم اکھواوے   کیوں ایہ جھوٹا ایہ گل آکھے شرم نہ اس نوں آوے
اس جاگھ وچ اس جھوٹے نے ایک تاویل بنائی   اوہ بھی سن کے غور کریں فر کی ہے مرزا واہی
آکھے جس جاگھ وچ حضرت عیسیٰ اتوں آوے   اس دے اندر بہت تناقض ظاہر نظری آوے
بیت مقدس اندر یعنی ایک روایت آئی   اردن وچ لشکر آوے بعض روایت بھائی

کارن[1] ایس تناقض ہاں میں یعنی آکھی آیا | فرضی عیسیٰ بن کر میں ایہ جھگڑا آن مکایا
یعنی مسجد اقصیٰ نوں ایہ قادیاں عین ٹھہراوے | عیسیٰ دا ایہ معنی جھوٹا فرضی مغل بتاوے
کی کی باطل فاسد ویکھو ایہ تاویلاں کردا | کی کی ایہ بیہودہ واہی دل تھیں معنی گھڑدا
کفر الحاد کیتا ہے اس نے بیشک وچ حدیثاں | ظاہر چھوڑ نصوص شرع اس پکڑی چال خبیثاں
مسجد اقصیٰ قادیاں اندر فرق زمین آسماناں | ایڈا فرق ملاوے کیونکر ایہ پاغل دیوانہ
اردن بیت مقدس اندر جد ایہ فرق بتاوے | اردن قادیان اندر اس نوں کیوں نہ فرق دس آوے
اردن بیت مقدس لشکر اکو جاگھ بھائی | ایہو علماواں نے اس دے ہے تطبیق بتائی
مسجد اقصی دا ہے معنی کادیاں کتھے نہ آیا | لغت عرب وچ اس دا بالکل نام نشان نہ پایا
لغت عرب وچ جے ایہ معنی ثابت کر دکھلاوے | اک ہزار روپیہ مرزا وچ انعاماں پاوے
غرض تناقض ہے جد اس نے اس تھیں آن اٹھایا | سارا جھگڑا دنیا تھیں اس فرضی آن مکایا
کیوں فر ہن ایہ دنیا اندر جھگڑا نظری آوے | کیوں جھگڑے تے جھگڑا اگوں دم دم ودھدا جاوے
کیوں نہ منی خلقت جو اس جھگڑا آن مکایا | کیوں دنیا نے الٹا اس تے کفروں فتویٰ لایا
حضرت عیسیٰ دنیا توں جد جھگڑا آن مکاوے | نہ ایہ آیا فر کوئی اگوں عذر بہانہ لاوے
حکم احکام جو حضرت عیسیٰ آ کر کرسی جاری | طوعاً کرہاً خوش نہ خوشیوں منے خلقت ساری
غرض نہ بالکل اس جھوٹے نے جھگڑا آن مکایا | دنیا اندر اس نے آ کر جھگڑا ہور ودھایا
جو جو جھگڑے دنیا اندر اج کل ہوئے جاری | حاجت مول بیان ندارد جانے خلقت ساری
مرزا نہ ہے عیسیٰ بالکل ایہ گل ثابت ہوئی | نہ فر عیسیٰ اس دے وانگوں ہور اکھاوے کوئی
ہور نشانی[2] اس دی ایہ ہے ایہ بھی دل تے لائیں | حضرت عیسیٰ اپنی ہتھیں توڑے سولی تائیں جواب۱۱۸

۱؎ یعنی مرزا کیدانی کہتا ہے کہ حدیثوں میں جو مسیح موعود کی یہ علامت لکھی ہے کہ وہ حاکم ہوگا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ان حدیثوں کے تناقض کو اٹھاوے گا، میں کہتا ہوں کہ تعجب ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان حدیثوں میں خود تناقض ڈالا اور اس کا اٹھانا تیرھویں صدی کے فرضی مسیح پر موقوف رکھا۔ خود نہ اٹھا سکے اور ابتدا سے ان میں تناقض ڈالا ہے کیوں توبہ توبہ اس الحاد کی بھی کوئی انتہا ہے اور نیز ایسا تو ہر شخص جعلی عیسیٰ بن کر یہ تناقض اٹھا سکتا ہے۔ کیدیانی کی کیا خصوصیت ہے اور حدیثوں میں تو مطلق کچھ تعارض نہیں...... اور الحاد کا تو کوئی علاج نہیں۔

۲؎ یہ علامت بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہے۔

جو تعظیم تے عزت اس دی کردے لوک عیسائی
باطل کرسی عیسیٰ اس نوں حضرت خبر بتائی
ایہ گل بھی نہ مرزے اندر مطلق پائی جاوے
نہ ایہ لفظ حدیثی اس تے بالکل صادق آوے
نہ اس توڑی اپنے ہتھیں اصل حقیقت سولی
نہ اس جھوٹے عیسایاں دی مُڈھوں پٹی مولی
نہ تعظیم اس دی اس جھوٹے باطل کر دکھلائی
نہ تعظیموں اس دی مطلق آئے باز عیسائی
کیوں جائز فر اس دے تائیں ایہ عیسیٰ اکھواوے
عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل ایویں جھوٹ الاوے
مرزے کج فہمی تھیں اس دی ہے تاویل بنائی
اوہ بھی کھول سناواں تینوں غور کریں تو بھائی
سولی توڑن دا ایہ معنی روحانی بتلاوے
حجت نال عیسایاں اتے یعنی غالب آوے
باطل ہے ایہ معنی اس دا جو اس دل تھیں گھڑیا
ہے الحاد صریح ایہ اس دا جس تے ہے ایہ اڑیا
نہ ایہ عیسیٰ نال عیسایاں کرسی دینی جھگڑے
نہ ایہ آیا نال دلیلاں عیسایاں نوں رگڑے
شارح مسلم جو کجھ لکھیا اس نوں نظر نہ آیا
سولی توڑن دا اس مطلب ہتھاں نال بتایا

’’قوله: ویکسر الصلیب معناه یکسر حقیقة ویبطل ما تزعمه النصاریٰ من تعظیمه وقتل الخنزیر من هذا القبیل ‘‘اورتوڑے گا صلیب کومعنی اس کا توڑے گا حقیقت اس کی اور باطل کرے گا جوظن کرتے ہیں اس کونصاریٰ تعظیم اس کی سے اورقتل کرنا خنزیر کا بھی اسی قبیلہ سے ہے۔

کسر صلیب حقیقت اس دی یعنی توڑے بھائی
باطل کرسی عزت اس دی جو کر دے عیسائی
سولی توڑن دا ایہ معنی کدرے مول نہ آیا
حجت نال نہ غالب آون لغت عرب وچ پایا
بھی نہ اس نے نال عیسایاں جھگڑا بالکل کیتا
حجت نال نہ عیسایاں دا منہ اس جھوٹے سیتا
نہ ایہ غالب نال دلیلاں عیسایاں تے آیا
نہ اس جھوٹے عیسایاں نوں دین اسلام منایا
بند نہ منہ انہاں دا کیتا بالکل اس سودائی
چھیڑ انہاں دی اس موذی نے سگوں زباں ودھائی
دین اسلام اتے عیسایاں پھڑیاں نے تلواراں
دین اسلام حقانی اتے مل مل کردے واراں
امہات[1] جو عیسایاں نے اج کل ہے چھپوائی
کتھے ہے ایہ جھوٹا اس نوں اج تک نظر نہ آئی

[1] بعضے مرزائی سودائی عذر پیش کرتے ہیں کہ عیسائیوں نے کہا تھا کہ ہم کو مرزے کا جواب مسلّم نہیں اس واسطے کہ یہ سب اہل اسلام کے نزدیک کافر ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ اگر مرزے کیدیانی نے اس بنا پر امہات کے جواب پر سکوت کیا ہے تو پھر اس کو اپنے تمام کفری بات سے بھی سکوت اور توبہ کرنا واجب تھا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کتھے ہے اوہ نال دلیلاں سولی توڑ وکھاندا — حجت نال دلائل اس دے کر تردید چھپاندا
کیوں فر سولی توڑن دا ایہ دعویٰ کردا واہی — ہے بے غیرت بھارا اس نوں شرم نہ بالکل کائی
ہور علامت اس دی ایہ ہے سوراں نائیں مارے — قتل کریسی سوراں تائیں دنیا اتوں سارے
مومن سارے اس دے حکموں ہر جاگھ ہر جائیں — بلم برچھی نال وغیرہ مارن سوراں تائیں
ثابت ہو حرمت سوراں دی اوپر کل لوکائی — نہ انہاں نوں کھاوے کوئی کافر تے عیسائی
قتل نہ مرزے سوراں تائیں نہ کیتا کروایا — نہ انہاں تھیں عیسایاں نوں اس نے ہوڑ ہٹایا
کھاون سوراں نوں عیسائی وانگوں گاجر مولی — گوشت پوست رڑکن سارا ہڈی پسلی کولی
کیوں عیسیٰ فرضی اکھواوے فر ایہ مغل طوفانی — عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل جھوٹا اس نوں جانی
مرزا خنزیراں دا معنی بالکل الٹ بتاوے — آکھے جس وچ خنزیراں[1] دی عادت پائی جاوے
قارون تے فرعون وغیرہ جو جو کافر بھارے — عاد ثمود وغیرہ ایویں جو جو گزرے سارے
آدم تھیں تا اس دم جتنے کافر ہور رذالے — افریقہ تے امریکہ تے ہور سارے یورپ والے
انہاں وچ نہ خنزیراں دی دسو عادت آہی — کی آکھن گے انہاں تائیں مرزا تے مرزائی
مرزا بھاویں تھلے تیکر اپنا زور لگاوے — کی ممکن ہے اپنے سر تھیں ایہ الزام اٹھاوے
آنحضرت تے ہور پیغمبر جو جو گزرے سارے — آدم نوح تے یوسف موسیٰ ہور جو اللہ تارے
کی آکھے گا سب نبیاں نے نہ ایہ رتبہ پایا — حجت نال کفاراں اتے کوئی غالب آیا

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اگر اس کو اہل اسلام کی تکفیر کا اتنا خوف تھا تو پھر اس نے ان موجبات کفر کو کیوں اختیار کیا جس نے اس کی غیر فرقوں میں بھی بے اعتباری ہوگئی اس بناء پر اس کو لازم تھا کہ اپنے مذہب سے توبہ کرتا اور نیز جواب میں یہ کچھ شرط نہیں کہ مخالف اس کو تسلیم ضرور کر لیوے۔ اگر ایسا ہو تو اس سے لازم آتا ہے کہ مخالف فرق اسلام کی تردید مطلق جائز نہ ہو اس واسطے کہ کوئی فرقہ کافر اسلام کو تسلیم نہیں کرتا نہ عیسائی نہ کوئی اور، تو اب کیا کفار کی تردید نہ کی جائے خاص کر اس حالت میں کہ اس کو دعویٰ ہے کہ وہ دلائل اور حجت سے سولی توڑنے کے لئے آیا ہے اور نیز ہر شخص پر بقدر طاقت ہاتھ زبان دل سے تغیر منکر اور تردید باطل فرض ہے، خاص کر بانی اسلام کی توہین کا دھبہ تو اٹھانا عین فرض ہے ہر مدعی اسلام پر۔

[1] مرزا کیدیانی کہتا ہے کہ خنزیروں سے مراد وہ لوگ ہیں جن میں خنزیروں کی عادتیں ہیں۔ (توضیح المرام ص۱۳، خزائن ج۳ ص۵۷)

مرزا تے مرزائی اس وچ اوّل نمبر ہوئے ۔۔۔ باقی ہور پیغمبر سارے اس وچ ناقص ہوئے

عیسیٰ نوں تعلیماں اندر خود ناقص ٹھہراوے ۔۔۔ کیوں فراس نوں سب نبیاں تھیں ہن ایہ اگاں ودھاوے

پہلی واری بھی خود عیسیٰ مارے سور ہزاراں ۔۔۔ ہے انجیلاں اندر آیا آکھے ایہ گل یاراں

ہے ایہ قول انجیلی بیشک اس وچ حجت بھاری ۔۔۔ ہے خنزیر مراد حقیقی اس گل آن نتاری

غرض نہ مرزا عیسیٰ بالکل اس تھیں ثابت ہویا ۔۔۔ مرزے نوں ہن جانوں بیشک گیا گواتا مویا

ہور علامت اس دی ایہ ہے جزیہ آن اٹھاوے[1] ۔۔۔ مومن یعنی جو ہو چھٹے نہیں تے ماریا جاوے

جزیہ مول نہ لیوے عیسیٰ یعنی اس دن بھائی ۔۔۔ باجھ اسلاموں کفاراں دا عذر نہ سنسی کائی

جو کوئی کافر کلمہ پڑھسی اپنی جان بچاوے ۔۔۔ جو ہووے انکاری اس تھیں اس نوں قتل کراوے

مرزے آ موقوف نہ کیتا جزیہ بالکل کائی ۔۔۔ نہ اس جھوٹے فرضی عیسیٰ طاقت اس دی پائی

نہ کوئی کافر اس اسلاموں منکر قتل کرایا ۔۔۔ بھی نہ جبراً کفاراں تھیں کلمہ اس پڑھوایا

کیوں فر جھوٹا اپنے تائیں بن مریم اکھواوے ۔۔۔ کوئی صفت نہ بن مریم دی اس وچ پائی جاوے

ہور علامت اس دی ایہ ہے دولت موجاں مارے ۔۔۔ دولت مالوں بیشک ہوون لوگ تونگر سارے

کثرت مال ہووے وچ دنیا گھر گھر ہون خزانے ۔۔۔ نہ محتاج رہے کوئی بالکل اندر اس زمانے

حضرت عیسیٰ لوکاں تائیں دولت طرف بلاوے ۔۔۔ دولت نہ کوئی لیسی بالکل نہ اس ولوں آوے

ایہ گل مول نہ پائی جاوے اندر ایس زمانے ۔۔۔ اکثر خلقت ننگی بھکھی بے شک وچ جہانے

کثرت مال نہ ہوے نہ دولت تہیں بے پرواہی ۔۔۔ جو ویکھو محتاج دس آوے غنی نہ دسے کائی

اج کل جو جو خلقت دسے دنیا اندر سارے ۔۔۔ سب قوماں تھیں عاجز مفلس مومن بہت وچارے

اہل اسلاموں زاید اج کل کوئی مفلس ناہیں ۔۔۔ ننگے بھکھے نظری آون مومن ہر ہر جائیں

بھکھا ہے ایہ بھارا ہر دم مرزایاں توں منگے ۔۔۔ جھوٹے فرضی مکر بہانے کردا مول نہ سنگے

فرضی چندے[2] لالا لٹ لٹ مرزایاں نوں کھاوے ۔۔۔ بھکھا ہے ایہ عادی بھارا رجن وچ نہ آوے

پیٹ اس دا ہے وانگ سمندر کدی نہ بھریا جاوے ۔۔۔ بھاویں ساری دنیا پایئے اس نوں صبر نہ آوے

کیوں جائز فراس دے تائیں بن مریم اکھواوے ۔۔۔ عیسیٰ ایہ موعود نہ کیوں ایہ ایہ گل منہ تے لاوے

۱؎ یہ علامت اور اس سے پہلی اور پچھلی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مذکور میں ہے۔

۲؎ مصارف فرضی پنجگانہ کے واسطے اشتہار میں انصاری الی اللہ کا ہر وقت جاری ہے۔

مال معارف اس جھوٹے نے دل تھیں ہے ٹھہرایا[1] — یعنی میں اسرار معارف لے کے ہاں آیا
ایہ تاویل سراسر اس دی فاسد باطل جانی — ہے الحاد صریح ایہ اس دا شک نہ اس وچ آنی
اندر لغت عرب ایہ معنی بالکل مول نہ آیا — نا ایہ وچ قرآن حدیثاں مطلق کدھرے پایا
بھی ہے وچ حدیث جو آیا کرے قبول نہ کائی — کی معنی فر ہے ہن اس دا اس صورت وچ بھائی
لیون نہ مرزائی کیوں اسرار معارف تائیں — منکر کیوں مرزے تھیں ہوون ایہ گل آ سمجھائیں
بھی ہے لفظ زکوٰۃ صریحاً مسلم اندر آیا — مبطل ہے ایہ اس معنی نوں جو اس دلوں بنایا

''وعن ابی هریرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ قال لاتقوم الساعة حتی یکثر المال ویفیض حتی یخرج الرجل بزکاة مالہٖ فلا یجد احدا یقبلها منه رواه مسلم'' ترجمہ: ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت اس وقت تک کہ کثرت سے ہوگا مال اور زیادہ ہوگا یہاں تک کہ نکلے گا ایک مرد زکوٰۃ اپنے مال سے لے کر پس نہ پاوے گا کسی کو جو قبول کرے اس سے مال زکوٰۃ کا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

کثرت مال ہووے گی یعنی قبل قیامت بھائی — مال زکوٰۃ نہ لیسی بالکل دنیا اندر کائی
کوئی مرد زکوٰۃ جے فرضاً اپنے آپ نکالے — لیون والا نہ کوئی پاوے بھاویں ڈھونڈے بھالے
لفظ زکوٰۃ صریحاً نصاً اس دے اندر آیا — مرزے دا اس بیشک سارا کلہ کوٹھہ ڈھایا
باطل ہویاں اس تھیں اس دیاں تحریفاں تاویلاں — فاسد ہویاں اس تھیں اس دیاں ایہ سب قالاں قیلاں
ہور علامت ایہ[2] ہے بھاری بیشک جانی بھائی — فرض زکوٰۃ نہ صدقہ اس دن بالکل رہسی کائی
ساقط ہو فرضیت اس دی واجب رہسی ناہیں — نا مفلس کوئی رہسی نہ ہو حاجت کسی تائیں
نہ کوئی ننگا بھکھا بالکل دنیا اندر رہسی — نہ صدقہ دی حاجت ہووے نہ کوئی صدقہ لیسی
ایہ گل بھی نہ ایس زمانے اندر پائی جاوے — کوئی لفظ حدیثی اج کل صادق مول نہ آوے
نا موقوف ہویا ہے صدقہ نا موقوف زکاتاں — ساقط مول نہ صدقہ نہ ساقط خیراتاں
ہور[3] علامت اس دی ایہ ہے وچ حدیثاں آئی — کر تحریر دکھاواں اوہ بھی غور کریں توں بھائی

۱؎ یعنی مرزا کیدیانی کہتا ہے کہ مال سے مراد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اسرار معارف ہیں جو مجھ پر نازل ہوتے ہیں۔

۲؎ یہ علامت ابوامامہ کی حدیث میں مذکور ہے۔

۳؎ یہ علامت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مذکورہ میں ہے۔

اک سجدہ ہو بہتر اس دن ساری دنیا نالوں
رغبت طاعت زائد ہوسی دنیا دے اموالوں

دولت دنیا سونا چاندی یعنی نہ کوئی چاہوے
شوق الٰہی ذوق عبادت ہر تے غالب آوے

خوف قیامت غالب ہوسی ہر ایک بندے تائیں
خواہش دنیا مول نہ رہسی نا کجھ حرص ہوائیں

کمتر ہوسن حرص امیداں نہ کوئی آس دھراوے
بیشک ہر بندے نوں ساعت نیڑے نظری آوے

ایہ گل بھی نہ ایس زمانے اندر دسے کائی
نہ کوئی اج کل لوکاں اندر دسے خوف الٰہی

فسق فجور جو اج کل دسے دنیا اندر جاری
سود شراب فواحش تے ہور بدفعلی بدکاری

مرزا بھی خود ہے اقراری اس دا بیشک بھائی
دنیا اندر برپا آکھے ہے طوفان گمراہی

کوڈی کوڈی بدلے اکثر ترک نمازاں کردے
بدعت شرک ضلالت اندر کافر ہو ہو مردے

سجدہ نہ کوئی بہتر جانے دنیا نالوں بھائی
رغبت طاعت نظر نہ آوے دنیا اندر کائی

حرص ہوا ہے سب تے غالب ہر کوئی دنیا چاہوے
طرف عبادت ذکر الٰہی کوئی مول نہ آوے

خوف قیامت مرنا بالکل یاد کسی نوں ناہیں
مرنا تے فر جینا ہے بیشک مرزے نوں سمجھائیں

عیسیٰ ایہ موعود نہیں ہن ایہ گل ثابت ہوئی
ہے ایہ ٹھگ فریبی کوڑا شک نہ اس وچ کوئی

ہور نشانی اس دی میں اک تینوں کھول سناواں
وچ حدیثاں جو ہے آئی کر تحریر وکھاواں

اوٹھ تمامی چھوڑے جاسن کھلے وچ اجاڑاں
چڑھسی نہ کوئی ایویں پھرسن خالی باجھ سواراں

یعنی حاجت دولت دنیا مول نہ رہسی کائی
نہ کوئی سفر تجارت کرسی اوٹھاں تے چڑھ بھائی

ایہ گل بھی نہ ایس زمانے اندر پائی جاوے
نہ ایہ لفظ حدیثی بالکل اج کل صادق آوے

کوئی اوٹھ نہ ایسا دنیا اندر پایا جاوے
حاجت جس دی نہ ہو بالکل نہ کم اندر آوے

اوٹھاں دی ہے حاجت دنیا اندر اکثر جائیں
اوٹھاں دے ہے حاجت اکثر ایہ گل مخفی ناہیں

عرب وغیرہ ملکاں اندر جتھے ریل نہ جاری
اوٹھاں باجھ نہ چلے اس جا کوئی کارگزاری

اکثر مال تجارت غلہ اوٹھاں اوتے آوے
جے کوئی چڑھ کر چلے اس تے سو سو کوس لے جاوے

غرض نہ ڈٹھا سنیاں ایسا اوٹھ کتھائیں
مہمل چھٹا پھردا جس دے حاجت ہووے ناہیں

کیوں فر ایہ جھوٹا فرضی عیسیٰ بن کر آیا
لدنوں چڑھوں اوٹھاں تائیں نہ ایس آن چھوڑایا

ہور علامت اس دی ایہ ہے توں سن میرے بھائی
کینہ بغض عداوت بالکل مول نہ رہسی کائی

مہر محبت شفقت اللہ خلقت اندر پاوے
آپس اندر اک دوجے نوں بھایاں وانگوں بھاوے

دنیا اندر اج کل ایہ گل پائی جاوے ناہیں
نا ایہ خصلت لوکاں اندر آوے نظر کتھائیں

بغض تحاسد کینہ جو ہے اندر ایس زمانے
ظاہر ہے کوئی مخفی ناہیں ہر کوئی اس نوں جانے

آپس اندر اک دوجے دا حاسد دشمن جانی
اک دوجے نوں ظاہر باطن مارے کس کس کانی

خود مرزایاں اندر بھی ہے بغض عداوت بھاری
مرزا بھی ایہ گل جانے ہے اس دا اقراری

کیوں عیسیٰ اکھواوے فر ہن ایہ پاگل سودائی
عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل ایہ گل لازم آئی

مرزا جے کر عیسیٰ ہوندا اندر کل لوکائی
مہر محبت پیدا ہوندی ہوجاندے سب بھائی

ہور علامت اس دی ایہ ہے وچ حدیثاں آئی
جس دن عیسیٰ آ کر کرسی دین دنی دی شاہی

باجھ اسلام نہ کوئی ملت رہسی وچ جہانے
باطل ہون تمامی مذہب اندر ایس زمانے

کوئی دین نہ باجھ اسلاموں دنیا اندر رہسی
ہر جاگھ اسلامی کلمہ ہر کوئی مومن کہسی

سارے مومن خالص ہوکر پوجن اللہ تائیں
اللہ باجھوں ہور کسے نوں کوئی پوجے ناہیں

ایہ گل بھی نہ اج کل لوکاں اندر پائی جاوے
کوئی لفظ حدیثی اج کل صادق مول نہ آوے

اج کل ہے مخلوق پرستی جاری ہر ہر تھائیں
پتھر قبراں پوجے خلقت پئی اوتّی راہیں

کوئی دین نہ باطل ہویا اندر ایس زمانے
باجھ اسلاموں ہور بتیرے مذہب وچہ جہانے

صدہا مذہب دنیا اندر اج کل ہوئے جاری
حاجت ہیچ بیان ندارد جانے خلقت ساری

مرزا بھی خود قائل اس دا ہویا بیشک بھائی
آکھے برپا دنیا اندر ہے طوفان گمراہی

ظلمت کفر انہیرا پایا اندر دنیا ساری
اکثر جائیں ہویا ہے ایہ خود اس دا اقراری

خود ایہ سب خلقت نوں ملحد گمراہ ضال ٹھہراوے
اگلی پچھلی سب امت نوں بھی مشرک بتلاوے

کیوں عیسیٰ موعود اکھواوے فر ایہ مغل طوفانی
عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل جھوٹا اس نوں جانی

ہور علامت اس دی[1] ایہ ہے اندر اس زمانے
امن امان اسائش ہووے اندر کل جہانے

نہ ڈر خوف نہ خطرہ رہسی اندر خلقت کائی
سے کوہاں تک سونا لے کر اکلّے چلسن راہی

انسان ہوردرندے وحشی یکجا ڈیرا کرسن
اوٹھ تے شیرا کٹھے رل مل اک جاگھ وچ چرسن

چیتے نمر اکٹھے چرسن اندر گلے گایاں
گرگ تے بکری یکجا رہسن وانگوں بھینا بھایاں

ایویں چھوٹے بچے لڑکے سپاں نال کھیڈسن
سپ انہاں نوں بالکل ذرہ ایذا مول نہ دیسن

۱؎ یہ سب علامات مذکورہ ابوہریرہ کی حدیث مذکورہ میں ہیں۔

جنہاں حیواناں اندر پیدا زہر کیتا رب سائیں
زہر انہاں دے اندر بالکل مطلق رہسی ناہیں

ایہ گل بھی نہ اج کل کوئی مطلق پائی جاوے
نہ ایہ خصلت خلقت اندر مطلق نظری آوے

امن امان نہ حاصل بالکل نہ جانی نہ مالی
ظلم تعدی تھیں کوئی جاگھ دسے مول نہ خالی

ایسا ظلم اندھیرا ہویا اندر عالم سارے
جو کوئی ویکھو اوہو ظلموں آہاں نعرے مارے

حدوں باہر ہووے اج کل ہر جا سرقہ چوری
شاہی سڑکاں اتے ہووے ڈاکہ سینہ زوری

چوراں تائیں حکاماں دا خوف نہ رہیا ذرہ
راہیاں تائیں لٹن مارن چیرن دھر کے اڑہ

حاکم کوشش کرن بہتیری پر کوئی پیش نہ جاوے
پھڑ پھڑ جیلاں اندر سٹن پر کوئی باز نہ آوے

عربستان یا کوہستان وچ مرزا جیکر جاوے
امن امان اسائش اس نوں سارا نظری آوے

دور نہ جاوے مانجے اندر کلا پھر دکھلاوے
ویکھے فر ایہ کیوں کر اوتھوں خالی بچ کر آوے

شہر لاہور یا ہوری جاگھ جیکر مرزا جاوے
جہت حفاظت اپنے در تے پھر پلس بیٹھاوے

جانوں ڈردا کادیاں تھیں ایہ پیر باہر نہ کڈھے
مت کوئی دشمن پھڑ کے اس نوں سر اس دا چاوڈھے

مہر علی تھیں ڈردے اس نے اندر پیر پسارے
آکھے میں نہ ڈردا جاواں مت کوئی مینوں مارے

مہر علی دی ایسی ہیبت اس دے اتے چھائی
نہ ایہ گھر تھیں باہر آیا نہ شکل وکھائی

کیوں فر ہن ایہ دنیا اندر امن[۱] امان بتاوے
خود جد ڈردا اپنے درتے پھر ایہ پلس بیٹھاوے

جانو ڈردا ایہ خود جھوٹھا مکے مول نہ جاوے
کیونکہ اس نوں موت یقیناً اگے نظری آوے

نہ انسان درندے ہرگز ڈیرا ایک جا کردے
شیر تے اوٹھ نہ کٹھے بالکل اک جاگھ وچ چردے

حیوان اور درندے وحشی آدمیاں نوں کھاون
اوٹھاں تائیں شیر درندے چیرن جس جا پاون

ایویں کوئی بیل نہ گائیں پاس پلنگاں جاوے
گرگ نہ کوئی بکری چھڈے جو پاوے سو کھاوے

۱؎ البتہ ہندوغیرہ قلمروانگریزی میں بہ نسبت اور ملکوں کے زیادہ امن ہے سو یہ امن مسیح کاذب سے صدہا برس پہلے چلا آتا ہے۔ جس دن سے سرکار انگریزی کا ہندوستان پر تسلط ہوا اور اس کے شکریہ کے مستحق بھی سرکار برطانیہ ہی ہے پھر مسیح کاذب نے آکر کیا امن قائم کیا اور نیز عیسیٰ علیہ السلام تو اپنے ہاتھ سے دنیا میں آکر امن قائم کریں گے اور زور شمشیر دین اسلام پھیلاویں گے جیسا کہ خود مرزا اس کا قائل ہے نہ یہ کہ ان کے وقت میں کوئی اور حاکم ہوگا جو امن کو قائم کرے گا اگر ایسا ہو تو ہر حاکم عادل کے وقت میں مسیح کاذب ہوسکتا ہے۔

ایویں جو کوئی چھوٹا وڈا چھیڑے سپاں تائیں ۔ ڈنگن قدم نہ چلن دیندے رکھن اس نوں تھائیں

مرزے دے اس ویلے جو جو سپاں شیراں مارے ۔ لاکھ کروڑاں دنیا اندر جو حیواناں پاڑے

نقشہ موتاں ہندوستان دا ویکھے جو کوئی چاہوے ۔ لاکھاں مردہ ایسا اس وچ اس نوں نظری آوے

مرزا جیکر اس گل اندر کوئی شک لیاوے ۔ اپنے تائیں شیراں اگے پا کر کے ازماوے

یا کوئی بکری چھوٹی موٹی دیوے تائیں گرگاں ۔ ویکھے فر کی ہووے اس تے رحمت مہر بزرگاں

یا کوئی بچا کچا اپنا سپّاں دے منہ دیوے ۔ ڈنگن یا نہ ڈنگن اس نوں ایہ بھی ازمالیوے

غرض نہیں ایہ عیسیٰ بالکل جھوٹا ہے ایہ یارو ۔ عیسیٰ ایہ موعود نہ جتی سر اس دے وچ مارو

ہور نشانی اس دی ایہ ہے[1] ہو موقوف لڑائی ۔ دنیا اندر جھگڑا جھیڑا مول نہ رہسی کائی

صلح ہوسی سب دنیا اندر ہر جاگھ ہر تھائیں ۔ آپس اندر دوست جانن اک دوجے دے تائیں

ایہ گل بھی نہ ایس زمانے اندر پائی جاوے ۔ نہ کوئی لفظ حدیثی اج کل صادق بالکل آوے

صلح نہ مطلق ایس زمانے اندر نظری آوے ۔ اک دوجے دا جانی دشمن مارے جد کد پاوے

جو جو جنگ لڑایاں ہوون اندر ایس زمانے ۔ مخفی مول نہیں اوہ ہر کوئی ادنیٰ اعلیٰ جانے

کوئی سال نہ افغاناں دے جنگوں خالی جاوے ۔ فتنہ ہے اوہ دائم جاری مٹنے وچ نہ آوے

اج کل جو جو شاہاں دے گھر ہووے جنگ تیاری ۔ اک دن اس تھیں زیر زبر ہو بیشک خلقت ساری

ایویں دنیا اندر ہوون بھی ہور جنگ ہزاراں ۔ کوئی سال نہ جنگوں خالی پڑھ ویکھو اخباراں

کیوں عیسیٰ اکھواوے فر ہن ایہ مکار نیرنگی ۔ کیتی اس موقوف نہ بالکل آ کر خانہ جنگی

کیوں نہ اس دنیا توں آ کر جنگ موقوف کرایا ۔ کیوں ہے شاہاں دنیا اندر ایڈا فتنہ پایا

کیوں فر اتنا جوڑن حاکم ایہ سامان لڑائی ۔ کی ہے انہاں دے سر ایڈی مشکل بھاری آئی

بھی ہے آیا وچ حدیثاں بعد از قتل دجالوں ۔ ساتھی اس دے کافر سارے ہوسن ابتر حالوں

قتل دجالوں پچھے ہو متفرق سارے جاون ۔ ڈردے نسن چھپن لکن جتھے جاگھ پاون

ہر رکھ تھے ہر پتھر بھی ہور ہر دابہ دیواراں ۔ حکموں رب دے بولن سارے کرسن حال پکاراں

آکھن اے عبداللہ مسلم پکڑ یہودی تائیں ۔ ایہ ہے پچھے میرے ماریں دیر نہ بالکل لائیں

ایہ گل بھی نہ اج کل مطلق پائی جاوے ۔ نہ کوئی لفظ حدیثی بالکل اج کل صادق آوے

[1] یہ علامت ابوداؤد کی حدیث مذکور میں ہے۔

نہ دجال مسیح دے ہتھوں قتل ہویا ہے بھائی ۔ نہ متفرق ویران ہوئے جو اس دے ہمراہی

نہ اوہ چھپے زیر درختاں نہ پچھے دیواراں ۔ نہ بتلایا انہاں چیزاں حال انہاں اشراراں

کیوں فر بن مریم اکھواوے ایہ جھوٹھا واہی ۔ بن مریم موعود نہ بالکل جھوٹھا ہے سودائی

’’قال النبی ﷺ لیس بینی وبینہ یعنی عیسٰی علیہ السلام نبی وانہ نازل ‘‘ترجمہ: فرمایا نبی ﷺ نے نہیں ہے، درمیاں میرے اوراس کے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی نبی اور وہ اترنے والا ہے۔

جواب۱۳۴ ایہ ہے نص حدیث صریحاً ناطق صاف بتاوے ۔ عیسیٰ جو ہے اسرائیلی اوہو فر خود آوے

ثابت ہویا اس تھیں بیشک بن مریم ایہ ناہیں ۔ جھوٹھا ہے ایہ بیشک جھوٹھا جانوں اس دے تائیں

’’قال النبی ﷺ تکرمۃ اللّٰہ ھذہ الامۃ ‘‘یعنی اللہ نے اس امت کو کرامت دی ہے۔

یعنی لفظ جو اس امت دا اس اندر ہے آیا ۔ ایہ بھی نص صریح ہے اس نے مرزے نوں جھٹلایا

جواب۱۳۵ ثابت ہوئے اس تھیں یعنی ایہ گل دل تے لائیں ۔ بن مریم جو آنے والا اس امت تھیں ناہیں

ہے پیغمبر اسرائیلی جو مریم نے جایا ۔ کنعاں اندر جس نوں اللہ کر کے نبی اٹھایا

کیوں جائز عیسیٰ اکھواوے ایہ ہن اپنے تائیں ۔ ہے ایہ اس امت تھیں بیشک ایہ گل مخفی ناہیں

’’وعیسٰی بن مریم یدفن معہ وقد بقی فی البیت موضع قبر ‘‘ترجمہ: یعنی توریت میں لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام حضرت ﷺ کے ساتھ مدفون ہوں گے اوراس گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

اس تھیں بھی ہے بن مریم دی ثابت صاف حیاتی ۔ اج تک ہے اوہ یعنی زندہ ہوش حواس ثباتی

جس جا گھ وچ مدفوں ہووے اج تک ہے اوہ خالی ۔ دفن نہ ہویا اج تک اس جا کوئی مرد کمائی

’’قال رسول اللّٰہ ﷺ لقیت لیلۃ اسریٰ ابراھیم وموسٰی وعیسٰی الٰی ان قال وفیما عھد الیّ ربّی ان الدّجال خارج ومعی قضیان فاذا رانی یذوب کما یذوب الرصاص...... الخ!‘‘ترجمہ: یعنی نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں معراج کی رات ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام سے ملا یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ دجال نکلنے والا ہے اور میرے پاس شمشیر برندہ ہوگی سو جب مجھ کو دیکھے گا تو قلعی کی طرح گل جاوے گا۔

ایہ بھی نص صریح ہے اس تھیں ایہ گل ثابت ہوئی — عیسیٰ اسرائیلی آوے ہور نہ دوجا کوئی
نبیاں اندر جو حضرت نوں اس دن نظری آیا — شکل شباہت اندر جس نوں عروہ وانگوں پایا
بن مریم اکھواوے کیوں فر ہن ایہ مغل طوفانی — عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل جھوٹا اس نوں جانی

’’قال رسول اللہ ﷺ ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون‘‘ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یعنی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوں گے تو مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔

یعنی بن مریم ہے زندہ اج تک بیشک بھائی — ثابت ہوئی اس تھیں ایہ گل شک نہ رہیا کائی
آخر آ کر قرب قیامت دنیا تے فر مرسن — مومن طور اسلامی اس دا کفن جنازہ کرسن
ایہ بھی نص صریح ہے بیشک اس مسئلے وچ جانی — اج تک زندہ ہے بن مریم آخر آ ہوفانی
ہور علامت اس دی ایہ ہے دنیا تے جد آوے — عورت کرسی بچے ہوون اللہ نسل ودھاوے
عیسیٰ آ کر دنیا اتے عورت عقد کریسی — اللہ اس نوں اپنے فضلوں پتر دھیاں دیسی
ایہ گل بھی نہ مرزے اندر بالکل پائی جاوے — نہ ایہ صفت مسیح دی مطلق اس تے صادق آوے
عیسیٰ بننے تھیں اس مدت پہلاں کتنی واری — شادی کیتی بیشک اس نے جانے خلقت ساری
بھی اولاد ہوئی گھر اس دے اس تھیں پہلاں بھائی — نوکر چاکر جو ہے اج کل جانے کل لوکائی
عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل ایہ گل ثابت ہوئی — جتی مارو منہ اس دے تے ہور علاج نہ کوئی
مرزا جیکر عیسیٰ ہوندا الٹا پیر نہ دھردا — عیسیٰ بننے تھیں ایہ پہلا شادی مول نہ کردا
ہور علامت اس دی ایہ ہے خانے کعبہ جاوے — روحا والے راہوں جا کر حج بجا لیاوے
عمرہ کرسی بیت اللہ دا بھی ہے نال آیا — صاف حدیثاں اندر ایہ ہے حضرت نے فرمایا
مرزا بالکل حج نہ کردا نا ایہ مکے جاوے — نا ایہ حکم ضروری لازم فرض العین اداوے
اللہ چاہے مرزا بالکل حج نہ بالکل کرسی — خبر مطابق اللہ چاہے ہو نصرانی مرسی
ہے ایہ پیشین گوئی میرے نال الہام الٰہی — اللہ چاہے سچی ہوسی یاد رکھن مرزائی
ہور نشانی اس دی ایہ ہے مومن دل تے لاوے — عیسیٰ جہت زیارت روضہ آنحضرت دی جاوے
ٹھیر سلام قبر تے آکھے خاتم نبیاں تائیں — آنحضرت بھی اس نوں اگوں دین سلام دعائیں
ایہ گل بھی نہ مرزے اندر بالکل پائی جاوے — لفظ حدیث بالکل مطلق صادق اس تے آوے

اللہ چاہے شہر مدینے مرزا مول نہ جاوے
نہ ایہ آنحضرت دی بالکل قبر زیارت پاوے

ایہ ہے میری پیشین گوئی یاد رکھیں اس تائیں
شہر مدینے نہ ایہ پہنچے بالکل مول کداہیں

ثابت ہوئی اس تھیں ایہ گل بیشک دل تے لائیں
عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل نہ منی اس تائیں

ہور علامت اس دی وڈی بھاری ایہ ہے بھائی
عیسیٰ جو ہے آنے والا ہووے نبیؑ الٰہی

لفظ نبی دا اس دے حق وچ صاف صریحاً آیا
وچ حدیث دمشقی حضرت چوں جاگھ فرمایا

یعنی جعلی عیسیٰ نہ اوہ ہووے صرف مثالی
نہ اوہ بن مریم ہو فرضی نہ کوئی محض خیالی

مرزا نہ پیغمبر بالکل ہے بے شک متنبّی
عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل ایہ گل ایتھوں لبھی

ہور علامت اس دی ایہ اک وڈی بھاری جانی
جس دے اندر اس دا بالکل ہور نہ کوئی ثانی

قد میانہؑ ہووے یعنی نا کوتاہ نہ بالا
گندم گوں ہوا حسن رنگت سدے والاں والا

ایہ ہے حلیہ اس دا بیشک دل وچ اس نوں جانو
ویکھو جد فر اس نوں فوراً حلیہ نال پچھانوں

مرزا ہے اس حلیہ اتے بھارا نازاں ہویا
آکھے ہے ایہ حلیہ میرا عیسیٰ ہاں میں گویا

سرخ تے جعد جو حلیہ اس دا وچ حدیثاں آیا
اس دا اس نے عیسیٰ تائیں ہے مصداق ٹھہرایا

یعنی عیسیٰ دوہون اک نوں احمر جعد بتاوے
دوجے نوں ایہ گندم گونی سبط الشعر ٹھہراوے

جاہل ہے ایہ بھارا اس نوں سمجھ نہ بالکل کائی
عقل شعور ہدایت اس دے نیڑے مول نہ آئی

میں ہن تینوں اس دے اندر کر تطبیق وکھاواں
جو معنی علماواں لکھیا میں تینوں سمجھاواں

جعد جعودت صفت بدن دے سبط صفت ہے والاں
ایویں اسمر احمر دونوں صفتاں بدنی حالاں

پکا ہو جسے دا یعنی کم تر تھکے ہارے
گندم گون ہو رنگت اس دی بہاہ لالی دے مارے

ا مرزا کیدیانی کہتا ہے کہ نبی سے مراد اس حدیث میں محدث ہے یعنی ملہم نہ نبوت تامہ۔ سو جواب اس کا یہ ہے کہ اگر نبی سے مراد محدث ہوتا تو آنحضرت ﷺ اس کی نفی نہ کرتے اور نہ فرماتے کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ سو اس لئے کہ محدث تو آنحضرت ﷺ اور آنے والے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہیں۔

۲ یہ علامات یعنی ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹۔ عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ اور نواس رضی اللہ عنہم کی حدیث مذکور میں ہیں۔

’’فیمکن ان یجمع بینهما بانه سبط الشعر ووصفه بالجعودة فی جسمه لا فی شعره والمراد بذلک اجتماعه واکتنازه وهذا الاختلاف ونظیر الاختلاف فی کونه آدم او احمر ویمکن الجمع بین الوصفین بانه احمر لونه بسبب کالتعب وهوفی الاصل اسمر ویجوز ان یؤول ویجمع بینهما بانه لیس احمر صرفا قابل هو امائل الارمة (فتح الباری) ‘‘یعنی ان دونوں روایتوں میں یوں تطبیق ہوسکتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بال تو سیدھے تھے مگر جعودت آپ کے بدن میں تھی یعنی بدن مضبوط اور کسا ہوا تھا اور اسی طرح دراصل رنگ تو آپ کا گندم گوں تھا مگر کسی سبب سے سرخ ہوگیا تھا یا یہ مطلب ہے کہ وہ محض سرخ نہ تھے بلکہ سرخ رنگ مائل بگندم گوں تھے۔

غرض مسیح دا حلیہ اس تے مول نہ صادق آوے
نہ ایہ اسمر سرخی مائل نہ ایہ جعد دساوے

نہ ایہ سبط الشعر نہ بالکل اس دا قد میانہ
نہ ایہ دسے عیسیٰ وانگوں قوت دا مردانہ

مرزے والا حلیہ بیشک رکھدے لوگ ہزاراں
جائز ہو فر عیسیٰ ہوون باجھ حساب شماراں

غرض نہیں ایہ عیسیٰ بالکل ایہ گل دل تے لائیں
عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل نہ منوں اس تائیں

جمع نمازاں ہوون اس نوں ایہ گل بھی ہے آئی
مرزے اندر نظر نہ آوے ایہ خو خصلت کائی

ہور علامت اس دی ایہ ہے اندر اس زمانے
قوم یاجوج ماجوجی آ کر پاوے شور جہانے

یعنی قوم یاجوج ماجوجاں دنیا اندر آون
مارن تے ہور لٹن پٹن آدمیاں نوں کھاون

قوم یاجوج ماجوج نہ اج تک دنیا اوتے آئی
کیوں فر بن مریم اکھواوے ایہ جھلاّ سودائی

مرزا قوم یاجوج ماجوجی اوس انگریز ٹھراوے
ایہ تاویل سراسر باطل شک نہ کوئی لاوے

جو جو پتے یاجوج ماجوجاں وچ حدیثاں آئی
کر تحریر وکھاواں تینوں جو حضرت فرمائی

’’عن ابی هریرةؓ عن رسول اللہ ﷺ انّ یاجوج وماجوج لیحفرون السّد کل یوم حتی اذا کادوا یرون شعاع الشمس قال الذی علیهم ارجعو اقسم تفتحون عدنه افیعودون الیه کاشد ماکان حتی اذابلغت مدتهم واراداللہ ان یبعثهم علی الناس حفروا حتی اذا کانوا یرون شعاع الشمس قال الذی علیهم

ارجعوا فستفتحون غدا ان شاء اللہ تعالیٰ فیستثنیٰ فیعودون الیہ وھو کھئیۃ من حین ترکوہ فیحفرون ویخرجون علی الناس…… الخ! ’’ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج ہر دن دیوار کو کھودتے ہیں یہاں تک کہ جب قریب ہوتے ہیں کہ سورج کی روشنی دیکھیں تو جوان پر دراوغہ ہے وہ کہتا ہے پھر چلو کہ کل تم اس کو کھودلو گے سو آئندہ روز جب جاتے ہیں تو اس کو آگے سے بھی سخت تر پاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان کی مدت ختم ہوگی اور اللہ چاہے گا کہ ان لوگوں پر بھیجے تو اس کو کھودیں گے یہاں تک کہ جب سورج کی روشنی دیکھیں گے تو دراوغہ کہے گا کہ پھر چلو کل ان شاء اللہ! تم اس کو کھودلو گے سو جیسے اس کو کل چھوڑا تھا ویسے ہی پاویں گے، پس اس کو کھود کر دروازہ کر کے لوگوں پر نکلیں گے۔

عیسیٰ جد دجال لعین نوں جانوں مار گواوے
اس تھیں پچھے خلقت ساری امن آسائش پاوے

حکم کریسی اللہ صاحب حضرت عیسیٰ تائیں
بندے میرے نیکاں تائیں لیجا محکم جائیں

ہن اک سخت پیدائش میری باہر چاہے آئی
طاقت نہ کرسکے کوئی انہاں نال لڑائی

حکم الٰہی تاسن عیسیٰ کناں دے وچ پاون
نیکاں نوں سب کٹھا کر کے طرف کوہ طور لیجاون

حضرت عیسیٰ اوتھے جا کرلیون پشت پناہیں
سدوں باہر قوم یاجوجی آون واہوواہیں

باہر آون کیڑیاں وانگوں انت نہ کوئی آوے
مارن لٹن چیرن کھاون جو کجھ اگے آوے

طبرستان اندر اک چشمہ بہتا لما چوڑا
ڈونگھا پانی وگے دائم کدے نہ ہووے تھوڑا

پہلی قوم انہاں دی پیسی سارے پانی تائیں
پچھلے کہسن شاید اس وچ پانی ہوگ کداہیں

پھرسن وچ زمین دے سارے آدمیاں نوں کھاسن
لٹن مارن خلقت تائیں فتنہ بھارا پاسن

آکھن فراساں مار مکایا اہل زمیناں تائیں
حیواناں تھیں وچ زمیں دے ہن زندہ کوئی ناہیں

آؤ کٹھے ہو کر ہن اسماناں ول تیر چلایئے
اسماناں دے رہنے والے بھی ہن مار مکایئے

غرض یاجوج ماجوج تمامی کٹھے ہو فر آون
حملہ کر کے ول آسماناں سارے تیر چلاون

خون آلودہ اوہ تیر آون حکمت نال الٰہی
آسماناں والے بھی ہن مارے آکھن اوہ گمراہی

ساڈے باجھ نہ آکھن ہن کوئی وچ زمین آسماناں
حضرت عیسیٰ سن اصحاباں ہوسن بہت حیراناں

حضرت عیسیٰ سن اصحاباں ہوسن بند اتھائیں
سو دیناروں ہتھ نہ آوے سرگاں انہاں تائیں

بھکھ تر یہ تھیں عاجز ہوسن منگن ہار دعائیں
یار آمین کھن رب سنسی کرسی دفع بلائیں

قوم یاجوج ماجوج اوتے رب حکم وبا نوں کرسی
اک پھوڑا نک گردن اوتے جس ہوسی سومرسی

ہکی راتیں سارے موذی مرسن ہوسن گندے
بدبو کولوں عاجز آون نیک اللہ دے بندے

حضرت عیسیٰ کرن دعائیں یار آمین الاون
پینگھے رب اتارے ڈاراں جو سیمرغ کھاون

وڈے قد تے لمی گردن چکن انہاں تائیں
جا انہاں نوں سٹن جس جا چاہوے اللہ سائیں

روس[1] انگریزاں اندر ایہ گل نہ کوئی پائی جاوے
نہ کوئی صفت یاجوجی انہاں اتے صادق آوے

نا الہام ہویا اس تائیں کارن قوم یاجوجی
یعنی ہے آیا انہاں دا ایہ ہن وقت خروجی

نہ پیتا انہاں نے آکر چشمہ طبرستانی
نہ فر پچھلی فوج انہاں دی مول نہ پایا پانی

نہ انہاں دنیا وچ ساری آکر شورش پائی
نہ دنیا توں آکر انہاں خلقت مار مکائی

نہ کوہ طور گیا ایہ لیکر نیکاں لوکاں تائیں
نہ ایہ قوم یاجوج ماجوجوں ہویا بند اوتھائیں

نہ محصور ہویا ایہ اوتھے قوم یاجوجی کاروں
نا سرگاں دا ہویا مہنگا اج تک سو دیناروں

نہ اس قوم یاجوجوں کیتی اللہ اگے زاری
نہ کوئی زاری انگریزاں تے ہوئی اس دی کاری

یعنی گردن تک انہاں تے پھوڑے مول نہ ہوئے
نہ اوہ ہک پھوڑے تھیں سارے ہکو واری موئے

سچے نہ انگریز نہ بہنے نہ گل ہوئے گندے
نہ بدبو تھیں عاجز آئے نیک اللہ دے بندے

نہ سیمرغاں آکر کھادا روس انگریزاں تائیں
نہ چک کھڑیا انہاں تائیں انہاں مول کتھائیں

لازم ہے ہن انگریزاں تے مرزا ہتھ اٹھاوے
اللہ کولوں موت انہاں دے کرکے زاری چاہوے

تا فر اللہ اکو واری مارے انہاں تائیں
باقی نہ رہے کوئی بالکل دنیا وچ کتھائیں

[1] مرزا کیدیانی اپنے مسیح موعود ہونے کی ایک یہ علامت لکھی ہے کہ دجال اور اس کا گدھا ریل خروج کر چکا، یاجوج ماجوج وغیرہ ظاہر ہو چکے۔ اسی وقت میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ اس عاجز نے کیا ہے تو جواب یہ ہے کہ اگر کیدیانی کے نزدیک یہ سب نام مسلم ہیں تو ان میں ترتیب کا لحاظ بھی لازم ہے۔ پس لازم تھا کہ یہ مسیح کاذب دجال کے مابعد یاجوج ماجوج وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوتا تو اس سے معلوم ہوا کہ کیدیانی مسیح موعود نہیں یاجوج ماجوج وغیرہ میں اسکی تاویلات صحیح نہیں اور جب صحیح نہیں تو یہ مسیح موعود نہیں علاوہ ازیں یہ علامت تو اس کی حدیث میں ہے جس کو کیدیانی نے عقل شرع توحید کے خلاف ٹھہرایا ہے۔ پھر اپنے لئے اس سے استدلال کرنا عقل شرع توحید کے کیوں برخلاف نہ ہوگا۔

ایویں ہور نشانی بالکل یاجوجاں دی کائی — روساں تے انگریزاں اندر اک نہ جاوے پائی
کیوں فر مرزا انگریزاں نوں قوم یاجوج ٹھہراوے — جائز مول نہ ایہ گل بالکل نہ ممکن دساوے
ثابت ہوئی اس تھیں ایہ گل شک نہ اس وچ لائیں — مرزے دا بن مریم ہوون بالکل ممکن ناہیں
بھی اسلاموں پہلاں آیاں بیشک چھ سو سالاں — روس انگریز وغیرہ جو جو قوماں با اقبالاں
آنحضرت تھیں پہلاں قائم انہاں دی بادشاہی — عادی ایہ ہن کردے آئے منڈھوں حکم روائی
صدہاں سالاں تھیں ایہ قوماں بیشک وچ چڑائی — سے ورہیاں تھیں اول درجہ انہاں دی ہے شاہی
کیوں فر ایہ یاجوج ماجوجوں نہ ایہ پہلاں آیا — خبر مطابق کیوں نہ اس نے پہلاں پھیرا پایا
بھی ایہ موت یاجوجوں پچھے مدت عیسیٰ جیوے — اس سندوں بھی نہ ایہ جھوٹا بالکل عیسیٰ تھیوے
کیوں جائز فر اس جھوٹے نوں بن مریم اکھواوے — کیوں ممکن موعود مسیح یا ایہ جھوٹا بن آوے
ہور علامت اس دی ایہ ہے وچ حدیثاں آئی — مینہ برساوے اللہ اتنا حد نہ رہسی کائی
کلہ کوٹھا نہ کوئی رہسی دنیا اندر باقی — صاف زمین ہو شیشے وانگوں جیونکر طبق افلاکی
چاندی وانگوں روشن ہووے چمکے مارے بھائیں — ٹبہ ٹویا نہ کوئی رہسی مشرق مغرب تائیں
ایہ گل بھی نہ اج تک دنیا اندر ظاہر ہوئی — نہ ایہ واقع ہوئی اج تک مطلق پیشین گوئی
نہ آسمانوں اللہ اج تک ایسا مینہ برسایا — کلہ کوٹھہ سب دنیا دا ہووے جسنے ڈھایا
نہ طوفان پانی دا ہویا دنیا اندر جاری — صاف زمین نہ شیشے وانگوں ہوئی اج تک ساری
مدت گزری دنیا اندر بارش مول نہ ہووے — نہ آسمان زمین مردہ تے اکھیں بھر کے رووے
جواب۱۶۳ کیوں عیسیٰ اکھواوے فر ایہ مرزا اپنے تائیں — جھوٹھا ہے ایہ جھوٹا بیشک عیسیٰ ہرگز ناہیں
حضرت عیسیٰ بن مریم دی ایہ ہے ہور نشانی — برکت کھیتی اندر ہووے ملک اندر ارزانی
برکت وچ اناجاں ہوسی باہر حد حسابوں — پیدا ہوسن اکثر میوے شور زمین خرابوں
ہک انار کفایت کرسی سارا ٹبر کھاوے — اس دے چھلکے دے وچ سائے سارا کنبہ آوے
ایویں شیر حیواناں اندر برکت پاوے سائیں — بکری ہک رجاوے شیروں سارے ٹبر تائیں
ایویں ہر ایک بقر رجاوے شیروں ہک گھرانہ — ایویں ہر ہر شتر جو مادہ شیروں ہوگ خزانہ
ایہ گل بھی نہ اج کل دنیا اندر پائی جاوے — نہ کوئی لفظ حدیثی مطلق اج کل صادق آوے
برکت کھیتی وچ نہ ہوئی نہ بالکل ارزانی — قحط پیا ہے الٹا جگ وچ ہوئی دنیا فانی
ٹبر ہک انار نہ کھا کر کیتا مول گزارا — سائے اس دے چھلکے دے نہ بیٹھا کنبہ سارا

ایویں شیر حیواناں اندر برکت مول نہ ہوئی — بکری ہک نہ مول رجایا شیروں ٹبر کوئی
کال پیا ہے الٹا جگ وچ سختی گھیرا پایا — خلقت تنگ آئی ہے جانوں موت کیوں چڑ لایا
بارش بند ہوئی آسانوں قحط پیا ہر جائیں — بھکھ پیاسوں مر مر جاوے لاکھاں خلق اذائیں
ہے منحوس بے برکت مرزا بھی منحوس زمانہ — برکت مول نہ باقی اج کل ہویا ملک ویرانہ
کیوں عیسیٰ اکھواوے فر ہن ایہ بچہ مغلانی — عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل جھوٹھا اس نوں جانی جواب۱۶۵
ہور علامت[1] اس دی ایہ ہے اندر اس زمانے — مہنگے بیل تے گھوڑے سستے ہوسن وچ جہانے
ایہ گل بھی نہ اج کل دنیا اندر پائی جاوے — نہ ایہ لفظ حدیث صریحاً مطلق صادق آوے
سستے مول نہ ہوئے گھوڑے نہ وچ بیل گرانی — بلکہ الٹی ہوئی اج کل بیلاں دی ارزانی
مرزے دا بے برکت ایسا ہے منحوس زمانہ — ادنیٰ اک اک گھوڑا ٹٹو پاوے مل خزانہ
کیوں فر ایہ منحوس بے برکت بن مریم اکھواوے — کیوں ایہ بن مریم ہے بن دا شرم نہ اس نوں آوے
ہور علامت[2] ایہ ہے عیسیٰ سال پنتالی جیوے — دنیا اتے اس تھیں زاید عمر نہ تھیوے جواب۱۶۶
مرزا اپنی عمراں ساری اسی سال بتاوے — ہر صورت وچ عمر مسیح دی اس تھیں کمتر آوے
اسی تے پنتالی دے وچ فرق زمین اسماناں — ایڈا فرق ملاوے کیوں کر ایہ پاغل دیوانہ
اسی تے پنتالی مطلق کجھ تطبیق نہ کھاوے — شرم نہ اس نوں کیوں ایہ جھوٹا بن مریم اکھواوے
ہور علامت حضرت عیسیٰ جد دنیا توں مرن — مومن کل جنازہ اس دا رل مل سارے پڑھسن
مرزا جس دن نال اجل دے دنیا اتوں مویا — مومن نہ کوئی پڑھے جنازہ وعدہ سچا ہویا
مومن مول نہ کوئی اس نوں بالکل مومن جانے — کیوں فر اس دا پڑھن جنازہ ایہ گل سمجھ سیانے
ہور علامت ہے اک اس دی وچ حدیثاں آئی — اوہ بھی کر تحریر وکھاواں سن تو میرے بھائی
یعنی عیسیٰ آنحضرت دے روضے وچ دفنیوے — پاس صدیق عمر دے اس دی قبر چہارم تھیوے
آکھن اک قبر دی جاگھ خالی اوتھے بھائی — عیسیٰ مدفون ہو اس اندر شک نہ اس وچ کائی
ایہ گل بھی نہ مرزے اتے بالکل صادق آوے — نہ کوئی اس نوں آنحضرت دے روضے وچ دباوے

[1] یہ علامت ابوامامہ کی حدیث میں ہے۔

[2] یہ علامات ص۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹و ۱۷۰، عبداللہ بن عمرو وعبداللہ بن سلام اورابوہریرہ کی احادیث مذکورہ میں موجود ہیں، مصفی میں کیدیانی نے لکھا ہے کہ: ’’حضرت عیسیٰ کی عمر۱۲۰سال کی تھی۔‘‘ تو اس صورت میں کیدیانی کو عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی مناسبت نہیں رہتی۔

نہ لائق ہے ایہ نالائق قدم مدینے پاوے
ایسا پاک مقدس حاطہ اس تھیں رب بچاوے

یہ بھی ہے ایک اللہ ولوں میری پیشین گوئی
ان شاء اللہ سچی ہوسی شک نہ اس وچ کوئی

یعنی مرزا وچ مدینے ہرگز مول نہ جاوے
روضے حضرت دے وچ اس نوں نہ کوئی دفناوے

سب تھیں پچھے وا اک عمدہ بھیجے اللہ سائیں
لیوے روح اوہ ہر مومن دی دنیا تے ہر تھائیں

وا نہ وگی اج تک ایسی دنیا اوتے کائی
عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل ایہ گل لازم آئی

بھی ہے آیا وچ حدیثاں عیسیٰ جد مرجاوے
ویہ ۲۰ سالاں تھیں زائد پچھوں رب قرآن اٹھاوے

مرزا آکھے میں تھیں پہلاں رب قرآن اٹھایا
عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل اس تھیں لازم آیا

مہدی عیسیٰ وکھو وکھی وچ حدیثاں آیا
مہدی ہور تے عیسیٰ بھی ہور حضرت نے فرمایا

مرزے جد خود مہدی ہے ٹھہرایا اپنے تائیں
لازم آیا اس تھیں مرزا عیسیٰ بالکل ناہیں

مہدی جد خود بنیا کیوں فر ایہ عیسیٰ اکھواوے
جھوٹھا ہے ایہ جھوٹھا اس نوں شرم نہ بالکل آوے

ایویں ہور جو صفت مسیح دی وچ حدیثاں آئی
مرزے اندر بالکل مطلق اک نہ جائے پائی

جواب۱۷۱ عشر نشان قیامت دے جو حضرت نے فرمائے
کر تحریف الحادوں اس نے اوہ سارے الٹائے

ایویں نفس قیامت تائیں ہے اس نے الٹایا
کر تحریف قیامت نوں اس کجھ دا کجھ بنایا

یعنی آکھے جھوٹ قیامت بالکل مول نہ آوے
کی ممکن فر خود ایہ جھوٹھا بن مریم اکھواوے

بن مریم دا آون یعنی اس دی خاص نشانی
اوہ جد خود کجھ چیز نہ تو بہ ایہ بھی جھوٹا جانی

فاسد تے ہے فاسد اس دی ایہ ساری چنوائی
باطل ہوئی اس تھیں اس دی ایہ سب کارروائی

بھی اجماع امت دا اس تے منڈھوں چلیا آوے
عیسیٰ ہے آسمانی زندہ مرزا بھی بتلاوے

جواب۱۷۲ صحت نوں ہے پہنچے ایہ گل حضرت نے فرمائی
جمع نہ امت میری ہرگز ہو اوپر گمراہی

''قال النبی ﷺ لا تجتمع امتی علی الضلالة'' یعنی نہیں جمع ہوگی امت میری گمراہی پر: **''وقال اللہ تعالٰی ومن یشاقق الرسول من بعدما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساء ت مصیرا''** ترجمہ: اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو شخص خلاف کرے رسول اللہ ﷺ کا پیچھے اس کے کہ ظاہر ہوگئی واسطے اس کے ہدایت اور کرے سوا رستے مومنوں کے پھیریں گے ہم اس کو جس طرف کہ پھرا وہ اور داخل کریں گے ہم اس کو دوزخ میں اور بری ہے وہ جگہ۔

اہل ایمان دا رستہ سدھا یعنی جو کوئی چھڈے — ہے اوہ ناری اپنا کھاتہ دوزخ اندر کڈھے جواب۱۷۳
غیر سبیل انہاں دا جد ہے موجب دوزخ بھائی — عیسیٰ ہے آسمانی زندہ ایہ گل لازم آئی
سلف اصحابہ تے ہور پچھلے جو جو اللہ تارے — زندہ جانن عیسیٰ تائیں اج تک مومن سارے
مسئلہ ایہ سب دا اتفاقی حرف نہ اس وچ کائی — منکر ناہیں اس تھیں کوئی مومن وچ خدائی
لازم فرض ہویا پس لیون رستہ اہل ایماناں — ناری بیشک تارک اس دا نال حدیث قرآناں

’’قال اللّٰہ تعالٰی فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم بہ فقد اھتدوا جواب۱۷۴ وان تولوا فانماھم فی شقاق ‘‘ترجمہ: پس اگر ایمان لاویں مثل ایمان لانے تمہارے کے ساتھ اس کے پس تحقیق ہدایت پاویں اور اگر منہ موڑیں پس اس کے سوا نہیں وہ بیچ شک کے ہیں۔

کافر یعنی وانگ تساڈے جیکر ایمان لاون — سدھا رستہ اللہ والا سچا بیشک پاون
جے منہ پھیرن اپنا اس تھیں من اس نوں ناہیں — سدھے راہوں پاٹے بیشک پئے اوتی راہیں
لازم ہے جد اصحاباں دی مثل ایمان لیاوے — جیونکر جس نوں جاتا انہاں اوویں دل تے لاویں
سب اصحاب، مسیح نوں بیشک زندہ جانن بھائی — لازم زندہ منن اس نوں نہ منن گمراہی
مثل اصحاباں جو نہ منے زندہ عیسیٰ تائیں — ہے اوہ گمراہ کافر بیشک سدھی راہ تے ناہیں
چودہ سو سالاں تک حضرت نوح دی عمر اہائی — ایویں عیسیٰ دابھی جیون ممکن اج تک بھائی جواب۱۷۵
نال استعارے بھی ایہ جھوٹا عیسیٰ بالکل ناہیں — نہ بن مریم ممکن کہنا بالکل اس دے تائیں
ہے استعارہ قسم مجازوں لکھیا اہل معانی — باجھ قرینے مانع اس تے عمل نہ جائز جانی

’’والاستعارۃ نفاق الکذب بوجھین بالبنأ علی التاویل جواب۱۷۶ ونصب القرینۃ علٰی خلاف فی الاستعارۃ لما عرفت انہ لابد فی المجاز من قرینۃ مانعۃ عن ارادۃ الموضوع لہ، مختصر المعانی ‘‘ترجمہ: اور استعارہ جدا ہوتا ہے جھوٹ سے ساتھ دو وجہوں کے اور اوّل استعارہ کی بنا تاویل پر ہوتی ہے اور قرینہ کھڑا کیا جانا، برخلاف جھوٹ کے استعارہ کی ہرگاہ کہ معلوم کیا تو نے تحقیق شان یہ ہے کہ ضرور ہی مجاز میں قرینہ سے منع کرنے والا ارادہ موضوع لہ سے۔

حمل مجازی معنی اتے یعنی جائز ناہیں — مانع باجھ نہ جائز بالکل ترک حقیقت تائیں
اصل حقیقت تھیں نہ مانع اس جا بالکل کائی — کی ممکن فر اصلی معنی چھوڑے ایہ سودائی

جواب۱۷۷ ’’اور ایسا ہوا کہ یوں ہی وہ دونوں بڑھتے اور باتیں کرتے چلے جاتے تھے تو دیکھ کر ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑوں نے درمیان آ کے دونوں کو جدا کر دیا اور ایلیا بگولے میں ہو کے آسمان پر جاتا رہا اور الیسع نے دیکھا اور اور چلّایا اے میرے باپ سو اس نے پھر نہ دیکھا اور اس نے ایلیا کی چادر کو جو اس پر سے گر پڑی تھی اٹھالیا۔‘‘ (کتاب سلاطین ملاّ کی انجیل)

دیکھو وچ انجیلاں کیسا کھلم کھلا آیا ایلیا تائیں یعنی اللہ ول آسمان اٹھایا
دیکھو یسع پیؤ کہہ کہہ اس نوں رویا تے چلاّیا نہ پھر ڈٹھا اس نے مڑ کر نہ فر مکھ وکھایا
ایلیا دی اک چادر جھڑی اتوں ڈگی آہی لیکر اوہ اس چادر دے تائیں الٹا ہویا راہی
ہے ایہ نص انجیلی اس وچ آئی صاف گواہی خاکی دا آسمانی جاون جائز ممکن بھائی
ایلیا جیونکر وچ بگولے اڈ چڑھیا آسمانے ایویں جاون عیسیٰ دا بھی اوتھے ممکن جانی
کیوں جائز ہے اس تھیں فرہن ایہ انکار لیاوے عیسیٰ دا آسمانی جاون نہ ممکن بتلاوے
ایویں ہور جو پتے مسیح دے وچ حدیثاں آئے مرزے اندر انہاں وچوں اک نہ پایا جاوے
نازل ہوون قرب قیامت عیسیٰ دا آسمانوں ثابت ہویا قطعاً بیشک نص حدیث قرآنوں
کی ممکن فر اللہ اس نوں ایسی خبر بتاوے الٹ قرآن حدیثاں ظاہر جس وچ لازم آوے
کی ہے ایہ ناچیز کمینہ کی ہے اس دا پایا مرنا عیسیٰ دا ایہ آکھے مینوں رب بتایا
آنحضرتؐ نوں موت مسیح دی نہ کجھ خبر بتائی کی ممکن فر ایہ گل آکھے موہوں ایہ سودائی
جھوٹھا ہے اس اللہ اتے ہے طوفان اٹھایا جھوٹھا ہے نہ اللہ اس نوں بالکل کجھ بتلایا
جواب۱۷۸ بھی ایہ مسئلہ ہے اتفاقی منڈھوں آیا بھائی کشف الہام منام نہ بالکل لائق حجت کائی
کشف الہام منام نہ حجت اندر شرع نبی دے جائز استدلال نہ اس تھیں اندر عمل عقیدے
جواب۱۷۹ جد الہام مخالف ہووے نال قرآن حدیثاں الہاماں تے تکیہ کرنا ہے معمول خبیثاں
ہن میں تینوں خود مرزے دے اپنے قول سناواں جو کجھ خود لکھیا ہے اس نے کر تحریر وکھاواں
مرزا بھی خود آکھے عیسیٰ نازل ہو اسمانوں مڑ فر اس دا آون آکھے ثابت ہے قرآنوں

جواب۱۸۰ قال: ’’اب ثبوت اس بات کا کہ وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ دیا گیا ہے یہ عاجز ہی ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۸۲، خزائن ج۳ ص۴۶۸)

دیکھو صاف اقراری ہویا ایہ خود آپ زبانوں عیسیٰ دا مڑ آون آکھے ثابت ہے قرآنوں

یعنی آکھے میں ہاں عیسیٰ اوہو بن کر آیا | جس دا آون قرآن اندر اللہ نے بتلایا
جھوٹھا ہے ایہ دعویٰ اس دا سند نہ اس دی کائی | عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل جھوٹھا ہے سودائی
لیکن جس دا آون مڑ فر اندر قرآن آیا | ہے پیغمبر اسرائیلی جو مریم نے جایا
ہے انجیل کتاب الٰہی جس تے نازل ہوئی | عیسیٰ ہے روح اللہ بیشک دوجا ہور نہ کوئی
نہ ایہ اسرائیلی بھی ایہ نہ انجیل لیایا | نہ ایہ عیسیٰ بن مریم نہ مریم اس نوں جایا
ایویں بن مریم دے بھی ہور ذاتی خصلت کائی | اس دے وچ نہ پائی جاوے ایہ گل ثابت ہوئی
کیوں ایہ مغل بچہ اکھواوے عیسیٰ اپنے تائیں | بن مریم پیغمبر اسرائیلی جد ایہ ناہیں
بھی اس اس دے مارن کارن زور بہتیرا لایا | تنیں آیات قرآنی اس تے ہے ایہ سند لیایا
عیسیٰ جد خود اپنی ہتھیں اس نے مار مکایا | کیوں فر ہن ایہ جعلی عیسیٰ جھوٹھا بن کر آیا
کی ممکن فر ہن اکھواوے ایہ عیسیٰ قرآنی | عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل جھوٹھا اس نوں جانی
جھوٹھا ہے ایہ اپنے تائیں آپے خود جھٹلاوے | اپنے ہتھیں آپے اپنا کلہ کوٹھہ ڈھاوے
جھوٹھا ہے ایہ اس تھیں اس دی ہر گل جھوٹی ہوئی | جھوٹھا ہویا پکا اس دا عذر نہ رہیا کوئی

جواب۱۸۱ قال: ’’یہ ایک واقعہ مسلمہ ہے کہ دجال معہود کے خروج کے بعد آنے والا وہی سچا مسیح ہے جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۲۱۷، خزائن ج۳ ص۴۸۸) اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ سے حدیثوں نے جو اصحاب کبار سے مروی ہیں، ابن صیاد کو دجال قرار دے کر اور آخر مسلمانوں کی جماعت میں داخل کر کے مار بھی ڈالا۔‘‘ (ازالہ ص۲۴۵، خزائن ج۳ ص۲۲۳)

لازم ہے جد عیسیٰ یعنی بعد دجالوں آوے | کیوں فر قبل خروجوں اس دے ایہ عیسیٰ اکھواوے
نہ دجال معہود زمین تے جب تک ظاہر ہویا | قبل خروجوں آکھے اوہ خود مسلم ہوکر مویا
تیراں سو سالاں تھیں مرزے اس نوں مار مکایا | اتنی مدت پچھوں کیوں فر ایہ عیسیٰ بن آیا
مرزے دے خود اپنے قولوں ایہ گل ثابت ہوئی | عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل ہے ایہ جھوٹھا کوئی
تیراں سو سالاں تھیں جھوٹا اج تک کیوں نہ آیا | اتنی مدت اتنی صدیاں کتھے اس چر لایا

جواب۱۸۲ قال: ’’ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کوئی مسیح ظاہری جلال واقبال کے ساتھ آئے اور ممکن ہے کہ کوئی ظاہری طور پر مصداق ان پیشین گویوں اور نشانات کا ہو جن کو میں نے روحانی طور پر اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۲۰۰، خزائن ج۳ ص۱۹۷)

یعنی آکھے بھی ہے ممکن ایسا آوے کوئی	ظاہر جس تے صادق آوے ایہ سب پیشین گوئی
ممکن ہے کوئی آکھے ایسا آوے نال جلالاں	ظاہر شوکت حاصل جس نوں ہو صاحب اقبالاں
عیسیٰ ہے اوہ بن مریم جو ہے انجیل لیایا	جو پیغمبر اسرائیلی قبل نبی تھیں آیا
اوہو عیسیٰ اسرائیلی مورد پیشین گوئی	اس دے باجھ نہ دوجا بالکل مورد اس دا کوئی
جواب۱۸۳ کیوں فر عیسیٰ اپنے تائیں ایہ موعود ٹھہراوے	کیوں ایہ آکھے منہ تھیں ایہ گل شرم نہ اس نوں آوے

’’**قال اللّٰہ تعالٰی ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** (الصف:۹)‘‘ ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ ذات پاک ہے بھیجا اس نے رسول اپنے کو ساتھ ہدایت اور سچ دین کے تاکہ ظاہر کرے اس کو اوپر سب دینوں کے۔

’’یہ آیت[۱] جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آوے گا اور جب عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمع آفاق اور اقطار میں پھیل جاوے گا لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح پیشین گوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی طور پر اس کا مورد ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳ حاشیہ درحاشیہ)

آیت ہے ایہ عیسیٰ دے حق یعنی پیشین گوئی	اس دے باجھ نہ مورد اس دا دوجا بالکل کوئی
ظاہر شوکت شان تمامی حاصل ہو اس تائیں	دین نبی دا پھیلے اس تھیں مشرق مغرب تائیں
غلبہ شوکت ہووے اس دی اندر دنیا ساری	حکم تمامی ملکاں اندر اس دا ہووے جاری
ویکھو خود عیسیٰ نوں اس دا مورد ایہ ٹھہراوے	قرب قیامت آون اس دا ایہ خود آپ بتاوے

[۱] کیدیانی کہتا ہے کہ یہ قول میرا الہام سے نہ تھا بلکہ بنا بر ظاہر عقیدہ اہل اسلام کے تھا لیکن یہ قول کیدیانی کا اس کے اخیر میں کہ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے...... الخ! نص صریح ہے اس میں کہ یہ کیدیانی کی الہامی بات تھی اس میں تاویل ممکن نہیں ورنہ اس کا روحانی طور پر اس کا مصداق ہونا بھی اس سے باطل ہو جاوے گا اور نیز یہ قول اس کا دو حال سے خالی نہیں یا یہ کہ وہ اس وقت مسلمان نہ تھا اور یا یہ نشان نفاق ہے۔

سورج وانگوں اس دے اس الہاموں ظاہر ہویا — بن مریم ہے زندہ بیشک مول نہ اج تک مویا
ایہ الہام جو ہے مرزے دا بھاراتول رکھاوے — ہور الہام تمامی اس نے پیراں ہیٹھ دبائے
ہو معدوم گئے اوہ باطل اس دے اگے سارے — مرزا تے مرزائی اس نے سبھو کٹھے مارے
مثل مسیح یا عین مسیح دی ساری کارروائی — باطل ہوئی اس الہاموں شک نہ رہیا کائی
مرزا آکھے ایہ گل ظاہر ہے تقلید اسلامی — جو میں آکھیا وچ براہین نہ ہے اوہ الہامی
لیکن ثابت بیشک اس دی ظاہر ایس کلاموں — جو کہیا ہے اس نے اس جا کہیا ہے الہاموں
ہے قرآن ٹھہرایا مرزے آپ براہین تائیں — جھوٹھا ہوون اس دا اس پر بالکل ممکن ناہیں
کی ہے سند جو ہن ایہ آکھے ہے تقلید اسلامی — عیسیٰ مر کر ہوئے راہی ایہ گل ہے الہامی
اپنے اقوالاں وچ اس نے کجھ تمیز نہ رکھی — کیوں الہام نہ غیر الہاموں کیتا وکھو وکھی
اک جھوٹھا تے دوجا سچا اس دے سند نہ کائی — ایہ بی سند تمامی گلاں ایویں جھوٹھیاں واہی
کشف الہاموں مرزا جیکر اس دی سند لیاوے — دور تسلسل اس تھیں بیشک اس تے لازم آوے
غرض یقیناً اپنی گلوں مرزا جھوٹا ہویا — جھوٹھا ایسا ہویا گویا جانوں اس نوں مویا

جواب۱۸۴ قال: ’’سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھے۔‘‘ (براہین احمدیہ ص۳۶۱، خزائن ج۱ ص۴۳۱ حاشیہ)

یعنی بن مریم ہے زندہ نہ مر ہوئے فانی — ناقص چھوڑ انجیل ادھوری جابیٹھے آسمانی
اس قولوں بھی اس دے بیشک ایہ گل ثابت ہوئی — عیسیٰ ہے آسمانی زندہ شک نہ اس وچ کوئی
قرب قیامت یعنی فر اوہ آساناں توں آوے — دین اسلامی ترقی غلبہ اس دے ہتھوں پاوے جواب۱۸۵

قال: ’’جس نے مسیح کو وفات دے کر مردوں میں نہیں رکھا بلکہ زندہ کر کے اور نبیوں کے پاس آسمان پر بلالیا ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۷۷، خزائن ج۵ ص۲۷۷)

یعنی آکھے عیسیٰ تائیں اللہ مار جوایا — آساناں تے پھر اس تائیں نبیاں پاس بلایا
عیسیٰ نوں جد خود ایہ زندہ آسمانی ٹھہراوے — ثابت ہویا قرب قیامت فر دنیا تے آوے
اس قولوں بھی مرزے دی خود ایہ گل ثابت ہوئی — عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل ہے ایہ جھوٹا کوئی

جواب۱۸۶ قال: ’’ومع ذلک یقینی بان اعتقاد المسلمین فی نزول المسیح حق لا شبهة فیه ولا ریب ولکن ما فهم المسلمون مراده

لان الله اراد خفاءه وبقی هذا الخبر مكتوباً مستوراً كالحب فی السنبلة قرنا بعد قرن حتی جاء زماننا ’’ترجمہ: کہا مرزا نے اور ساتھ اس کے تھا یقین میرا کہ تحقیق اعتقاد مسلمانوں کا عیسٰی علیہ السلام کے اترنے میں حق، نہیں کچھ شبہ اس میں اور نہیں شک لیکن نہیں سمجھا اس کو مسلمانوں نے مطلب اس کا اس واسطے کہ پوشیدہ رکھا اللہ تعالیٰ نے اس کو اور باقی رہی یہ خبر لکھے ہوئے پوشیدہ دانے کی طرح خوشہ میں کئی مدتوں تک یہاں تک کہ آیا زمانہ ہمارا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۵۲، خزائن ج۵ ص۵۵۲)

اہل اسلام نزول مسیح دا جیونکر جانن بھائی ۔۔۔ حق ہے یعنی سچ مچ اوویں شک نہ اس وچ کائی
لیکن اصل نزول مسیح دا مطلب کسی نہ پایا ۔۔۔ آنحضرت تھیں اج تک ایویں مخفی چلیا آیا
مخفی آیا مطلب اس دا جیوں سٹے وچ دانے ۔۔۔ مطلب نہ ہے پایا اس دا اندر کسی زمانے
آنحضرت نوں بھی خود اس دی سمجھ نہ یعنی آئی ۔۔۔ بھی نہ اج تک امت ساری اصل حقیقت پائی
جو دنیا تے آیا اج تک سدھے راہ تھیں بھلا ۔۔۔ بھید نزول مسیح دا اصلی مرزے تے اج کھلا
ایہ اعتقاد اس دا ہے گندہ توبہ رب بچاوے ۔۔۔ کی ممکن ہو مومن جو کوئی ایسا کفر الاوے
زندہ جانن عیسٰی نوں جد اس نے شرک ٹھرایا ۔۔۔ ایسا شرک نبی نوں اللہ کیوں نہ کھول بتایا
ایسا شرک الحاد کبیرہ جس نوں سمجھ نہ آوے ۔۔۔ کی ممکن فر اللہ اس نوں پیغمبر ٹھہراوے
اصل اصول بنا اسلامی ہے توحید الٰہی ۔۔۔ کیوں نہ اللہ آنحضرت نوں ایہ توحید سکھائی
بھی فر ویکھو سب امت نوں مومن ایہ ٹھہراوے ۔۔۔ بھی فر سب دا عمل عقیدہ ایہو خود بتلاوے
امت ساری جد خود اس نے مومن ہے ٹھہرائی ۔۔۔ کی ممکن فر کافی نہ ہو چال انہاں دی بھائی
مومن جد ٹھہرایا مرزے سب امت دے تائیں ۔۔۔ لازم آیا اس تھیں بیشک مرزا مومن ناہیں
ہے ایہ کفر صریحاً جو کجھ لوکاں نوں بتلاوے ۔۔۔ اہل ایماناں نوں ایہ کافر دھوکے نال بتاوے
ساری امت نوں جد خود اس مومن ہے ٹھہرایا ۔۔۔ عیسٰی دا فر آون اس تھیں قطعاً لازم آیا
یعنی امت اگلی پچھلی قائل ہے سبھ بھائی ۔۔۔ عیسٰی قرب قیامت آوے شک نہ اس وچ کائی
عیسٰی تائیں زندہ جانے اج تک امت ساری ۔۔۔ قرب قیامت مڑ فر آوے سب مومن اقراری
بھی ہے عیسٰی زندہ اس تھیں ایہ گل لازم آئی ۔۔۔ نہ ایہ شرک الحاد کبیرہ نہ ہے ایہ گمراہی
زندہ جانن عیسٰی تائیں جے ہوندا گمراہی ۔۔۔ کیوں فر اس نے ساری امت خود مومن ٹھہرائی

مرزے دے اس قولوں خود ہے ایہ گل لازم آئی
ہے ایہ عیسیٰ جعلی بنیاں شک نہ اس وچ کائی

اصل نزول مسیح دا مطلب نہ جد ہوری پایا
کی ہے کس نوں اس جھوٹے نے ہے فرق ٹھہرایا

جواب۱۸۷ قال: ’’آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک ادنیٰ مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا۔‘‘

(توضیح ص۱۷،۱۸، خزائن ج۳ ص۵۹)

آنے والا عیسیٰ ہے جد ادنیٰ مسلم عامی
مرزے دی فر ہوئی اس تھیں سب گل باطل خامی

مثل مسیح یا عین مسیح دی ساری کارروائی
باطل ہوئی اس تھیں بالکل شک نہ رہیا کائی

ثابت ہویا اس تھیں مرزا ہے ایک ادنیٰ عامی
ناں کوئی خاص ولی ہے بالکل نہ پیغمبر نامی

عاماں تے ہور خاصاں اندر فرق زمیں آسماناں
ایڈا فرق ملاوے کیونکر ایہ مردود دیوانہ

نہ ایہ ملہم ولی محدث اس تھیں ثابت ہویا
اپنے قولوں ہے خود مرزا جھوٹھا ہو کر مویا

ایویں بہتیرے جائیں مرزا قائل ہویا
آکھے عیسیٰ آوے آخر مول نہیں اوہ مویا

مرزے دے خود قولاں تھیں ہن ایہ گل ثابت ہوئی
عیسیٰ جو مریم دا بیٹا فر خود آوے سوئی

جواب۱۸۸ قال: ’’عیسیٰ علیہ السلام کی پیشین گوئی کو تواتر اوّل درجے کا حاصل ہو چکا ہے اور یہ کہنا کہ تمام حدیثیں موضوع ہیں ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دینے اور حق شناسی سے کچھ حصہ اور بخرہ نہیں دیا وہ مانتے ہیں کہ نزول عیسیٰ کا انکار ایسا ہے جیسا وجود خلفاء راشدین اور وجود محمد مصطفیٰ ﷺ کا انکار۔

(ازالہ اوہام ص۵۵۷، خزائن ج۳ ص۴۰۰)

اس قولوں بھی مرزے دی ہن ایہ گل ثابت ہوئی
عیسیٰ نازل ہووے آخر شک نہ اس وچ کوئی

عیسیٰ آخر بیشک نازل ہووے گا آسمانوں
مسئلہ ایہ متواتر ثابت نص حدیث قرآنوں

نازل ہونے عیسیٰ دے تھیں جو کوئی منکر ہویا
خاتم نبیاں تھیں انکاری ہے اوہ بیشک گویا

خاتم نبیاں آنحضرت تھیں جو انکار لیاوے
ہے اوہ پکا کافر بیشک دوزخ اندر جاوے

کی ممکن فر ہن ایہ جھوٹا عین مسیح اکھواوے
کی ممکن[۱] موعود مسیح ایہ جعلی بن کر آوے

۱؎ مرزے کیدیانی نے جو آیت وانہ لعلم للساعۃ میں انہ کی ضمیر میں وجوہ مختلف پیش کی ہیں سو احادیث اور انجیل کے الفاظ نے اس کا تصفیہ کر دیا ہے۔ اب کیدیانی کوئی اور وجہ پیش کر۔

جھوٹا ہے ایہ اپنے تائیں خود اس نے جھٹلایا — اپنے ہتھیں اس نے اپنا کلہ کوٹھہ ڈھایا
ہن میں تینوں قول مسیح دے کر کے نقل وکھاواں — جو خود عیسیٰ ہے فرمایا کر تحریر سناواں

جواب۱۸۹ قال: ''تب اگر کوئی تمہیں کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں تو یقین مت لاؤ کیوں کہ جھوٹھے مسیح اور جھوٹھے نبی اٹھیں گے اور بڑے نشاں اور کرامتیں دکھاویں گے یہاں تک کہ اگر ممکن ہوتا تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے اس وقت انسان کے بیٹے کو بادلوں میں بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آتے دیکھیں گے۔'' (لوقا باب ۱۷)

یعنی میرے پچھوں بہتے جھوٹھے عیسیٰ آون — بہت نشان کرامت ایویں لوکاں نوں دکھلاون
منوں مول نہ انہاں تائیں سچا مول نہ جانو — جھوٹھے ہوسن جعلی کاذب شک نہ اس وچ آنو
ثابت ہویا اس تھیں بیشک جھوٹھا ہے ایہ کچا — بن مریم موعود نہ بالکل مغلاں دا ایہ بچا
عیسیٰ جھوٹھا ہے بن آیا ایہ جھلا سودائی — عیسیٰ دی ایہ پیشین گوئی اس تے صادق آئی
ثابت ہویا حضرت عیسیٰ آساناں تو آوے — قرب قیامت دنیا اتے فر مڑ پھیرا پاوے

جواب۱۹۰ قال: ''جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا تو اس کے شاگرد اس کے پاس آئے اور بولے کہ یہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور دنیا کے اخیر کا نشان کیا ہے یسوع نے جواب دے کے انہیں کہا کہ خبردار رہو کہ تمہیں گمراہ نہ کرے، کیوں کہ بہتیرے میرے نام پر آویں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں۔'' (انجیل متی ص ۲۴)

یعنی کہن حواری اوتھے حضرت عیسیٰ تائیں — کی ہے تیرے آون[1] دا پتہ سانوں کھول سنائیں
ایہ بھی سانوں دسیں نالے کد آخر دن آوے — یعنی جس دن ساری دنیا مر فانی ہوجاوے
حضرت عیسیٰ انہاں تائیں ایہ گل کھول بتاوے — بھی فر پچھوں انہاں تائیں ایہ گل سب سمجھاوے
جھوٹے عیسیٰ میرے پچھوں بہتے آون بھائی — بچ کر رہناں انہاں تائیں مت سٹن وچ گمراہی
عیسیٰ تھیں جد شاگرداں نے ایہ گل پچھی بھائی — ثابت ہویا اس تھیں ایہ سب خبر انہاں نوں آئی
یعنی ایہ گل حضرت عیسیٰ آساناں تے جاوے — قرب قیامت دوجی واری فر دنیا تے آوے

[1] یعنی اگر عیسیٰ علیہ السلام کا قرب قیامت باردوم دنیا میں پھر آنا تسلیم نہ کیا جائے تو پھر یہ قول حواریوں کا کہ تیرے آنے کا اور دنیا کے اخیر کا نشان کیا ہے بالکل بے معنی اور لغو ہوجاوے گا اس واسطے کہ حضرت مسیح تو اس وقت خود ان میں موجود تھے، آنے میں کیا کسر باقی تھی۔ (تائید اسلام)

جیکر مرزا فر آون وچ کوئی عذر لیاوے — کی تیرے اون دا پتہ بے معنی ہوجاوے
ثابت ہوئے اس تھیں ایہ گل توں سن دل تے لائیں — جھوٹھا ہے ایہ جھوٹھا مرزا عیسیٰ بالکل ناہیں

جواب۱۹۱ قال:''تم سن چکے ہو کہ میں نے تم کو کہا تھا کہ جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں۔'' (انجیل یوحناص ۱۸)

یعنی پہلاں میں ہے کہیا میں ہن ایتھوں جاواں — قرب قیامت دوجی واری فر دنیا تے آواں
عیسیٰ دی خود اپنے قولوں بھی ایہ ثابت ہویا — قرب قیامت آوے فر خود مول نہ اج تک مویا
فر آواں میں اوہو آکھے جو کوئی پہلاں جاوے — نہیں تے فر ایہ کہنا اس دا بالکل لغو دس آوے
لازم آیا اس تھیں مرزا عیسیٰ بالکل ناہیں — عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل نہ منوں اس تائیں
ایویں ہور جو گلاں مرزے اندر پایاں جاون — کھول سناواں جو عیسیٰ اندر نظر نہ آون
نہ ایہ آیا عیسیٰ بنسی پیش امام زمانہ — دعویٰ کرسی جیوں ایہ کردا ایہ پاغل دیوانہ جواب۱۹۲
نہ ایہ آیا عیسیٰ کرسی چندے لا اگراہی — جیون کر مکر بہانے کر کر مرزا کرے گدائی جواب۱۹۳
نہ ایہ آیا حضرت عیسیٰ موہوں جھوٹھ الاوے — جیون کر مرزا ایویں جھوٹھوں جھوٹھے کوٹ بناوے جواب۱۹۴
جھوٹھا اس دے وانگ نہ کوئی دنیا اندر لبھے — جھوٹھے کاذب عاجز آئے اس دے اگے سبھے
کوئی بات نہ سچی بالکل اپنے موہوں بولے — ہر دم ایویں جھوٹھ الاوے جھوٹے گولے تولے
نہ ایہ آیا حضرت عیسیٰ وعدے کرسی کوڑے — جیون کر مرزا وعدہ کر کے مول نہ کردا پورے جواب۱۹۵
نہ ایہ آیا منکر ہووے دابیوں تے دجالوں — جیون کر مرزا منکر ہویا اپنے وہم خیالوں جواب۱۹۶
نہ ایہ آکھے عیسیٰ بالکل قوم یاجوج نہ آوے — جیون کر قوم یاجوج ماجوجوں ایہ انکار لیاوے جواب۱۹۷
نہ ایہ آکھے حضرت نوں ایہ چیزاں سمجھ نہ آیاں — نہ ایہ آکھے میں سب چیزاں اصلی وچوں پایاں جواب۱۹۸
نہ ایہ آیا آکھے عیسیٰ نہ چڑھیا آسمانی — نہ اوہ آکھے عیسیٰ ایتھوں مر کر ہویا فانی
نہ عیسیٰ دے معجزیاں نوں آکھے کھیل تماشا — خلق طیور وغیرہ اندر آکھے سچ نہ ماشا جواب۱۹۹
نہ اوہ اس دے معجزیاں نوں شرک الحاد ٹھہراوے — نہ اوہ ملحد سب امت نوں نہ مشرک بتلاوے جواب۲۰۰
نہ ایہ آیا بالکل عیسیٰ آدم نوح اکھواوے — نہ اوہ اپنے تائیں ہوسی نہ احمد ٹھہراوے جواب۲۰۱
نہ ایہ آیا اوہ حضرت دے معراجوں ہو انکاری — کشف الہام ٹھہراوے اس نوں کر کے جرأت بھاری جواب۲۰۲
نہ آکھے جبریل نہ اصلی اوپر زمیاں آوے — نبیاں تائیں اس دی عکسی صورت نظری آوے جواب۲۰۳
نہ اوہ آکھے ملک زمیں تے بالکل مول نہ آوے — ملکاں نوں ارواح کواکب نہ اوہ جان ٹھہراوے جواب۲۰۴

جواب۲۰۵ نہ اوہ آکھے جبل نہ اڈن روز قیامت بھائی
نا اوہ آکھے لہندیوں سورج چڑھے نہ بالکل کائی

جواب۲۰۶ نہ ایہ آیا حضرت عیسیٰ مجرم قیصر ہووے
نہ ایہ آیا وچ عدالت اوہ ہتھ بنہ کھلووے

جواب۲۰۷ نہ ایہ آیا حضرت عیسیٰ ہو محتاج وکیلاں
نہ اوہ آوے وچ عدالت بدھا وانگ ذلیلاں

جواب۲۰۸ نہ آکھے آسماناں اتے پہنچ نہ سکے خاکی
ممکن نہ ایہ خاکی تائیں پہنچے طبق افلاکی

جواب۲۰۹ منکر بالکل قبر عذابوں ہویا ایہ سودائی
سب اٹھوہا قبریں آکھے نظر نہ آوے کائی

جواب۲۱۰ نہ اوہ اپنے تئیں مرسل پیغمبر ٹھہراوے
نہ اوہ بعضے نبیاں نالوں خود افضل اکھواوے

جواب۲۱۱ نہ عیسیٰ لوکاں نوں اپنی بیعت طرف بلاوے
نہ اپنی بیعت نوں موجب جنت نار ٹھہراوے

جواب۲۱۲ نہ ایہ آکھے ملک زمیں تے قبض نہ جاناں کردا
نہ ایہ آکھے ہر کوئی اس دی ہے تاثیروں مردا

جواب۲۱۳ نہ اوہ آکھے دنیا اندر ہیں مؤثر تارے
انہاں دی تاثیروں ہوندے عالم دے کم سارے

جواب۲۱۴ روح القدس امین جو آیا وچ آیات قرآنی
نہ ایہ آیا عیسیٰ آکھے ہے ایہ صفت انسانی

جواب۲۱۵ نا اوہ آکھے جائز مینوں ابن اللہ اکھوانا
یعنی ہاں میں بیٹا رب دا شک نہ اس وچ لانا

جواب۲۱۶ نہ مطبع بنواوے عیسیٰ نہ ہووے اخباری
نہ اوہ شہرت حاصل کرسی کر اخباراں جاری

نہ اوہ آکھے قادیاں سچ مچ قرآن اندر آیا
کشف اندر میں سجے پاسے لکھیا ہویا پایا

جواب۲۱۷ آنحضرت دا جسم مبارک نہ میلا ٹھہراوے
جیوں کر میلا اس دے تائیں ایہ گستاخ بتاوے

نہ ایہ آیا عیسیٰ آکر خود مینار بناوے
نازل ہوون تھیں اوہ پہلاں بنیا ہویا پاوے

جواب۲۱۸ نہ اوہ جھوٹھے الہاماں دیاں ملکیں دھماں پاوے
دعویٰ کشف نہ کرسی نہ اوہ غیبی خبر بتاوے

مرزا انہاں سب باتاں دا قائل ہے سودائی
عیسیٰ اندر انہاں وچوں بات نہ ہووے کائی

جواب۲۱۹ نہ ایہ آیا عیسیٰ کرسی کوئی پیشین گوئی
پیش گویاں دی جیوں کر عادت مرزے نوں ہے ہوئی

جواب۲۲۰ نہ اوہ آکھے رن فلانی عقد میرے وچ آوے
اگلا خاوند جو ہے اس دا یعنی اوہ مرجاوے

ج۲۲۱،۲۲۲ نہ بنواوے عورت دا اوہ زیور چار ہزاری
نہ اوہ گہنے عورت دے ہتھ کرسی ورثہ ساری

جواب۲۲۳ مدت اس دی ایویں فرضی نہ تیہ سال ٹھہراوے
نہ اس قدر امید حیاتی طول دراز ودھاوے

جواب۲۲۴ نہ ایہ آیا عیسیٰ چھڈے اگلی عورت تائیں
گھر تھیں کڈھے اوہ اس تائیں ایویں باجھ گناہیں

جواب۲۲۵ نہ ایہ آیا بالکل عیسیٰ ایسا مکر بناوے
وارث کوڑ بہانے کرکر اوہ محروم ٹھہراوے

حضرت عیسیٰ اندر ایہ گل مول نہ ہوسی کوئی
مرزے اندر ہر گل انہاں وچوں ثابت ہوئی

ج۲۲۶،۲۲۷ کی ممکن فر ایہ اکھواوے عیسیٰ دا ہے معنی خر انگوری
بھی ہے دہقاں معنی اس دا آکھے جان ضروری

کی ممکن فر دہقاں ہو کر بن مریم اکھواوے — خمر انگوری بھی کیوں کر عیسیٰ بن کر آوے
نہ ایہ آیا حضرت عیسیٰ خونی خود اکھواوے — جوں کر مرزا سوراں رچھاں اندر پھر پھر آوے جواب۲۲۸
بن مریم دے معجزیاں تھیں جد ہویا انکاری — کیوں فر مثل اس دے اکھواوے ایہ کھوٹا بازاری جواب۲۲۹
عیسیٰ دا جد ایہ سودائی بھیڑا حال بتاوے — کیوں فر پاغل اپنے تائیں مثل اس دی ٹھہراوے جواب۲۳۰
عیسیٰ دا جد معجزیاں تھیں خالی دسے پلّا — کیوں فر عیسیٰ خود ہے بندا ایہ سودائی جھلّا جواب۲۳۱
عیسیٰ تائیں خود ایہ بیٹے کشلیا نال ملاوے — فر خود ویکھو اپنے تائیں ایہ عیسیٰ ٹھہراوے جواب۲۳۲
وچ اگست مہینے اس نے خلقت آپ بلائی — مہر علی شاہ نوں خود اس نے چٹھی لکھ بھجوائی جواب۲۳۳
وچ لاہور اکٹھے آؤ یعنی رل سب بھائی — میرے نال مباحثہ کرلو جے طاقت ہے کائی
مہر علی شاہ پہنچے جوسی اس تاریخ ٹھہرائی — گھر تھیں باہر نہ پھر آیا نہ اس شکل وکھائی
آکھے ہین لاہوری میرے دشمن بیشک سارے — ڈردا میں نہ جاواں مت کوئی جانوں مینوں مارے
قرب قیامت حضرت عیسیٰ جد آسمانوں آوے — پھڑ شمشیراں سب دنیا تے دین اسلام پھیلاوے
ایہ جد ڈردا جانوں اپنی باہر پیر نہ پاوے — کی ممکن فر ایہ سودائی بن مریم اکھواوے
ہے قرآنی معجزیاں تھیں[1] منکر ایہ سودائی — مسمریزم انہاں تائیں ایہ ٹھہراوے واہی جواب۲۳۴
نہ قرآنی معجزیاں تھیں عیسیٰ ہو انکاری — کیوں فر بن مریم اکھواوے ایہ جھوٹا بازاری
منے نہ تقدیر مقدر حشر نہ منے کائی — کی ممکن عیسیٰ اکھواوے ایہ جھوٹا سودائی جواب۲۳۵
بھی ہے ممکن عیسیٰ زندہ آسماناں تے جاوے — قرب قیامت نازل ہوکر فر دنیا تے آوے جواب۲۳۶
ممکن جانے اس نوں اگلی پچھلی امت ساری — مومن نہ کوئی اس تھیں اج تک ہویا ہے انکاری
کیوں فر اس ملحد نوں ایہ ناممکن نظری آوے — فلفسیاں دے پچھے کیوں ایہ دین ایمان ونجاوے
بھی اپنی تبلیغاں اندر مرزا خود بتلائے — زندہ ہو اک راتیں پنج تن[2] میرے در تے آئے جواب۲۳۷
ایویں ممکن یعنی عیسیٰ فر دنیا تے آوے — جیوں کر مرزا پنج تن تائیں زندہ جی ٹھہراوے

قولہ: ''کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہیں ہنسیں گے کہ جب کہ تیس یا چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کی طرف جانا موت کا موجب ہے تو

[1] (ازالہ اوہام ص۴۸۷ وص۵۳۷، خزائن ج۳ص۵۰۴ و۵۰۶)

[2] یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ اور علی المرتضیٰ اور فاطمہ زہراء اور امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہم۔

حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان تک کیوں کر پہنچ گئے۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص۱۴۶،۱۴۷، خزائن ج۳ ص۱۷۴،۱۷۵)

ثابت ہویا عیسیٰ دا جد آساناں تے جانا — نال قرآن حدیثاں آخر دنیا تے فر آنا
کی حاجت فرسانوں پچھے فلفسیاں دے جائیے — باطل گندہ قول انہاں دا کیوں اس نوں ہتھ لائیے
کی ہے چیز انہاں دا کہنا پاس آیات قرآنی — کی ہے قول نبی دے اگے ایہ وسواس شیطانی
مرزا بھی خود آکھے عیسیٰ نا فر ہوئے فانی — ناقص چھوڑا انجیل ادھوری جا بیٹھے آسمانی
کیوں فر ہن آسمانی جاون عیسیٰ دا جھٹلاوے — اپنے موہوں جھوٹھا ہووے شرم نہ اس نوں آوے
آدم حوا ہر کوئی جانے آہے وچ بہشتاں — کیوں کر اوہ آسمانی پہنچے دونویں خاک سرشتاں
ایویں مومن روز قیامت وچ بہشتاں جاسن — حسب اعمال موافق عملاں یعنی درجہ پاسن
مسئلہ ایہ اجماعی ثابت نص حدیث قرآنوں — جنت باغ بہشت ربانا اوپر ہے آسمانوں
کیوں کر بندے خاکی ہوکر پہنچن گے آسمانی — باطل ہوئے اس تھیں اس دے سارے وہم شیطانی
فلفسیاں دے ہسن اتے مرزا جے کر جاوے — جھوٹھا ہوون نبی دا اس تھیں لازم آوے
اکثر طعن شریعت اتے کردے اوہ سودائی — حکم احکام شرع دا بالکل منن مول نہ کائی
ایویں قبر قیامت اتے اکثر دہرے ہسدے — ایویں جنت دوزخ تائیں ممکن مول نہ دسدے
قبر قیامت جنت دوزخ ہور اصول اسلامی — لازم آوے اس تھیں بیشک باطل ہون تمامی

جواب۲۳۹ قولہ: ’’عیسیٰ کو زندہ اعتقاد کرنا ستونِ ا شرک ہے۔۔۔۔۔۔الخ!‘‘

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص۳۹، خزائن ج۲۲ ص۶۶۰)

ا یعنی اس سے لازم آتا ہے کہ اصحاب اور تابعین من بعد ہم آج تک تمام امت شرک ہو نعوذ باللہ! استغفر اللہ اور اگر دس بیس صدیوں تک کسی کو زندہ اعتقاد کرنا شرک ہے تو پھر شیطان کو آج تک زندہ اعتقاد کرنا بھی شرک ہوگا حالانکہ شیطان آدم علیہ السلام سے بھی ہزاروں برس پہلے پیدا ہوا اور قیامت تک زندہ رہے گا و علی ہذا القیاس فرشتے بھی ہزاروں برس سے زندہ چلے آتے ہیں، قیامت تک زندہ رہیں گے اور اسی طرح حشر نشر کے بعد بہشتی اور دوزخی بھی ابدالآباد تک زندہ رہیں گے پس کیدیانی کو اپنی شقاوت سے عیسیٰ علیہ السلام کا آج تک زندہ رہنا کیوں بعید معلوم ہوا۔

زندہ جانن عیسیٰ دا جد ہے اس شرک ٹھہرایا — ساری امت مشرک ہوئی اس تھیں لازم آیا
توبہ توبہ جو کوئی ایسا کلمہ کفر الاوے — شرم نہ آوے اس نوں کیوں فراوہ مومن اکھواوے
آنحضرت نوں سن اصحاباں جد ایہ مشرک جانے — کی ہن چیز ہویا فر مرزا کرن قیاس سیانے
مومن ہوون اس دا بھی ہن بالکل ممکن ناہیں — کیوں جائز مومن اکھواوے فر ایہ اپنے تائیں
مرزے جو اس مسئلے وچ لکھیاں ہین دلیلاں — سارے وہم وساوس اس دے باطل کل تاویلاں

پہلی دلیل مرزے قادیانی کی یہ آیت ہے:''یا عیسیٰ انی متوفیک[۱] ورافعک الیّ''

۱ مرزے نے عسل مصفی میں بڑے فخر سے ثابت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے متوفیک کے معنی ممیتک کے آئے ہیں تو جواب اس کا کئی وجہ سے ہے۔ وجہ اوّل کہ ممیتک صیغہ اسم فاعل کا ہے اور وہ اکثر مستقبل میں مستعمل ہوتا ہے اور مستقبل سب آئندہ زمانے کو شامل ہے قیامت تک تو اس کے معنی یہ ہیں کہ میں تجھ کو آئندہ زمانے میں ماروں گا خواہ ۱۰۰ برس کے بعد ہو یا ہزار دو ہزار برس کے بعد ہو یعنی قیامت کے قریب جب کہ آسمان سے پھر اتریں گے جیسے کہ مفسرین نے ابن عباس کے اس قول کی تفسیر کی ہے۔

وجہ دوم یہ کہ حضرت ابن عباس خود اس بات کے قائل ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے اور قرب قیامت آسمان سے پھر اتریں گے۔ جیسا کہ ان سے سند صحیح کے ساتھ سات حدیثوں میں (ص۲۲، ۲۳، ۲۵، ۴۲، ۴۳) میں اوپر منقول ہو چکا ہے تو اب کیدیانی کو ممکن نہیں کہ ممیتک سے استدلال کر سکے۔

وجہ سوم یہ کہ کیدانی نے خود عسل مصفی میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی چڑھائے جانے کے وقت یہ کہا گیا تھا اور کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے بعد مدت زندہ رہے اور ایک سو بیس ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور جب وہ بتیس ۳۲ تا تینتیس ۳۳ برس کی عمر میں سولی چڑھائے گئے تو اس سے ثابت ہو گیا کہ وہ سولی چڑھائے جانے کے بعد قریب نوے برس کے جیتے رہے تو اسی طرح اس قول کے بعد ہزار دو ہزار سال تک جینا ان کا بھی ممکن ہے۔

وجہ چہارم یہ کہ ممیتک سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ میں تجھ کو ماروں گا سو اس میں تو کسی فرد بشر کو بھی کلام نہیں یہ کون کہہ سکتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ زندہ رہیں گے مریں گے نہیں اور یہ جو کیدیانی نے عسل مصفی میں لکھا ہے کہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

لفظ توفی ہے جو اندر اس آیت دے آیا   موت مسیح تے مرزے احمق اس نوں ہے ہتھ پایا

مرزے نے لکھا ہے کہ توفی کے معنی صرف اماتت یعنی روح کو قبض کر کے جسم کو بیکار چھوڑ دینے کے ہیں اور قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک توفی کے معنی اماتت کا ہے، التزام کیا گیا ہے اماتت کے سوا اور کسی معنی میں مستعمل نہیں ہوا......الخ!   (ازالہ ص۶۰۰ و ۶۰۱، خزائن ج۳ ص۴۲۴) وغیرہ!

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ)   یا عیسیٰ انی متوفیک عیسیٰ علیہ السلام کو عین حالت سولی میں بطور تسلی کے کہا گیا تھا تو اس سے کیدیانی کے بے انتہاء جہالت اور ضلالت ثابت ہوتی ہے۔ اس واسطے کہ جو شخص اپنی موت کے سب سامان اپنے سامنے موجود دیکھے اور اپنی جان کے خوف سے تمام رات روتا رہے اور پھر صبح کے وقت اس کو سولی پر چڑھایا جاوے اور پھر عین حالت سولی میں اس کو کہا جاوے کہ میں تیری روح قبض کروں گا اور تجھ کو مار ڈالوں گا تو یہ ایسی لغوبات ہے کہ کسی فصیح انسان کی کلام میں بھی ممکن نہیں۔ چہ جائے کہ کلام خداوندی میں ہو اور پھر آج تک کیدیانی نے جس قدر کید کیا ہے اس سے صرف اپنے زعم میں اتنا ہی ثابت کیا ہے کہ توفی کے معنی موت کے اور قبض روح کے ہیں یہ کہیں ثابت نہیں کیا کہ یہ لفظ تسلی دینے کے واسطے کہا جاتا ہے جو شخص اپنی موت کو سامنے دیکھ رہا ہو اور نہ آج تک یہ کہیں ثابت کیا کہ توفی صرف اسی موت کو کہتے ہیں جو خود بخود اپنی موت سے مرے کسی دشمن کے ہاتھ سے نہ مرے اگر توفی کے یہی معنی ہیں کہ آدمی خود بخود مرے کسی دشمن کے ہاتھ سے نہ مرے جیسا کہ کیدیانی نے اپنے کید سے توفی کے معنی میں یہ قید نکالی ہے تو اس سے لازم آیا کہ جو شخص سولی دے کر مارا جاوے یا تلوار وغیرہ سے قتل کیا جاوے یا کوئی درندہ کھا جاوے یا ڈوب کر مر جاوے یا اور کسی وجہ سے مارا جاوے تو اس پر توفی کے معنی صادق نہ آویں اور اس کو متوفی نہ کہا جاوے بلکہ اور نہ مردہ تو اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ مقصود خداوندی اس خطاب کی تخصیص سے صرف یہی ہے کہ میں تجھ کو آسمان پر اٹھالوں گا دشمنوں کا قابو تجھ پر نہ ہوگا نہیں تو موت میں کسی فرد بشر کو بھی شک نہیں چہ جائے کہ ایسے اولوالعزم نبی کی نسبت یہ گمان کیا جاوے پس اس تقریر سے کیدیانی کی کل محنت برباد ہو گئی۔ پس جو کچھ کہ اس نے عسل میں باب ۱۶ سے باب ۶۰ تک خامہ فرسائی کی ہے سب کی سب لغو اور باطل ہے۔ پس لازم ہے کہ کیدیانی اپنی کید سے یہ بات ثابت کرے کہ توفی صرف اسی موت کو کہتے ہیں جو خود بخود واقع ہو کسی دشمن کے ہاتھ سے واقع نہ ہو لیکن کہاں ممکن ہے کہ کیدیانی اس بات کو ثابت کر سکے۔

اقول: اس کا جواب کئی وجہ سے ہے۔

وجہ اوّل یہ کہ لغت اور قرآن مجید اور تفاسیر میں توفی کے معنی اماتت جواب۲۴۰
یعنی روح قبض کرنے کے اور بھی آئے ہیں۔ صحاح میں ہے اوفاہ حقّہ (باب افعال سے) اوفاہ حقّہ باب تفعیل سے اور استوفاہ حقّہ باب استفعال سے اور توفاہ باب تفعل سے سب کے ایک ہی معنی ہیں کہ اس کا حق پورا دے دیا توفاہ اللہ کے معنی قبض روح کے ہیں اور توفی کے معنی نیند کے اور صراح میں ہے توفی تمام حق گرفتن اور قاموس میں ہے اوفی فلاناً حقّہ کے یہ معنی ہیں کہ اس کو پورا حق دے دیا اور وفاہ اور اوفاہ اور استوفاہ سب کے یہی معنی ہیں۔ وفات بمعنی موت ہے توفاہ اللہ کے معنی قبض روح کے ہیں۔ انتہی!

مرزے کا دعویٰ تھا کہ کتب مذکورہ بالا میں سے کوئی ایسی مثال یا محاورہ دکھایا جاوے جس میں لفظ توفی بمعنی قبض جسم بولا گیا ہو سو اس کو چاہئے کہ وہ توفاہ حقّہ کے محاورہ کو دیکھے جس میں درہم و دینار وغیرہ اجسام کا قبض کرنا ثابت ہوتا ہے۔ اب تفسیروں کو دیکھو تفسیر بیضاوی میں ہے توفی کسی چیز کے پورا لینے کو کہتے ہیں سو یہ لفظ بھی مرزے کیدیانی کے دعوے کو باطل کرتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ توفی کے معنی موت کے سوائے اور کچھ نہیں دیکھو بیضاوی جیسے متبحر عالم نے لکھا ہے: ''**التوفی اخذالشئ وافیا والموت نوع منه**'' یعنی موت اس کی ایک قسم ہے اور نیند دوسری قسم ''**اللہ یتوفی الانفس حین موتها**'' میں ہے کہ اللہ جانوں کو پورا لیتا ہے یعنی مارتا ہے اور جو نہیں مرتے ان کو نیند میں پورا لیتا ہے یعنی سلا دیتا ہے اور تفسیر کبیر میں ہے کہ توفی کے معنی ہیں قبض کرنا اسی محاورہ عرب سے یہ لفظ ماخوذ ہیں: ''**وفانی فلان دراهمی واوفانی وتوفیتها منه**'' یعنی فلاں شخص نے میرے درہم مجھ کو دے دیئے اور میں نے اس سے قبض کر لئے۔ دیکھو یہ محاورہ بھی قبض جسم کی مثال ہے جس کا مرزا منکر ہے۔

پس کیدیانی نے جو یہ دعویٰ کیا ہے کہ قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک توفی کے معنی صرف موت کا التزام کیا ہے، اس کے سوا دوسرے معنی میں

مستعمل نہیں ہوا تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ دعویٰ اس کا غلط اور باطل ہے اور ثابت ہوگیا کہ موت لفظ توفی کا حقیقی معنی نہیں بلکہ اس کے اصل معنی قبض الشئ بتمامہ کے ہیں اور موت اور نوم اس کے حقیقی معنی اور موضوع لہ کے افراد ہیں تو اب اس آیت میں توفی کے معنی قبض روح مع الجسم کے ہیں وہ مشتق ہے توفیت الشئ سے یعنی میں نے اس چیز کو پورا لے لیا۔ اس میں سے کچھ چھوڑا نہیں یعنی تجھ کو روح اور جسم کے ساتھ زمین سے لے لوں گا اور کافروں کے ہاتھ پر مرنے نہیں دوں گا۔ یہ معنی حسن بصری اور ابن جریج اور ابن جریر وغیرہ سے مروی ہیں۔ تفسیر درمنثور میں جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے: ''واخرج عبدالرزاق وابن جریر وابن ابی حاتم وغیرہ عن الحسن قال متوفیک من الارض واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم عن مطرالوراق فی الایة قال متوفیک من الدنیا ولیس بوفاة موت''

اور کمالین میں ہے: ''التوفی اخذ الشئ یقال وفانی فلان درھمی واوفان وتوفیتھا منه غیر ان القبض یکون بالموت ولاصعاد وبقوله ورافعک الی من الدنیا من غیرموت تعیین المراد''

جواب۲۴۱ وجہ دوم یہ کہ معنی متوفی استوفی کے ہیں وہ مشتق ہے توفی حقہ سے واستوفی یعنی پورا لینا اجل کا ہے یعنی میں تیری عمر پوری کروں گا پھر ماروں گا کافروں کے ہاتھ پر تجھے موت نہ دوں گا۔ تفسیر بیضاوی میں ہے: ''انی متوفیک ای متوفی اجلک ومؤخرک الی اجلک عاصما ایاک من قتلھم ''اور تفسیر کبیر میں ہے''انی متمم عمرک فحینئذ توفیک فلا اترکھم حتی یقتلوک بل انا رافعک الی سمائی ومقربک بملائکتی واصونک عن ان یتمکنوا من قتلک وھذا تاویل حسن تفسیر کبیر وکذا فی المدارک''

جواب۲۴۲ وجہ سوم یہ کہ اگر فرضاً تسلیم کیا جائے کہ متوفیک کے معنی حقیقی موت کے ہیں لیکن اس میں تقدیم وتاخیر ہے یعنی تجھ کو اٹھانے والا ہوں اور مارنے والا ہوں

یعنی اخیر زمانہ میں۔ یہ قول قتادہ اور ضحاک اور ابن عباس کا ہے اور تفسیر عباس میں ہے: ''**یا عیسیٰ انّی متوفیک ورافعک الیّ مقدم ومؤخر یقول انی رافعک الیّ ثم متوفیک بعد النزول وقال ابو اللیث سمرقندی فی الایة تقدیم وتاخیر**'' اس کے یہ معنی ہیں کہ میں تجھ کو اٹھانے والا ہوں، دنیا سے طرف آسمان کی اور پھر ماروں گا تجھ کو جب تو دجال کے زمانہ میں آسمان سے اترے گا۔ کذا فی التفسیر الکبیر اور امام جلال الدین سیوطی نے جس کی نسبت کیدیانی کا اقرار ہے کہ وہ کشف میں رسول اللہ ﷺ سے تحقیق مسائل اور تنقیح احادیث کر لیتے تھے۔ تفسیر درمنثور میں ایک باب مستقل باندھا ہے جس میں مقدم ومؤخر آیتوں کا ذکر کیا ہے اور آیت: ''**انّی متوفیک**'' کو ہی اس میں شمار کیا ہے۔

جواب۲۴۳ وجہ چہارم یہ کہ بفرض تسلیم اس امر کے کہ توفی کے معنی موت کے ہیں یعنی میں تجھ کو مارنے والا ہوں لیکن واؤ ترتیب کے واسطے نہیں آیت تو صرف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہ کام کرے گا اور کس طرح کرے گا، سو آیت میں اس کا ذکر نہیں۔ اس کا بیان دلیل پر موقوف ہے اور دلیل سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت کے زمین پر اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ اسی طرح لکھا ہے امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اور اسی طرح ہے مدارک میں۔

جواب۲۴۴ وجہ پنجم یہ کہ توفی سے مراد نیند ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام سوتے تھے اس حالت میں آسمان پر اٹھائے گئے۔ پھر بیدار ہوئے یہ قول ربیع بن انس وغیرہ کا ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں لکھا ہے: ''**واخرج بن جریر وابن ابی حاتم عن الحسن فی قوله انی متوفیک عینی وفاة المنام رفعه اللّٰه فی منامه**'' اور معالم میں ہے: ''**قال الربیع بن انس المراد بالتوفی النوم وکان عیسیٰ علیہ السلام قد نام فرفعه اللّٰه نائماً الی السماء کما قال تعالیٰ**

وھوالذی یتوفٰکم باللیل''یعنی اللہ وہی ہے جوتم کوسلادیتا ہے رات میں اور

لے مقصود ان دونوں آیتوں سے صرف اس بات کا ثابت کرنا ہے کہ توفی کے معنی صرف موت ہی کے نہیں بلکہ اس کے معنی نیند کے بھی ہیں اور اس بات سے تو کسی کو بھی انکار نہیں کہ توفی کے معنی موت اور قبض روح کے بھی ہیں۔ پس آیتوں اور حدیثوں اور اقوال اصحاب ومن بعدہم سے اس پر شہادت لانا اور اس قدر کاغذ کو سیاہ کرنا محض لغو اور لغو ہے۔ کیدیانی نے اس مسئلے میں اس قدر طول صرف اس واسطے دیا ہے کہ لوگ گمان کریں کہ دیکھو کیدیانی نے اس مسئلے میں کس قدر آیتوں حدیثوں سے استدلال کیا ہے ورنہ کیدیانی نے عسل میں (ص۳۵۲) تک صرف یہی ایک بات اپنے گمان فاسد مین ثابت کی ہے کہ توفی کے معنی موت کے ہیں۔ علاوہ اس کے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور جگہ فرمایا ہے۔''ثم توفی کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون''یعنی ہر جی کو پورا دیا جاوے گا جو اس نے کمایا۔ سو اس آیت میں توفی کے معنی صرف پورا دینے کے ہیں اس واسطے کہ ان سب لفظوں کا مادہ ایک ہی ہے اور جب اس آیت کو دونوں آیتوں مذکورہ کے ساتھ جوڑا جاوے ان سے اس کے سوائے اور کوئی بات نہیں ثابت ہوسکتی کہ لفظ توفی کے حقیقی معنی عام ہیں یعنی قبض الشئی بتمامہ اور موت اور نیند اس کے حقیقی معنی اور موضوع لہ کے افراد ہیں جیسا کہ بیضاوی سے اوپر ثابت ہو چکا ہے تو اب کیدیانی کے کید کی کوئی جگہ باقی نہ رہی اور اس کی سال در سالہا کی محنت جو اس نے عسل مصفی میں کی ہے ہباءً منثوراً ہوگئی ولہ الحمد۔ کیدیانی اب کوئی اور کید ظاہر کرے:

عسل مصفی اندر بیشک ہے اس زہر ملایا ۔۔۔ رد کریاں اس دا پورا جے اللہ نے چاہیا
جائز مول نہ کوئی مومن ویکھے اس دے تائیں ۔۔۔ ہے ایہ زہر ہلاہل بیشک اس نوں مول نہ کھائیں

اور توفی کی تاویل میں لوگوں کو اختلاف ہے لیکن اس مسئلہ میں تو کسی مسلمان کو اختلاف نہیں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور قریب قیامت پھر اتریں گے بلکہ تیراں سو برس سے آج تک اس مسئلہ پر امت کا اجماع اور اتفاق چلا آیا ہے جیسا کہ کیدیانی نے بھی (آئینہ کمالات اسلام ص۵۵۲ خزائن ج۵ ص۵۵۲) میں صاف تسلیم کر لیا ہے تو اب یہ اختلاف تاویلی کیدیانی کو کیا مفید ہے۔ پس اس بیان سے کیدیانی کی کل محنت بیس سالہ برباد ہوگئی اور اس کے سب خیالات باطل ہوگئے۔ وللہ الحمد!

اسی طرح دوسری آیت: ’’**اللہ یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها** ‘‘یعنی اللہ تعالیٰ فوت کرتا ہے جان کو وقت مرنے اس کے وہ جان کہ نہیں مرتی بیچ نینداپنی کے۔اب کیدیانی جو کہتا ہے کہ توفی کے معنی صرف روح قبض کرنے اور جسم کو بیکار چھوڑ دینے کے ہیں۔وہ اپنے اس معنی کو ملحوظ رکھ کر اس آیت کا معنی تو کردے مگر یہ یادرہے کہ اگر اس نے اس شبنان روزی موت کا اقرار کرلیا تو اس کے بیسیوں دلائل پر پانی پڑ جاوے گا۔

جواب۲۴۵ وجہ ششم یہ کہ بفرض تسلیم اس بات کے کہ توفی کے معنی موت کے ہوں تو بھی اس میں کچھ ڈر نہیں اور معنی یہ ہیں کہ میں تجھ کو مارتا ہوں۔یعنی تیرے دشمن تجھ پر قابو نہیں پاویں گے۔پھر عیسیٰ علیہ السلام مرگئے، پھر تین دن یا تین ساعت کے بعد زندہ کر کے آسمان کی طرف اٹھائے گئے ساتھ جسم اور روح دونوں کے۔

معالم میں ہے: ’’**توفی اللہ عیسٰی ثلاث ساعات من النهار ثم احیا ورفعه اللہ الیه وقال محمد بن اسحاق النصاری یزعمون ان اللہ توفاہ سبع ساعات من النهار ثم احیاہ ورفعه الیه کذا فی التفسیر ابن اکثیر وتفسیر کبیر وبیضاوی وغیرہ**‘‘

جواب۲۴۶ وجہ ہفتم: ’’**ان المراد انّی متوفیک عن شهواتک وحظوظ نفسک ثم قال ورافعک الیّ وذالک لان من لم یصر فانیاً عما سوی اللہ لایکون له وصول الی مقام معرفة اللہ وایضاً فعیسٰی لما رفع الی السمآء صار حاله کحال الملائکة فی زوال الشهوة والغضب والاخلاق الذمیمة**‘‘

جواب۲۴۷ وجہ ہشتم: ’’**ان التوفی اخذالشئ وافیا ولما علم ان من الناس من یخطر بباله ان الذی رفعه اللہ هو روحه لاجسده ذکر هذاالکلام لیدل علی انه علیہ السلام رفع بتمامه الی السمآء بروحه وبجسدہ ویدل علی صحة هذا التاویل قوله تعالٰی وما یضرونک من شئ**‘‘

جواب۲۴۸ وجہ نہم: ’’انی متوفیک ای اجعلک کالمتوفی لانه انه رفع الی السماء وانقطع خبره واثره عن الارض کان کالمتوفی واطلاق اسم الشئ علی ما یشابه فی اکثر خواصه وصفاته جائز حسن‘‘

جواب۲۴۹ وجہ دہم: ’’ان التوفی هو القبض یقال وفانی فلان دراهمی واوفانی وتوفیتها منه کما یقال اسلم فلان دراهمی الی وتسلمتها منه وقد یکون ایضاً توفی بمعنی استوفی وعلی کلا الوجهین کان اخرجه من الارض واصعاده الی السماء توفیا له والتوفی جنس تحته انواع بعضها بالموت وبعضها بالاصعاد الی السماء فلما قال بعده ورافعک الیّ کان هذا تعییناً للنوع ولم یکن تکراراً‘‘

جواب۲۵۰ وجہ یازدہم: ’’ان یقدر فیه حذف المضاف والتقدیر متوفی عملک بعمنی عملک ورافعک الیّ ای رافع عملک الی وهو کقوله تعالٰی الیه یصعد الکلم الطیب والمراد من هذا لایة انه تعالٰی بشره بقبول طاعة واعماله وعرفه ان ما یصل الیه والمناعب والمشاق فی تمشیة ونیة فهو لایضع اجره ولا یهدم ثوابه (تفسیر کبیر)‘‘

جواب۲۵۱ وجہ دوازدہم: یہ کہ آیت: ’’انّی متوفیک ورافعک الیّ ‘‘ کی نسبت کیدیانی نے (ازالہ ص۳۹۴، خزائن ج۳ ص۳۰۳) میں یہ اقرار کرلیا ہے کہ یہ آیت وعدہ وفات ہے یعنی دلیل وخبر وفات نہیں مگر وعدہ وفات دینا لغو ہے اور نہ اس میں کوئی مصلحت الٰہی ہوسکتی ہے۔ کیا عیسٰی علیہ السلام کبھی یہ خیال کر بیٹھے تھے کہ ان کو موت نہیں آوے گی وہ کبھی مریں گے نہیں۔ حالانکہ ہر شخص خواہ مومن ہو یا کافر: ’’کل نفس ذائقة الموت ‘‘ کو مانتا ہے اور مرنے کو برحق جانتا ہے۔ پس اندریں صورت یہ آیت محل نزاع سے خارج ہے۔

جواب۲۵۲ وجہ سیزدہم: یہ کہ اگر کیدیانی کے ترجمہ کے موافق متوفیک سے مراد وفات جسمی اور رفع سے عروج روحانی لیا جاوے تو لامحالہ عبارت میں تقدیر ماننی پڑے گی۔ ’’انّی متوفی جسدک ورافع روحک ‘‘ حالانکہ قرآن شریف

کی عبارت میں الفاظ کی تقدیر مرزے کے مذہب میں الحاد ہے اور کفر ہے۔

جواب ۲۵۳ وجہ چہاردہم: یہ کہ براہین احمدیہ (ص ۵۱۹، خزائن ج ۱ ص ۶۲۰) میں مرزے نے خود اس آیت کا یہ ترجمہ کیا ہے: ''اے عیسیٰ میں تجھے پوری نعمت دوں گا پس اگر متوفیک کے معنی حقیقی موت کے ہوتے تو الہامی کتاب اور کشفی تفسیر یعنی براہین میں اس کا ترجمہ کیوں کیا جاتا، کیدیانی اس وقت بھی کچھ ایسا جاہل نہ تھا جو توفی کا معنی نہ جانتا ہو پس معلوم ہوا کہ توفی کے معنی حقیقی موت نہیں ہیں۔

جواب ۲۵۴ وجہ پانزدہم: یہ کہ مرزے کیدیانی نے براہین میں آیت: ''یا عیسیٰ انّی متوفیک'' کا اپنے اوپر الہام ہونا ثابت کیا ہے اور اپنے تئیں اس کا مورد ٹھہرایا ہے تو اب عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر اس سے استدلال کرنا صحیح نہ ہوگا بلکہ یہ آیت محل نزاع سے خارج ہوگی اور بغرض تسلیم براہین احمدیہ میں اس الہام کو چھپے ہوئے پندرہ سال کا عرصہ ہو چکا ہے اور آج تک کیدیانی کو موت نہیں آئی بلکہ اسی سال تک اپنی عمر بتلاتا ہے تو اس سے ثابت ہو گیا کہ جس طرح کیدیانی کو بعد از خبر وفات تیس چالیس سال تک جینا جائز ہے۔ اسی طرح مسیح کے لئے بھی چند صدیوں کا گزر جانا جائز ہے اور اس صورت میں حضرت ابن عباس کا مذہب ماننا پڑے گا۔

جواب ۲۵۵ وجہ شانزدہم: یہ کیدیانی نے (ازالہ ص ۳۹۲، خزائن ج ۳ ص ۳۰۲) میں لکھا ہے کہ مسیح کو جس موت کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اس سے حقیقی موت مراد نہیں بلکہ مجازی موت مراد ہے۔ یہ عام محاورہ ہے کہ جو شخص قریب المرگ ہو کر بچ رہے اس کی نسبت یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ نئے سرے سے زندہ ہوا اور اس تسلیم کر لینے کے بعد کیدیانی کے تمام دعاوی اور کید حجت سے ایسے برہنہ ہوگئے جیسے خزاں میں درخت اور اس کی تمام اینچ پینچ کی تقریریں بے اعتبار ہوگئیں۔

فائدہ: مرزے کیدیانی نے ازالہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر تیس آیتوں سے استدلال کیا ہے سو پہلی آیت کا جواب تو یہاں ادا ہو چکا ہے باقی انتیس آیتوں کا جواب مجمل طور[1] سے یہ ہے کہ ان میں کوئی آیت ایسی نص نہیں ہے

[1] اور اسی طرح وجہ شانزدہم ہی ان تمام آیتوں کے واسطے کافی وشافی جواب ہے۔

جس میں صریح یہ الفاظ لکھے ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے پس نصوص کے مقابلے میں یہ استدلال اس کا باطل ہے۔

اور نیز کیدیانی نے (ازالہ ص۶۲۳، خزائن ج۳ ص۴۳۶) میں لکھا ہے کہ: ’’حضرت مسیح بن مریم بھی اس امت کے شمار میں آ گئے۔‘‘ وعلیٰ ہذا القیاس! بہت جگہوں میں اقرار کر چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور قرب قیامت دنیا میں پھر آئیں گے۔ چنانچہ اوپر منقول ہو چکا ہے۔ پس کیدیانی کا موت مسیح پر تیس آیتوں سے استدلال کرنا خود اسی کی کلام سے باطل ہو گیا اور اس کی کل کارروائی کالعدم ہو گئی اور مفصل جواب ہر ہر آیت کا تائیدالاسلام میں ہے، شائق اس کا مطالعہ کرے۔

یعنی موت مراد حقیقی آکھے اس تھیں ناہیں
موت مجازی مطلب اس دا شک نہ اس وچ لائیں

موت حقیقی مطلب ناہیں جد ایہ خود اقراری
باطل ہوئی اس دی اس تھیں کارروائی ساری

سند دلیلوں دعوے اس دے عاری سارے ہوئے
مرزا تے مرزائی جانو سبھو اس تھیں ہوئے

جھوٹھا ہے ایہ اپنی گلوں آپے جھوٹھا ہویا
جھوٹھا ہویا جھوٹھا بیشک جانوں ہن اوہ مویا

جھوٹھا ہے ایہ جھوٹھا اس نوں جھوٹھا جانو سبھے
اگے توپ اوڑاؤ اس نوں جاندا کتھے نہ لبھے

اپنے ہتھیں اس جھوٹھے نے اپنی گردن کٹی
اپنے ہتھیں اس جھوٹے نے خود اپنی جڑھ پٹی

جھوٹھا ہے ایہ اپنے موہوں آپے جھوٹھا ہووے
اپنا منہ کالا اس کیتا خود ہن بہہ کے رووے

جواب۲۵۶ قولہ: ’’ولو کان نزول المسیح ومجیئه مقدرا ثانیا لذکر المسیح فی قوله شهادتین ولقال مع قوله کنت علیهم شهیداً واکون علیهم شهیدا مرة اخری...... الخ!‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۴۳۳، خزائن ج۵ ص۴۳۳) ترجمہ: اگر ہوتا اترنا عیسیٰ علیہ السلام کا مکرر یعنی دوبارہ البتہ ذکر کرتا عیسیٰ علیہ السلام اپنے قول میں دو شہادتیں اور البتہ کہتا اپنے قول کے ساتھ ہوں میں ان پر گواہ اور رہوں گا میں ان پر شاہد دوسری مرتبہ۔

کیسا ہے ایہ جاہل ویکھو کیسا ہے سودائی
اس آیت دی کی اس ویکھو ہے تاویل بنائی

عقل گئی ہے ماری اس دی کھوتا پھسیا گارے
گارے وچوں کڈھو اس نوں کٹھے ہو کے سارے

ایہ معروض مسیح دی سارے روز قیامت ہووے
جس دن خلقت اللہ اگے سب ہتھ بند کھلووے

روز قیامت دا ایہ قصہ شک نہ اس وچ کائی
اگے پچھے اس آیت وچ خود موجود گواہی

بیشک اس تھیں ایہ گل سمجھی اس پاغل بازاری
روز قیامت تھیں ہو پہلاں ایہ سب عرض گزاری
شاید اس پاغل نوں دھوکھا ماضی[1] تھیں ہے لگا
ڈٹھا مول نہ اس آیت دا اس نے پچھا اگا
بہتے امر آئندہ قطعی اندر قرآن آئے
اللہ صاحب جو جو صیغے ماضی نال بتائے
اگلی پچھلی آیت اس وچ نص صریح ہے بھائی
ایہ معروض حشر نوں ہوسی شک نہ اس وچ کائی
اوّل اس آیت دے اللہ صاحب ہے فرمایا
یوم یجمع اللہ الرسل ہے اندر قرآن آیا
یعنی جس دن کٹھا کرسی اللہ نبیاں تائیں
کی پایا تساں اتر اگوں آکھن معلم ناہیں
آخر اس قصے دے پچھے بیشک ہے ایہ آیا
ھذا یوم ینفع الصادق صدقھم اللہ نے فرمایا
یعنی ہے ایہ روز حشر دا اللہ خود فرماوے
جو سچ بولن انہاں نوں اس دن نفع پہنچاوے
یعنی اس دن کافر مشرک بخشے مول نہ جاون
بھی ہور مرزے وانگوں جو جو کاذب جھوٹھ الاون
اوّل آخر اس قصے تھیں ثابت ہویا بھائی
روز حشر دے بیشک ہوسی ایہ سب کارروائی
کی ممکن فر اس آیت نوں مرزا سند لیاوے
اس آیت دے سندوں ہویا عیسیٰ نوں بتلاوے

جواب۲۵۷ ’’قولہ: قال اللہ تعالیٰ فیھا تحیون مخصص حیات الناس بالارض ...... الخ!‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، خزائن ج۵ ص۴۳۳)

اقول:

یعنی جیون کر خاص زمین وچ کیتا ہے رب سائیں
جا آسمانی زندہ رہنا ہرگز ممکن ناہیں
ایہ بھی ہے کج فہمی اس دی سمجھ نہ اس نوں کائی
ہے تاویل سراسر جھوٹھی اس دی باطل واہی
عیسیٰ دا مرجاون اس تھیں ثابت مول نہ ہووے
کیوں تحریفاں کر کر ایماں لوگاں دا ایہ کھاوے
زندہ رہنے تھیں وچ دنیا مول نہ لازم آوے
آساناں تے ہرگز زندہ بندہ بشر نہ جاوے
آسمانی ہے جیون ممکن ثابت نال قرآنی
بھی ہے ممکن عقلاً اس نوں عقل محال نہ جانے جواب۲۵۸
ممکن ہے ایہ حضرت عیسیٰ آساناں تے جیوے
حاجت بشری نہ کوئی ہووے نہ کجھ کھاوے پیووے
آدم حوا جیون کر آہے وچ بہشتاں رہندے
ایویں حال مسیح دا مومن آساناں تے کہندے جواب۲۵۹

[1] قرآن شریف میں بہت جگہوں میں ماضی بمعنی مستقبل آیا ہے، چنانچہ فرمایا ولو تری اذ فزعوا...... الخ! و اذ تبرّا الذین اتّبعوا...... الخ! ای امر اللہ...... الخ! وغیرہ ذلک اور اس کے معنی کہ جس طرح واقعات گزشتہ کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح احوال قیامت میں بھی کسی کو مجال انکار نہیں اور نہ مقام شبہ۔ (تائید الاسلام)

جواب۲۶۰ مسئلہ ایہ اتفاقی سب دا شک نہ اس وچ کائی
وچ بہشتاں رہسن دائم مومن زندہ بھائی
کھانا کھاسن پانی پیسن بول براز نہ آوے
ایویں حال مسیح دا بیشک آسمانی دس آوے
جیون خاص تے مرنا جیکر نال زمیں دے تھیوے
لازم آوے وچ بہشتاں مومن نہ کوئی جیوے
عیسیٰ نوں خود مرزا زندہ آسمانی بتلاوے
ایہ اشکال جو ہے اس کیتا خود اس تے آوے
ایہ بھی آکھے کھانے باجھوں جیون ممکن ناہیں
کیوں بن کھانے عیسیٰ جیوے روز قیامت تائیں
ایہ بھی ہے کج فہمی اس دی سمجھ نہ اس نوں کائی
نصرت تے مرزایاں رل مل اس دی عقل گوائی
جواب۲۶۱ کھانے باجھوں جیون ممکن ثابت نال قرآں دے
کہف اندر اصحاب جو رہندے کھانا مول نہ کھاندے

’’قال اللّٰہ تعالٰی ولبثوا فی کھفھم ثلٰث مائۃ سنین وازدادوا تسعا (الکھف:۲۵)‘‘ترجمہ:اور ٹھہرے بیچ غار کے تین سو اور زیادہ نو سال۔

کہف جبل وچ ٹھہرے یعنی جو اصحاب کمالاں
کھانا مول نہ کھادا انہاں تن سو تے نو سالاں
اس تھیں پچھے کھانے دی فر حاجت انہاں ہوئی
کھانا لین گیا تد شہروں انہاں وچوں کوئی
لیکن فر بھی انہاں تائیں کھانا ہتھ نہ آیا
رولے گولے اندر ایویں سارا وقت وہایا
تن سو سالاں جیون ممکن جد بن کھانے پانی
ایویں جیون عیسیٰ دا بھی اج تک ممکن جانی
جیون انہاں دا جی جیون اس دنیا دا ناہیں
کیوں کھانے دی حاجت تاں فر ہوئی انہاں تائیں
کیوں فر لین گیا وچ شہرے کھانا عمدہ کوئی
کیوں فر حال انہاں دا رب دی عجب نشانی ہوئی
اس دنیا وچ چل دا پھردا جیکر زندہ ناہیں
کوئی تا فر زندہ ناہیں دنیا وچ کتھائیں

جواب۲۶۲ **قولہ: ان کی نظر میں ہمارے سید و مولیٰ محمد ﷺ مردہ ہیں اور حضرت عیسیٰ اب تک زندہ ہیں۔**

جواب۲۶۳ **اقول:**

عیسیٰ تائیں خود مرزے نے زندہ ہے ٹھہرایا
قرب قیامت آون اس دا خود ہے اس بتلایا
طعن جو اس نے ہے ایہ کیتا خود اس اتے آوے
یا فر سب امت تے جس نوں مومن خود بتلاوے
شہدا ہے ایہ بیشک اس دی گل ہے بازاری
ہے ایہ ساری اس دی رندی چالاکی عیاری

۱؎ ولا یلزم من کونھا حیوٰۃ حقیقۃ ان یکون الابدان معہ کما کانت فی الدنیا من الاحتیاج الی الطعام والشراب وغیرہ ذلک من صفات الاجسام التی تشابہ فی الدنیا بل یکون لھا حکم آخر۔

حضرت مردہ تے ایہ زندہ شرم نہ اس نوں آوے | کیوں نہ ایہ فر گھڑیوں اندر گھامو ہر امر جاوے جواب۲۶۴
چودہ سو سالاں رب دتی نوح نوں طول حیاتی | حضرت نوں نہ دتی کیوں فر دسے ایہ قصباتی جواب۲۶۵
ایویں لمی ہور حیاتی ہوئی بہت کفاراں | کیوں نہ اتنے سالاں جیوے حضرت شاہ ابراراں جواب۲۶۶
روشن ہتھ تے عصا خاصا ملیا موسیٰ تائیں | حضرت نوں نہ ملیا کیوں ایہ کھول جواب سنائیں جواب۲۶۷
آنحضرت نے بن مریم جد آپ نہ خود اکھوایا | کیوں فر ہن ایہ جھوٹھا عیسیٰ بن مریم بن آیا جواب۲۶۸
جنہاں گلاں اندر حضرت ساری عمر نہ بولے | حضرت تھیں کیوں اگے ودھ کے ایہ ہن گولے تولے جواب۲۶۹
کیوں ایہ گندم گوشت کھا کھا ہویا ایڈا بھارا | کیوں نہ جودی روٹی اتے کیتا ایس گزارا جواب۲۷۰
آنحضرت نے ساری عمراں کدے نہ عنبر کھادا | کیوں فر عنبر لے لے کھاوے ایہ مغلانی زادہ جواب۲۷۱
حضرت نے نہ ساری عمراں ٹٹی خس لگائی | نہ کوئی بید نہ مشک حیاتی برف زبان تے لائی جواب۲۷۲
کیوں فر ایہ مغلانی زادہ اتنے عیش اڑاوے | کیوں نہ ہور و پوش جہانوں ڈب کے تے مرجاوے
غرض الزام جو دتا اس نے خود اس اتے آوے | ممکن مول نہ اس تھیں ہن ایہ اپنی جان چھڈاوے
اصلی مطلب اس دا میں ہن دساں تیرے تائیں | جزوی ترجیح ہے رب دتی بعضے نبیاں تائیں

جواب۲۷۳ ’’قال اللّٰہ تعالٰی تلک الرسل فضّلنا بعضھم علٰی بعض…… الخ! (البقرۃ:۲۵۳)‘‘ ترجمہ: یہ پیغمبر ہیں بزرگ کیا ہم نے بعض کو بعض پر۔

یعنی اندر قرآں ہے خود اللہ نے فرمایا | نبیاں تائیں ایک دوجے تے میں خود ہے وڈیایا
آیت ہے ایہ نص صریح اس مسئلے اندر آئی | نبیاں نوں رب اک دوجے تے دتی ہے وڈیائی
لیکن اصل فضیلت کلی حاصل حضرتؐ تائیں | انہاں باجھوں ہور کسے نوں حاصل ہوئی ناہیں
ایہ گل نہ کوئی آکھے بالکل عیسیٰ دائم جیوے | آخر مرسی دنیا اتوں مر کر فانی تھیوے جواب۲۷۴
کیوں فر ایہ ہن جھوٹھا کاذب جھوٹھے عذر اٹھاوے | کیوں ایہ خلقت تائیں ایویں دھوکھے نال بہلاوے
ثابت اس تھیں ایہ خود زندہ جانے حضرت تائیں | کی ممکن فر ہو ایہ عیسیٰ بن مریم ایہ ناہیں
آنحضرت دے فوتوں پچھے یعنی عیسیٰ آوے | حضرت فوت نہ ہوئے کیوں فر ایہ عیسیٰ اکھواوے

جواب۲۷۵ قولہ: حالانکہ مسیح کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح لکھی ہے: ’’ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد‘‘ یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا اور نام اس

کا احمد ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم جسمانی سے گزر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے…… الخ! (آئینہ کمالات اسلام ص۴۲، خزائن ج۵ص۴۲)

یعنی آکھے ثابت اس تھیں عیسیٰ دا مرجانا
اس تھیں پچھے آنحضرتؐ دا فر دنیا تے آنا
موت مسیح دی اس آیت تھیں جے نہ منی جائے
لازم آوے اج تک حضرتؐ دنیا تے نہ آئے
وچ براہین لیکن مرزے ہے ایہ بات بنائی
آکھے یعنی ہے ایہ آیت میرے حق وچ آئی

قال: ’’اسی کی طرف اشارہ ہے: ’’**ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**‘‘ ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال وجمال لیکن آخری زمانے میں برطبق پیشین گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۷۳، خزائن ج۳ص۴۶۳)

جواب۲۷۶ اقول:

دیکھو اس آیت نوں ہے اس اپنے حق ٹھہرایا
آکھے ہاں میں احمد اوہ جو عیسیٰ نے بتلایا
اس پیغمبر خبر مطابق آکھے میں ہاں آیا
ہے عیسیٰ نے میرے اندر آ جلوہ فرمایا
حضرتؐ دے حق آکھے نہ ایہ آیت نازل ہوئی
نہ ایہ آنحضرتؐ تے صادق آوے پیشین گوئی
مرزا جد اس آیت نوں اپنے حق ٹھہراوے
حضرتؐ دا نہ آون اس تھیں کیوں فر لازم آوے
ممنوع نہ ہو یا دنیا اتے آنحضرتؐ دا آنا
اس آیت دی سندوں نہ فر عیسیٰ دا مرجانا
جھوٹھا ہے ایہ اپنی گلوں آپے جھوٹھا ہووے
اپنا منہ کالا اس کیتا خود ہن بہہ کے رووے
بھی ہن بعدے مطلق ہے اس آیت اندر آیا
موت نہ اس تھیں لازم آوے خود اللہ فرمایا

’’**قال اللہ تعالٰی واتخذ قوم موسٰی من بعدہ من حلیھم جسداً لہ خوار** (الاعراف:۱۴۸)‘‘ ترجمہ: اور پکڑا موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان کے پیچھے اپنے زیوروں سے ایک گوسالہ کہ واسطے اس کے تن تھا اور آوازہ گائے کا۔

جواب۲۷۷ یعنی حکم اللہ تھیں موسیٰ طرف کوہ طور سدھایا
قوم اس دے گہنے تھیں پچھے وچھا گال بنایا
بعد جو ہے اس آیت وچ فرمایا اللہ سائیں
موسیٰ دا مرجاون اس تھیں لازم آوے ناہیں

ایویں ہے من بعدی دا بھی مطلب تو ہن جانی | میرے پچھوں یعنی جد میں جاواں گا آسمانی
ثابت ہویا ہے ایہ جھوٹا جھوٹھے عذر بناوے | من بعدی تھیں مرنا بالکل لازم مول نہ آوے

قولہ: دوسرے دعویٰ کا ٹوٹنا صرف اسی صورت میں متصور ہے کہ اب عیسیٰ آسمان سے اتر ہی آوے...... الخ! (ازالہ اوہام ص۱۵۴، خزائن ج۳ ص۱۷۹)

اقول:

شہدا ہے ایہ بیشک اس دی ایہ گل ہے بازاری | ہر گل اندر کر دا ایویں چالاکی عیاری جواب۲۷۸
دھوکھا ہے اس اس دے اندر دتا لوگاں تائیں | ہوش کریں توں اس دی گل دا دل تے مول نہ لائیں جواب۲۷۹
عیسیٰ بن مریم دا آون آخر فر آسمانوں | ثابت ہویا سی جد قطعاً نص حدیث قرآنوں
تن سو قاہرو جہاں تھیں جد نال توفیق ربانی | باطل کیتا ہے میں اس دا ایہ وسواس شیطانی
ممکن مول نہ اس جھوٹھے تھیں بالکل کجھ بن آوے | مر کر بھاویں دوجی واری فیر حیاتی پاوے
کی ممکن فر اس تے اس نوں ایہ موقوف ٹھہراوے | فاسد ہے تے فاسد اس دی ایہ گل کوڑ بناوے
بھی ایہ جائز دعویٰ کرنا ایویں ہر ایک تائیں | آکھے ہاں میں عیسیٰ وعدے منومینوں چائیں
جو کجھ مرزا اوتر اس دا اگوں ہن بتلاوے | اوہو خود فر ساڈے ولوں[1] اس دا اوتر پاوے
اس دعویٰ نوں نال مسیح دے کجھ تلازم ناہیں | کیوں فر ایہ موقوف ٹھہراوے اس تے ہن اس تائیں
اس تقریروں جے کوئی جھوٹھا دعوے کرے خدائی | کی آکھے گا اس دے تائیں ایہ پاغل سودائی
باقی رد مفصل اس دا جو کوئی شائق چاہوے | ہے تائید اسلامی اندر اس وچ اس نوں پاوے

قولہ: ''زمین کی گواہی صلیبی غلبہ ہے جس کے غلبے میں مسیح موعود کا آنا ضروری ہے اور میں روحانی طور پر کسر صلیب کے لئے بھیجا گیا ہوں۔'' جواب۲۸۰

(ضرورت الامام ص۲۴ و ۳۸، خزائن ج۱۳ ص۴۹۵ و ۵۰۹)

غلبے تھیں جے مطلب اس دا ہے غلبہ روحانی | نہ ہے ایہ گل واقع اندر محض خلاف بیانی جواب۲۸۱
جھوٹھا ہے ایہ دعویٰ اس دا سند نہ اس دی کائی | جھوٹھو جھوٹھ بناوے دل تھیں صدق نہ اس وچ رائی
سولی غالب مول نہ ہوئی اندر دنیا ساری | ہے فرمان سلطانی اج تک روم عرب وچ جاری جواب۲۸۲
کابل اندر بھی ہے سارے غلبہ اہل اسلاماں | ایویں فارس ایراں تے ہور اندر روماں شاماں جواب۲۸۳
غالب سب دنیا تے سولی نظر نہ بالکل آوے | نہ ایہ سند جو اس جھوٹھے نوں بن مریم ٹھہراوے جواب۲۸۴

[1] باقی جواب مفصل اس کا تائید الاسلام میں موجود ہے۔ شائق اس کو مطالع کرے۔

جھوٹھا[۱] ہے ایہ بیشک اس دیا جھوٹھیاں ساریاں گلاں ۔ سند دلیل نہ کائی اس دی ایویں جان زٹلاں

جواب۲۸۵ بھی فر جیکر غلبہ سولی[۲] ہو جسمانی بھائی ۔ یعنی اس دی ملکاں تے ہو حکم حکومت شاہی

لازم ہے فر ظاہر غلبہ اس دا توڑیا جاوے ۔ روحانی فر توڑن اس دا بالکل لغو دس آوے

جواب۲۸۶ کیوں جائز فر اس جھوٹھے نوں ایہ عیسیٰ اکھاوے ۔ جھوٹھا کیوں بن مریم بنیاں شرم نہ اس نوں آوے

جیکر مطلب اس دا اس تھیں ہے غلبہ روحانی ۔ ایہ گل بھی توں واقع اندر جھوٹھی بالکل جانی

کافر ایہ انگریز نہ بالکل کردے مومن کوئی ۔ کیوں فر ہن ایہ آکھے پاغل سولی غالب ہوئی

بھی فر سولی توڑن دا ایہ ہرگز مطلب ناہیں ۔ حجت نال دلائل توڑے عیسیٰ سولی تائیں

جیکر فرضاً معنی اس دا ایہو کیتا جاوے ۔ یعنی حجت نال عیسایاں اتے غالب آوے

جواب۲۸۷ دنیا تے فر لائق فائق عالم ہور بہتیرے ۔ توڑن سولی نال دلیلاں اس تھیں چنگ چنگیرے

جواب۲۸۸ جائز ہو فر ہر نوں عیسیٰ بن مریم اکھاوے ۔ مرزے وانگوں عیسیٰ بن کر ملکیں دھماں پاوے

ایویں عالم منڈھوں کردے رد عیسایاں ۔ عیسیٰ نہ کوئی بنیاں نہ اوس ملکیں دھماں پایاں

جواب۲۸۹ ابوالمنصور جو ہے اک عالم ہویا اندر دلی ۔ نال دلائل عیسائیاں دی پٹی اس نے کلی

ہے نوید جاوید جو اس دے نالے ہور کتاباں ۔ ویکھے جو کوئی انہاں تائیں ویکھے لطف جواباں

جواب۲۹۰ ایویں اک لاہوری عالم آندی حجت بھاری ۔ نال دلیلاں اس عیسائی کیتے ملزم عاری

جواب۲۹۱ ایویں یورپ اندر کوئیلم صاحب بہ پیدا ہویا ۔ یورپ اندر ہے اس صاحب بی اسلامی بویا

بہت عیسائی اس دے بہتوں اوتھے مسلم ہوئے ۔ ہور عیسائی باقی اس تھیں نال دلیلاں موئے

جائز ہو فر اس نوں عیسیٰ بن مریم اکھاوے ۔ لائق تر اوہ اس جھوٹھے تھیں سے درجے دسیاوے

امہات عیسایاں نے اج کل ہے چھپوائی ۔ جس دے اتے نازاں بھاری ہو بیٹھے عیسائی

اوس دے اندر عیسایاں جو کہیا حضرتؐ تائیں ۔ مومن جو کوئی ویکھے اس نوں دل تھیں بھڑکن بھائیں

کیوں نہ اس جھوٹے نے اج تک اس دا رڈ بنایا ۔ کیوں نہ سرتوں عیسایاں دا ایہ الزام اٹھایا

کتھے ہے اوہ دعویٰ اس دا کسر صلیب روحانی ۔ کتھے اج تک وڑیا ہویا ہے ایہ مغل طوفانی

اہل حمایت کوشش کیتی اس دے اندر بھاری ۔ بند فروخت ہوتا اس دے اندر دنیا ساری

۱،۲ یعنی اگر غلبہ صلیب سے مراد جسمانی غلبہ ہے یعنی ظاہری حکومت اور پادشاہی اور شوکت تو پھر ضرور ہے کہ اس کے مقابلہ میں بھی ظاہری شوکت اور حکومت کا توڑنا ہو اس کے مقابلہ میں صلیب روحانی مراد لینا بالکل لغو اور فضول ہے۔

مرزے نے خود رقعہ لکھ کر کہیا انہاں تائیں — آکھے میں رد لکھساں اس دا حاجت بندش نائیں

کجھ جواب نہ اس دا اس نوں اج تک بالکل آیا — نہ ردّ اس دا اس نے اج تک کر تحریر وکھایا

وعدہ کر کے اس جھوٹے نے ناحق دھماں پایاں — ردّ نہ اس دا لکھیا اس نے دے کر جھوٹھیاں سایاں

کیوں فر سولی توڑن دا ایہ دعویٰ منہ تے لاوے — غیرت مول نہ اس کنجر نوں ڈب کے تے مرجاوے

بحث نہ کیتی نال عیسایاں نا ایہ غالب آیا — نہ کوئی اس دے ہتھوں ملزم ہو اسلام لیایا جواب۲۹۲

کیوں کر فر اس عیسایاں تے فرضی غلبہ پایا — اثر نتیجہ اس دا کیوں نہ وچوں باہر آیا

مومن ہون رہا ایک پاسے چپ نہ انہاں کیتی — حجت نال زباں انہاں دے اس نے مول نہ سیتی

بند نہ کیتا عیسایاں دا منہ اس نال دلیلاں — باز نہ آئے اوہ تحریروں سو سو کرن تاویلاں

جیکر ہے ایہ سولی توڑن آیا نال دلیلاں — کیوں محتاج عدالت اندر ہویا طرف وکیلاں

کیوں نہ اس نے نال دلیلاں اپنا زور دکھایا — کیوں ایہ حجت زور دلیلوں اوتھے عاجز آیا

اک واری جھگڑا کر اس ایسی ذلت پائی — اس دن وی عیسایاں نوں فر شکل نہ اس دکھلائی

آتھم دے حق اندر جو اس کیتی پیشین گوئی — رہندی کھوندی باقی عزت اس دی اس نے کھوئی

بھی ایہ آکھے ہاں میں آیا توڑن سولی تائیں — نالے فر ایہ ملکہ کارن ہردم کرے دعائیں جواب۲۹۳

جبلی دی تحریر جو اس نے لکھ کر ہے چھپوائی — جا ویکھیں اس تائیں ہووے شوق جے تینوں بھائی

کھوٹا ہے ایہ گلاں اس دیاں ایہ سب ہیں زبانی — وچوں اصلی انگریزاں دا ہے ایہ دشمن جانی جواب۲۹۴

سولی توڑن دا ایہ مطلب کفاراں نوں مارے — کافر تے عیسائی ڈردے مسلم ہوون سارے

یعنی مسلم ہوون سارے کافر تے عیسائی — سولی صورت پوجن والا باقی رہے نہ کائی

قولہ: ’’آسمان کی گواہی میرے مسیح ہونے کے لئے یہ ہے میرے وقت میں رمضان میں سورج اور چاند کو گہن لگا۔‘‘ (ضرورۃ الامام ص۲۶، خزائن ج۱۳ ص۴۹۷)

اقول:

ہے ایہ جھوٹ روایت بیشک سند نہ اس دی کائی — نہ ایہ گل حدیث صحیح وچ بالکل کدرے آئی جواب۲۹۵

کیوں جائز فر اس گل تائیں ایہ جھوٹ ہتھ پاوے — کیوں فر اس نے اپنے تائیں بن مریم اکھواوے

اصل قیامت نوں جد خود ایہ جانے چیز نہ کائی — کی ممکن ہتھ پاوے اس نوں ایہ پاغل سودائی جواب۲۹۶

جواب۲۹۷ کل نشان قیامت جد اس ظاہر تھیں الٹائے / کی ممکن فر ظاہر اتے اس نوں[1] ایہ ٹھہراوے

گنتی اندر ایہ سب پوری تن سو وجہاں آیاں / عیسیٰ ایہ موعود نہ بالکل ایہ سب دین دہایاں

غرض مسیح موعود نہ مرزا اس تھیں ثابت ہویا / نہ ایہ مثل مسیح ہے بالکل جانو اس نوں مویا

اک اشکال اس دا ہن باقی اس جاگھ ہے رہندا / اوہ بھی کھول سناواں تینوں مرزا ایہ ہے کہندا

جواب۲۹۸ عیسیٰ دا جے آون آخر حق ٹھہرایا جاوے / نقض نبوت خاتم اتے اس تھیں لازم آوے

’’قال القاضی نزول عیسیٰ علیہ السلام وقتله الدجال حق صحیح عند اهل السنة للاحادیث الصحیح فی ذالک ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطله فوجب اثباته وانکر ذالک بعض المعتزلة والجهمة ومن وافقهم وزعموا ان هذه الاحادیث مردودة بقوله تعالٰی وخاتم النّبیین وبقول ﷺ لانبی بعدی وباجماع المسلمین انه لانبی من بعد نبینا ﷺ وانّ شریعة مؤبدة الٰی یوم القیامة لا ینسخ وهذا استدلال فاسد لانه لیس المراد بنزول عیسیٰ علیہ السلام انه ینزل نبیا بشرع ینسخ بشرعنا ولا فی هذه الاحادیث ولا فی غیرها شیٔ من هذا بل صحت هذاالاحادیث بنا وما سبق فی کتاب الایمان وغیره انه ینزل حکماً مقسطا بحکم شرعنا ویحیی من امور شرعنا ما هجره الناس قوله حکماً مقسطا ای ینزل حاکماً بهذه الشریعة لا ینزل نبیاً برسالة مستقلة وشریعة ناسخة بل هو حاکم من حکام هذه الامة. انتهی (نووی شرح مسلم)‘‘

ترجمہ: کہا قاضی نے اترنا عیسیٰ علیہ السلام کا اور قتل کرنا اس کا دجال کو حق اور صحیح ہے اہل سنت کے نزدیک واسطے احادیث صحیحہ کے اس میں اور نہیں جائز عقل میں اور نہ شرع میں یہ جو باطل کرے اس کو پس واجب ہوا ثبوت اس کا اور

[1] اس روایت کا جواب جو غزنی والوں نے لکھ کر شائع کیا ہے وہی کافی ہے۔ شائق اس کا مطالعہ کرے۔ لیکن کیدیانی کو اگر ذرہ بھی غیرت اور حمیّت ہوتی تو اوّل اس کا جواب دیتا پھر اس روایت کا نام لیتا۔ لیکن کیدیانی یہ جانتا ہی نہیں کہ غیرت اور شرم کس جانور کا نام ہے اور کہاں اس کا مقام میں کادیاں میں کہیں اور مفصل جواب اس کا اخیر میں علیحدہ ورق پر ہے۔ وہاں دیکھنا چاہئے۔

انکار کیا بعض معتزلہ اور جہمیہ نے اور وہ شخص کہ موافق ہو ان کے اور گمان کیا انہوں نے کہ یہ حدیثیں مردود ہیں ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے خاتم النّبیین کے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نہیں کوئی نبی میرے بعد اور ساتھ اجماع مسلمانوں نے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ کوئی نبی ہمارے نبی ﷺ کے بعد نہیں اور تحقیق شریعت اس کی ہمیشہ ہے قیامت کے دن تک نہ منسوخ ہوگی یہ دلائل فاسد ہیں، اس واسطے کہ تحقیق یہ نہیں مراد ساتھ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے کہ تحقیق وہ اترے گا نبی ساتھ شریعت نئی کے کہ منسوخ کرے وہ شریعت ہماری کو نہ اس حدیث میں اور نہ اس کی غیر میں اس سے کچھ بھی بلکہ صحت کو پہنچی ہیں یہ حدیثیں اور جو پہلے گزر چکی ہیں، کتاب الایمان وغیرہ میں تحقیق وہ اترے گا حاکم منصف حکم کرے گا ساتھ شریعت ہمارے نبی کی اور زندہ کرے گا ہماری شرع کے احکام وہ کام جن کو چھوڑ دیا لوگوں نے۔ قول اس کا حاکم منصف یعنی اترے گا حکم کرنے والا ساتھ اس شریعت کے نہ اترے گا نبی ساتھ رسالت مستقلہ اور شریعت ناسخ کے بلکہ وہ حاکم ہوگا اس امت کے حاکموں سے۔ (نووی شرح مسلم)

یعنی عیسیٰ قرب قیامت آساناں توں آوے
آ دجال لعین نوں فر اوہ جانو مار مکاوے

اہل السنۃ سارے جانن حق صحیح اس تائیں
ایویں وچ حدیثاں آیا شک نہ اس وچ لائیں

عقل نہ شرع مخالف اس نوں نہ باطل ٹھہراوے
مَن بیشک واجب اس دا حجت نہ کوئی لاوے

بعض معتزلی جہمی یعنی نالے جو مرزائی
منکر ہوئے اس مسئلے تھیں ایہ جعلی سودائی

مَن مول حدیثاں نہ ایہ کرن گماں ازائیں
خاتم نبیاں ہے فرمایا اللہ حضرتؐ تائیں

بھی اوہ آکھن نالے خاتم نبیاں خود فرمایا
میرے بعد نبی کوئی ناہیں حکم ایویں ہے آیا

ہے اجماع حضرت تھیں پچھے ہور نبی کوئی ناہیں
شرع نبی دی قائم رہسی روز قیامت تائیں

فاسد استدلال انہاں دا ہے ایہ باطل واہی
نقض نہ ختم نبوت اتے لازم آوے کائی

نہ ایہ آیا حضرت عیسیٰ بن پیغمبر آوے
نہ اوہ آکر اپنے تائیں پیغمبر اکھواوے

نہ ایہ آیا حضرت عیسیٰ شرع جدید لیاوے
شرع قدیمی آنحضرتؐ دی آ منسوخ ٹھہراوے

صحت نوں ہے پہنچی ایہ گل حاکم بن کر آسی
آن حضرتؐ دی شرع موافق اپنا حکم چلاسی

زندہ کرسی حکم شریعت جو جو لوکاں چھوڑے ‏ جاری کرسی جس جس امروں لوکاں نے منہ موڑے
تابع دین پیغمبر ہوسی اس نوں کرسی جاری ‏ اس تے عمل کماوے عیسیٰ بھی خود عمراں ساری

’’**قال القرطبی فی التذکرة لا یجوز ان یتوهم ان عیسٰیعلیہ السلام ینزل نبیاً بشریعة متجددة غیر شریعة نبینا محمد ﷺ بل اذا نزل یکون یومئذ من اتباع محمد ﷺ کما اخبر به ﷺ حیث قال لعمر لو کان موسٰی حیّا لما وسعه الّا اتباعی**‘‘ ترجمہ: کہا قرطبی نے تذکرہ میں نہیں جائز کہ یہ گمان کرے کوئی یہ کہ تحقیق اترے گا عیسیٰ علیہ السلام اترے گا ساتھ شریعت نئی کے ہمارے نبی کی شریعت کے سوا بلکہ جب نازل ہوگا تو ہوگا اس دن ہمارے پیغمبر ﷺ کے تابعداروں سے جیسے کہ خبر دی ہمارے نبی ﷺ نے جب کہا واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے اگر ہوتا موسیٰ زندہ نہ خوش لگتی اس کو مگر میری تابعداری۔

جائز وہم نہ یعنی عیسیٰ بن پیغمبر آوے ‏ باجھو شرع محمدؐ کوئی شرع جدید لیاوے
بلکہ آکر آنحضرتؐ دی کرسی تابعداری ‏ جیوں فاروق عمرؓ نوں حضرتؐ خبر بتائی ساری
موسیٰؑ جیکر فرضاً اس دم زندہ ہوندا بھائی ‏ باجھوں میرے تابعداری عذر نہ پاندا کائی
موسیٰؑ جد خود بعد احمدؐ دے عذر نہ کوئی پاوے ‏ کیوں فر بعد احمد دے عیسیٰؑ بن پیغمبر آوے

’’**وقال ابن حجر المکی فی فتاواه الذی نص علیه الاجماع بل اجمعوا علیه انه یحکم بشریعة محمد ﷺ وعلٰی ملّته وفی روایة سندها جیّد مصدقا لمحمد وعلٰی ملّته اماماً مهدیاً وعیسٰی نبی کریم باق علٰی نبوته ورسالته لا کما زعم من لا یعتد به انه واحد من هذه الامة لان کونه واحداً منهم یحکم بشریعتهم لاینافی بقائه علی نبوته ورسالته انتهی**‘‘ ترجمہ: کہا ابن حجر مکی نے فتاویٰ میں وہ فتاویٰ نص کی ہے اس پر اجماع نے بلکہ اجماع کیا سب نے اس پر کہ تحقیق وہ حکم کرے گا ساتھ شریعت محمد ﷺ کی اور اس کے دین پر ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ جس کی سند جیّد ہے تصدیق کرنے والا ہوگا واسطے محمد ﷺ کے اور اس کے دین پر ہوگا مہدی امام ہوگا اور عیسیٰ نبی باقی ہوگا اپنی نبوت اور رسالت پر نہ جیسے کہ

گمان کیا اس شخص نے کہ نہیں اعتبار کیا جاتا ساتھ اس کے تحقیق وہ ایک ہوگا گویا اس امت میں سے ہے اس واسطے تحقیق ہونا اس کا ایک ان میں سے اور حکم کرنا ان کی شریعت کے ساتھ نہیں منافی اس کی نبوت اور رسالت پر باقی رہنے کو۔

ہے اجماع امت دا یعنی منکر نظر نہ آوے ۔ آنحضرتؐ دی شرع موافق عیسیٰ حکم چلاوے

شرع نبی دی باہر بالکل قدم نہ اپنا دھرسی ۔ اس تے عمل کماوے دائم اس تے آخر مرسی

نبی ہووے پر اس تھیں اس تے نقض نہ لازم آوے ۔ آنحضرتؐ دی شرع موافق اپنا حکم چلاوے

عالم برزخ اندر تے ہور باقی ہر ہر جائیں ۔ وصف نبوت حاصل ہر جا سب نبیاں دے تائیں

ختم نبی تھے اس تھیں بالکل نقض نہ لازم آوے ۔ دو چیزاں دا اکٹھا رہنا نہ کوئی ضرر پہنچاوے

یعنی دونویں اک دوجے نوں بالکل نافی ناہیں ۔ جائز دونویں باقی ہوون اپنی اپنی تھائیں

باپ تے بیٹا اک دوجے تھیں اگے پچھے آون ۔ اک ویلے وچ باقی زندہ دونویں پاوئے جاون

’’**وقال السیوطی فی کتاب الاعلام بحکم عیسٰی علیہ السلام انہ یحکم بشرع نبینا لا بشرعہ کما نص علٰی ذلک العلماء وو ردت بہ الاحادیث وانعقد علیہ الاجماع انتہی**‘‘ یعنی امام سیوطی نے کتاب الاعلام میں لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی کی شرع کے موافق حکم کریں گے نہ اپنی شرع سے جیسا کہ نص کی ہے اس پر علماء نے اور وارد ہوئی ہیں ساتھ اس کے حدیثیں اور اجماع۔

مرزا بھی خود آون اس دا دنیا تے فرمنے ۔ کیوں فر پیر پساری اپنا ایہ ہن وانگوں انھے

آکھے ایہ خود عیسیٰ جد فر مڑ دنیا تے آوے ۔ عاماں اہل اسلاماں وانگوں اک مومن اکھواوے

نبی نبوت اس دے کارن شرط نہ مول ٹھہرائی ۔ ہو پابند شریعت احمد ہووے مومن بھائی

قال: ’’تو اس کا جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور یہی لکھا ہے کہ ایک مسلمان اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا۔‘‘

(توضیح المرام ص۱۷،۱۸، خزائن ج۳ ص۵۹)

عیسیٰ نبی نہ ہو جد بالکل خود مرزا بتلاوے
ختم نبی تے اس تھیں بالکل نقص نہ لازم آوے

جواب۲۹۹ وہم وساوس مرزے دے ہن باطل ہوئے سارے
مرزا تے مرزائی سبو اکٹھے کر اس مارے

عیسیٰ دا جد آون آخر خود مرزا بتلاوے
باطل ایہ اشکال جو اس دا خود اس تے آوے

بھی فر مرزا اپنے تائیں پیغمبر ٹھہراوے
جو توجیہ خود کرسی اوہو عیسیٰ ولّوں پاوے

جواب۳۰۰ جی اوہ آکھے ہاں میں ہویا حضرت اندر فانی
مرزے عیسیٰ دا فر خود توں اکو مادہ جانی

یعنی ایہ خود قائل ہویا ہے مغلانی زادہ
عیسیٰ دا تے اپنا ایہ بتلاوے اکّو مادہ

جواب۳۰۱ اس گلوں ایہ ہے ہن جھوٹھا پھسیا اندر پھائی
ممکن نہ ہن اس نوں اس تھیں آس امید رہائی

بعد نبی دے برزخ اندر سب پیغمبر عالی
باقی نال نبوت آہے یا فراس تھیں خالی

خاتم نبیاں نہ ہون حضرت ایہ گل لازم آئی
جو دسے سو اگوں پاوے فرق نہ اس وچ کائی

غرض مسیح موعود نہ مرزا اس تھیں ثابت ہویا
نہ ایہ مثل مسیح ہے بالکل جانوں ہن ایہ مویا

گنتی اندر ہے ایہ حجت تن سو پوری آئی
عاجز اس دے اگے بیشک مرزا تے مرزائی

ایماں مول نصیب نہ اس نوں نہ ایہ توبہ کرسی
کافر ہویا کافر رہسی آخر کافر مرسی

جھوٹھا ہے ایہ جھوٹھا اس دے ککھ نہ جانو پلے
جھوٹھا ہے ایہ جھوٹھا اس دے سر وچ مارو کھلے

بس محمد ختم کریں ہن اول حصے تائیں
اگے بہت ہویا ہے لماں ہن ہور نہ ودھائیں

نبیاں تائیں اس متنبّی لایاں بڑیاں سلّاں
دوجے حصے اندر ویکھیں میریاں اس دیاں گلاں

جے توفیق اللہ نے دتی میں نوں کیتا گویا
اوتھے تن دیاں گا اس نوں جتھوں ہے ایہ ہویا

وکھو وکھ کریساں سارے مرزایاں دیاں قبراں
ایسی کرساں نال انہاں دے ملکیں ہوون خبراں

رہنا بہنا میں ہن اپنا دساں تیرے تائیں
نام محمد مولد مسکن میرا پنجگرائیں

خاتمہ برنصیحت

توبہ کر جلدی اے ملحد موت نیڑے ہے آئی
اج کل مردنیا توں غافل ہونا ہے توں راہی

دولت حشمت نال نہ جاسی نہ ایہ نصرت بی بی
پتر دھیاں کم نہ آسن نہ کوئی خویش قریبی

ایہ ناپاک جماعت تیری تیرے کم نہ آوے
مردیاں ہویاں کلا ویسیں کوئی ساتھ نہ جاوے

تمت (۱۹۰۶ء)

☆ ☆ ☆

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

بجلی آسمانی

برسر

دجّال قادیانی

(حصہ دوم)

مولانا محمد ابوالحسن سیالکوٹی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ خالق مالک قادر ہر شئے آپ بناوے — ہور شریک نہ کوئی اس دا واحد اک اکھواوے

خاتم نبیاں نوں صلوٰتاں عالی جس دا پایا — انہاں بعد نبی ہوون دا حکم نہ مطلق آیا

قادیاں ہے اک قصبہ چھوٹا آکھن لوک کتھائیں — سنیا ہے نہ ڈٹھا اس نوں جاکر مول کدائیں

مغلاں دی اک نسلوں اوتھے مغل ہویا ہے پیدا — ایس زمانے اندر ہویا وچ پنجاب ہویدا

شور مچایا اس نے جگ وچ ہر جاگھ ہرجائیں — غوغا اس تھیں ہویا سارے جوہ جنگل دریائیں

فتنہ ہے اوہ ایس صدی وچ پیدا ہویا بھارا — فتنے تھیں تھرتھلی ہے اس اندا عالم سارا

کوئی شہر نہ وچ پنجابے خالی اس تھیں جاپے — جتھے ویکھو مرزایاں دے ہوندے ہین سیاپے

دنیا ساری اس متنبّی تھلے تیک ہلائی — زمیاں تے آسماناں اندر اس تھیں ملے دوہائی

ہے بے شرم بڑا ایہ بھارا شرم نہ کجھ اس تائیں — ایسا ہور نہ کوئی ہویا دنیا وچ کتھائیں

ہے کوئی ڈھیٹھ بڑا ایہ ڈاڈھا سوسوسروچ وچے — پینڈیاں اس نوں وارنہ آوے پرایہ مول نہ رجے

عزت ہے کوئی ڈاڈھی اس دی لوہے نالوں اتے — بھاویں کتنے پولے وسن پر ایہ رہندا اوتے

دین ایمان ونجایا اس نے اپنا بدلے روٹی — کھا کھا مال بیگانے اس دی گوگڑ ہوئی موٹی

دل اس دا ہے بھریا ہویا کفروں حرصوں آرزوں — ہے ناپاک طبیعت اس دی گندی بول برازوں

دین نبی دا اس نوں جانوں وڈا دشمن بھارا — کھوٹا ہے ایہ اتوں مومن وچوں کافر سارا

اگے تھیں ہن سے درجے اس ہور ترقی کیتی — خبر نہیں کی بھنگ شیطانی اس کافر ہے پیتی

بہتا ہے ایہ ودھیا جھوٹھا ملکوں اچا آیا — چھڈ زمیں ہیٹھاں آسمانی ہے اس جا ہتھ پایا

ظلم کیتا نبیاں تے بھارا ہے اس مغل طوفانی — نبیاں دے حق اندر اس کیتی طول لسانی

نبیاں دے حق اندر اس نے کیتی ہے بدگوئی — پاٹ کلیجے اندر میرے اس تھیں موری ہوئی

نالے اپنے تائیں فر ایہ پیغمبر اکھواوے — آکھے ہاں میں مرسل میرے پاس فرشتہ آوے

سب نبیاں تھیں اس متنبّی اگے قدم ودھایا — سب نبیاں تھیں اپنے تائیں اس افضل ٹھہرایا

اصلی قول اس دا ہن تینوں کر کے نقل سناواں — نال دلائل خاصے فر میں اس دی خاک اڑاواں

ماراں سانگ قلم دی اس نوں سینہ اس دا پاڑاں — آتش دا انگیارا لے کر داڑھی اس دی ساڑاں

قولہ: ’’خداتعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔‘‘ (ازالہ ص۵۳۳، خزائن ج۳ ص۳۸۶)

’’اوراس آنے والے کا نام جواحمد رکھا گیا وہ اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیوں کہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنی کی روسے ایک ہی ہیں۔اسی کی طرف اشارہ ہے:’’ **ومبشّراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد** ‘‘تمہارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ولیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشین گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۷۳، خزائن ج۳ ص۴۶۳)

’’نبیوں کا چاند آئے گا۔‘‘ (دعوت قوم ص۵۸، خزائن ج۱۷ ص۵۸)

یعنی مرزا آکھے مینوں اللہ ہے وڈیایا
وچ براہین اللہ مینوں پیغمبر فرمایا
وچ قرآن اٹھائیویں پارے خبر میری ہے آئی
جس آیت وچ احمد آیا میرے حق وچ آئی
حضرت دے حق اندر نہ ایہ آیت نازل ہوئی
میرے حق اندر ایہ آکھے وارد پیشین گوئی
اسم محمد حضرت دا ہے آکھے نام جلالی
احمد تائیں آکھے ہے ایہ میرا نام جمالی
یعنی اسم محمد احمد اندر فرق ٹھہراوے
معنی اندر دوہاں تائیں وکھو وکھ ٹھہراوے
احمد عیسیٰ آکھے دونویں آپس اندر بھائی
اکو ہے مطلب دوہاں دا فرق نہ اس وچ کائی
آکھے میں تھیں کم تر رتبہ ہور پیغمبر سارے
ہاں میں چن آسمانی آکھے ہور نبی سب تارے
ایویں عسل مصفی اندر اس مرسل اکھوایا
ہاں مرسل یزدانی اس وچ بہتی جائیں آیا
توبہ توبہ کی ایہ ظالم ویکھو سخن الاوے
اپنے تائیں سب نبیاں تھیں ایہ افضل ٹھہراوے
ویکھو کیسی اس جوگی نے کیتی ہے چالاکی
کیسی ہے اس ملحد کیتی گستاخی بے باکی
کس رنگوں ہے اس ملحد نے حضرت نوں جھٹلایا
کس رنگوں اس اپنے تائیں پیغمبر دھروایا
خبر نبوت آنحضرت دی وچ انجیل جو آئی
حضرت تھیں اس کھوہ متنبّی اپنے اتے لائی
حضرت نوں کر خارج خود ہی مورد آیت بنیا
توبہ توبہ ماں اس دی کیوں اس ملحد نوں جنیا
اس دے بدلے جیکر جندی کوئی پتھر وٹا
کیوں فر ساری دنیا اندر پیندا ایڈا رٹا
اوتر جم پیا گھر اس دے ایہ پاغل سودائی
شرم حیا نہ اس نوں ذرہ لتھی چڑھی نہ کائی
کتھے آیت کتھے مرزا فرق زمین آساناں
اتنا فرق ملاوے کیوں کر ایہ پاغل دیوانہ
وچ قرون ثلاثہ کس نے ایہ مطلب بتلایا
اس جھوٹے نوں کتھوں فر ایہ مطلب اس دا آیا

اس امت نوں منڈھوں اج تک فخر بڑا ایہ آیا
اس ملحد نے کفر الحادوں اوہ بھی اج مٹایا

حضرت نوں جد خود ایہ جامع دلوں وصف ٹھہراوے
کیوں حضرت نوں آیت تھیں فر ایہ خارج بتلاوے

ویکھو کیڈا دھوکا اس دتا خلقت تائیں
کیسا جہل کیتا ہے اس نے وچ کلام اتھائیں

نام غلام احمد ہے اس دا احمد کیوں اکھواوے
شرکی نام اپنے نوں کیوں اوہ احمد نال رلاوے

کسی غلام احمد نہ کہیا اج تک حضرت تائیں
نہ سنیاں نہ ڈٹھا اج تک وچ کتاب کتھائیں

ہے طوفان بڑا ایہ بھارا جھڑا ایس اٹھایا
نام غلام احمد ہے اس نے حضرت دا ٹھہرایا

نام غلام احمد ہے شرکی بیشک جانی بھائی
تے مشرک جو ایہ نام رکھاوے مسئلہ ایہ اجماعی

اسم مبارک حضرت دا ہے احمد نام قرآنی
اس دے نال غلام ملایا ہے اس مغل طوفانی

بھی لائق سی پہلاں اپنا نام رکھاندا
اس تھیں پچھے ایہ متنبّی ایہ طوفان اٹھاندا

احمد تھیں پیغمبر ہونا بھی نا لازم آوے
ہم نامی تھیں اصل نبوت کدے نہ کوئی پاوے

دنیا اندر احمد نامی ہے گے بہت لوکائی
جائز ہو فر ہردے حق ہو ایہ بشارت آئی

جائز ہو فر احمد سارے پیغمبر اکھواون
اس آیت دے سندوں سارے پیغمبر ہوجاون

اس تھیں پچھے ہے جو اج تک ہے اس قلم چلائی
نام غلام احمد اس اپنا لکھیا ہے ہر جائی

کیوں جائز فر اپنے تائیں احمد نام ٹھہراوے
اس آیت دی سندوں کیوں فر پیغمبر اکھواوے

مشرک ہے اس اج تک اپنا نام نہیں بدلایا
اچھا نام نہ کیوں اس کوئی اپنا بدل رکھایا

جمدے ہوئے ماں اپنی نوں کیوں نہ ایہ سمجھایا
کیوں نہ نام اپنا اس مشرک احمد تدوں رکھایا

بن مریم جد خود ہے بنڑدا ایہ پاغل سودائی
کیوں نہ ایس پنگھوڑے اندر تد ایہ بات الائی

نام اپنے تھیں ایہ متنبّی کیوں ہے ہن پچھتاندا
شرکی نام اپنے نوں کیوں ہے احمد نال رلاندا

جس دے نام اندر اک ذرہ شرکوں پایا جاوے
ممکن مول نہ اس نوں اللہ پیغمبر ٹھہراوے

مرزا ہے متنبّی بیشک پیغمبر ایہ ناہیں
اس تھیں پچھے آیت بھی جھٹلاوے اس دے تائیں

ہن میں تینوں اس آیت دی کر تفسیر سناواں
اگوں پچھوں سارا اس دا مطلب کھول وکھاواں

’’قال اللہ تعالیٰ واذ قال عیسیٰ بن مریم یبنی اسرائیل انّی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدیّ من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ‘‘ترجمہ: اتے جس وقت کہیا عیسیٰ بیٹے مریم دے

نے اے بنی اسرائیلیو تحقیق میں رسول اللہ دا ہاں طرف تساڈی تصدیق کرنے والا واسطے اس چیز دے جو اگے میرے توریت تھیں اتے خوشخبری دینے والا نال اک رسول دی جو آوے گا پچھے میرے، نام اس دا احمد ہے۔

یاد کریں جد آکھیا عیسیٰ اسرائیلیاں تائیں — مرسل مینوں طرف تساڈی کیتا ہے رب سائیں
سچ توریت جو میں تھیں اگے شک نہ کوئی لاوے — احمد نامی اک پیغمبر میرے پچھوں آوے

’’فلمّا جاء ھم بالبیّنات قالوا ھٰذا سحر مبین‘‘ ترجمہ: پھر جد آیا پاس انہاں دے نال دلیلاں دے کہیا انہاں نے ایہ جادو ہے ظاہر۔

احمد لے معجزیاں نوں جد پاس انہاں پھر آیا — جادو گر ہے آکھن اس نے ظاہر سحر دکھایا
نص آیت ہے جس احمد دا اس نے پتا بتایا — لازم اس دے وقت نزولوں پہلا ہو اوہ آیا
آیت بعد احمد دے آئی ظاہر ہے قرآنوں — احمد آیا اس آیت تھیں پہلاں اس وچ شک نہ آنوں
مسئلہ ہے ایہ نحوی لمّا جد ماضی تے آوے — معنی مطلب سب ماضی دا ماضی ول لیجاوے
اس آیت تھیں پہلاں جیکر نبی نہ ہندا آیا — کیوں کفاراں کس شئی تائیں جادو سحر بنایا
مرزا جے کر احمد ہوندا حسب بشارت بھائی — آیت تھیں ایہ پہلاں ہوندا دیر کیوں اس لائی
احمد ہے جد پہلاں آیت پچھوں لازم آیا — مرزا ہے متنبّی جھوٹھا بن پیغمبر آیا

’’ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب وھو یدعی الی الاسلام واللہ لا یھدی القوم الظالمین‘‘ ترجمہ: اتے کون ہے بہت ظالم اس شخص تھیں جس نے بنایا اوپر اللہ تعالیٰ دے جھوٹھ اتے بلایا جاندا ہے طرف اسلام دی اتے اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت کردا قوم ظالماں دی نوں۔

ظالم سب تھیں اوہ جو کوئی رب تے جھوٹ بناوے — بعد احمد دے ہور اک احمد بن پیغمبر آوے
کافر ہے اوہ دین نبی دی طرف بلایا جاوے — اللہ مول نہ کفاراں نوں راہ اسلام وکھاوے
ثابت ہویا اس آیت تھیں اللہ ایہ فرماوے — بعد احمد دے ہور ایک احمد جھوٹھا بن کے آوے
اللہ صاحب بیشک سچا سچ جو اس فرمایا — جیسا فرمایا ہے اللہ وچ وقوع دے آیا
یعنی مغلاں دا اک بچہ قادیاں اندر بھائی — جھوٹھا احمد بعد احمد دے بن آیا سودائی
جھوٹا اوہ متنبّی ظالم رب تے جھوٹ بناوے — اللہ کدی نہ اس ظالم نوں سدھا راہ وکھاوے

''ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلّہ ولو کرہ المشرکون ''ترجمہ: اللہ وہ ذات پاک ہے کہ بھیجا اس نے رسول اپنے کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تاکہ ظاہر کرے اس کو اوپر تمام دینوں کے اگرچہ برا مانیں مشرک لوگ۔

اللہ ہے جس بھجیا اپنا پیغمبر لاثانی ۔۔۔ سدہا راہ ہدایت دے کر نالے دین حقانی
غالب کرے تا اللہ اس نوں دنیا اوپر ساری ۔۔۔ بھانویں ناخوش جانن اس نوں مشرک اور پچاری
یعنی ہے اسلام مکمل فرق نہ ذرہ پے سی ۔۔۔ روز قیامت تائیں دنیا اوتے روشن رہسی
غالب رہسی دائم غلبہ سب دنیا تے پاوے ۔۔۔ ہور پیغمبر احمد پچھوں کوئی نہ بن کے آوے
دین نبی دا غالب ہے جد کیتا اللہ سائیں ۔۔۔ کیوں پھر جھوٹا پیغمبر اکھواوے اپنے تائیں
جیکر ایہ متنبّی جھوٹھا پیغمبر اکھواوے ۔۔۔ دین نبی دا غالب نہ ہو یا اس تھیں لازم آوے
ایہ آیت بھی پہلی وانگوں نص صریح ہے بھائی ۔۔۔ احمد پہلاں آیا بیشک پچھوں آیت آئی
یعنی احمد پہلاں اس تھیں بن پیغمبر آیا ۔۔۔ پچھوں اللہ اس آیت نوں نازل ہے فرمایا
کیوں فر ایہ متنبّی جھوٹا پیغمبر اکھواوے ۔۔۔ تیرا سو سولاں تھیں پچھوں احمد بن کے آوے
بھی ایہ آکھے حضرت دے حق آیت نازل ہوئی ۔۔۔ حضرت دے حق اندر ہے ایہ وارد پیشین گوئی
اس دا قول سناواں اصلی میں ہن تیرے تائیں ۔۔۔ وچ وساوس ہے خود لکھیا اس نے بعضی جائیں

قولہ:'' حالانکہ مسیح کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح لکھی ہے کہ: ''مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد ''یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے آنے کے بعد آئے گا اور نام اس کا احمد ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اسی عالم جسمانی سے گزر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ بھی اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۴۲، خزائن ج۵ ص ایضاً)

ویکھو آیت دا اس مورد حضرتؑ نوں ٹھہرایا ۔۔۔ حضرتؑ دے حق نازل ہونا اس دا خود بتلایا
کیوں فر اپنے تائیں اس دا مورد ہن بتلاوے ۔۔۔ اس آیت دی سندوں کیوں خود پیغمبر اکھواوے
ویکھو ایہ متنبّی پاگل کیسا ہے سودائی ۔۔۔ اگے پچھے دی اس تائیں خبر نہ بالکل کائی

اپنی گلوں ایہ خود پاگل آپے جھوٹا ہویا
جھوٹھا ہویا گویا جانوں گیا گواتا مویا

بھی ہے جس احمد دی حضرت عیسیٰ خبر بتائی
ہے توریت اندر بھی اس دی خبر بشارت آئی

ہے انپڑھیا اوہ پیغمبر اللہ جوں فرمایا
دور کرسی بھار انہاں تھیں اندر قرآن آیا

''الذین یتبعون الرسول النّبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل ''ترجمہ: جولوگ تابعداری کردے ہین رسول امّی دی اوہ پاون گے اس نوں لکھیا ہویا تورات اتے انجیل۔

مومن اوہ ہے جو پیغمبر نال ایمان لیاون
وچ تورات انجیلاں جس نوں لکھیا ہویا پاون

دسے انہاں نوں اوہ نیکی بدیوں پچھاں ہٹاوے
بھانسے بھاراونہاں دے بھارے انہاں سروں الٹاوے

مرزے دا انجیلاں اندر نام نہ بالکل آیا
وچ توریت نہ بھی فر اللہ اس دا نام بتایا

مرزے دی توریتاں اندر خبر نہیں جد کائی
خبر بشارت احمد کیوں فر اس دے حق ہے آئی

بھی مرزا ہے پڑھیا ہویا ان پڑھیا ایہ ناہیں
جیوں کر امی ہے فرمایا اللہ حضرت تائیں

فرسی ہے ایہ پڑھیا ہویا ہے انگریزی عربی
حاصل کیتا علم کتابی پڑھ پڑھ ہے اس حربی

جادوگر ہے ساحر بھارا مسمریزم جانے
رمل نجوم تے ہور بہتیرے کسبی علم پچھانے

امی ہے جد اوہ پیغمبر پڑھیا جانی ناہیں
کیوں مصداق ٹھہراوے اس دا ایہ فر اپنے تائیں

جھوٹا ہے ایہ بیشک جھوٹھا، پیغمبر ایہ ناہیں
ہے متنبّی جھوٹھا جانو جھوٹھا اس دے تائیں

بھی ہے شاعر عربی عجمی صدہا شعر بناوے
شاعر کدے نہ ہو پیغمبر اللہ خود فرماوے

''قال اللہ تعالیٰ والشعرآء یتبعھم الغاوٗن''

ہے تبلیغ و براہین جد آسمانوں نازل ہوئی
کیوں فر وچ نماز نہ پڑھدا ہے مرزائی کوئی

مثل قرآں دی ایہ مرزائی پڑھن نہ کیوں اس تائیں
وانگ قرآن تلاوت اس دی کیوں اوہ کردے ناہیں

ہے تبلیغ جو اس جھوٹے نے عربی جوڑ بنائی
تک بندی وچ ہے اس گویا نال قرآن ملائی

لفظ قرآنی اس جھوٹے نے اکثر ہیں چورائے
لے الفاظ قرآنوں اکثر اس دے اندر پائے

ہے قرآن بلاغت والا اپنے مثل نہ پاوے
ممکن مول نہ بندہ کوئی اس دی مثل بناوے

وقت نزول قرآن کفاراں سارا زور لگایا
مثل قرآن دی چھوٹی سورت نہ کوئی جوڑ لیایا

کی ممکن فر ہے ایہ جھوٹا مثل قرآن لیاوے
اپنے گوز شتر نوں ہے ایہ نال قرآن رلاوے

ظاہر گو اس پوری کیتی اس دی سب تک بندی
لیکن ہے اوہ وچ حقیقت بڑی عبارت گندی

ٹٹی بھنّی کانی گنجی خستہ نظری آوے
ہے بکواس تمام ایہ اس دا دل نوں مول نہ بھاوے

ہن میں تینوں ہور دلیلاں کر تحریر سناواں
اس متنبّی دا ایہ دعویٰ باطل کر دکھلاواں

''قال اللہ تعالیٰ وما ارسلناک الّا کافۃ للنّاس بشیرا ونذیراً ''ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو مگر برائے جماعت جن اور انس کو خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے والا۔

یعنی اللہ اندر قرآن حضرتؐ نوں فرمایا
سب لوکاں دے کارن میں ہے تینوں نبی بنایا

اہل ایماناں نوں تا خوشیاں خبر بہشت سناویں
اہل کفر بدکاراں تائیں دوزخ کنوں ڈراویں

ثابت اس آیت تھیں ہویا نصاً ہے ایہ بھائی
حکم انہاں دا جاری رہسی روز قیامت تائیں

کیوں فر ایہ متنبّی جھوٹا پیغمبر اکھواوے
جھوٹھا ہے جو جھوٹھا ہووے سو سو پولا کھاوے

احمد بعد جے ہور نبی دی حاجت ہوندی کائی
کیوں فر مرسل ہوندے حضرت کارن کل لوکائی

''قال اللہ تعالیٰ واوحی الی بھٰذا القرآن لا نذرکم ومن بلغ ''ترجمہ: اور وحی کیا گیا میری طرف ساتھ اس قرآن کے تاکہ ڈرسناؤں میں تم کو اور اس کو جو پہنچے اس کو۔

ایہ قرآن رب دتا مینوں تا میں حکم سناواں
تساں تے ہور جہانوں پہنچی دوزخ کنوں ڈراواں

اللہ جد حضرت نوں کیتا مرسل منذر ہر دا
کیوں فر ایہ متنبی جھوٹھا کوڑے دعوے کردا

''قال اللہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ''ترجمہ: آج کے دن پورا کیا میں نے دین اور تمام کیا میں نے اوپر تمہارے نعمت اپنی کو اور راضی ہوا میں واسطے تمہارے اسلام دین ہونے میں۔

یعنی میں آج کامل کیتا دین تساڈا سارا
نقص نہ رہیا اس وچ کوئی نہ کوئی رہیا پاڑا

اپنی نعمت کل تساں تے میں اج کیتی پوری
دین اسلام تسانوں دتا خاص طریق حضوری

احمد بعد جے ہور نبی دی حاجت ہوندی کائی
ناقص رہندا دین نہ کامل ہوندا حسب گواہی

بھی اصحاباں بن مریم دا بھید نہیں جد پایا
نہ دابہ یاجوج وغیرہ سمجھ انہانوں آیا

ناقص رہیا دین انہاں دا ایہ گل لازم آئی — ایویں ساری امت اج تک جو جو ہو وہائی
تیراں صدیاں دین نبی دا ناقص رہیا ادھورا — مرزے نے اج آ کر اس نوں کامل کیتا پورا
اگلی پچھلی امت ساری دین ناقص تے موئی — کی ممکن فر دین کامل ہو مرزا ہویا کوئی
ایویں لازم آوے اس دی نعمت نہ ہو پوری — اہل ایمان تے نعمت اس دی اج تک رہی ادھوری
ناقص ہوون دین انہاں دا ہرگز ممکن ناہیں — ناممکن ہو نعمت ناقص ایہ گل دل تے لائیں
ہے متنبّی مرزا جھوٹھا شک نہ اس وچ کائی — جھوٹھا ہے سب تانا اس دا صدق نہ اس وچ رائی

’’قولہ تعالیٰ وما ارسلناک الّا رحمة اللعالمین‘‘ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو مگر رحمت جہانوں کی۔

یعنی آنحضرت نوں ہے فرمایا اللہ سائیں — رحمت کل عالم کر بھجیا ہے اساں تیرے تائیں
اللہ تینوں رحمت کیتا کارن اہل ایماناں — ہے وڈیایا رب نے تینوں اندر دوہاں جہاناں
اللہ حضرت نوں جد رحمت کل جہان ٹھہرایا — حضرت پچھوں نبی نہ کوئی اس تھیں لازم آیا
اس آیت تھیں ایہ بھی ثابت ہویا بیشک بھائی — مرزا ہے متنبّی جھوٹا شک نہ اس وچ رائی

’’قولہ تعالیٰ ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین‘‘ترجمہ:ایہ پر رسول اللہ دا ہے اتے خاتم نبیاں دا۔

یعنی نبی تساڈے وچوں باپ کسے دا ناہیں — خاتم نبیاں ہے پر خاتم جانوں اس دے تائیں
ختم نبوت ہوئی اس تے اللہ ایہ فرماوے — انہاں بعد قیامت تیکر کوئی نبی نہ آوے
ایہ آیت بھی نص صریح ہے اس وچ شک نہ کوئی — بیشک آنحضرت تے مطلق ختم نبوت ہوئی
آنحضرت تھیں فر ہن پچھوں ہور پیغمبر کائی — روز قیامت تیک نہ ہووے ویکھ قرآن گواہی
اللہ ہے جد خاتم نبیاں حضرت نوں ٹھہرایا — کیوں فر ایہ متنبّی جھوٹھا پیغمبر بن آیا
کی ممکن ہن ایہ متنبّی پیغمبر اکھواوے — کیا جائز حضرت تھیں پچھوں بن پیغمبر آوے

’’وعن جابر ؓ قال قال النبی ﷺ بعثت الی الناس عامة رواہ البخاری. وعن ابی ہریرة ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ وارسلت الی الناس وختم بی النّبیون. رواہ مسلم. وقال النبی ﷺ لانبی بعدی والاحادیث فی ہذاالباب کثیرة‘‘ترجمہ: جابر

سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے اٹھایا گیا میں طرف تمام لوگوں کی۔ روایت کیا اس کو بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بھیجا گیا ہوں میں طرف لوگوں کی اور ختم کی گئی ساتھ میرے نبوت۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔ فرمایا نبی ﷺ نے نہیں کوئی نبی میرے بعد۔

یعنی اللہ کل عالم دا مینوں نبی بنایا
خاتم کل نبیاں دا اللہ مینوں ہے ٹھہرایا
ختم نبوت ہوئی میرے تے خاتم مینوں جانو
میرے بعد قیامت تائیں کوئی نہ نبی پچھانوں
ایویں بہت کتاباں اندر ہور حدیثاں آیاں
حضرت بعد نہ پیغمبر ہے ایہ سب دین گواہیاں
ثابت نص قرآن حدیثوں ہن ایہ ہویا بھائی
آنحضرت تھیں پچھوں بالکل نبی نہ ہووے کائی
جائز مول نہ حضرت پچھوں کوئی ایسا آوے
لفظ نبی دا یعنی جس دے اوپر بولیا جاوے
ہے اجماع امت دا اس تے منڈھوں چلیا آیا
تیراں صدیاں اندر اس تھیں نہ کوئی منکر پایا
یعنی خاتم نبیاں پچھوں کوئی پیغمبر ناہیں
شرع نبی دی قائم رہسی روز قیامت تائیں
جو ہن پیغمبر اکھواوے کاذب اس نوں جانوں
کافر ہے اوہ بیشک خارج ہو یادیں ایمانوں

تمہید ابوشکور میں ہے: ’’من انکر نبیاً فانہ یکفر ولو اقر لاحد بالنبوۃ وھو لم یکن نبیاً فانہ یکفر ایضاً ومن ادعی النبوۃ فی زماننا یصیر کافراً ومن طلب منہ المعجزۃ فانہ یصیر کافراً لانہ شک فی النص فیجب الاعتقاد ما کانت لاحد الشرکۃ فی النّبوۃ مع محمد ﷺ انتھی ‘‘ترجمہ: جس نے انکار کیا کسی نبی کا تحقیق وہ کافر ہوا اور اگر اقرار کیا واسطے کسی کے ساتھ نبوت کے اور وہ نہ ہو نبی پس تحقیق وہ بھی کافر ہوا اور جس نے دعویٰ کیا نبوت کا ہمارے زمانہ میں وہ بھی کافر ہو گیا اور جس نے معجزہ طلب کیا۔ پس تحقیق وہ بھی کافر ہوا، اس واسطے کہ شک لایا وہ نص صریح میں پس واجب ہے اعتقاد کہ نہیں ہے واسطے کسی کے شراکت نبوت میں ساتھ نبوت محمد ﷺ کے۔

یعنی جو کوئی کسی نبی تھیں ہووے صاف انکاری
کافر ہے اوہ بیشک اس نوں جانوں پکا ناری
ایویں جو پیغمبر جانے غیر نبی دے تائیں
کافر ہے اوہ بیشک کافر ذرہ شک نہ آئی

جو ہن کرے دعویٰ نبوت پیغمبر اکھواوے
کافر ہے اوہ بیشک سدھا دوزخ اندر جاوے

واجب ہے ایہ دل تھیں منن ہر ایک مومن تائیں
حضرت نال کسے نوں حصہ وچ نبوت ناہیں

اور ابن حجر مکی نے لکھا ہے: ’’**ومن اعتقد وحیاً بعد محمد ﷺ کان کافراً باجماع المسلمین** ‘‘ترجمہ: جو اعتقاد رکھے وحی کا بعد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ہوگا وہ کافر۔ اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

جو اعتقاد نبی دا رکھے یعنی بعد نبی دے
کافر ہے اوہ بیشک موجب اہل اسلام عقیدے

اہل اسلام تمامی اس تے مسئلہ ایہ اجماعی
کافر ہے اوہ ایہ گل ہر جا وچ کتاباں آئی

’’**وقال القسطلانی فی المواهب الدّنية قد اخبر الله فی کتابه ورسوله فی السنة المتواترة عن انه لا نبی بعده ليعلموا ان كل من ادعی النبوة بعده فهو كذاب افاک دجال ضال مضل ولو اخرق وشعبد بالنواع السحر والطلاسم والنبير نجات فكلها محال وضلالة عند اولی الالباب انتهی** ‘‘ترجمہ: کہا امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں کہ تحقیق خبر دی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول ﷺ اس کے نے اپنی حدیث میں تحقیق کہ نہیں کوئی نبی میرے بعد تا کہ معلوم کرلیں کہ تحقیق جس شخص نے دعویٰ کیا نبوت کا بعد اس کے پس وہ کافر جھوٹھا ہے، جھوٹ بنانے والا، دجال، گمراہ گمراہ کرنے والا اگرچہ بخلاف عادت اور شعبدہ دکھاوے اور ایک قسم سے جادو اور طلسم سے اور عجائبات سے پس تمام یہ محالات اور گمراہی ہے صاحب عقل کے نزدیک۔

یعنی اللہ اندر قرآن ہے ایہ خبر بتائی
ایویں وچ حدیثاں ایہ گل ہے متواتر آئی

آنحضرت تھیں پچھوں بالکل کوئی نبی نہ آوے
جھوٹھا ہے اوہ بھارا جو ہن پیغمبر اکھواوے

بیشک اوہ دجال یقیناً دل تھیں گلاں گھڑدا
خود گمراہ بھی لوکاں تائیں ہے اوہ گمراہ کردا

خارق عادت فرضاً جے دکھلاوے تیرے تائیں
جادو ہے یا شعبدہ بازی دل تے مول نہ لائیں

جادو سحر طلسم وغیرہ ایسے بہت وکھاون
ہے گمراہی بیشک ایویں لوکاں نوں بہکاون

’’**قال القاضی عیاض فی کتاب الشفاء فی حقوق**

المصطفی من ادّعی نبوۃ احد بعد نبینا علیہ السلام او ادعی النبوۃ لنفسہ او جوز اکتسابھا والبلوغ بضیاء القلب الی مرتبتھا کالفلاسفۃ والبلاغۃ المتصوفۃ وکذلک من ادعی منھم انہ یوحیٰ الیہ وان لم یدع النبوۃ الی ان قال فھولاء کلھم مکذبون للنبی ﷺ لانہ اخبر انہ ﷺ خاتم النّبیین ولا نبی بعدہ واخبر عن اللّٰہ تعالٰی انہ خاتم النّبیین واجتمعت الامۃ علی حمل ھذا الکلام علٰی ظاھرہ وان مفھومہ ھوالمراد بہ دون تاویل وتخصیص فلا شک فی کفر ھؤلاء الطوائف کلّھا قطعاً اجماعاً وسمعاً وکذلک وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب او خصّ حدیثاً مجمعاً علی نقلہ مقطوعاً بہ مجمعاً علی حملہ علٰی ظاھرہ انتھی‘‘

بعد نبی دے ہو پیغمبر یعنی ہور جو کائی
دعویٰ کرے حصول نبوت دل دے نال صفائی

یا اوہ آکھے اللہ ولوں مینوں وحی آوے
کافر ہے اوہ بیشک قطعاً حضرت نوں جھٹلاوے

خاتم نبیاں حضرت تائیں اللہ نے ٹھہرایا
خاتم ہاں میں نبیاں دا نبی حضرت فرمایا

ہے اجماع امت دا اس پر منڈھوں چلیا آیا
ظاہر تے ہے ایہ گل یعنی جیویں اللہ فرمایا

نہ تخصیص مجوز اس وچ نہ جائز تاویلاں
نہ کجھ عذر بہانے ممکن نہ کجھ قیلاں قالاں

ایویں کافر اوہ بھی جو کوئی مطلب گھڑے دلیلے
ظاہر چھڈ قرآں حدیثاں معنی کرے تاویلے

ایویں ہور حدیث جو اس دی صحت ہو اجماعی
ظاہر معنی تے اجماعاً ہووے منڈھوں آئی

کرے مقید جو اس اندر کجھ تخصیص نکالے
اوہ بھی کافر اللہ اس نوں دوزخ اندر ڈالے

ثابت ہویا مرزا بیشک کافر ہے اجماعوں
کافر ہے اوہ کافر بیشک رد ہویا درگاہوں

مرزا ہے متنبّی جھوٹھا کجھ نہ اس دے پلّے
مرزا ہے متنبّی اس دے سر وچ مارو کھلّے

مرزا ہے متنبّی اس دے نیڑے مول نہ جائیں
مرزا ہے متنبّی اس دی بات نہ دل تے لائیں

مرزا ہے متنبّی جھوٹھا جانوں اس دے تائیں
مرزا ہے متنبّی بیشک منوں اس نوں ناہیں

قال: ’’میں اس جگہ ان لوگوں کا وہم بھی دور کرنا چاہتا ہوں جو ان شکوک اور شبہات میں مبتلا ہیں جو اولیا اور انبیاء کے الہامات اور مکاشفات کو

دوسرے لوگوں کی نسبت کیا خصوصیت ہوسکتی ہے، کیونکہ اگر نبیوں اور ولیوں پر امور غیبیہ کھلتے ہیں تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کھل جاتے ہیں، بلکہ فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں اور بعض پرلے درجے کے بدمعاش اور شریر آدمی بھی اپنے ایسے مکاشفات بیان کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ پس جب کہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تائیں نبی یا کسی اور خاص درجے کا آدمی تصور کرتے ہیں۔ ایسے ایسے بدچلن آدمی بھی شریک ہیں جو بدچلنیوں اور بدمعاشیوں میں چھٹے ہوئے اور شہرہ آفاق ہوتے ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی ہے۔ سو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ درحقیقت یہ سوال جس قدر اپنی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے اور جبرائیلی نور کا چھیالیسواں حصہ تمام جہاں میں پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی نفس بشر فاسق اور فاجر اور پرلے درجے کا بدکار بھی باہر نہیں بلکہ کنجری بھی عین حالت زنا میں کوئی خواب دیکھتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے۔'' (توضیح ص۸۴، خزائن ج۳ ص۹۴)

نبیاں تے بدکاراں دا ہے یعنی رتبہ ساواں
اک دا پلّہ دوجے کولوں ذرا نہ دسے لاواں

نبیاں نوں وڈیائی ناہیں بدکاراں دے اتے
نبیاں نال برابر ہوئے سارے جگ دے کتے

توبہ اس ظالم نے ویکھو کی ہے ظلم کمایا
کفّاراں بدکاراں نوں اس نبیاں نال رلایا

اصل نبوت دا اس کافر رہن نہیں کجھ دتا
بدلی کڑکی نہ کیوں آسمانوں کڈھیا اس دا پتا

وچ قرآن حدیث نہ مطلق ایہ گل پائی جاوے
جبرائیل تے نور نبوت اکّو چیز اکھواوے

آیت ہور حدیث نہ اج تک ایسی نظری آئی
جبرائیل تے حضرتؐ دونویں اکّو چیزاں بھائی

ہیں قرآن حدیث دو چیزاں اصل اصول ایمانی
انہاں باجھوں جو کجھ باقی اویں سنداں خامی

سلف اصحاب نہ ہور کسے نے ایسی بات الائی
نہ فر اج تک قائل اس دا نظری آیا کائی

اللہ حضرت احمد تائیں اپنا نبی بنایا
ہتھیں جبرئیل نبی نوں اپنا حکم پہنچایا

وحی وچ نہ بالکل کوئی دخل فرشتے تائیں
ترت پہنچایا اس نے جو فرمایا اللہ سائیں

جبرائیل نہ وحی وچوں بالکل کجھ چورایا
عین بعین پہنچایا اس نے جو اللہ فرمایا

اس وچ ویکھو ایہ سودائی کی طوفان اٹھاوے
کی ایہ واہی باتاں گھڑ گھڑ لوکاں نوں بتلاوے

جبرائیلی نور نبوت تائیں ایہ ٹھہراندا — اس دا پھر چھیالیسواں حصہ عالم تے پھیلاندا
نور فرشتہ نور نبوت اکو چیز ٹھہراوے — جبرئیل فرشتے تائیں عین نبی بتلاوے
نور ملک نوں نال نبوت بالکل نسبت ناہیں — ہیں دو چیزاں وکھو وکھری اپنی اپنی تائیں
ایہ من گھڑت بجھارت اس دی اس دے منہ تے مارو — آتش دا انگیارا لے کر داہڑی اس دی ساڑو
مرزے تے مرزایاں اتے لازم قوت لاون — نص قرآن حدیثوں اس دی کوئی سند دکھاون
بھی نبیاں نوں نال کفاراں جد ہے اس ملایا — مثل کفاراں دے خود ہوون اس دا لازم آیا
عجب نبی ایہ بنیاں جھوٹھا سمجھ نہ اس نوں آوے — کافر فاسق چوڑھے کنجر اپنے نال ملاوے
عام نبوت جس دہاڑے ہے اس خبطی ہوئے — فاسق چوڑھے کنجر اس تھیں سب پیغمبر ہوئے
مرزا تے ہور چوڑھیاں دے وچ فرق نہ اپنا کائی — کافر فاسق چوڑھے کنجر ہوئے اس دے بھائی
غرض نہیں پیغمبر مرزا اس تھیں ثابت ہویا — ہے متنبّی بیشک اپنی گلوں جھوٹا ہویا
اصل نبوت اس دی اس تھیں باطل ہوئی ساری — اپنی گلوں جھوٹھا ہویا ایہ شیطان بازاری
اپنے ہتھیں اس متنبّی اپنی گردن کٹی — اپنے ہتھیں اس جھوٹے نے جڑھ اپنی خود پٹی
بھی کفاراں تھیں جد اس دا رتبہ زائد ناہیں — سلف صحابہ تھیں کیوں افضل جانے اپنے تائیں
کی ممکن فر اس تھیں بڑھ کر رتبہ نبیاں پاوے — کی ممکن فر ایہ متنبّی پیغمبر اکھواوے

قال: ”جو داعی الی اللہ کے نفس ناپاک میں موجود ہے۔“

(توضیح المرام ص۲۱، خزائن ج۳ص۶۱)

یعنی ہاں میں پاک مطہر آکھے فسق فجوروں — پاک گناہوں ہاں میں آکھے بھی سب عیب قصوروں
ویکھو کنجر نفس اپنے نوں پاک مطہر کہندا — طوطے وانگوں اپنے موہوں میاں مٹھو بندا
اپنی خود تعریفاں کردا جھوٹھا اپنے موہوں — ہے ناپاک حقیقت اندر بیشک گندہ گو ہوں

”قال اللہ تعالٰی فلا تزکّوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی (النجم:۳۲) الم تر الی الذین یزکّون انفسھم بل اللہ یزکّی من یشآء (النساء:۴۹)“ ترجمہ: نہ پاک بتاؤ تم اپنی جانوکو وہ یعنی اللہ خوب جانتا ہے ساتھ متقیوں کے۔ کیا نہیں دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی جو پاک بیان کرتے ہیں اپنے نفسوں کو بلکہ اللہ پاک کرتا ہے جس کو چاہتا ہے۔

یعنی پاک نہ کہنا جائز اپنے تائیں آیا
اللہ صاحب اندر قرآن ہے ایویں فرمایا
پاک یقینی ہے یا اوہ گندہ خبر کسی نوں ناہیں
اللہ تھیں جو ڈر دا اللہ جانے اس دے تائیں

’’قال اللہ تعالٰی حکایتہ عن یوسف علیہ السلام وما ابرّئ نفسی انّ النفس لامّارۃ بالسوء ‘‘ترجمہ: نہیں پاک بیان کرتا میں اپنے نفس کو تحقیق نفس البتہ سرکشی کرتا ہے ساتھ برائی کے۔

پاک نہ اپنے تائیں آکھاں یوسف ایہ فرماوے
ایہ ہے نفس امّارہ ساڈا سانوں بدی سکھاوے
ثابت قرآن تھیں جد ہوئی ایہ گل تیرے تائیں
پاک مطہر اپنے جی نوں کہنا جائز ناہیں
کیوں جائز فر اپنے تائیں مرزا پاک ٹھہراوے
کیوں فر پاک ایہ اپنے موہوں آپے خود اکھواوے
حضرت خاتم نبیاں جس دا عالی سب تھیں پایا
کدے نہ انہاں اپنے حق وچ ایہ کلمہ فرمایا
کہیا ہاں ڈردا اللہ تھیں لوکاں نالوں سارے
عاجز ہاں میں بندہ اس دا فضل کرے تے تارے
کیوں فر نفس ناپاک اپنے نوں مرزا پاک ٹھہراوے
خاتم نبیاں تھیں کیوں گندہ اگے قدم ودھاوے
ہے ناپاک تے گندہ اس نوں سب تھیں ودھ کے جانی
عاجز آئے بو اس دی تھیں سارے ملک آسمانی
پاک ٹھہرایا ہے اس گندے جد خود اپنے تائیں
ثابت ہویا اس تھیں ایہ پیغمبر بالکل ناہیں
جو کوئی بندہ اللہ ولوں بن پیغمبر آوے
ممکن مول نہ بالکل موہوں ایسی بات الاوے
نفس پرستی تے خود بینی نبیاں اندر تائیں
کرن تواضع سب تھیں کم تر جانن اپنے تائیں
پاک جماعت مرزائیاں نوں بھی مرزا ٹھہراوے
جھوٹھے ممی ڈیڈی جھوٹھا ایویں انہاں بہلاوے
انہاں بولا ہے اس کیتا مرزایاں دے تائیں
عقل ماری ہے اس انہاں دی سمجھیں اوہ کجھ ناہیں

’’قال اللہ تعالٰی فاستخفّ قومہ فاطاعوہ انّھم کانوا قوماً فاسقین ‘‘ترجمہ: پس بیوقوف پایا اس نے قوم اپنی کو پس تابعداری کی قوم نے اس کی اس واسطے کہ تھی وہ قوم فاسق۔

جھوٹھی لوری دے دے اس نے عقل انہاں دی ماری
تابع اس دے ہوئے بیشک ہے ایہ فرقہ ناری
انگل دے دے انہاں تائیں بیٹھوں اتاں چڑھاوے
مت کوئی میرے پنجے وچوں باہر نکل نہ جاوے
ٹھگّی مکر فریبوں پونجی انہاں دی اس لٹی
کہہ کہہ پاک انہاں دی اس نے جڑھ منڈھوں ہے پٹی
سوسو کرے خوشامد انہاں ادباں نال بولاوے
نال بیٹھا کر عمدہ کھانے انہانوں کھلاوے

ایہ تعریف انہاں دی کردا اوہ اس دا دم بھردے ۔۔۔ گدوں کھرکی آپس اندر اک دوجے نوں کردے
خام تے منحوس وغیرہ پکڑے نے ایہ چالے ۔۔۔ اتھے اوتھے دوہیں جہانی ہوئے اوہ منہ کالے
اس دے نطفے تھیں ہے بیشک جاگ انہاں نوں لگی ۔۔۔ رڈّ ہوئے درگاہوں رب دی مار انہاں نوں وگی
پاک جماعت اصحاباں نوں حضرت نے فرمایا ۔۔۔ وارث جنت جنہاں تائیں اللہ ہے ٹھہرایا
اللہ باجھ نہ حال کسے دا بالکل کوئی جانے ۔۔۔ مومن مرسی یاں ہو کافر مرسی باجھ ایمانے
نبیاں ہور اصحاباں باجھوں بالکل جائز ناہیں ۔۔۔ ناجی ناری قطعی کہنا کسی معیّن تائیں
کیوں جائز فر مرزایاں نوں مرزا پاک ٹھہراوے ۔۔۔ کیوں جائز ایہ پاک جماعت انہوں نوں بتلاوے
پاک ٹھہراون اپنے تائیں جد خود جائز ناہیں ۔۔۔ کی ممکن فر پاک ٹھہراوے کوئی غیراں تائیں
بھی جو اکثر تابع اس دے لُچے شہدے بھارے ۔۔۔ زانی چور اُچکّے تے ہور جھوٹے کافر سارے
بولن جھوٹھ تے ہر دم بہ بہ جھوٹے شارے مارن ۔۔۔ جھوٹے کاذب ایویں جھوٹھوں جھوٹھے کوٹ اسارن
داڑھی بالکل مول نہ رکھن گز گز لباں ودھاون ۔۔۔ فاسق فاجر بے دیں اکثر پاس نماز نہ جاون
بے ایمان تے گمراہ نالے کافر ملحد بھاری ۔۔۔ نجس العین تے گندے گوہوں مشرک ہین پوجاری
کیوں جائز فر مرزے تائیں آکھے پاک پلیداں ۔۔۔ پاک جماعت کیوں ٹھہراوے مرزا انہاں یزیداں
بھی جد پاک جماعت مرزا انہاں نوں ٹھہراوے ۔۔۔ سب امت دا گندا ہوون اس تھیں لازم آوے
بول اس دا ایہ گندا اس تھیں ایہ گل لازم آئی ۔۔۔ مرزایاں دے باجھوں مومن دنیا وچ نہ کائی
نہ کوئی پاک رہا وچ دنیا باجھ انہاں مرزایاں ۔۔۔ اگلے پچھلے سارے گندے گزرے وچ تباہیاں
جیکر مرزایاں دے تائیں پاک ٹھہرایا جاوے ۔۔۔ دنیا ساری اندر فر کوئی گندہ نظر نہ آوے
ہن میں تینوں اس دی اک گل ہور عجیب سناواں ۔۔۔ مشرک ہوون اس دا تینوں ثابت کر دکھلاواں
بت فروشی ہے ہن اج کل اس نے کیتی جاری ۔۔۔ تصویراں دی دکان کھولی ہے اس ٹھگ بازاری
اپنی اپنے شیطاناں دی اس تصویر چھپائی ۔۔۔ ہر مرزائی نوں اس اس دی اک اک نقل پہنچائی
اس دی صورت دے خود قیمت ڈیڈھ روپیہ چکی ۔۔۔ سب دی قیمت پنج روپیہ ٹھہرے اکی مکی
مرزایاں دے مارن نوں ایہ اس نے پھاہی لائی ۔۔۔ چاہے گالے مرزایاں نوں اندر شرک تباہی
بت پرستی وچ حقیقت انہاں نوں سکھلاوے ۔۔۔ اس ڈھنگوں ایہ مرزایاں تھیں بتاں نوں پجواوے
بھل گیا ہے پر اک گلوں ایہ مشرک سودائی ۔۔۔ صورت نصرت دی نہ کیوں اس اپنے نال چھپائی

جے تصویر اس دی ایہ مشرک اپنے نال چھپاندا
مرزایاں تھیں فر اوہ جتنی قیمت چاہندا پاندا

جلدی جا کر آکھو اس نوں وقت وہاندا جاوے
نصرت بیگم دی ایہ صورت اپنے نال چھپاوے

اپنے سکّے اتے سارے اس دا نام کھداوے
جیندے جی مرزائی سکّہ اس دے نام چلاوے

مسئلہ اصلی بھی ہن تینوں کر تحریر وکھاواں
حکم مصور دا ہن تینوں سارا کھول سناواں

ہے تصویر بنانی شرعاً شرک کفر گمراہی
مشرک جو تصویر بناوے مسئلہ ایہ اجماعی

کفر بڑا تصویر بنانا سب تھیں ودھ کے آیا
بت پرستی دی ایہ جڑھ ہے علماواں فرمایا

ہے تصویر بناون اصلی حقیقی فعل الٰہی
پردے وچ مصور گویا دعویٰ کرے خدائی

''قال النّبی ﷺ من صور صورة فان الله معذبه حتی ینفخ فیها الروح ولیس ینافخ فیها ابداً. رواه مسلم''

یعنی مورت حیواناں دی جو کوئی شخص بناوے
دوزخ اندر سڑسی جد تک اس وچ جان نہ پاوے

پاون جان نہ اس تھیں اس وچ بالکل ممکن آئی
یعنی اس عذابوں بھی نہ ہو اس کدے رہائی

ہور حدیثاں اندر بھی ایہ مسئلہ ایویں آیا
مشرک جاں مصور بیشک حضرت نے فرمایا

مشرک ہے اوہ بیشک بھارا جو تصویر بناوے
دوزخ اندر سڑسی دائم کدے نہ بخشیا جاوے

ایویں ایہ تصویر فروشی جائز مول نہ آئی
مشرک لیون دیون والا دونویں ہوندے بھائی

کیوں جائز فر مرزے تائیں ایہ تصویر بناوے
مشرک ہے ایہ مشرک بن کیوں پیغمبر اکھواوے

مشرک دا پیغمبر ہوون بالکل ممکن ناہیں
ایویں ملہم ہوون اس دا منع محال سنائیں

اصل نبوت سب نبیاں دی ہے توحید سکھانا
کفروں شرکوں لوکاں تائیں یعنی پچھے ہٹانا

ایہ خود الٹا لوکاں تائیں دیکھو شرک سکھاوے
مرزائیاں تھیں تصویراں دی ایہ پوجا کرواوے

تصویراں دی اجرت تائیں شرع حرام ٹھہراوے
تصویراں دی اجرت کھا کیوں پیغمبر اکھواوے

اک گل مینوں مرزایاں دی آئی یاد اتھائیں
آکھن اوہ مرزے دا مطلب سمجھ سکے کوئی ناہیں

ڈونگے ہیں دقائق اس دے لتھے اندر جائیں
اتنی عقل نہ کوئی رکھے سمجھے انہاں تائیں

مرزے نے مرزایاں نوں ہے کوئی بھنگ پلائی
عقل انہاں دی ماری اس نے سمجھے مول نہ کائی

ڈنگر ہے نہ انسان جس دی بولی سمجھ نہ آوے
حیوان لایعقل ہے جس دی بات نہ سمجھی جاوے

ایسا مہمل جو کوئی ہووے کیوں اوہ بات الاوے
کیوں من گھڑت بجھارت ایسی لوکاں اگے پاوے

بدتر ہے اوہ اس تھیں جہڑا تابع اس دے ہووے
کھوتا ہے اوہ عقل ندارد جی اپنے نوں رووے
اللہ قرآن تائیں اندر قرآن سہل بتایا
عاماں ان پڑھیا دے اندر اپنا نبی اٹھایا
ایسی منطق والا فر کیوں پیغمبر اکھواوے
جس دی بات نہ ہندی بالکل سمجھ کسے نوں آوے
بھی فر جد مرزائی جاہل سجھن اس دے تائیں
علماواں نوں مطلب اس دا کیوں فر آوے ناہیں
جھوٹھا مرزا تے مرزائی سارے جان رذالے
دین دنیا دے اندر ہوئی انہاں دے منہ کالے
پایا انہاں دین نبی دا بالکل مول نہ ذرہ
ملحد ہوئے سب نوں چیرو پکڑ شرع دا آرّہ
غرض نہیں پیغمبر مرزا ایہ گل ثابت ہوئی
ہندی بات نہ جد خود اس دی سمجھے بندہ کوئی
اک گل اس دی ہن میں تینوں ہور اجرح سناواں
مکر بڑا اک بھارا اس دا تینوں کھول وکھاواں

انتقال جائداد جناب مرزا غلام احمد قادیانی ساکن قادیان نے اپنی جائیداد ورثاء کو ان کے حقوق غصب کرنے کی نیت سے کل جائیداد اپنی بیوی نصرت جہاں بیگم کے نام رجسٹری کردی، جس کی نقل یہ ہے:

نقل رجسٹری باضابطہ

(ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار لاہور)

میں آپ کو ایک باضابطہ رجسٹری کی نقل بغرض اشاعت بھیجتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ساکن قادیاں نے اپنی جائیداد اراضی معہ باغ اپنی اہلیہ کے نام بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ کے رہن کردی ہے اور معاوضہ بصورت زیور کے روبرو رجسٹرار کے وصول کرلیا ہے وہ نقل حسب ذیل ہے:

منکہ مرزا غلام احمد خلف مرزا غلام مرتضیٰ مرحوم قوم مغل ساکن رئیس قادیان تحصیل بٹالہ کا ہوں۔ موازی ۶۴ کنال ۱۴ مرلے اراضی نمبر خسرہ ۳۰۷ ار ۲۲۴۷، ۲۱۷۱ قطعہ کا کھاتہ نمبر ۱۷۷ معاملہ ۳۳ روپے ۱۲ آنے عمل جمع بندی ۱۸۹۶ء و ۱۸۹۷ء واقعہ قصبہ قادیان مذکور موجود ہے۔ ۶۴ کنال ۱۴ مرلے منظور میں سے موازی ۵۲ کنال ایک مرلہ نمبری خسرہ نہری ۳۰۷ ار ۲۲۴۷ مذکورہ میں باغ لگا ہوا ہے اور درختان آم وکھٹہ میٹھا وشہتوت وغیرہ اس میں لگے ہوئے ہیں پھلے ہوئے ہیں اور موازی نمبر ۱۲ کنال ۱۳ مرلے اراضی منظورہ چاہی ہے اور

بلاشرکتہ الغیر مالک وقابض ہوں۔ سواب مظہر نے برضا ورغبت خود بدرستی ہوش وحواس خمسہ اپنی کل موازی ۶۴ کنال ۱۴ مرلے اراضی مذکورہ کو معہ درختاں مثمرہ وغیر مثمرہ موجودہ باغ واراضی زرعی ونصف حصہ آب وعمارت وخرچ چوب چاہ موجودہ اندورون باغ ونصف حصہ کھورلی ودیگر حقوق داخلی وخارجی متعلقہ محض بعوض پانچ ہزار روپیہ سکہ رائجہ نصف جن کے نمبر ۲۵۰۰ روپے ہوتے ہیں بدست مسمات نصرت بیگم زوجہ خود رہن وگروی کردی ہے اور روپیہ میں بتفصیل ذیل زیورات ونوٹ کرنسی نقد مرتہنہ سے لیا ہے۔ (۱) کڑے کلاں طلائی قیمتی ۷۵۰ روپیہ، (۲) کڑے خورد طلائی قیمت ۲۵۰، (۳) ڈنڈیاں ۲۴ عدد، (۴) بالیاں ۲ عدد، (۵) بسی ۱۰ عدد، (۶) ربل طلائی ۲ عدد، (۷) بالی گھنگرو، (۸) والی طلائی ۲ عدد کل قیمت ۶۰۰، (۹) کنگن طلائی ۲۰۰ روپے، (۱۰) جدہ کیانی کا ہار طلائی ۲۳۵ روپے، (۱۱) داوٗنی طلائی ۲۲۰ روپے، (۱۲) بندطلائی قیمتی ۵۰۰، (۱۳) کینٹھ طلائی ۲۲۵ روپے، (۱۴) جمنیاں جوڑ طلائی قیمتی ۴۰۰، (۱۵) پہونچیاں طلائی بڑی چار عدد قیمتی ۱۵۰ روپے، (۱۶) جوجس اور مونگی چار عدد قیمتی ۱۵۰ روپے، (۱۷) چنان کلاں تین عدد طلائی قیمتی ۲۰۰ روپے، (۱۸) چاند طلائی قیمتی پچاس روپیہ بالیاں جڑاوٗ نغ سات قیمتی ایک سو پچاس روپیہ نہتہ طلائی قیمتی ۴۰ روپے، ٹیکہ خورد طلائی قیمتی ۲۰ روپے، حمائل قیمتی ۲۵ روپے، پہونچیاں خورد طلائی ۲۲ دانہ قیمتی ۲۵ روپے بڑی طلائی قیمتی ۴۰ روپے، ٹیپ جڑاوٗ طلائی قیمتی ۷۰ روپے، کرنسی نوٹ نمبر ۵۹۰۰۰ ۱ ای ۲۹ لاہور کلکتہ قیمتی ۱۰۰۰ ر ایک ہزار روپیہ قرار یہ کہ عرصہ تیس سال تک فک الرہن مرہونہ سے نہیں کراؤں گا بعد تیس سال مذکورہ کے ایک سال میں جب چاہوں زر رہن دوں تب فک الرہن کرالوں۔ بعد انقضائے میعاد بالا یعنی اکتیس سال کی بتیسویں سال میں مرہونہ بالا ان ہی روپیہ پر بیع بالوفا ہو جاوے گا اور مجھے دعویٰ ملکیت کا نہیں رہے گا قبضہ اس کا آج دن سے کرادیا ہے، داخل خارج کرادوں گا اور منافع مرہونہ بالا کے قائمی رہن تک مرتہنہ مستحق ہے اور معاملہ سرکار فصل خریف

۱۹۵۵ء مرتہنہ دے گی اور پیداوار لیوے گی جو ثمرہ اس وقت باغ میں ہے اس کی بھی مرتہنہ مستحق ہے اور بصورت ظہور تنازع کے میں ذمہ دار ہوں اور سطر تین نصف مبلغ ورقم ۱۰۰۰ کے آگے ۲۵۰ کو قلمزن کر کے پانچ سو لکھا ہے جو صحیح ہے اور جو درختان خشک ہوں وہ بھی مرتہنہ کا حق ہوگا اور درختان غیر مثمرہ یا خشک شدہ کو مرتہنہ واسطے ضرورت وآلات کشاورزی کی استعمال کرسکتی ہے بنابراں رہن نامہ لکھ دیا کہ سند ہو۔ المرقوم ۲۵؍جون ۱۸۹۸ء بقلم قاضی فیض احمد نمبر ۱۹۴۹۔ العبد مرزا غلام احمد بقلم خود۔ گواہ شد: مقبلاں ولد حکیم کرم الدین صاحب بقلم خود۔ گواہ شد: نبی بخش نمبردار بقلم خود بٹالہ حال وارد قادیان۔

اشٹام بک مکرر دو قطعہ

حسب درخواست جناب مرزا غلام احمد خلف مرزا غلام مرتضٰی صاحب مرحوم میں آج واقعہ ۲۵؍جون ۱۸۹۸ء یوم شنبہ وقت سات بجے بمقام قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور آیا اور یہ دستاویز صاحب موصوف نے بغرض رجسٹری پیش کی۔ العبد مرزا غلام احمد راہن، مرزا غلام احمد بقلم خود ۲۵؍جون ۱۸۹۸ء دستخط احمد بخش سب رجسٹرار۔

جناب مرزا غلام احمد خلف مرزا غلام مرتضٰی صاحب ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور جس کو میں بذات خود جانتا ہوں تکمیل دستاویز کا اقبال کیا، وصول پائے ۵۰۰۰؍روپیہ کے منجملہ ایک ہزار روپیہ کا نوٹ اور زیورات مندرجہ ہذا میرے روبرو معرفت میر نواب ناصر والد مرتہنہ لیا۔ سطر ۹ میں مبلغ ۲۵۰۰ روپے کو قلمزن کر کے بجائے اس کے ۵۰۰ لکھا ہے از جانب مرتہنہ ناصر نواب حاضر ہے۔ العبد مرزا غلام احمد راہن بقلم خود ۲۵؍جون ۱۸۹۸ء دستخط احمد بخش سب رجسٹرار دستاویز نمبر ۱۶۷۸ میں ایک بعد ۳۶ صیغہ نمبر ۲۶۷ و۲۶۸ پر آج ۲۷؍جون ۱۸۹۸ء یوم دوشنبہ رجسٹری ہوئی۔ دستخط احمد بخش سب رجسٹرار ۲۷؍جولائی ۱۸۹۸ء پیسہ اخبار لاہور۔

ویکھو یارو اس وچ کی ہے کیتی اس مکاری ۔ کیسی کیتی ہے اس جوگی چالاکی عیاری
کیڈا ایس مغلاں دے بچے مکر فریب بنایا ۔ کیسا ہے ایہ ٹھگ فریبی کی اس رنگ وکھایا
ایسا رہن نہ سنیا ڈٹھا دنیا وچ کتھائیں ۔ نہ کوئی ہویا اج تک جس ایہ کیتا مکر کداہیں
صورت ایہ اس اپنے دل تھیں فرضی عجب بنائی ۔ اگے اس تھیں دنیا اندر نظری مول نہ آئی
اپنا ہی سب زیور اس دا اپنا ہی سب گہنا ۔ اپنی عورت تائیں دینا آپے فر مڑ لینا
اوّل اپنا زیور اس دے آپ حوالے کیتا ۔ فرضی صورت رہن بنا کر فر خود واپس لیتا
ایہ سب کوڑ بہانے اس دے حیلے محض نکمّے ۔ سو سو ٹھٹھا کردے اس تے جھوڑے کل دے جمّے
جیکر زیور ہے ایہ اس دا خود اس مکر بنایا ۔ جیکر نصرت دا ہے زیور اس نے کتھوں پایا
ناصر جو ہے سوہرا اس دا ہے مفلس بیچارا ۔ ہے معمولی پیشہ اس دا ہووے مساں گزارہ
اتنی وسعت اوہ بیچارہ مفلس کتھوں پاوے ۔ سونے دا وہ اتنا زیور بیٹی نوں پہناوے
کتھوں اس بیچارے تائیں اتنی طاقت آئی ۔ ہے اوہ اصل حقیقت اندر خود محتاج جوائی
اس دی عورت دا خود زیور سو تھیں زائد ناہیں ۔ کی ممکن فر اتنا زیور دیوے بیٹی تائیں
غرض تمامی اس مبلغ دا پتہ نہ لگے کوئی ۔ نصرت تائیں اپنی کھٹی کتھوں حاصل ہوئی
پنج ہزار روپیہ اتنا کیوں اس کمایا ۔ اتنا خالص سنہری زیور کتھوں اس گھڑوایا
کتھوں اس ہزار روپیہ اکھٹا حاصل کیتا ۔ کتھوں نوٹ ہزار روپیہ دے کر اس نے لیتا
شاید ہے ایہ اپنی اس دی ذاتی خاص کمائی ۔ میہنا کر کے ہور نہ سمجھن کجھ ایتھوں مرزائی
یا اس حاصل کیتی دولت مرزایاں تھیں ساری ۔ دہن کمائی نصرت دی جس سبھو ڈبی تاری
یا اوہ سارے مرزایاں دی ہے دل جان پیاری ۔ مرزایاں سب اپنی پونجی اس دے اتوں واری
ہے بے شرم بڑا ایہ بھارا شرم نہ اس نوں کائی ۔ اپنے ہتھیں اپنی عورت کھوتے ایس چڑھائی
اس گل دی خبر تمامی پہنچی وچ سینساراں ۔ نقل اس دی ہے شائع ہوئی ہر جا وچ اخباراں
جو ویکھے یا جو ہے سندا حیرت اندر آوے ۔ ہو حیران انگشت تعجب دنداں اندر لاوے
کی سر اس دے آئی دسے ایسی مشکل بھاری ۔ گروی کیتی ہے جس کارن اس ملکیت ساری
کیوں فر مدت اس دی اس نے ہے تیہ سال ٹھہرائی ۔ کہڑی ایسی مشکل اس نوں دسو اگے آئی
تیہ سالاں تک جد ایہ طاقت فک الرہن کراوے ۔ کی ممکن فر اک ورہے وچ فک الرہن کراوے
اول امروں کیوں نہ ہیچ ایہ کیتی ایس موازی ۔ کیوں فر شرط ٹھہرائی اس وچ اس تیہ سال درازی

بھی ایہ کتھوں جاتا اس نے تیہ سالاں تک جیوے
اتنی طول حیاتی اس دی لمی عمراں تھیوے
اپنی عمراں جد ایہ جھوٹا اسی سال ٹھہراوے
کی ممکن فر تیہ سالاں تھیں پچھوں زمین چھوڑاوے
بھی ایہ زیور چار ہزاری کتھے اس وچوایا
پنج ہزار روپیہ دسے کتھے اس نے لایا
جیکر اس نوں اصل ضرورت جائز ہندی کائی
ملک زمیناں گہنے دھردا ہور کسے ہتھ بھائی
جھوٹھا ہے ایہ ذاتی حاجت اس نوں بالکل ناہیں
مکر بنایا اس نے اس دا جاسی مکر ازائیں
اصل حقیقت اس دی تینوں کھول سناواں ساری
ورثہ دا حق مارن کارن کیتی اس مکاری
دو بیٹے نے وڈے اس دے پہلی عورت وچوں
وارث جو ہن اس دے نصفی اس دے مرنے پچھوں
ہے ناراض انہاں نوں چاہے ایہ محروم ٹھہراوے
ترکہ اس دا تاں انہاں نوں پچھوں ہتھ نہ آوے
آسمانی منکوحہ دی اس نوں وحی آئی
مانع ہوئے اس نوں اس تھیں دونویں بیٹے مائی
غصہ کھا کر ایس انہاں تھیں اپنا عاق ٹھہرایا
پرچہ چھاپ عقوق انہاں دا دنیا وچ پھیلایا
دتی ایس طلاق نکاری پہلی عورت تائیں
گھر تھیں کڈھی اس ظالم نے ہے اوہ باجھ گناہیں
غرض فریبی ثابت ہویا مرزا وڈا بھارا
مکر کیتا ہے بیشک اس نے جانے عالم سارا
کیوں جائز فر مرزے تائیں پیغمبر اکھواوے
کی ممکن ہے ٹھگ فریبی پیغمبر بن آوے

’’قال النبی ﷺ لکل غادر بواء عند استه یوم القیامة رواه مسلم‘‘ ترجمہ: فرمایا نبی ﷺ نے واسطے ہر ایک فریبی کے ایک نشان ہوگا اس کی دبر کے نزدیک دن قیامت کے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

یعنی حضرت نے فرمایا ہوسی روز حشر دے
ہر ہر ٹھگ فریبی کارن جھنڈا پاس دبر دے
اس دے نال سنجاپے دوروں ہوسن بہت خوارے
مکر فریبوں تائب ہوو چھڈو راہ مکاری
ہے ایہ مکر فلاں مکری دا اچی ملک پکارے
رسوا ہوسی ٹھگ فریبی لوکاں اندر سارے
مرزے دا ہن چھڈو پچھا توبہ کرو مرزایو
ہے ایہ ٹھگ فریبی بھارا پاس نہ اس دے جایو
ہے وچ فقہ حدیث کتاباں لکھیا بہتی جائیں
گروی چیزوں نفع اٹھانا بالکل جائز ناہیں
کیوں فر پیداوار زمیں دی اس دے نام کراوے
اپنی عورت تائیں کیوں سود حرام کھواوے
وچ قرآن حدیثاں اج تک کتھے نہ نظری آیا
چار ہزاری زیور ہووے پیغمبر بنوایا
گہنے ہویا دیتی اپنی اوس ملکیت ساری
اپنی عورت دے ہتھ دھر کے کیتی ہو مکاری
مرزا جے پیغمبر ہوندا کیوں ایہ مکر بناندا
ورثہ تائیں متروکہ تھیں کیوں محروم ٹھہراندا

وارث نوں ترکہ اپنے تھیں جو محروم ٹھہراوے — اللہ اپنی رحمت کولوں اس نوں دور ہٹاوے
جو کوئی دور ہویا رحمت تھیں رد ہویا درگاہوں — کی ممکن پیغمبر ہووے اوہ مردود الاہوں
حج ہے فرض ہویا سراس دے کیوں نہ سر تھیں لاوے — کیوں نہ جھوٹا طاقت ہوندی مکے دیول جاوے
طاقت ہوندے سندے بندہ جو کوئی حج نہ کرسی — کافر ہے حضرتؐ فرمایا اوہ نصرانی مرسی
کی ممکن فر اللہ اس نوں پیغمبر ٹھہراوے — کی ممکن نصرانی ہو کر بن پیغمبر آوے
شاید حج نہ واجب جانن کعبے دا مرزائی — نہ خود کرن نہ آکھن بالکل جا مرزے نوں کائی
مکے بدلے آنا کعبہ قادیاں ہے ٹھہرایا — جو کجھ پایا انہوں سب کجھ قادیاں تھیں ہے پایا
قادیاں نوں ایہ افضل جانن کعبے نالوں اتے — رات دنے سب دوڑے جاون اتھے انہے کتّے
مرزا آکھے جائز مینوں ابن اللہ[1] اکھواناں — یعنی میں ہاں بیٹا رب دا شک نہ اس وچ لانا
کافر ہے جو ابن اللہ اکھواوے اپنے تائیں — صاف صریح فرمایا قرآن اندر اللہ سائیں
کی ممکن فر کافر تائیں اللہ نبی ٹھہراوے — کی ممکن ابن اللہ ہو کر پیغمبر بن آوے
باطل ہووے اس تھیں بیشک جو توحید[2] قرآنی — ایویں باطل ہوون اس تھیں سب ادیان آسمانی
چار ہزاری زیور مرزے عورت دا بنوایا — اتنا زیور کس پیغمبر عورت نوں پہنوایا
زہد ریاضت ہے سکھلائی نبیاں خلقت تائیں — اتنی دنیا کسی پیغمبر کٹھی کیتی ناہیں
کی ممکن فر ایسا طامع پیغمبر اکھواوے — ایسا دنیا دارانہ جائز پیغمبر بن آوے
آکھے مرزا جبرئیل نہ خود دنیا تے آوے — انبیاں تائیں اس دی عکسی صورت نظری آوے
عکسی صورت شیشے اندر بالکل بول نہ سکے — ہے اوہ محض بے جان نمونہ ایویں بربر تکے
دنیا تے جد آون اس دا آکھے ممکن ناہیں — کی ممکن آکھواوے فر پیغمبر اپنے تائیں
ہر پیغمبر جبرائیلوں ہے پیغمبر ہویا — اوہ نہ جد خود آوے جانوں مرزے تائیں مویا
باطل ہوئی اس تھیں اس دی کارروائی ساری — اپنی گلوں جھوٹھا ہویا ایہ شیطان بازاری
بھی ایہ ہر دم کرے گدائی کر کر مکر بہانے — چندے لا لا مرزایاں نوں کردا جمع خزانے
آکھے ہاں آزاری حرصوں دیو مینوں یاری — نصرت دیواں اس نوں جو کوئی ہو میرا انصاری

۱؎ (توضیح المرام ص۲۷، خزائن ج۳ ص۶۴)

۲؎ کیا اس سے قرآنی توحید پر ایک سیاہ دھبہ نہیں لگتا جس کی حمایت میں قرآن کریم شمشیر برہنہ لے کر کھڑا ہے۔ (ازالہ ص۲۸ و۳۳۱)

منگتا ہے ایہ عادی بھارا ہے کوئی لیس سوالی ۔ نہ کوئی بات ہے اس دی بالکل خود غرضی تھیں خالی

ایسی حکمت پالیسی تھیں لٹ دا ہے مرزایاں ۔ پتہ نہ انہاں نوں کجھ لگے بھاویں ملن دوہایاں

دنیا اتے بالکل ایسا نبی نہ آیا کائی ۔ کوڑ بہانے کر کر جس نے کیتی ایڈ گدائی

ممکن مول نہ سائل تائیں اللہ نبی بناوے ۔ کی ممکن ہے ایسا منگتا بن پیغمبر آوے

باجھ ضرورت منگن جائز بالکل مول نہ آیا ۔ باجھ ضرورت شرعی منگن شرع حرام بتایا

باجھ ضرورت ایویں جو کوئی منگ منگ مال کماوے ۔ ہے اوہ سخت حرام یقینی منگن والا کھاوے

کیوں جائز فر اس منگتے نوں ایہ گل منہ تے لاوے ۔ کھا کھا سخت حرام یقینی پیغمبر اکھواوے

قبر عذابوں[1] منکر بالکل ہویا ایہ سودائی ۔ آکھے قبریں سپ اٹھوہاں نظری نہ اوے کائی

قبراں وچ عذاب نہ ہووے آکھے مردے تائیں ۔ سپ اٹھوہاں نظر نہ آیا قبراں وچ کداہیں

ہے متواتر بیشک ایہ گل وچ حدیثاں آئی ۔ حق عذاب قبر ہے ایویں وچ قرآن گواہی

منکر جو کوئی ہویا اس تھیں بیشک کافر ہووے ۔ کافر ہے اوہ کافر دائم دوزخ اندر رووے

کی ممکن پیغمبر آکھے فر اوہ اپنے تائیں ۔ کیوں اوہ بن پیغمبر آوے ایہ گل ممکن ناہیں

بھی ہے مرزا ہویا منکر بیشک خر دجالوں ۔ کافر مطلق معنی اس دا آکھے وہم خیالوں

ہے ہر نبی ڈرایا اس تھیں اپنی امت تائیں ۔ کافر ہے اوہ کانا یعنی اللہ جانوں ناہیں

ہے دجالوں منکر ہویا جد ایہ محض خیالی ۔ کی ممکن پیغمبر ہووے فر ایہ کافر غالی

نبیاں دے ایہ معجزیاں تھیں ہویا صاف انکاری ۔ مسمریزم انہاں تائیں جانے کھیڈ مداری

بھی قرآنی معجزیاں تھیں منکر ایہ سودائی ۔ مسمریزم[2] سانگ تماشا آکھے ایہ سب واہی

معجزیاں تے ہے نبیاں دے دارومدار تمامی ۔ ہے انہاں باجھوں سب انہاں دا تانا پیٹا خامی

باجھ اعجاز نہ ہر کوئی اوہ پیغمبر اکھواوے ۔ ساحر پیغمبر وچ اس بن فرق نہ نظری آوے

معجزیاں نوں مسمریزم جد اس کھیل ٹھہرایا ۔ ہے متنبی جھوٹھا مرزا اس تھیں لازم آیا

یعنی اصل نبوت بھی جد منڈھوں باطل ہوئی ۔ کی ممکن فر پیغمبر ہووے مرزا ہور یا کوئی

بھی ایہ مرزا اپنے تائیں نبی عیسیٰ ٹھہراوے ۔ آکھے نبی نہ ہووے عیسیٰ ایہ بھی صاف بتاوے

کی ممکن پیغمبر آکھے ایہ فر اپنے تائیں ۔ اپنی گلوں جھوٹھا ہویا رب دیاں ویکھو رضائیں

۱ (ازالہ ص۴۱۵، خزائن ج۳ ص۳۱۶)

۲ (ازالہ ص۷۴۸ تا ص۷۵۳، خزائن ج۳ ص۵۰۴)

بھی اس کاذب وعدہ کر کے کدے نہ کیتا پورا ۔۔۔ کی ممکن پیغمبر ہووے ایسا کاذب کوڑا
کتھے اوہ موعود براہین تن سو حجت والی ۔۔۔ اج تک مول نہ پوری ہوئی اک دلیل خیالی
بھی ایہ آکھے دنیا اندر ہین موثر تارے ۔۔۔ انہاں دی تاثیروں ہوندے دنیا دے کم سارے
یعنی مرزا اللہ تائیں محض معطل جانے ۔۔۔ کوئی دخل نہ آکھے اس نوں یعنی وچ جہانے
باطل ہوئی اس دے قولوں سب توحید قرآنی ۔۔۔ ایویں باطل ہوئے اس تھیں سب ادیان آسمانی
کن فیکون جو قرآن اندر شان خدائی آیا ۔۔۔ مرزے نے الحادوں ایہ سب اس دا شان مٹایا
توبہ توبہ ویکھو مرزا کیسے کفر الاوے ۔۔۔ توبہ توبہ ایسے کفروں اللہ آپ بچاوے
جو کوئی آکھے دنیا اندر ہیں مؤثر تارے ۔۔۔ کافر ہے اجماعاً ایویں لکھدے عالم سارے
غرض معطل مرزے جد خود اللہ نوں ٹھہرایا ۔۔۔ مرزا ہے متنبّی جھوٹھا اس تھیں لازم آیا
اللہ نوں جد عالم اندر دخل تصرف ناہیں ۔۔۔ کی ممکن ٹھہراوے اللہ مرسل مرزے تائیں
آکھے ہاں امام زمانہ بھی ایہ میں بن آیا ۔۔۔ ہر سو وچ امام ضروری جیویں حضرت فرمایا
مسئلہ ہے اجماعی اوہ پیغمبر بالکل ناہیں ۔۔۔ کی ممکن پیغمبر آکھے مرزا اپنے تائیں
جے امام زمانہ تائیں پیغمبر ٹھہراوے ۔۔۔ ہر سو اندر پیغمبر دا ہوون لازم آوے
بھی ایہ مرزا مہدی خود ہے آکھے اپنے تائیں ۔۔۔ مسئلہ ہے اجماعی ایہ پیغمبر مہدی ناہیں
کی ممکن پھر ایہ متنبّی پیغمبر اکھواوے ۔۔۔ کی ممکن ہے مہدی ہوکر بن پیغمبر آوے
بھی ایہ ہور مجدد آکھے بن آیا ہاں بھائی ۔۔۔ کی ممکن فر ہو پیغمبر ایہ جھلّا سودائی
بھی الہام بہتیرے اس دے اس نوں سمجھ نہ آوئے ۔۔۔ اج تک اپنے الہاماں دے معنی اوس نہ پائے
اک الہام انہاں تھیں مثلاً ایہ ہے اس دا بھائی ۔۔۔ جس دی اج تک وچ ورہیاں وچ اس نوں سمجھ نہ آئی
یعنی آکھے ایہ گل مرزا رب ہے میرا عاج[۱] ۔۔۔ دند ہاتھی یعنی ہے رب آکھے موہوں پاجی
توبہ توبہ ویکھو مرزا کیسے کفر الاوے ۔۔۔ اللہ پاک منزہ تائیں ہاتھی دانت ٹھہراوے
اپنے الہاماں دی خود فر جس نوں سمجھ نہ آوے ۔۔۔ کی ممکن پھر اوہ اللہ دا پیغمبر اکھواوے

’’قال اللہ تعالیٰ وما ارسلنا من رسول الّا بلسان قومہ لنبیّن لھم‘‘

[۱] عاج کے معنی ہاتھی کا دانت تو مطلب یہ ہوا کہ خدا ہاتھی کا دانت ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ استغفر اللہ!

اپنے الہاماں نوں جو پیغمبر سمجھے ناہیں
کی ممکن سمجھاوے اس دا مطلب غیراں تائیں
لازم اپنے الہاماں دا اوہ خود مطلب پاوے
تا فر پچھوں مطلب اس دا غیراں نوں سمجھاوے
وانگ انگوری سے واری ہاں آکھے پیدا ہویا
ست سو ستر قالب اندر پیدا ہو کر مویا
یعنی ہے ایہ جونی مڑ مڑ دنیا اندر آوے
سور وغیرہ حیواناں دی پھر پھر شکل وٹاوے
اس قولوں انکار قیامت قطعاً لازم آوے
کی ممکن فر منکر ساعت پیغمبر اکھواوے
بھی ایہ آکھے روز قیامت جبل نہ اڈن کائی
نفس قیامت بھی اس کافر کر تاویل الٹائی
ہے موقوف قیامت آوے اصل نبوت بھائی
اوہ خود جد کجھ چیز نہ ہوئی نبی نہ رہیا کائی
کی ممکن پھر ایہ متنبّی پیغمبر اکھواوے
کی ممکن ایہ اللہ ولوں بن پیغمبر آوے
ہن میں تینوں پیشین گوئی اس دی بعض سناواں
اصل عبارت اس دی تینوں کر کے نقل وکھاواں

’’قال ومنها انّ اللہ بشرنی وقال انا نبشرک بغلام اسمہ عفوائیل وبشیر انیق الشکل دقیق العقل ومن المقربین یاتی من السمآء والفضل ینزل بنزولہ وھو نور مبارک ومن المطھرین...... ولد صالح کریم ذکی مبارک مظھر الاوّل والاٰخر مظھرالحق والعلاء کان اللہ نزل من السمآء‘‘ یعنی خدا نے مجھ کو بشارت دی کہ ہم تم کو ایک بیٹا دیتے ہیں کہ جس کا نام افوائیل ہے بشیر عمدہ شکل والا تیز عقل والا اور مقربوں میں آوے گا آسمان سے اور فضل نازل ہوگا اس کے اترنے سے اور وہ نور مبارک پاک لوگوں کا لڑکا ہے اور نیک بزرگ سمجھدار مبارک پاک کرنے والا اوّل آخر کو جگہ ظاہر ہونے حق کی اور بلندی کا بیٹا ہے گویا کہ وہ اللہ ہے کہ آسمان سے اترا گویا خدا آسمان سے اترا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۷،۵۷۸، خزائن ج۵ص ایضاً)

نعوذ باللہ من ذلک! اس کا نام عفوائیل ہے۔‘‘ (دعوت اسلام)

یعنی اللہ اک لڑکے دی مینوں خوشی سنائی
عفوائیل مقرب ہوسی اوہ مقبول الٰہی
طیب طاہر لڑکا یعنی پاک گناہ تھیں ہووے
پاک کریسی میل گناہ دی دنیا اوتوں دھووے
شافی ہو بیماراں نہ کوئی چھڈے روگ بیماری
دنیا ساری اندر بالکل نہ کوئی رہے آزاری
جامع سب صفاتاں ہووے اوہ لڑکا روحانی
ہرگل اندر بن مریم دا ہووے گا اوہ ثانی

آیت ہے اوہ رب دی بھاری آوے گا آسمانوں | دور کریسی کفر انہیرا آ کر ایس جہانوں
غرض جو اس دے تابع ہویا اوہو ناجی ہوسی | حکم نہ سنسی جو کوئی اس دا دوزخ دے وچ ہوسی
مرزے تے بھی واجب ہے خود ایمان اس تے لاوے | تابع ہووے اس دے ورنہ دوزخ اندر جاوے
ملے جو مینوں قابو میں ہک واری اس نوں پچھاں | ہووے جو کوئی نائی اس دیاں پکڑ وڈھاواں مچھاں
مار چپیڑ غضب دی اس دے دند سارے میں کڈھاں | داڑھی اس دی دے وچ کوئی وال نہ بالکل چھڈاں
جس لڑکے نے شکمے اندر اجے قرار نہ پایا | کس نے غیبوں اس نوں اس دا آ کر حال بتایا

’’قال تعالٰی انّ اللہ عندہ علم الساعة وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام الایة. وقال النبی ﷺ مفاتیح الغیب خمس لا یعلمھا الا اللہ ولا یعلم احد ما یکون فی الارحام‘‘

علم الغیب خدا دا خاصہ ہور نہ کوئی جانے | مخفی سب خلقت تھیں بیشک اس دے غیب خزانے
حال قیامت مینہہ مرنے دا غیبی بات رہائی | باجھ خدا دے مطلق اس دی خبر نہ جانے کائی
نہ معلوم کسی نوں جو کجھ رحماں وچ آمادہ | نر ہے وچ انہاں دے کوئی یا پیدائش مادہ
ایہ بھی نہ معلوم جو بھلکے کی کی کرے کمائی | کی کی روزی حاصل کرسی نیکی یا بریائی
کیوں فر فرضی نطفے تائیں ایہ اللہ ٹھہراوے | پاک مطہر کیوں فر غیبوں ایہ اس نوں بتلاوے
کیوں کر اس دا حال تمامی جانا اس نے غیبوں | کیوں کر آکھے اس دے تائیں پاک منزہ عیبوں
بھی ایہ اس نے اس نوں کلمہ اللہ دا ٹھہرایا | عیسیٰ باجھ کسے نوں فر ایہ لقب نہ جائز آیا
جائز ہونا اس دا بالکل کتھے نہ پایا جاوے | وچ قرآن حدیث جواز نہ اس دا نظری آوے
سلف صحاباں اندر کوئی ایسا ہونا ناہیں | اللہ دا جس پتر آکھیا ہووے پتر ناہیں
کیوں فر فرضی نطفے نوں ایہ ایڈا بزرگ بتاوے | اللہ نالے کلمہ اس دا اس نوں ایہ ٹھہراوے
توبہ توبہ ویکھو اس نے کی الحاد کمایا | فرضی نطفے نوں اس گویا خود اللہ ٹھہرایا
اللہ اس دہری دے اگے بالکل چیز نہ کائی | جس نوں چاہے اللہ آکھے ایہ کتا سودائی
کافر ہے یہ بیشک ودھ کے سب دنیاں تھیں بھارا | کافر ہے ایہ کافر اس نوں آکھے عالم سارا
فرعونوں شدّادوں اس نے اگے قدم ودھایا | شیطان دا ایہ دادا بیشک بن دنیا تے آیا
مارو پولے اس کافر نوں ڈھا کر بول پلاؤ | ملحد ہے ایہ بھارا اس نوں اگے توپ اڑاؤ

نازل ہو آسانوں فر اوہ کیوں خاص حضوری
کنہ حقیقت اس دی بھی میں دساں تینوں پوری

جسم تے جان اوہ یعنی لے کر آساناں تو آوے
اتوں آ کر فر اوہ قادیاں اندر ڈیرہ لاوے

نال سہولت نصرت اندر پھر اوہ جا کر وڑسی
بنیاں تتیاں اندر جاوے راہ وچ کدے نہ اڑسی

مدت پوری کر کے فر اوہ شکموں باہر آوے
مرزے نوں فر باہر آ کر اپنے پچھے لاوے

نازل ہوون مطلب اس دا جیکر ہو روحانی
تشبیہ دیون نال اللہ دے لغو تے باطل جانی

بھی فر اس وچ اس دے تائیں کجھ وڈیائی ناہیں
ایہ وڈیائی بیشک حاصل صدہا لوکاں تائیں

مرزے تے ہے لازم اس دا معنی کر کے دسے
کادیاں چھوڑ نہ ڈر دا اوتھوں اگاں کتھے ول نسے

غرض جو نصرت بیگم ہے اک مرزایاں دی مائی
حمل ہویا تقدیروں اس نوں مولیٰ آس پہنچائی

لکھ تحریراں چھاپ رسالے ملکاں وچ پھیلائے
رفتہ رفتہ جمن دے دن نیڑے اوس دے آئے

جم پیا اوہ لڑکا جاں دن پورے ہوئے سارے
جمن تھیں جس پہلاں ایڈے پائے شور کارے

کچھاں مارے نالے آکھے ہے ایہ لڑکا سوئی
پہلاں اس تھیں جس دے حق وچ پیشین گوئی سی ہوئی

شاناں نال عقیقہ اس دا اس نے کیتا بھارا
ایہو ہے اوہ لڑکا آکھے رب دا خاص پیارا

لکھیا ہویا غالب ہویا قدرت ویکھ الٰہی
سولاں ماہ دا ہو کر لڑکا ہویا اوتھوں راہی

یعنی مر کر حاضر ہویا رب دی وچ حضوری
دل دیاں اس دیاں دل وچ رہیاں رب نہ پائی پوری

بے برکت ہو مویا اس وچ برکت ہوئی ناہیں
جھوٹھا کیتا اس نے اپنے والد ملہم تائیں

مجمل سے الہام جو مینوں لڑکے بابت ہویا
ہور کوئی ہے یا ایہ لڑکا جہڑا ہو کر مویا

شاید لڑکا پیدا ہوسی اوہ ہن حملوں دوجے
کون جو عاقل اس جوگی دی ایہ گل دل تھیں بوجھے

وچ تقدیر جو لکھیا ہووے ہوندا ہے گا سوئی
قدرت رب دی دوجے حملوں لڑکی پیدا ہوئی

غرض نہ اج تک اوہ اپرادہی شکموں باہر آیا
خبر مطابق دنیا اتے نہ اس پھیرا پایا

ڈاڈھا پھسیا ہے اوہ اندر باہر نکل نہ سکے
اگوں پچھوں ملن بہتیرے اس دے تائیں دھکے

جھوٹھا ہویا جھوٹی ہوئی اس دی پیش گوئی
ممکن مول نہ ہو پیغمبر ہرگز جھوٹا کوئی

شرم کرو ہن اے مرزایو اللہ تھیں شرماؤ
غیرت تھیں ہن چپ چپاتے ڈب کے تے مرجاؤ

جاں مایوس ہویا لڑکے تھیں فر خود عیسیٰ بنیا
مرزے تائیں گویا نصرت اپنے پیٹوں جنیا

ماں اس دی اوہ ہے روحانی اصلی وچوں بھائی
ماں اپنی نوں چودے گویا ایہ کتا سودائی

’’قال فاوحی اللّٰہ الیّ ان اخطب صبیة الکبیرة لنفسک[۱] وقل له لیصاھرک[۲] اولاً ثم لیقتبس من قبسک وقل له[۳] انّی امرت الاھب[۴]لک ما طلبت من الارض وارضاً اٰخر معھا واحسن الیک باحسانات اخری علی ان تنکحنی احدی بناتک وذلک وبینی وبینک فان فعلت فتجدنی من المتقبّلین وان لم یقبل فاعلم ان قد اخبرنی ان انکاحیا رجلاً آخر لا یبارک لھا ولالک فان لم تزدجر فیصب علیک مصائب واٰخر المصائب موتک وکذلک یموت بعلھا الذی یصیر زوجھا الی حولین وستة اشھر قضاء من اللّٰہ فاصنع ما انت صانعه وانی لک لمن الناصحین الی ان قال فان مضی الاجل وما حصحص الصدق فاجعل حیلاً فی جیدی وسلاسلا فی رجلی وعذبنی بعذاب لم یعذب احد من العالمین انتھی ملخصا‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، خزائن ج۵ص۵۷۲)

حکم ہویا ہے مینوں یعنی رب دا حکم پہنچاواں
وڈی بیٹی اس دی اس تھیں اپنے کارن چاہاں
آکھاں اس نوں وڈی بیٹی اپنی مینوں دیوے
جوکجھ چاہےاس دے بدلےسب کجھ میں تھوں لیوے
زمیاں تے املاک وغیرہ جو منگے سو پاوے
بخشاں اس نوں اتنی دنیا انت حساب نہ آوے
منے کہنا میرا نہ اوہ جیکر بھلا ہویا
دیوے بیٹی ہوری تائیں جانو فر اوہ مویا
عقدوں پچھوں خاونداس داڈھائی سال نہ جیوے
ہے تقدیر الٰہی ایویں نہ ایہ وقت ٹلیوے

۱؎ ’’ھذااللفظ غلط صریح یدل علی جھالة الملھم والملھم کلیھما والصحیح المناسب بسیاق الکلام لنفسی ونسبة الوحی الی اللّٰہ ھنا الحاد منه تعالٰی اللّٰہ عن ذلک علواً کبیراً‘‘

۲؎ ’’ھذااللفظ غلط ایضاً والصحیح اقول له لیصاھرنی اوّلا ثم لیقتبس من قبسی‘‘

۳؎ ’’ھذا ایضاً غلط والصحیح اقول کما سبق‘‘

۴؎ ’’ھذا ایضاً غلط والصحیح اھب بلا لام فمن کان بھذا مبلغه فی العربی فکیف یجوز ان یدعی النبوة وکیف یمکن ان یکون رسولا او نبیاً‘‘

جیکر فرضاً گزری مدت خالی ایویں ساری
نہ ہو فانی خاوند اس دا مر کر نال خواری

گل وچ میرے رسا پا کر کھینچیں میرے تائیں
رسوا کرنا مینوں ہر جا شہریں ہور گرائیں

پیریں میرے سنگل پا کر ایسا ماریں مینوں
اگے کدی نہ ہوئی ہووے ایسی مار کسے نوں

ویکھو ہے ایہ کس درجے دا شہوت ران کمینہ
شہوت تھیں ہے پٹ پٹ سدا گھوڑی نال زینا

ایسا لچا نہ کوئی ڈٹھا اج تک دنیا اتے
رنّاں پچھے ہے ایہ پھردا در در وانگوں کتّے

حکم ہویا الہاموں اس نوں رناں پھر پھر تاڑے
جہڑی سوہنی عورت ویکھے اس دا خاوند مارے

شہوت عشق رناں دے اس نوں کیسا انہاں کیتا
خبر نہیں کی خمر شیطانی اس کتّے ہے پیتا

نہ پیغمبر مرسل ملہم ایسا ہویا کوئی
کیتی ہووے اگے جس نے ایسی پیشین گوئی

جھوٹھا ہوواں جیکر رسا گل میرے وچ پاؤ
کہیا ہووے پیریں میری سنگل پاء کھچواؤ

عیب کرے خود نسبت اس دی اللہ دیول کردا
قہر غضب اللہ تھیں بالکل ذرہ مول نہ ڈردا

اللہ گویا نائی اس دا لوکاں نوں سمجھاوے
دھیاں دیو مرزے تائیں وحی حکم پہنچاوے

توبہ توبہ ویکھو کی ایہ کفر الاوے لچّا
اللہ پاک مقدس اعلیٰ اس تھیں برتر اچّا

ملہم اس دے الہاماں دا ناحق رولا پایا
کیوں نہ اس نے پیو اس دے نوں الہاموں سمجھایا

لازم ہیسی ملہم ایہ گل دل اس دے وچ پاندا
تا اوہ اپنی وڈی بیٹی مرزے نوں کرواندا

اس دے خاوند مارن دی جد قدرت اس نوں آہی
کیوں نہ اس دی بیٹی جبراً مرزے نوں کروائی

جانوں مارن دی ہے قوت یعنی جس دے تائیں
عقد کراون تے فر کیوں اوہ قدرت پاوے نائیں

عقد نکاح جے ملہم اس دا اسدے نال کراندا
اکو گل وچ سارا جھگڑا اس دا طے ہوجاندا

عقد نکاح خود ملہم اس دے ہوری نال کرایا
دین سیاپا الہاماندا مرزے دے گل پایا

ملہم ہے کوئی ویری اس دا اس نوں پیا ٹھگاوے
جھوٹے دے الہامی لارے جی اس دا پرچاوے

اس دے نال حقیقت اندر کیتی اس ٹھگبازی
لغو اکارت ہے اس دی ایہ سب حیلہ سازی

غرض معین مدت اس دی گزر گئی جد ساری
خصم نہ اس دا ہویا جگ وچ ہویا بہت خواری

غوغا ہویا دنیا اندر ہر جا خبراں گیاں
جھوٹھا ہویا جھوٹھا مرزا ملکیں دھماں پیاں

بھی فر اس دے بعد نہ اج تک خاونداس دا مویا
زندہ ہے اوہ بیشک اس تھیں مرزا جھوٹا مویا

جائز ہے ہن مرزے تائیں گھر تھیں پھڑ منگواوے
حسب اجازت اس دی رسا گل اس دے وچ پاوے

پیریں اس دی سنگل پاکے گلیاں وچ کھچاؤ
شہدیاں کولوں سو سو پولا سر اس دے مرواؤ

کالا کر کے منہ اس دا کھوتے تے چڑھاوٗ
پٹھا کر ٹنگواوٗ اس دی پٹھی کھل لہاوٗ

یا فر گڈہ گوندا بھر کر سر اس دے چکواوٗ
پچھوں چابک مارو اس نوں اپنے اگے لاوٗ

شہریں پنڈیں گلیاں کوچے ہر جا وچ پکارو
جھوٹھا ہے سارے اس نوں سو سو پولا مارو

داڑھی پھڑ کر پٹو اس دی وال نہ کوئی چھڈو
پٹھا کر کے اس جھوٹے نوں وچ زمین دے گڈو

ہے مکار کوئی ایہ جوگی گھر گھر پھرنے والا
ٹنڈ پھڑاوٗ اک ہتھ اس دے دوجے وچ پیالہ

بوہے تے جے منگن آوے سو جتی مارو
خیر نہ بالکل پاوٗ اس نوں کتا کر درکارو

کافر کتا ملحد بیشک جانو اس نوں ہویا
سوراں نالوں ہے ایہ اتے گیا گواتا مویا

ہے دیوث بڑا ایہ بھارا غیرت اس نوں ناہیں
دتی ہے منکوحہ اپنی اس نے غیراں تائیں

آسمانی منکوحہ اس دی یار حریف ہنڈاوے
وڈے اس دا نک تے مٹی سراسدے وچ پاوے

ماں اوہ مرزایاں دی بیشک سمجھیں ایہ گل بھائی
نک انہاں دا کپیا اس نے کھیہ انہاں نوں پائی

شرم نہ آوے اس نوں بالکل نہ غیرت اس تائیں
غیرت ہوندی جے کر اس نوں مردا ڈب کھائیں

عام اجازت جد خود ہے اس دتی لوکاں تائیں
جو چاہو سو آکھو اس نوں ڈکاہن کجھ ناہیں

اس جھوٹھے دے ہے ایہ فرضی بیشک پیشین گوئی
اگلی وانگوں ایہ بھی بیشک جھوٹھی باطل ہوئی

کی ممکن فر اللہ اس نوں پیغمبر ٹھہراوے
کی ممکن ہے جھوٹھا کاذب بن پیغمبر آوے

اک دو خط مرزے دے میں ہیں نقل کراں اس جائی
مرزے جو ہے لکھیا خود اس عورت کارن بھائی

مشفقی مکرمی ام مرزا احمد بیگ سلمہ اللہ تعالیٰ

اور آپ کو معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیشین گوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور ایک جہاں کی نظر اس کی طرف لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ یہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلّہ بھاری ہو لیکن یقیناً خدا ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا اور آپ سے ملتمس ہوں کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشین گوئی کے پورا کرنے کے لئے معاون بنیں تا کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں، خدا تعالیٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا جو امر آسمان میں ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا خدا تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطاء کرے اور آپ کے سب غم دور کرے۔ والسلام! احقر العباد غلام احمد عفی عنہ مؤرخہ ۱۷ ر جولائی ۱۸۹۰ء بروز

جمعہ پورا خط کلمہ فضل رحمانی میں منقول ہے شائق اس کی طرف رجوع کرے۔

خط دوم: مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ! بعد سلام کے آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں .... ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی، اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورے میں ساتھ ہیں، آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں، عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اپنی طرف سے ان لوگوں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس کو خوار کیا جاوے۔ اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھتا کیا میں چوڑھا تھا یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی میں چاہتا تھا کہ ان کی لڑکی میرے نکاح میں آوے اور اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو، میں نے خط لکھے کہ پرانا رشتہ نہ توڑو کسی نے جواب نہ دیا بلکہ آپ کی بیوی نے کہا...... کہ ہم نہیں جانتے یہ شخص کیا بلا ہے یہ کہیں مرتا بھی نہیں۔ اگر اب اپنے بھائی کو نکاح سے روکیں ورنہ تو میں (اپنے بیٹے) فضل احمد سے آپ کی لڑکی کو طلاق دلواؤں گا، اگر طلاق نہ دے گا تو اس کو عاق ولاوارث کردوں گا۔ ۴؍مئی ۱۸۹۱ء از لدھیانہ غلام احمد۔ کذا نقلہ فی کلمہ فضل رحمانی!

اینویں لکھے اس جھوٹھے نے ہور خطوط بہتیرے — اندر خانے ایویں اس نے صدہا قاصد پھیرے
ترلے منتاں اندر خانے سب دی کرکر تھکا — سب نے جتی منہ تے ماری نہ کوئی بنیاں سکا
صدہا اس نے حیلے کیتے عورت ہتھ نہ آئی — ہر طرفوں ایہ خائب ہویا پیش نہ چلی کائی
کی ہے مرزا کی ہے مرزا غور کریں تو بھائی — کی ہے مرزا اصلی وچوں سمجھیں اے مرزائی
حیواں ہے ایہ جھوٹھا بیشک انسان بالکل ناہیں — کی ممکن ٹھہراوے اللہ پیغمبر اس تائیں
اصل حقیقت مرزے دی ہن اصل وچوں کھلی — عادیاں والی سخت انہیری سر اس دے تے جھلی
ہن میں تینوں آتھم والی دساں پیشین گوئی — کھول سناواں تینوں میں ہن مرزے نال جو ہوئی

قولہ: ''اس بحث میں دونوں فریق میں سے جو فریق عمداً جھوٹ اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ کر عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ ان ہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا

جاوے گا اور میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو روسیاہ کیا جاوے میرے گلے میں رسا ڈالا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔''

(مباحثہ عیسائیاں ص ۸،۵، ماہ جون ۱۸۹۳ء مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص ۴۳۵)

مدت تھوڑی گزری یعنی وچ وقوعی آیا ... امرتسر وچ نال عیسایاں مرزے جھگڑا پایا
شہری جد فر رل مل سارے اس مجمع وچ آئے ... عیسایاں کجھ انھے کوڑھی شہروں سد بلائے
آکھن انہاں نوں کر چنگا جیکر ہیں توں سچا ... جھوٹھا ہے دعویٰ تیرا نہیں تے ہیں توں کچا
اک اک گل اندر اوتھے مرزا جھوٹھا ہویا ... جھوٹھا ہے ایہ جھوٹھا سارے آکھن اس نوں مویا
اوتھوں اس شرمندہ ہوکر کیتی پیشین گوئی ... آپے آکھے مدت اس دے پندرہ ماہ تک ہوئی
یعنی آکھے پندرہ ماہ تک جھوٹھا بدلہ پاوے ... جھوٹا فرقہ اس مدت وچ دوزخ اندر جاوے
غرض معین مدت اندر آتھم مول نہ مویا ... مدت ایویں گزری سارے نہ اس نوں کجھ ہویا
اوتھوں ایہ شرمندہ ہو کر کیتی پیشین گوئی ... آپے آکھی مدت اس دے پندرہ ماہ تک ہوئی
یعنی پندرہ ماہ تک جھوٹ فرقہ بدلہ پاوے ... جھوٹھا فرقہ اس مدت وچ دوزخ اندر جاوے
غرض معین مدت اندر آتھم مول نہ مویا ... مدت ایویں گزری ساری نہ اس نوں کجھ ہویا
شہرہ ہویا دنیا اندر ہر جا تاراں گیاں ... جھوٹھا ہویا جھوٹا مرزا ملکیں دھماں پیاں
خبر حیاتی آتھم دی جد پہنچی گوجرانوالے ... مرزے تے مرزایاں دے سب منہ سر ہوئے کالے
رل مل سارے عیسایاں نے اوتھے سانگ بنایا ... یعنی اک مرزائی انہاں مرزا چا ٹھہرایا
سر منہ اس دا کالا کرکے چاہڑن کھوتے اتے ... ڈھول وجا کر پچھے اس دے لائے انہاں کتے
سب عیسایاں پچھے اس دے رل مل توڑی لائی ... مانگا مارن اس دے پچھے سواں ہو ہو عیسائی
آکھن ہے ایہ مرزا اس دے سوجتی سر مارو ... جھوٹھا ہویا جھوٹھا مرزا ہر جا وچ پکارو
ایویں سب شہراں وچ کیتی عیسایاں نے شادی ... رل مل سارے آتھم تائیں کہیں مبارکبادی
غرض ذلیل تے رسوا کیتا انہاں مرزے تائیں ... ایہ معلوم بھی اس نوں نا کچھ خبر ہوئی یا ناہیں
کچھ نقصان نہ ہویا اس دا نہ دل وچ شرمایا ... دین اسلام تائیں پر اس نے وڈلو ہبہ لایا
بہت تعجب ہے پر آکھے ہاں میں اس وچ سچا ... لازم نہ ایہ ہویا دل وچ نہ گھٹیا ایہ کچا
آکھے ڈردا ہیبی آتھم دل تھیں مومن ہویا ... اس باعث تھیں اس مدت وچ نہ تقدیروں مویا

جھوٹھا ہے ایہ جھوٹھا ہوون وچ نہ ہرگز آوے
ہرگل اندر ایویں سو سو جھوٹے عذر بناوے

آتھم جیکر دل اپنے تھیں سچی توبہ کردا
کیوں فر چھپدا پھردا غاریں اپنی موتوں ڈردا

کافر ہے یا مومن وچوں کی جانے کوئی بھائی
اللہ باجھوں حال دلاں دا ہور نہ جانے کائی

شرط رجوع دی جیکر اندر اس دے لائی جاوے
ذلت جو اس منگی موہوں بالکل لغو دسیاوے

یعنی کیونکر معلم ہویا باقی لوکاں تائیں
مومن ہے اوہ ہویا دل تھیں یا اوہ مومن ناہیں

بھی فر آتھم ایک دوست نوں ایہ خط لکھیا بھائی
اگے وانگوں ظاہر باطن ہاں میں خاص عیسائی

نقل خط آتھم[1] ''مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ آتھم نے دل میں اسلام قبول کرلیا ہے، اس لئے نہیں مرا خیران کو اختیار ہے جو چاہیں سو لکھیں جب کہ انہوں نے میرے مرنے کی بابت جو چاہا سو کہا خدا نے اس کو جھوٹا یا اب بھی ان کو اختیار ہے جو چاہیں تاویل کریں کون کسی کو روک سکتا ہے میں خدا کے فضل سے تندرست ہوں، میں دل سے اور ظاہراً پہلے بھی عیسائی اب بھی عیسائی ہوں۔'' بقدر حاجت

بھی ہے ایماں نہ قلبی پورا نہ اوہ پاوے پوری
عملاں باجھ نہ چھٹی ہووے ایہ مذہب جمہوری

وچ ضرورت ہے اس جھوٹے فر ایہ ظاہر کیتا
یعنی پچھوں بھی فر اس نوں شرط الہامی لیتا

کیوں کر ممکن ہے ہو ایہ گل پچھو اس نوں یارو
نیویں تھاں بٹھا کر اس نوں سو جتی مارو

پندرہ ماہ تک آخر مدت پیشین گوئی آئی
ساری عمراں قید نہ اس نے اوس وچ بالکل لائی

کیوں فر اس تاریخوں پچھے اس دا اثر ودھاوے
کیوں الہامی شرطوں جھوٹھا اس دی موت بتاوے

تے جیکر اس دی پیشین گوئی مطلق عمری آہی
پندرہ ماہی کیوں پھر مدت اس دی اس ٹھہرائی

غرض نہ اس دی خبر مطابق آتھم بالکل مویا
مرزا اپنی پیشین گوئی اندر جھوٹھا ہویا

کیوں فر ہن ایہ جھوٹھا ہو کر پیغمبر اکھواوے
ممکن مول نہ جھوٹھا کاذب بن پیغمبر آوے

قال: ''پاکوں کو شیطانی وسوسہ پر اسی وقت مطلع کیا جاتا ہے۔''

(ضرورت الامام ص۱۳، خزائن ج۱۳ ص۴۸۴)

یعنی جیکر پاکاں تائیں ہووے علم شیطانی
فوراً اس تے انہاں تائیں ہو اطلاع آسمانی

کیوں فر پندرہ ماہ تک اس نوں خبر نہ خود کجھ ہووے
ہے ایہ گندہ پاس نہ ہرگز ایہ گل ثابت ہوئی

[1] یہ خط آتھم کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے جو چاہے دیکھ سکتا ہے بشرطیکہ مرزائی مذہب سے توبہ کرے۔

کی ممکن فر ہو پیغمبر ایہ ہن گندہ گوہوں — کی ممکن اکھواوے ایہ پیغمبر اپنے موہوں
ایویں خبر طاعونی جو اس دنیا وچ پھیلائی — مدت گزری اج تک نہ اوہ واقع اندر آئی
اللہ اپنی خلقت تائیں رحمت نال بچایا — سر منہ اس دا کالا ہویا رب اس نوں جھٹلایا
اک چالاکی بھاری اس دی آئی یاد اتھائیں — واجب ہے جو تنبیہ کرنا اس تے لوکاں تائیں
دل تھیں گھڑ گھڑ پیشین گوئیاں لوکاں نوں بتلاوے — پیشین گوئیاں اندر دل تھیں فرضی قیداں لاوے
آکھے میںوں سفنے اندر طاعون نظری آئی — وچ پنجاب ہن آنی چاہندی دیر نہیں ہن کائی
لیکن جیکر خلقت اپنے دل تھیں توبہ کرسی — پھر طاعون نہ آوے ہرگز نہ کوئی اس تھیں مرسی
ہے دستور قدیمی منڈھوں جد کوئی جوگی آوے — لڑکا ہوسی آکھے میںوں جو کوئی فال کڈھاوے
اوتھوں اٹھ ہمسایاں دے گھر اندر جا کر بہندا — لڑکی ہوسی آکھے اس نوں جا ہمسایاں کہندا
لڑکا ہویا ہووے لڑکی دوویں گلیں مارے — جھوٹھا مول نہ ہووے بالکل نہ اوہ گلوں ہارے
ایویں ٹھگاں جوگیاں والا ہے اس بھیس بنایا — دھوکے دے دے لوکاں تائیں اس وچ جال پھسایا
کی کی دساں تیرے تائیں اس جوگی دیاں چالاں — کی کی کھول سناواں تینوں جو ایہ پاوے فالاں
جیکر پیشین گوئیاں دے اندر قید لگائے کوئی — نہ ہے اوہ وڈیایاں بالکل نہ اوہ پیشین گوئی
بھی جائز ہے ہر نوں ایسی شرطی خبر بتاوے — جائز ہے فر ہر بندے نوں پیغمبر اکھواوے
مرزا ہے خود قائل اس دا آکھے ایہ کل بھائی — دنیا اندر بھریا ہویا ہے طوفان گمراہی
توبہ کرنے والا اج کل کمتر نظری آوے — لاکھ کروڑاں گمراہاں وچ کی اوہ قیمت پاوے
اکثر خلقت نظری آوے تارک صوم صلاتاں — اللہ نام نہ دیوے کوئی نہ صدقہ خیراتاں
کیوں فر خبر مطابق فرضی اوہ طاعون نہ آئی — جھوٹھا ہویا اللہ تعالیٰ کھہ اس دے سرپائی
ایہ تقدیر معلق ہے اس کتھوں خبراں پایاں — کیوں کر غیبی باتاں لوح محفوظوں اس وچ آیاں
حضرت خاتم نبیاں جس دا عالی سب تھیں پایا — کوئی امر معلق نہ رب انہاں نوں بتلایا
ایویں حضرت یونس اپنی قوموں نسے بھائی — نہ معلوم انہاں دے تائیں ہویا راز الٰہی
نہ معلوم معلق ایہ گل ہوئی انہاں تائیں — معلق جیکر ہوندی نہ فر نسدے مول کداہیں
کی ممکن فر مرزا پاوے ایہ اسرار الٰہی — کی جانے تقدیر معلق اے پاغل سودائی
مبرم ہے تقدیر الٰہی اکو اصل حقیقی — راجع ہے تقدیر معلق اس ول جاں تحقیقی

جیکر طاعون مبرم ہے سی کیوں نہ فر اوہ آئی کیوں اس جھوٹے کاذب ایسی جھوٹی وا اڈائی
غرض نہ سچی ہوئی اس دی بالکل خبر طاعونی جھوٹی ہوئی جھوٹھا ہویا ایہ مخبوط جنونی
کی ممکن پیغمبر ہو فر جو ہو ایسا جھوٹھا کی ممکن ہے کھاوے مومن اس کتے دا جھوٹھا
لیکھرام دے حق جو اس کیتی پیشین گوئی اصل حقیقت اندر اوہ بھی سچی مول نہ ہوئی
موت نہ مذکور اندر اس دے بالکل نصاً بھائی موت نہ مطلق اس دے اندر لفظاً بالکل بھائی
بھی فر پیشین گوئی اس نے یوم العید پڑھائی لیکن دو دن عیدوں پچھے موت اس تائیں آئی
یوم العید نہ خبر مطابق بالکل کافر مویا اس وچ بھی ایہ جھوٹھا کاذب بیشک جھوٹھا ہویا
شیخ بٹالی دے حق جو اس کیتی پیشین گوئی قدرت رب دی اوہ خود اس دے اتے پٹھی ہوئی
مجرم قیصر ہو خود پھڑیا وچ عدالت آیا حاکم نے قانونی اس تے بھارا جرم لگایا
خوفوں اس دن اس دے منہ تے ذرہ رہی نہ لالی ویکھن والے آکھن اس تے طاری سی بدحالی
اپنی خوش تقریر جو اس نے ہے اعجاز ٹھہرائی کتھے سی اس دن اس نوں کوئی گل مول نہ آئی
ہو لاچار بیرسٹر اس نے لاہوروں منگوائے اجرت بھاری دے دے اپنی طرفوں اس کھلوائے
آخر ترلے کر کر اس نے جرموں پائی رہائی صدہا روپے لاکر اس نے اپنی جان چھڈائی
ہے شرمندہ اس نوں ایہ خود اپنی فتح ٹھہراوے اویں جانب ثانی اندر ایہ گل لازم آوے
اکو ہے اقرار دوہاں دا اکو شرط رہائی جائز ہر نوں ایہ گل آکھے ذرہ فرق نہ کائی
کیوں فر اس تے ایہ خود کلا اتنا نازاں ہووے ہے شرمندہ دنیا نالوں ماں اپنی نوں رووے
غرض نہ سچی ہوئی اس دی کوئی پیشین گوئی جھوٹھا ہویا اس دی قطعا ہر گل جھوٹھی ہوئی

’’قال النبی ﷺ انّ النّبوۃ لا یکذب. (مشکوۃ شریف) انّ النبوۃ یستحیل معھا الکذب. (فتح الباری)‘‘

یعنی پیغمبر دا جھوٹھا ہوون ممکن ناہیں جھوٹھے دا پیغمبر ہوون منع محال سنائیں
ثابت ہویا قطعاً اس وچ ذرہ شک نہ آنوں مرزے دا پیغمبر ہوون خارج ہے امکانوں
جے پیغمبر رب دا ہوندا ایہ کھوٹا بازاری دنیا اندر خود ایہ اپنا کلمہ کردا جاری
بانگ اقامت اندر نہ اس اپنا نام ودھایا کیوں نہ اس نے اپنا خطبہ وچ جمعہ پڑھوایا
کیوں فر ہن ایہ اپنے تائیں پیغمبر اکھواوے کیوں کر ممکن ایہ سودائی پیغمبر اکھواوے

کی ممکن ایہ چن نبیاں دا آکھے اپنے تائیں
کافر ہے ایہ کتا ملحد مومن ہرگز ناہیں

کی ممکن ایہ سور کمینا ایڈا رتبہ پاوے
اپنے تائیں سب نبیاں تھیں ایہ افضل اکھاوے

ہے توہین حقارت کیتی نبیاں دی اس بھاری
نبیاں دی ہے عزت لاہی اس شیطان بازاری

کی ہے ایہ کمذات کمینہ کتھوں ہے ایہ آیا
کی ہے چیز نبی اکھاوے کی ہے اس دا پایا

کی ہے چیز پیغمبر بندا ہے ایہ اپنے موہوں
کی ممکن ہو سب نبیاں تھیں افضل گندہ گوہوں

ملحد سب دنیا تھیں ودھ کے ہے ایہ مغل طوفانی
باندر ریچھاں سوراں نالوں اس نوں بدتر جانی

بیشک ایہ متنبّی جھوٹھا ککھ نہ اس دے پلے
جھوٹھا ہے ایہ جھوٹھا اس دے سر وچ مارو کھلّے

ہے متنبّی بیشک جھوٹھا پاس نہ اس دے جائیں
لوئی ہے ایہ رڑہدی جاندی ہتھ نہ اس نوں لائیں

نہ پیغمبر ہے ایہ مرزا اس تھیں ثابت ہویا
جھوٹھا ہے ایہ بیشک جھوٹھا گیا گواتا مویا

قولہ: ''ماسوائے اس کے اس میں کچھ بحث نہیں کہ یہ عاجز خدا کی طرف سے اس امت کے لئے محدث بن کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی میں نبی ہی ہوتا ہے، گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہے، کیونکہ وہ خداتعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے، امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطانی سے منزّہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند کر ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جاویں۔''

(توضیح ص۱۸، خزائن ج۳ ص۶۰)

یعنی سچ محدث ہاں میں آکھے ایہ سودائی
نبی محدث اکّو کجھ ہے فرق نہ اس وچ رائی

جھوٹھا ہے یہ دعویٰ اس دا سند نہ اس دی کائی
جھوٹھا بیشک جانوں اس نوں ایویں بکدا واہی

جھوٹھا ہے ایہ جھوٹھا اس دے ایہ سب جھوٹے اشارے
جھوٹھا ہے ایہ جھوٹھوں جھوٹھا جھوٹوں کوٹ اسارے

کی ہے سند محدث بنیاں ہے ایہ مغل طوفانی
کی ہے سند محدث بنیاں آپے آپ زبانی

کی ہے سند محدث بنیاں پچھو اس نوں یارو
جھوٹھا ہے جھوٹھا اس دے سو جتی سر مارو

کیونکر ہے ایہ نال اللہ دے گلاں کردا غیبی ۔ کی ہے سند جو ظاہر ہوون اس تے چیزاں غیبی
کی ہے سند جو وحی اس دی ہووے پاک شیطانوں ۔ مغز شریعت کہین اس تے ممکن مول نہ جانوں
کی ہے سند محدث تائیں فر ایہ نبی ٹھہراوے ۔ کیوں ایہ جھوٹھا نبی محدث اکو چیز بتاوے
نا کوئی نص قرآن حدیثاں اندر بالکل آئی ۔ نبی محدث دونویں چیزاں یعنی اکو بھائی
بعض حدیثاں اندر حضرتؐ ایہ گل ہے فرمائی ۔ میرے ہور عیسیٰ دے وچ نبی نہ ہویا کائی
جائز جیکر کہنا ہوندا نبی محدث تائیں ۔ نفی نہ کردے اس دی حضرتؐ بالکل مول کدائیں
نہ فرماندے حضرت ایہ گل صاف صریحاً بھائی ۔ میرے تے ہور عیسیٰ دے وچ نبی نہ بالکل کائی
آنحضرتؐ تے عیسیٰ دے وچ بہت محدث نامی ۔ اگے پچھے گزرے بیشک دین نبی دے حامی
ثابت اس تھیں ہویا بیشک نبی محدث ناہیں ۔ جائز مول نہ کہنا بالکل نبی محدث تائیں

’’قال اللہ تعالٰی وخاتم النّبیین. وقال النّبی ﷺ وانا خاتم. وعن ابی هریرة ان النّبی ﷺ قال کانت بنوا اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلک نبی خلفه نبی وانّه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء (بخاری ص ۴۹۱) ‘‘یعنی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں حکومت اور سرداری پیغمبر کرتے تھے جب ایک پیغمبر وفات پاتا تھا تو دوسرا پیغمبر اس کے قائم مقام ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہوں گے اور یہ حدیث شریف بخاری میں ہے۔

’’وعن سعد بن وقاص اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی غیر انّه لا نبی بعدی رواه مسلم‘‘ یعنی سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو اس سے راضی نہیں کہ تو ہووے میرے نزدیک بجائے ہارون کے موسیٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

’’وقال النّبی ﷺ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلّهم یزعم انه نبی وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی. (رواه ابوداؤد) ‘‘یعنی میری امت میں تیس شخص ایسے جھوٹے ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ

کریں گے اور ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں نبیوں کا خاتم ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

یعنی میرے پچھوں بالکل نبی نہ کوئی آوے — جھوٹھا ہے جو میرے پچھوں پیغمبر اکھواوے
خاتم سب نبیاں دا بیشک جانوں میرے تائیں — میرے بعد قیامت تیکر کوئی پیغمبر ناہیں
بھی فرمایا میرے پچھوں تیہ متنبّی آون — بیشک ہوسن جھوٹھے جھوٹھے پیغمبر اکھواون
لفظ نبی دا نکرہ نفیوں پچھے عام اہائی — ہے مطلق مستغرق اس تھیں خارج چیز نہ کائی
ثابت اس اطلاق عموموں ہویا بیشک بھائی — حضرت بعد قیامت تیکر نہ پیغمبر کائی
نہ اطلاق نبی دا بالکل ہور کسے تے آوے — خاتم پچھوں جھوٹھا ہے جو پیغمبر اکھواوے
ثابت ہویا اس تھیں قطعاً شک نہ اس وچ لائیں — جائز مول نہ آکھن بالکل نبی محدث تائیں

’’**قال النّبی ﷺ قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرئیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منهم احد فعمر وفی روایة بدل رجال ناس محدثون**‘‘ یعنی تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہ ہوتے تھے اور وہ خدا سے یا ملائکہ سے ہم کلام ہوتے تھے سو اگر میری امت میں سے کوئی ایسا ہے تو عمرؓ ہے اور ابن عباسؓ کی روایت میں ’’**آیة وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی**‘‘ میں لفظ نبی کے بعد لفظ ولا محدث بھی پڑھا گیا اور صحیح مسلم میں لفظ محدث کی تفسیر ملہم سے ہوئی ہے۔

یعنی اسرائیلیاں اندر لوگ محدث آہے — نال ملائکہ گلاں کردے وڈے رتبے پائے
نبی نہ اوہ پر آہے بالکل نہ نبیاں دے ثانی — ہے فاروق محدث بھی توں انہاں وچوں جانی
ثابت اس تھیں نبی محدث مول نہ ہووے کائی — من غیر ان یکونوا انبیاء قید صریح ہے آئی
نبی محدث نہ ہو ویکھو صاف صریح ہے آیا — ہے اس قید یقین مرزے دا کلہ کوٹھا ڈھایا
جھوٹھا ہے اس قیدوں ہویا بیشک ایہ طوفانی — نبی محدث مول نہ ہووے ایہ گل قطعی جانی
کوئی وچ نہ معنی بالکل ایسا پایا جاوے — جس معنی تھیں شخص محدث پیغمبر اکھواوے
ایویں وچ قرآن جو آیا ہے ایہ ابن عباسوں — پٹی اس نے جڑ مرزے دی بیشک اصل آساسوں

یعنی اس لفظوں ہے بیشک ایہ گل ثابت ہوئی
ممکن نبی نہ ہووے بالکل مول محدث کوئی

نبی محدث آیت اندر ہے متقابل آیا
اللہ نے ہے دوہاں تائیں وکھو وکھ فرمایا

اک نوں دوجے نال علاقہ بالکل مول نہ کائی
ملہم نبی نہ ہووے بالکل ایہ گل لازم آئی

’’وقال النبی ﷺ لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب ؓ رواہ الترمذی‘‘

یعنی میرے پچھوں جے پیغمبر ہوندا کائی
ہوندا اوہ فاروق یقیناً شک نہ اس وچ رائی

سب امت تھیں افضل ملہم ہے فاروق یگانہ
ہور نہ کوئی ثانی اس دا بالکل وچ زمانہ

ہے فاروق محدث بیشک وچ حدیثاں آیا
خاص محدث اس نوں نصاً حضرتؐ ہے فرمایا

نبی نہ جائز کہنا جد خود ہویا اس دے تائیں
ثابت ہویا نبی محدث بالکل ہووے ناہیں

غرض نصوص قرآن حدیثوں ایہ گل ثابت ہوئی
ملہم اتے محدث بالکل نبی نہ ہووے کوئی

کی ممکن فر اپنے تائیں ایہ ملہم ٹھہراوے
اس تے فر ایہ اپنے تائیں پیغمبر اکھواوے

باقی نو اوصاف محدث جو اس نے بتلائے
سند دلیل انہاں بالکل نہ کوئی پائی جائے

جھوٹھا ہے ایہ اینویں سب اس دیاں جھوٹیاں گلاں
سند دلیل نہ کائی بالکل ایویں جان زٹلاں

بکدا ہے ایہ اینویں جو کجھ اس دے منہ درآوے
ہے ایہ شتر مہار نہ اس دی چاہے جتول جاوے

ایہ اوصاف محدث کارن جے لازم ٹھہراوے
وچ عمر فر ایہ سب صفتاں ثابت کر دکھلاوے

لازم آوے عمر محدث بالکل ہووے ناہیں
بھی نہ ہو فر ہور محدث دنیا وچ کداہیں

کی ممکن فر ثابت ہووے اس تھیں ایہ گل بھائی
اصل محدث اک معنی تھیں ہووے نبی الٰہی

پاک منزّہ بھی ہو اس دی وحی دخل شیطانوں
سند نہ اس دی کوئی بالکل نص حدیث قرآنوں

بعض قصور عمر تھیں ایسا صادر ہویا بھارا
جسدا آخر دینا آیا انہاں نوں کفارہ

خود الہام عمر دے اندر ہویا دخل شیطانی
کیوں فر قید تنزّہ لاوے اس وچ مغل طوفانی

ہو مامور محدث بھی خود وانگ پیغمبر آوے
ایہ بھی دعویٰ فاسد اس دا سند نہ مول وکھاوے

ہے فاروق مامور من اللہ یا اوہ بالکل ناہیں
ایہ بھی ہے گل مشکل اس دا کھول جواب سنائیں

کد انہاں نوں اللہ اپنا خود مامور ٹھہرایا
کیوں کر انہاں امر الٰہی ہو مامور پہنچایا

کد خود انہاں نے ظاہر کیتا وحی اپنی تائیں
کد انہاں ایہ حکم پہنچایا اس دا ہر ہر جائیں

اکھیا کدوں محدث ہاں میں منوں مینوں چاہیں
منکر جو کوئی ہووے میں تھیں پاوے سخت سزائیں

بلکہ جد خود ثابت ہوئی نام انہاں دے شاہی
صاف کہیا تد حاجت مینوں اس دی مول نہ کائی

حکم حکومت نہ دل بھاوے گوشہ گیری چاہواں
تنہا عمر گزاراں ساری ناں دوجے کن پاواں

کیوں نہ انہاں دنیا اندر اچی مار آوازاں
ظاہر کیتا اپنے تائیں ہو لوکاں وچ نازاں

کیوں فر امر خلافت اندر گوشہ گیری چاہی
کیوں نہ حکم حکومت شاہی انہاں تائیں بھائی

آکھے لازم لوکاں اتے منن ملہم تائیں
منکر جو کوئی ہووے ہے اوہ لائق سخت سزائیں

جد ایہ منکر ملہم تائیں لائق حد بتاوے
اکثر اصحاباں دا مجرم ہوون لازم آوے

جو جو نال عمر دے آہے اکثر بحثاں کردے
وچ مسائل نال عمر دے اکثر لڑ لڑ مردے

خاص علی صدیق دوہاں نے اکثر الٹ کمایا
کر تکرار مسائل اندر اس نوں چپ کرایا

لازم ہے فر ایہ ہن دونویں بھائی ہون قصوری
ہوون ایہ مستوجب ماراں لائق حد ضروری

کی آکھے گا ایہ سودائی ایہ اصحاباں تائیں
جھگڑے نال عمر دے کیتے جنہاں اکثر جائیں

بھی ایہ آکھے جس وچ صفّیاں بالا پایاں جاون
ایہو معنی اصل نبوت پیغمبر آکھواون

کی معنی پھر جزی نبوت ایہ گل کھول سنائیں
کیوں نہ صاف محدث نوں اس پیغمبر بتلایا

اتنی ناحق طول عبارت کیتی اس سودائی
کیوں نہ اس نے دولفظاں وچ ایہ گل صاف مکائی

ہے ایہ جوگی خچر ساوے پیلے رنگ وکھاوے
کر کر پیچ عبارت اندر لوکاں نوں پھسلاوے

ہے پیغمبر وانگ محدث جد مامور الٰہی
باطل فرتفریق دوہاں وچ سند نہ اس دی کائی

قولہ: ’’مسیح موعود کی ایک علامت لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا، یعنی خدا تعالیٰ سے وحی پانے والا، سو یہ نعمت خاص طور پر عاجز کو دی گئی۔‘‘

(ازالہ ص۷۰۱، خزائن ج۳ ص۴۷۸)

اقول: جواب اس کا کئی وجہ سے ہے۔

اوّل: یہ کہ یہ لفظ نبی اللہ کا صرف حدیث دمشقی میں آیا ہے جس کو مرزے کیدیانی نے عقل شرع توحید کے برخلاف بتلایا ہے سو مرزا کیدیانی کو اس حدیث سے استدلال کرنا موجب شرم ہے۔

دوم: جس جگہ لفظ نبی اللہ کا اس حدیث میں آیا ہے اسی جگہ اس کے ساتھ حضرت عیسیٰ بن مریم کا لفظ موجود ہے یعنی وہ نبی اللہ عیسیٰ بن مریم ہوگا نہ کوئی اور نام کا فرضی نبی تو اس حدیث میں حضرت عیسیٰ نبی اللہ کا لفظ اس مریم کے بیٹے بنی اسرائیل کے رسول صاحب انجیل کی ذات والا صفات کے ساتھ ایسا خاص ہے جیسا غلام احمد کادیانی مرزا کی ذات مستجمع کذبات سے خاص ہے نہ ان سے پہلے کوئی حضرت عیسیٰ نبی اللہ ہوا اور نہ آئندہ ہوگا اور حدیث میں انہیں کے آنے کی خبر دی گئی۔ پس عیسیٰ علیہ السلام کے سوا اور کوئی نبی یہاں مراد نہیں ہوسکتا۔

سوم: یہ کہ اسی حدیث میں نبی اللہ کے لفظ کے ساتھ یہ بھی موجود ہے کہ وہی نبی اللہ عیسیٰ بن مریم مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جاویں گے اور اس جگہ یاجوج کے محاصرہ میں اور نہایت بھوک پیاس سے تنگی پاویں گے کہ گائے کا سر سو دینار سے ہاتھ نہ آئے گا اور یہ کہ وہ نبی اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت دعا کریں گے تو ان کی بددعا سے یاجوج ماجوج کے گردن میں پھوڑا پیدا ہوگا جس سے وہ سب یک بارگی مر جائیں گے اور یہ کہ پھر وہی حضرت عیسیٰ نبی اللہ اپنے ساتھیوں کے سمیت زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں بالشت بھر جگہ خالی نہ پاویں گے جو ان کی لاشوں اور بدبو سے بھری نہ ہوں گی اور یہ کہ وہی حضرت عیسیٰ نبی اللہ اپنے ساتھیوں کے سمیت دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا سے بڑے بڑے جانور قد آور بھیجے گا جو ان کو اٹھا کر کہیں پھینک دیں گے جس جگہ اللہ چاہے گا وغیرہ وغیرہ۔ سو ان صفات کا مرزا قادیانی میں ثابت ہونا محال ہے تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا قادیانی کا نبی اور محدث ہونا محال ہے نہ وہ کسی طرح سے نبی ہوسکتا ہے نہ محدث۔ غرض کہ مرزا کیدیانی کا کید قابل دید ہے کہ حدیث شریف صرف ایک لفظ بطور غتر بود کے لے لیا اور آگے پیچھے کی عبارت کو چھوڑ دیا۔ بس عجب ہے ضلالت اور جہالت مرزائیوں کی کہ ایسے کذاب کو محدث اور ملہم سمجھ کر اس کے پیچھے لگے ہیں۔

قولہ: اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی انبیاء پر مہر لگ چکی ہے میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزوی طور پر وحی اور نبوت کا دروازہ اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ کھلا ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا۔

’’وقد قال رسول اللہ ﷺ لم یبق من النبوۃ الا المبشّرات الی لم یبق من انواع النبوۃ الّانوع واحد وھی المبشّرات من اقسام الرویا الصالحۃ والمکاشفات الصحیحۃ والوحی الذی ینزل علٰی خواص الاولیاء الخ!

(توضیح المرام ص۱۹، خزائن ج۳ ص۶۰)

اقول: وباﷲ التوفیق ھذالحدیث فما تعلق بہ الکیدیانی علی نبوتہ ورسالتہ وزعم انہ نبی وھذالاستدلال باطل بوجوہ الوجہ الاوّل ان المبشّرات الواقعۃ فی ھذا الحدیث لیست علی عمومھا ولا مطلقۃ بمفھومھا کما زعمہ الکیدیانی من جھالتہ وغباوتہ بل المراد بھا الرؤیا الصالحۃ فقط لاغیر کما دفع تغیرہ فی نفس ھذالحدیث وھذا سیاقہ بتمامہ قال رسول اللہ ﷺ لم یبق من النبوّۃ الا المبشّرات قالوا وما المبشّرات قال الرؤیا الصالحۃ فقط لا مایعمھا وغیرھا من المکاشفات والوحی الفرضی الذی ینزل علٰی خواص الاولیاء فبطل استدلال الخبیث بھذالحدیث.

والوجہ الثانی ان الرؤیا التی ھی خبر من ستۃ واربعین خبر من النبوۃ ھی رؤیا المؤمن الصالح فقط لا غیر کما وقع بقیدہ الحدیث الأخر وھی ھذا قال رسول اللہ ﷺ الرویا الصالحۃ من الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین جزء وایمان الکیدیانی فی خیرالمنع والا ھمال فانہ مسئلۃ التی وقع فیھا النزاع والاشکال وقد دل الحدیث والقرآن علی انہ کافر

قطعاً........... وانه جد الشيطان وانه ليس فى قلبه ذرة من الايمان واتفق العلماء الدنيا على تكفيره وتلحيده واطبقوا على تفيقه وترديده فلا يمكن ان يكون مومنا فضلاً عن ان يكون نبياً فلا يمكن له ان يتعلق بهٰذا الحديث.

الوجه الثالث: انه لو سلم ان حديث المبشّرات عام فليزم منه ان يجوز الاستدلال بهذا الحديث لكل احد من المؤمنين والمسلمين من لدن الصحابة الٰى يوم الدين وكذٰلک اذا كان مخصوصاً باالصالحين فانهم ايضاً غيرمحصورين فيجوز ان يطلق على كل واحد منهم لفظ النبى ويكونوا باجمعهم من الانبياء والمرسلين واللازم باطل فانه لم يتمسک به احد من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة الدين والمجتهدين والمحدثين الٰى هذالحين ولم يدع النبوة احد منهم ولم يتفوه انه ينزل عليه الوحى من رب العالمين فالملزوم مثله وان فى ذالک لعبرة للمرزائين.

والوجه الرابع انّ الروية الصالحة ليست جزًا حقيقيًا للنبوة بل من حيث انها صادقة وفى الظاهر كما كانت قال الشيخ الحافظ ابن حجر فى فتح البارى شرح البخارى والرويا الصالحة وان كانت جزء من النبوة فهى باعتبار صدقها لاغير ولا لساغ لصابها ان يسمى وليّا وليس كذلک انتهى. (نمبر ا ص ا ا) وعلٰى هذا يكون الحديث خارجاً عن محل النزاع ولا يصحح به الاستدلال.

والوجه الخامس: انه يجوز ان يكون المضاف فيه محذوفاً ويكون المعنى انها جزء من علم النبوة فلا يصح به الاستدلال ايضاً.

والوجه السادس: انه جاء فى حديث البخارى كما سبق

ان رویا المومن جزء من ستة واربعین جزء من النبوة ووقع فی روایة ابن ابی حاتم ان رویا الانبیاء وحی یعنی انه نوع من النبوة فتفریق النّبی ﷺ بین رویا المومن بانه جزء من النبوة وبین رویا الانبیاء بانه وحی دال بان رویا المومن لیست بنبوة بل هی جزء من النبوة فلا یسمی صاحبها نبیاً مالم یوجد فیه کل النبوة وهی ستة واربعون جزء باسرها فان الکل لایوجد بدون الجزء ولا یتحقق بدونه فلا یصح به الاستدلال.

والوجه السابع: ان الرویا الصالحة انما جعلها النبی ﷺ جزء من النبوة لانوعاً من النبوة ولا نبوة جزیته ومن العلوم ان بین الجز ذالجزی فرق کما بین المشرق والمغرب فان جزء الشی لا یصح اطلاق الکل علیه حقیقة ولایمکن ان یسمی کل اصلاً بخلاف الجزی فانه یصح اطلاق الکلی علیه حقیقة ویتحقق الکلی کاملاً فی ضمنه وکذالک النوع فان الجنس والفصل یتحققان فیه بکمالها بل لایوجد فی الخارج الالجزی فقط ویکون کلاکلیاته ولیس کذلک الجزء فانه لایتحقق فیه شئ من هذه الامور فانه لایکون کل الکل ولا یتحقق فی ضمنه الکل فلا یمکن ان یسمی الجزء نبیّا اونوعا من الکل فان الحیوان مثلا جزء من حقیقة الانسان ولا یمکن ان یسمّیٰ انساناً ولا یصح ان یقول له انسان او جزی او نوع من الانسان وهذا اظهر من الشمس وابین من الامس فالاستدلال بحدیث المبشّرات علی النبوة الجزئیته کما زعمه الکیدیانی باطل قطعا فلا شک فی ضلالته وشقاوته.

قولہ: ایها الناس ان کنتم فی شک من امری ومنهما اوحی الی من ابی فتاضلونی فی ابناء الغیب من حضرة الکبریاء

وان لم تقبلوا ففی استجابة الدعاء وان لم تقبلوا ففی تفسیر القرآن فی اللسان العربیة مع کمال الفصاحة ورعایة الملح الادنة'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۳۲، خزائن ج۱۷ ص۸۵)

قولہ: ایسا نبی جو مشکوٰۃ نبوۃ محمدیہ سے نور حاصل کرتا ہے اور نبوت تامہ نہیں رکھا جس کو دوسرے لفظوں میں محدث بھی کہتے ہیں اور اس تحدید سے باہر ہے (یعنی وہ عموم آیت خاتم النّبیین سے مستثنیٰ ہے) کیوں کہ وہ بباعث اتباع'' ورفنا فی الرسول '' ہونے کے جناب ختم المرسلین کے وجود میں ہی داخل ہے۔ جیسے کل میں جزء داخل ہوتی ہے۔ (ازالہ اوہام ص۵۷۵، خزائن ج۳ ص۴۱۰، ۴۱۱)

اقول:

یعنی آکھے ہاں میں ہویا حضرت اندر خانے
میں تے حضرت اکو کجھ ہاں ہور نہ کوئی ثانی

یعنی نص جو ختم نبی دی اندر قرآن آئی
ہاں مستثنیٰ میں اس نصوں آکھے ایہ سودائی

جائز مینوں بعد نبی دے پیغمبر اکھوانا
ہور کسی نوں جائز ناہیں پیغمبر بن آنا

توبہ توبہ ویکھو کافر کیسے کفر الاوے
قہر اللہ تھیں اس نوں بالکل ذرہ خوف نہ آوے

کی ہے سند محدث بنیاں ہے ایہ مغل طوفانی
کیوں کر ختم نبی وچ دسے ہویا ہے ایہ فانی

جھوٹھا ہے ایہ دعویٰ اس دا سند نہ اس دی کائی
جھوٹھا ہے ایہ دعوی اس دا صدق نہ اس وچ رائی

جھوٹھا ہے ایہ جھوٹھا اس نوں جھوٹھا جانو یارو
جھوٹھا ہے ایہ دعویٰ اس دا منہ اس تے مارو

جھوٹھا ہے ایہ ملہم ہوون اس دا ممکن ناہیں
فاسد ہے ایہ فاسد اوتے فاسد جان بنائیں

اپنے تائیں جز حضرت دی کیونکر ایہ بتلاوے
کیونکر مرزا حضرت بنیا آکھو کھول سناوے

جسم تے جان خود آنحضرت دا کیونکر اس نے پایا
کیونکر ایہ جز حضرت دی بن دنیا اتے آیا

آنحضرت دی ماں ہے آمنہ معلم تینوں بھائی
ماں اس دی دا نام گھسیٹی جانے کل لوکائی

باپ حضرت دا ہے عبداللہ کل زمانہ جانے
اس دا باپ غلام مرتضیٰ ہے ایہ بھی خود جانے

آنحضرت ہیں مکی عربی جانے کل زمانہ
مرزا ہے پنجابی ڈھگا قادیاں اس دا خانہ

حضرت دی ہے قوم قریشی جانے خلقت ساری
مرزا ہے ایہ حسبوں نسبوں بیشک مغل تتاری

آنحضرت نے لوکاں تائیں سے اعجاز دکھائے
اس زمانے دے خود کافر جس تھیں عاجز آئے

مرزے اج تک ایسا نہ کوئی اک اعجاز دکھایا / نہ آسانوں حضرت وانگوں چن ایہ توڑ لیایا
لاکھ کروڑاں آنحضرت تے خلق ایمان لیائی / مرزے نال نہ مومن ہویا اج تک کافر کائی
تیراں سو سالاں تھیں پچھے جد ایہ پیدا ہویا / کی ممکن فر آکھے میں ہاں جز حضرت دی گویا
تقوی ورع طہارت جو کجھ آنحضرت وچ آہی / مرزے وچ نہ پائی جاوے اس تھیں ذرہ کائی
زہد ریاضت آنحضرتؐ دی جو کجھ وچ کتاباں / مرزے مول نہ ڈٹھی ہوسی بالکل اندر خواباں
اصلی ہے ایہ وچوں کھوٹا منکر صاف نبی دا / آنحضرتؐ دے وانگ نہ کوئی اس دا عمل عقیدہ
جو جو اس عقائد کفری دنیا وچ کھنڈائے / آنحضرت تھیں بالکل اس دا اثر نہ پایا جائے
کیوں فر آکھے میں ہاں ہویا حضرت اندر فانی / کیوں ایہ جھوٹھے کوٹ اسارے ایویں مغل طوفانی
یثرب دے ول ہجرت وطنوں آنحضرتؐ فرمائی / کیوں نہ پھرا ایہ یثرب دے ول ہجرت کرے سودائی
آنحضرتؐ دی جز جد ہویا ایہ مکار فریبی / حضرت دی خود زوجہ ہوئی اس دی نصرت بی بی
اپنے تائیں جد ایہ فانی حضرت اندر جانے / حرم نبی دے اس دے ہوئے کرن قیاس سیانے
ابن اللہ اکھوانا آکھے جائز میرے تائیں / حضرت ایہ گل مول نہ آکھی ساری عمر کداہیں
حضرت مول نہ اپنے گھر وچ کیتا مطبع جاری / کیوں فر ایہ مطبع بنوا کر ہویا ہے اخباری
مرزے غیر عورت دے کارن کیتی پیشین گوئی / آکھے رن فلانی یعنی زوجہ میری ہوئی
ساری عمر نہ آکھے ایہ گل حضرت مول زبانی / عقد میرے وچ آوے بیشک یعنی رن فلانی
چار ہزاری زیور مرزے عورت دا بنوایا / اتنا زیور آنحضرتؐ نے بالکل نہ گھڑوایا
عورت دے ہتھ گہنے کیتی اس ملکیت ساری / مدت اس تیہ سال ٹھہرا کر کیتی ہے مکاری
ایسی بات نہ کیتی حضرتؐ ساری عمراں کائی / حاشا کلا نہ کوئی حضرتؐ ایسی بات بنائی
کیوں ایہ فانی حضرتؐ اندر آکھے اپنے تائیں / کی ممکن ہو جز حضرتؐ دی سمجھ دل تے لائیں
کتھے مرزا کتھے حضرت فرق زمین آسماناں / اتنا فرق ملاوے کیونکر ایہ پاغل دیوانہ
کی ممکن فر اپنے تائیں مستثنیٰ ٹھہراوے / ختم نبی دے پچھوں کیونکر پیغمبر اکھواوے
ہے فاروق محدث بیشک حضرت نے فرمایا / افضل ہے سب ہم جنساں تھیں اس دا عالی پایا
ہور محدث جتنے اس تھیں کمتر درجہ سارے / نسبت نال عمر دے رکھن جیوں کر چنوں تارے
جائز ہے فر عمر نبی دے اندر ہووے فانی / جائز ہو فر محو نبی وچ اوہ مقبول ربانی

جائز ہے فرجز حضرت دے اس نوں آکھیا جاوے
ختم نبی دے پچھوں ایویں پیغمبر اکھواوے
ایویں ہور محدث سارے اگلے پچھلے بھائی
جائز پیغمبر اکھواون ایہ گل لازم آئی
کی دسے گا ایہ ہن پچھوں اس نوں یارو
جو کجھ دسے اوہو مڑ کے منہ اس دے تے مارو

قال: ’’خدا نے میرا نام مسیح بن مریم رکھا، ہم دونوں ایک مادے کے دو جوہر ہیں۔‘‘ دیکھو مرزے کی کتاب (انجام آتھم ص۵۷، خزائن ج۱۱ ص۵۷) میں یہ کہا ہے۔

جائز آکھے نبیاں دی ہو جھوٹھی پیشین گوئی
سے نبیاں دی آکھے پیشین گوئی جھوٹھی ہوئی
ایہ گل جھوٹھی ہے لکھی بیشک وچ ازالے
کر کے نقل سناواں جو ہے لکھیا ایس نرالے

قولہ: ’’ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے باب میں پیشین گوئی کی اور وہ جھوٹھے نکلے اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مارا گیا۔ (ازالہ اوہام ص۶۲۹، خزائن ج۳ ص۴۳۹) اس حوالے توریت کے مرزا کیدیانی نے لکھا ہے کہ: ’’دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح یعنی شیطان کی طرف سے تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا، مگر اس عاجز کی کسی پیشین گوئی میں کوئی الہامی غلطی نہیں۔‘‘

اقول:

نبیاں دا الہام مکدر یعنی ہووے بھائی
کشف الہام نہ ہو نبیاں دا لائق حجت کائی
عمل اعتقاد نہ اس تے یعنی کرنا جائز آیا
جائز ہے اوہ ہو شیطانی شیطاں دل وچ پایا
توبہ آکھاں توبہ ہردم رہا توبہ میری
نبیاں دا ہن ہوون ایتھوں ہوئی بات اوکھیری
ڈٹھا وچ ازالے جد خود میں ایہ لکھیا پایا
آکھ نہ سکاں جو کجھ صدمہ دل میرے تے آیا
مرزے دے اس قولوں مینوں سخت حیرانی ہوئی
کسنوں حال سناواں اپنا نظر نہ آوے کوئی
اکو ویلے کیوں آکھاں اتنے ایہ پیغمبر بھارے
کیوں مبعوث اکٹھے ہوئے اک جاگھ وچ سارے
مرزا خود پیغمبر ایسا بن آیا ہے جھلا
دنیا کارن اپنے تائیں کافی جانے کلا
کشف الہام جو سے نبیاں دا ایسا ہو اتفاقی[۱]
ممکن ہے جد جھوٹھا ہووے کی پھر پچھے باقی

۱؎ یعنی متفق علیہ۔

اہل اسلام عقیدہ سب دا ہے منڈھوں بھائی
کشف الہام نبی دے اندر کذبوں دخل نہ کائی

ممکن نہ ہو اک نبی تے نازل وحی شیطانی
اتنے سو نبیاں تے فر جو کیوں ہوون رحمانی

ممکن مول نہ بالکل ایہ گل اندر عقل نہ آوے
صدہا نبیاں تائیں شیطان دھوکے نال بہکاوے

بھی فر سمجھن اوہ اس تائیں سچ مچ وحی رحمانی
خارج ہے امکانوں ایہ گل عقلوں باہر جانی

غرض حیران ہویا میں ڈاڈھا سمجھ نہ کوئی آوے
جیوں جیوں غور کراں میں تیوں تیوں حیرت ودھدی جاوے

ہے تحریف یہوداں کیتی دل میرے وچ آیا
اس تے بھی پر مینوں بالکل صدق یقین نہ آیا

آخر میں نے بائبل تائیں لیکر ہتھ وچ پھڑیا
باب سلاطین اوّل نوں میں آخر تائیں پڑھیا

شکر اللہ دا جو کجھ حیرت دل میرے وچ آہی
دور ہوئی سب دل میرے تھیں کیتا فضل الٰہی

ہو معلوم گئی بھی مینوں ایہ گل وچوں ساری
مرزے نے ہے کیتی اس وچ بیشک چوری بھاری

ہے بیباک یہوداں دا ایہ بنیاں بیشک بھائی
آیۃ یحرفون الکلم عن مواضعہ جنہاں دے حق آئی

نہ نبیاں تھیں کوئی ہویا ایسا نبی الٰہی
جس ہو بعض سلاطیں تائیں فتحی خبر بتائی

نہ نبیاں دے الہاماں وچ ہوئی غلط بیانی
نہ الہام شیطانی تائیں جاتا کسے رحمانی

ایہ سب خود طوفان ہے اس دا جو خود ایس اٹھایا
کر تحریف عبارت اصلی بائبل نوں الٹایا

اصل عبارت اس دی تینوں کر کے نقل سناواں
جو تحریف اس کیتی اس وچ ظاہر کر دکھلاواں

(دیکھو سلاطین اوّل باب ۱۶ درس ۲۹) میں قصہ یہ ہے کہ قوم بنی اسرائیل میں سے ایک بادشاہ کا نام افی اب اور اس کی بیگم کا نام ایزبل تھا ۳۱ یہ دونوں بعل بت کی پرستش کرتے تھے دیکھو درس ۳۱۔ بادشاہ پسندی یعنی خوشامد سے بہت سے پوجاری اپنے آپ کو بعل کے نبی کہلاتے تھے جن میں ساڑھے چار سو اس بت کے مندر پر حاضر رہتے تھے اور چار سو بادشاہ کے دارالخلافہ میں جن کے رہنے کے لئے نہایت سرسبز باغ مقرر کئے گئے تھے اور ان کو خاص بیگم کے دسترخوان پر کھانا ملتا تھا جب اسی بادشاہ نے اپنے دشمن پر لشکرکشی کا ارادہ کیا تو ان چار سو بعل کے نبیوں کے (جو کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو بعل کے نبی کہلاتے تھے، اس بارے میں دریافت کیا سب نے بتلایا کہ وہ فوج کشی کرے فتح پائے گا، بادشاہ نے وزیر سے کہا ان نبیوں کے سوائے اگر کوئی اور بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہو تو اس سے بھی بلا کر

دریافت کرنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت ایلیا علیہ السلام بلائے گئے اور انہوں نے آتے ہی بادشاہ کو کہہ دیا (سلاطین ا باب ۱۸ درس ۲۲) خداوند کے نبیوں میں سے ہاں صرف میں ہی باقی ہوں اور یہ بھی بادشاہ کو کہا۔ (سلاطین ا باب ۱۸ درس ۲۹) بعل کے ساڑھے سونبیوں کو جو ایزبل کے دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں کوہ کربل پر مجھ پاس اکٹھا کر اور پھر ان سب بعل کے نبیوں کے خلاف آپ نے فرمایا کہ بادشاہ کی بیگم نے فلاں غریب ہمسائے کی زمین جور وستم سے لے کر اور اس کی تہمت دے کر قتل کرایا ہے اس لئے جن جگہوں پر کتوں نے نہایت (ہمسایہ کا نام ہے) کا لہو چاٹا ہے اسی جگہ تیرا ہاں تیرا بھی لہو کتے چاٹیں گے۔ (باب ۲۱ درس ۲۹ سلاطین اول) خداوند (تیری بیگم) ایزبل کے حق میں بھی فرماتا ہے کہ یزاعیل کی دیوار کے پاس اس کو کتے کھائیں گے۔ (۲۳) چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس بعل پرست بادشاہ کو جس کو بعل کے نبیوں نے فتح کی خبر دی اور خدا کے نبی نے شکست اور قتل اور ذلت کی خبر دی تھی، شکست وقتل اور ذلت مع اس کی بیگم کے نصیب ہوئی۔ (سلاطین اوّل باب ۱۸ درس ۴۰) میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایلیا علیہ السلام نے ان ساڑھے چار سو بعل کے نبیوں کو قتل کیا اور سلاطین اوّل میں ہے بعل کے ان سب نبیوں کو حضرت ایلیا علیہ السلام نے معجزہ دکھانے پر مجبور کیا اور جب وہ نہ دکھا سکے تو خود دکھلایا۔

ایہ ہے اصل عبارت بائبل ثابت اس تھیں بھائی
جنہاں لوکاں اس شاہ تائیں فتحی خبر سنائی

جھوٹھے کاذب آہی بیشک اوہ متنبّی سارے
نبی نہ آہے بالکل اوہ سب آہی بت پوجاری

مشرک آہی اوہ سب بالکل بعل پرست تمامی
پوجن اسنوں ہر دم نیوں نیوں اوہ سب کافر نامی

حاضر آہے اوہ سب ہر دم اس دے مندر اتے
روٹی کارن ڈگے رہندے اوتھے وانگوں کتے

جہت خوشامد شاہی آہی بعلی نبی کہلاں دے
دستر خواں بیگم دے آہی اوہ سب کھانا کھاندے

حضرت یحییٰ ویکھو آکر ایہ گل صاف بتائی
میرے باجھ نہ باقی سچا ہور پیغمبر کائی

جھوٹھے آہے اوہ سب اللہ انہاں نوں جھٹلایا
اپنے پیغمبر دے اگے خوار ذلیل کرایا

نال تحدی یحییٰ اگے اوہ سب عاجز ہوئے
مارے اوہ سب حضرت یحییٰ اس دے مارے موئے

غرض نہ اوہ پیغمبر رب دے ایہ گل صاف دسیاوے
بعل پرستی آہی کردے بائبل خود بتلاوے

نبی نہ اوہ اللہ دے بالکل آہے بت پوجارے
نہ اوہ مومن آہے بیشک کافر مشرک سارے

دیکھو کی تحریف اس کیتی اس اندر سودائی
اصل عبارت بائبل دی اس ساری ہے الٹائی

اوّل اس نے شیطاناں نوں پیغمبر ٹھہرایا
فر اس جھوٹھا مورد شیطان انہاں نوں بتلایا

فر انہاں تھیں افضل اس ٹھہرایا اپنے تائیں
آکھے میری پیشین گوئی کوئی غلطی ناہیں

اتنے سو نبیاں دی جد ہو جھوٹھی پیشین گوئی
کی ممکن فر سچی ہووے اس دی ایہ گل کوئی

غرض تورات تائیں اس ملحد بالکل ہے الٹایا
کر تحریف عبارت اس دی کجھ دا کجھ بنایا

نبیاں اتے اس طوفانی ہے طوفان اٹھایا
جھوٹھا کاذب انہاں نوں ہے اس ملحد ٹھہرایا

نبیاں دی بدنامی بھاری کیتی اس سودائی
نبیاں دے ہے اس کنجر نے عزت ساری لاہی

لازم ہے ہن اے مرزایو مرزا پھڑ منگواؤ
نیویں تھاں بٹھا کر اس نوں سو جتی مرواؤ

بال مواتا اس جھوٹھے دی ساری دہڑی ساڑو
منہ سر اس دا کالا کر کے کھوتے اتے چاہڑو

پچھے اس دے ڈھول وجا کر مگروں توڑی لاؤ
گلیاں کوچے اندر اس نوں ہر جا وچ پھراؤ

پچھو اس نوں کس پیغمبر ہو کر نبی الٰہی
کس نوں اس نے ایسی جھوٹھی کاذب خبر بتائی

جیکر اس دا پتہ نشانی کوئی دے ناہیں
اگے توپ اڑاؤ فر سب ایسی جھوٹے تائیں

لکھ لکھ لعنت آکھو اس نوں ہر دم شام صباحیں
جھوٹھے تھے ہے لعنت کیتی بیشک اللہ سائیں

نبیاں اتے جو کوئی کاذب ایویں جھوٹھ بناوے
کافر ہے اوہ بیشک سدہ دوزخ اندر جاوے

واجب عام خصوصاً سوچن ایہ گل ہن مرزائی
ایہو غیرت کارن کافی جیکر سمجھن کائی

’’ہم کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت پر ابن مریم اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی اصلی اور کماہی حقیقت نہیں کھلی تو کچھ تعجب کی بات نہیں اور یہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کی ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھا گیا۔‘‘ الخ! (ملخص ازالہ اوہام ص۶۹۱، خزائن ج۳ ص۴۷۳)

بن مریم دی اصلی حقیقت یعنی مخفی آہی
آنحضرتؐ نے اصل حقیقت اس دی مول نہ پائی

نہ دابہ یاجوج ماجوجاں تائیں حضرت پایا
نہ دجال نہ کھوتا اس دا آنحضرتؐ نوں آیا

انہاں چیزاں دی اصلیت حضرت مول نہ پائی
نہ حضرت نوں اطلاع اس تے دتی وحی الٰہی

بن مریم خود پادریاں نوں ایہ دجال بتاوے
یاجوجاں ماجوجاں تائیں ایہ انگریز ٹھہراوے

دابہ آکھے عالم ظاہر جو ظاہر تے جاون
اصل حقیقت لفظاں دی وچوں مول نہ پاون

توبہ توبہ ویکھو اس نے کیسی بات الائی
کس درجے تک ودھیا اس نے کتھے گل پہنچائی

جو اعتقادی باتاں حضرت لوکاں نوں سمجھاندے
آنحضرت خود آکھے اس دا مطلب مول نہ پاندے

سمجھ نہ سکے جو کوئی بندہ وحی الٰہی تائیں
پیغمبر فر ہوون اس دا بالکل ممکن ناہیں

''قال اللہ تعالٰی وانزلنا علیک الذکر لتبین للناس ما نزّل الیھم ولعلّھم یتفکّرون''

یعنی آنحضرت نوں اللہ وچ قرآن فرمایا
ایہ قرآن اساں ہے اتوں تیری طرف پہنچایا

لوکاں نوں تا کھول سناویں مطلب اس دا سارا
سوچن سمجھن عبرت پکڑن پاون تاں چھٹکارا

لازم ہویا اول حضرت خود سمجھن اس تائیں
سمجھن باجھوں غیراں نوں سمجھاون ممکن ناہیں

''قال اللہ تعالٰی ھو الذی بعث فی الامّیین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکّیھم ویعلّمھم الکتاب والحکمۃ''

اللہ اوہ بھجیا اپنے پیغمبر دے تائیں
ان پڑھ لوکاں اندر جو کجھ جانن بالکل ناہیں

پڑھ آیات قرآن انہاں نوں تا اوہ پاک بناوے
حکمت دینی تے ہور قرآن انہاں نوں سکھلاوے

جو قرآن دا مطلب اصلی وچوں آپ نہ پاوے
کی ممکن فر مطلب اس دا غیراں نوں سمجھاوے

ثابت ہویا حضرت اصلی مطلب اس دا پایا
جو کجھ سارا آنحضرت نوں ہے اللہ سکھلایا

''ولقد یسّرنا القرآن للذکر فھل من مدّکر''

یعنی بیشک آسان کیتا اللہ صاف بتاوے
ہے کوئی پڑھ کے سمجھے اس نوں غیرت اس تھیں پاوے

سہل آسان قرآن نوں ہے جد کیتا اللہ سائیں
لازم ہے فر سمجھے بجھے ہر بندہ اس تائیں

ممکن ہے جد ہر کوئی بندہ مطلب اس دا پاوے
کی ممکن فر آنحضرت نوں سمجھ نہ اس دی آوے

بھی فر جد خود آنحضرت نوں سمجھ قرآن نہ آیا
کیوں فر اللہ قرآن تائیں سہل آسان بتایا

یعنی اللہ قرآن اندر حضرت نوں فرمایا
سینہ تیرا کھول اساں ہے علم اس اندر پایا

جس دے حق الم نشرح لک خود اللہ فرمایا
کی ممکن فر اصلی مطلب اس نوں سمجھ نہ آیا

غرض قرآنوں ثابت ہوئی ایہ گل بیشک بھائی
حضرت انہاں سب چیزاں دے اصل حقیقت پائی

''قال اللہ تعالٰی یاایھا الرسول بلّغ ما انزل الیک''

یعنی جو رب دتا تینوں سب کجھ اگاں پہنچائیں
حکم احکام الٰہی وچوں نا کجھ چیز چھپائیں

آیت ہے ایہ مطلق گھیرا سب حکماں نوں پاوے
یعنی پس پہنچانا سب دا اس تھیں لازم آوے

جو کجھ وچ قرآن حدیثاں آیا حکم الٰہی
ہے تبلیغ ایہ سب کجھ اس تھیں خارج حکم نہ کائی

سب کجھ ہے تبلیغی جد فر اس تھیں لازم آیا
بن مریم یاجوج وغیرہ سب کجھ حضرت پایا

اصل حقیقت سب چیزاں دی آنحضرت نے پائی
آیت ہے ایہ مطلق اس تھیں خارج حکم نہ کائی

حکم جو ہو تبلیغی اس نے لکھیا وچ آئینے
لازم حضرت سمجھن اس نوں جانی نال یقینے

بن مریم یاجوج وغیرہ جے تبلیغے تائیں
کیوں فر حکم پہنچاوے اسد ایہ ہن لوکاں تائیں

کیوں جائز فر ہن ایہ جھوٹھا بن مریم اکھواوے
کیوں ایہ فرضی عیسیٰ بن کر ملکیں دھماں پاوے

کیوں یاجوج ماجوج تے دابہ اس نے ہور بنایا
کیوں آکھے انہاں چیزاں دا میں ہے مطلب پایا

کیوں دجالوں ہن ہے منکر ہویا ایہ سودائی
کیوں فراس دے گدھیوں نالے اس نوں ہیبت آئی

ایویں ہور وساوس اپنے سارے وہم شیطانی
کیوں فر لوکاں نوں پہنچاوے ایہ ہن مغل طوفانی

اللہ اس دے پہنچانیدا حکم نہ جد فرمایا
کیوں فر اس نے دنیا اندر شور ککارا پایا

باطل ہوئی اس تھیں اس دی ساری کارروائی
ممکن مول نہ چھٹے ہن ایہ پھسیا اندرے ہائی

لازم ہے ہن اے مرزایو کٹھے ہو کر آؤ
پھسیا ہے ایہ پھائی اندر اس نوں آن چھڈاؤ

قولہ: ’’جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قوائے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۹۱، خزائن ج۳ ص۴۷۳)

یعنی جو جو غیبی واقعہ سمجھن اندر آوے
ممکن جس دی اصل حقیقت انساں وچوں پاوے

ایہو ہے اوہ جو کجھ اللہ حضرت نوں سمجھایا
ایہو مطلب اصلی اس دا جو حضرت نے پایا

اس تھیں زائد سمجھن بالکل ممکن[۱] مول نہ جانو
آنحضرت تھیں زائد سمجھن خارج ہے امکانوں

بن مریم دجال وغیرہ جو ہے ایس ٹھہرایا
باطل ہے اوہ قطعاً فاسد اس تھیں لازم آیا

من لئی جد ایہ گل خود اس ہویا صاف بکھیڑا
اپنی ہتھیں اس جھوٹھے نے ڈوبیا اپنا بیڑا

کامل انسان آنحضرتؐ نوں جو گل سمجھ نہ آئی
کی ممکن فر ناقص انساں سمجھے اس نوں کائی

[۱] یعنی جس قدر غیب محض کے دقائق انسانی قویٰ کو سمجھائی جاسکتی ہیں اور ممکن ہیں وہ اس قدر اور یہ ہیں جو آنحضرت ﷺ کو سمجھائے گئے، اس سے بڑھ کر سمجھنا انسانی قویٰ کے امکان سے باہر ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی انسان اس سے بڑھ کر سمجھ سکے۔

آنحضرتؐ نوں جد ایہ چیزاں یعنی سمجھ نہ آیاں
کی ممکن فر ہن ایہ آکھے میں ایہ وچوں پایاں

قولہ:''ہاں! ایسا نبی جو مشکوۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتا ہے اور نبوت تامہ نہیں رکھتا جس کو دوسرے لفظوں میں محدث بھی کہتے ہیں وہ اس تحریر سے باہر ہے کیوں کہ وہ بباعث اتباع اور فنا فی الرسول ہونے کی جناب ختم المرسلین کی وجود میں داخل ہے۔ جیسے کل میں جز داخل ہوتی ہے۔''

(ازالہ اوہام ص۵۷۵، خزائن ج۳ ص۴۱۱)

یعنی ہاں میں جز حضرتؐ دے آکھے ایہ سودائی
میں تے حضرت اکو کجھ ہاں ہور نہ دوجا کائی

کی ممکن فر بن مریم دا ہن ایہ مطلب پاوے
دابہ تے دجال وغیرہ یا اس تائیں آوے

کل نہ جد انہاں چیزاں دی اصل حقیقت پائے
کی ممکن ہے جز فر پاوے اصلی مطلب کائی

یعنی جد ایہ آنحضرت نوں چیزاں سمجھ نہ آیاں
کی ممکن فر ہن ایہ آکھے میں ایہ وچوں پایاں

جھوٹھا ہے ایہ جھوٹھا کاذب اس تھیں لازم آیا
اپنے ہتھیں اس نے اپنا کلّہ کوٹھہ ڈھایا

قولہ:''پاکوں کو شیطان وسوسہ پر بلاتوقف مطلع کیا جاتا ہے۔''

(ضرورۃ الامام ص۱۳، خزائن ج۱۳ ص۴۸۴)

یعنی جے الہام شیطانی ہووے پاکاں تائیں
فوراً اطلاع دے انہاں نوں اس تے اللہ سائیں

لازم ہے آنحضرت نوں اللہ اس دی خبر بتاوے
فوراً اطلاع ہو حضرت نوں اس تھیں لازم آوے

ثابت ہویاں ایہ سب چیزاں آنحضرت نوں آیاں
اللہ اصلی ایہ سب چیزاں حضرت نوں سمجھایاں

اصلی حقیقت انہاں دی سب آنحضرت نے پائی
ایہو اس دی اصل حقیقت جو حضرت بتلائی

کیوں ایہ چیزاں آنحضرتؐ نوں آکھے سمجھ نہ آیاں
کیوں ایہ چیزاں آکھے وچوں حضرتؐ مول نہ پایاں

کیوں ایہ آکھے اصل حقیقت حضرت مول نہ پائی
خبر نہ کیوں حضرت نوں دتی آکھے وحی الٰہی

جھوٹھا ہے ایہ اپنی گلوں آپے جھوٹھا ہووے
اپنا منہ اس کالا کیتا خود ہن بہہ کے رووے

پنج تے چالی حصص نبوت جس وچ پائے جاون
بن مریم دجال وغیرہ اس نوں سمجھ نہ آون

تے جس نوں ملے پنجتالیاں وچوں فرضاً ذرہ کائی
اصل حقیقت سب چیزاں دے اس تے کھلے بھائی

کی ممکن ہے اس جھوٹھے نوں ایسی بات الاوے
کیوں ایہ ذرے تائیں افضل سورج تھیں بتلاوے

ذرہ عقل بھی ہو جس تائیں ایسی بات نہ بولے
حیواں ہے نہ انسان جو کوئی ایسا گولہ تولے

ایویں جے پیغمبر دی ہو جھوٹھی پیشین گوئی　　کی ممکن فر ذرہ والا سچا ہووے کوئی
اصل حقیقت کامل جو خود مرزے ہے بتلائی　　مثل نمونہ دے اس کارن حاجت مول نہ کائی
پوپ نبی دے ویلے بھی خود آہی لاکھ ہزاراں　　ایویں اگے پچھے بھی فر باجھ حساب شماراں
کوئی ویلا بالکل خالی پادریاں تھیں نائیں　　لاکھ ہزاراں پائی جاون اکثر شہریں تھائیں
کی معنی فر مثل نمونہ حضرت مول نہ پایا　　کیوں آکھے دجال نبی نوں بالکل سمجھ نہ آیا
نوع موجودہ آہا فر جد خود کیوں آکھے واہی　　مثل نمونہ اس زمانے نہ آہا مول نہ کائی
کی ہے مثل نمونہ اس دا جو آج کل پایا　　وچ زمانے آنحضرت دے جو موجود نہ آیا
جس تے اس نے پادریاں نوں ہے دجال ٹھہرایا　　جس تے بھی فر ایہ خود جھوٹھا بن مریم بن آیا
غرض نمونہ آہا اکثر ایہ خود اس زمانے　　لاکھ ہزاراں پوپ عیسائی آہے وچ جہانے
کیوں نہ حضرتؐ پادریاں نوں خود دجال ٹھہرایا　　جس تے بھی فر ایہ خود جھوٹھا بن مریم بن آیا
کیوں نہ صاف بتایا حضرتؐ ایہ دجال اکھواون　　دین اسلام اندر ایہ فتنہ آخر بہار او پاون
ہند پنجاباں اندر قادیاں قصبہ بھی اک نامی　　اسم غلام احمد اک اس جا پیدا ہوسی حامی
دین اسلام پھیلاوے بیشک دنیا اندر سارے　　حجت نال دلائل روشن پادریاں نوں مارے
تیراں صدیاں تھیں اوہ پچھوں پیدا ہو کر آوے　　ولد غلام مرتضیٰ اوہ ہووے قوموں مغل کہلاوے
لیکن ایہ گل آنحضرتؐ نے ہرگز نہ فرمائی　　نہ ایہ صاف حدیثاں اندر بالکل کدرے آئی
بدل غلام احمد ہے عیسیٰ نبی اللہ فرمایا　　ولد غلام مرتضیٰ دے بدلے بن مریم ہے آیا
نام غلام احمد ہے صدہا دنیا وچ لوکائی　　عیسیٰ نبی اللہ پر دوجا انہاں باجھ نہ کائی
ایویں ولد غلام مرتضیٰ بھی اکثر ہر ہر جائیں　　بن مریم پر باجھ انہاں کوئی دنیا اندر ناہیں
ہند پنجاب تے قادیان بدلے وچ حدیثاں بھائی　　مکہ یثرب روضہ حضرت ہے تصریح ایہ آئی
باب الد دمشق تے وابق قسطنطنیہ آیا　　ایویں صاف حدیثاں اندر ہے حضرت فرمایا
غرض جو ہے اس پیشین گوئی اندر تصریح آئی　　ہوری خبر نہ اندر حضرت ایہ تصریح فرمائی
اصل حقیقت چیزاں دی خود جس نوں سمجھ نہ آوے　　کی ممکن فر اس نوں ایسا واضح کر بتلاوے
یاجوجاں ماجوجاں نوں اس روس انگریز ٹھہرایا　　آکھے اصلی بھید نہ اس دا آنحضرت نے پایا
روس انگریزاں اندر کی ایسی دونگی آہی　　جسدی خبر نہ آنحضرت نوں دتی وحی الٰہی

کیوں نہ اللہ پیغمبر نوں اس دا بھید بتایا
کیوں فر جبرئیل نبی تھیں ایسا بخل کمایا

دا بہ دی جد اصل حقیقت عالم ظاہر آہی
کی گل اس وچ ہے ڈونگی جو حضرت مول نہ پائی

بن مریم یاجوج تے دابہ وچ قرآن ہے آیا
آکھے مرزا مطلب اس دا حضرت مول نہ پایا

اپنے کارن خود ایہ دعویٰ کردا ہے سودائی
قرآں دی ہے اصل حقیقت آکھے میں سب پائی

سب اسرار رموز حقائق جو جملہ قرآنی
کھولی اللہ میرے اتے آکھے ایہ طوفانی

قرآن پھر خود جس دے اتے آساناں تھیں آیا
قرآن دا قرآن فر ہون جس سانوں فرمایا

آکھے ایہ الفاظ قرآن انہاں مول نہ پائی
سمجھ اونہاں دے یعنی وچوں ایہ الفاظ نہ آئی

اللہ نوں بھی خود ایہ آکھے سمجھ نہ اس دی آئی
آنحضرتؐ نوں اس دی وحی خبر نہ دتی کائی

توبہ توبہ ویکھو اس نوں کی ایہ کفر الاوے
عالم بندا ہے جاہل حضرت نوں ٹھہراوے

کس کس ٹھگوں آنحضرت نوں ویکھوایہ جھٹلاوے
پچھلے دلوں ہتھ بھوا کر اپنا نک وکھاوے

کافر جانوں اس نوں بیشک خارج دین ایمانوں
ہے الحاد اندر ایہ ودھیا سے کوہاں شیطانوں

منہ سر اس دا کالا کرکے نیویں تھاں بٹھاؤ
چوڑھے تھیں بلوا کر پولے سر اس دے مرواؤ

توبہ مول نہ اس دی نہ کوئی اس تھیں توبہ چاہوے
اتنے پولے مارو اس نوں ماردیاں مرجاوے

خواب مکے جاون والی آنحضرتؐ نوں آئی
جائز سند نہ پکڑی بالکل اس تھیں ایہ سودائی

کوئی سال معین اس وچ حضرت نہ فرمایا
اس طوفانی آنحضرتؐ تے ہے طوفان اٹھایا

اصل حدیثوں میں اک ٹکڑا ایتھے نقل لیاواں
ایہ تلبیس شیطانی اس دی تینوں کھول سناواں

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ میں جاویں گے اوراس کا طواف بجالاویں گے فرمایا ہاں مگر میں نے تم سے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ نہیں یہ تو نہیں فرمایا، پس تو یقین رکھ کہ ہم ضرور بیت اللہ میں پہنچ کر طواف کریں گے......الخ! بقدر حاجت۔

دیکھو کیسا اس دے اندر صاف صریح ہے آیا
میں ایہ سال ٹھہرایا ناہیں خود حضرتؐ فرمایا

مطلق ہے ایہ دیکھو اس وچ سالی قید نہ کائی
کجھ توقیت نہ بالکل حضرت اس اندر فرمائی

نہ ایہ کہیا سفنے کارن ہوئے مکے نوں راہی
نہ ایہ سالی قید نبی دے دل وچ بالکل آہی

ایہ تکرار عمر نے جو ہے نال نبی دے کیتا
مرزے تے مرزایاں سب دا منہ اس بالکل سیتا

سالی قید نہ اس وچ اسدا بالکل پتہ نشانی
ظاہر ہوئی اس تھیں اس دی ایہ تلبیس شیطانی

کی ممکن فر اس تھیں جھوٹھا استدلال لیاوے
فاسد تے ہے فاسد جو کجھ ایہ بنیاد اٹھاوے

بھی ایہ آکھے پاکاں نوں جے ہو الہام شیطانی
فوراً اطلاع ہو انہاں نوں اللہ ولوں جانی

مکے ول جو آنخضرت نے اپنا قدم اٹھایا
صرف تقاضا شوق اصحاباں اس دا باعث آیا

ہور حدیث سناواں تینوں جس نوں ایہ ہتھ پاوے
ایہ ہے جس تھیں ایہ سودائی استدلال لیاوے

''قال رسول اللہ ﷺ رأیت فی المنام انی اهاجر من مکة الیٰ ارض بها نخل فذهب وهمی انها الیمامة او هجر فاذا هی المدینة یثرب...... الخ! ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں مکے سے اس زمین کی طرف جس میں کھجور کے درخت ہیں تو میرا وہم یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو ناگہاں معلوم ہوا کہ ہجر کا مقام تو مدینہ ہے جس کا یثرب بھی نام ہے......الخ!

مرزا آکھے اس حدیثوں ثابت ایہ گل ہوئی
غلطی ہوون وچ تعین دے ممکن بات ایہ ہائی

خبر بشارت لڑکے والی یعنی جھوٹھی ناہیں
وچ تعیین ہوئی ہے غلطی دوس نہ ملہم تائیں

جائز مول نہ اس نوں اس تھیں استدلال لے آوے
جھوٹھا ہے ایہ اینوں ناحق لکھاں نوں ہتھ پاوے

وہم ہویا جو آنخضرتؐ نوں اس دے اندر بھائی
فوراً اطلاع آنخضرتؐ نوں دتی وحی الٰہی

اوسے ویلے آنخضرتؐ نوں ایہ گل معلوم ہوئی
ہجرت گاہ ہے یثرب قطعاً ہور نہ جاگھ کوئی

غلطی اتے آنخضرتؐ دا رہنا ممکن ناہیں
کی ممکن نہ اطلاع دیوے اللہ حضرتؐ تائیں

بھی ایہ آکھے پاکاں نوں جے ہو الہام شیطانی
فوراً اطلاع دے انہاں نوں اس تے وحی رحمانی

کی ممکن فر رب نبی نوں ایہ گل نہ بتلاوے
کی ممکن فر خاتم نبیاں اس وچ غلطی کھاوے

کیوں نہ سولاں ماہ فر اس نوں اس دی اطلاع ہوئی
ایہو ہے اوہ عمائیلا یا ہے دوجا کوئی

خبر نہ اس احمق نوں اپنی کی ایہ بات الاوے
اس لڑکے نوں موتوں بھی ایہ بعد بشیر بتاوے

ثابت ہویا اس نوں جد خود ایہ اوہ لڑکا ناہیں
موتوں بعد بشیر بتاوے کیوں فر اوس دے تائیں

جھوٹھا ہے ایہ اپنی گلوں آپے جھوٹھا ہووے
اپنا منہ کالا اس کیتا خود ہن بہہ کے رووے

نص حدیث لے آواں ہن اک ایسی اس جا بھائی
باطل ہو مرزے دے جس تھیں ساری کارروائی

’’عن ابی ذر ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ انی قد وجهت لی ارض ذات نخل لا اراها الا يثرب الخ رواه مسلم ‘‘یعنی ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ مجھ کو خواب میں کھجوروں والی زمین نمودار ہوئی یعنی ہجرت گاہ سوائے مدینہ کے ویسی کوئی اور زمین میرے خیال میں نہیں آتی ...... الخ!

یعنی میں سفنے وچ ڈٹھی ارض کھجوراں والی	ہے اوہ بیشک یثرب میرے خواب نہ اس تھیں خالی
ویکھو ہن ایہ اس وچ کیسی نص صریح ہے آئی	ہجرت گاہ ہے یثرب قطعاً ہور نہ جاگھ کائی
کی ممکن ہن مرزا اس تھیں استدلال لیاوے	فاسد تے فاسد ہے جو کجھ ایہ بنیاد اٹھاوے
کوئی سہونہ آنحضرتؐ دا بھی حکمت تھیں خالی	امت کارن جس دے اندر نہ ہو کجھ خوشحالی
حل ہوئی ہن ایہ بھی مشکل ٹٹا شک کفاراں	اللہ کرے ہدایت انہاں مرزایاں اشراراں
اس تھیں بھی میں ودھ کے تینوں ہوراک نص سناواں	کلہ کوٹھہ اس جھوٹھے دا ڈھا کر ڈھیری لاواں

’’قال النّبی ﷺ امرت بقرية تاكل القرى يقولون يثرب وهی المدينة ينفی الناس كما ينفی الكير خبث الحديد‘‘

حکم ہویا ہے مینوں یعنی اس وستی وچ جائیں	ہے اوہ خاص مدینہ آکھن یثرب جس دے تائیں
ویکھو کیسا آنحضرتؐ نے قطعی ہے فرمایا	یثرب اندر جا رہنے دا حکم مینوں ہے آیا
مرزے دے سب وہم وساوس باطل اس تھیں ہوئے	مرزا تے مرزائی سارے بیشک اس تھیں موئے

قولہ: ’’سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے سے یا پھونک مارنے سے کسی طور پر ایسی پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۳۰۳، خزائن ج۳ ص۲۵۴ حاشیہ) اور اس کے (ص۳۰۵، خزائن ج۳ ص۲۵۵) میں ہے: ’’ماسواء اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو ولعب کے حقیقت کے ظہور میں آسکیں۔‘‘ اور اس کے (ص۳۲۲، خزائن ج۳ ص۲۶۳) میں ہے: ’’غرض کہ یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے (اور الحاد اور سخت بے ایمانی ہے) کہ مسیح مٹی کے پرند

بنا کر اور اس میں پھونک مار کر سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہوگیا تھا یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا ہو جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہرحال یہ معجزہ ایک کھیل کی قسم میں سے تھا۔'' اور اس کے (ص۳۰۹، خزائن ۳ ص۲۵۸) میں ہے: ''یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتا رہے مگر ہدایت اور دینی تعلیم میں ان کا نمبر ایسا کم نکلا کہ قریب ناکام رہے حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مردے جو زندہ ہوتے تھے یعنی وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے سے زندہ ہوجاتے تھے وہ بلاتوقف چند منٹ میں مرجاتے تھے کیوں کہ بذریعہ عمل الترب کے روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان میں پیدا ہوجاتی تھی...... الخ!''

اقول:

یعنی حضرت عیسیٰ جو جو خاکوں چڑی بنائی
فر اوہ پھونکوں خاکی چڑیا ول آسمان اوڑائی

مسمریزی تھیں ایہ ہے سی حکمت اس دی ساری
ظاہر سانگ حقیقت اندر ہیسی کھیڈ مداری

آکھے یا اوس تائیں اللہ خود ایہ کھیڈ سکھائی
اپنے پاسوں حکمت عملی ایہ اس نوں بتلائی

عقلی طوروں تاں ایہ عیسیٰ خاکی چڑی بناوی
پھونکن تھیں یا کل تھیں اس نوں ول آسمان اوڈائی

جس تالاب دی مٹی اندر روح القدس سمایا
آکھے یا فر اس دی مٹی عیسیٰ ہوگ لیایا

اس مٹی تھیں شاید آکھے چڑیاں اوس بنایاں
صورت مورت ٹھیک بنا کر ول آسمان اوڈایاں

ایویں اپنے کوڑھے جو اس چنگے کیتے آہے
مسمریزم تھیں اس آکھے ایہ سب کسب وکھائے

نہ کوئی مردہ اس دے ہتھوں آکھے زندہ ہویا
عمل التربوں جو کوئی ہویا فوراً اونویں مویا

نہ اعجاز نہ خارق عادت یعنی اس دی کائی
مسمریزم ہیسی سب کجھ صدق نہ اس وچ رائی

آکھے اللہ عیسیٰ تائیں خود ایہ کھیڈ سکھائی
اس دے حکموں عیسیٰ خود ایہ لوکاں نوں دکھلائی

توبہ توبہ ویکھو ایہ کی بکدا مغل طوفانی
کی کی کفر الاوے ویکھو ایہ مردود زبانی

کس درجے دا ہے ایہ کافر کی کی کفر الاوے
کافر ہے ایہ بیشک قطعی سدھا دوزخ جاوے

نیویں تھاں بٹھا کر اس نوں سو جتی مروائیں
کھوتے وانگوں اس کافر نوں ڈھا کر بول پلائیں

ملحد ہے اوہ سوراں نالوں اس نوں بدتر جانی | خیر نہ اس نوں پائیں بالکل مول نہ دیویں پانی
خلق طیور وغیرہ جو کجھ بن مریم دکھلایا | خارق عادت ہے اوہ سب کچھ خود اللہ فرمایا
ہے اعجاز مسیح دا ایہ سب شک نہ اس وچ کائی | عاجز اس دے اگے سارے کافر تے مرزائی
میں خود ایہ قرآنوں تینوں ثابت کر دکھلاواں | عقل تیری ہے ماری مرزا کی تینوں سمجھاواں

جواب۱ ’’قال اللّٰہ تعالٰی واٰتینا عیسٰی بن مریم البیّنات الآیۃ‘‘

یعنی اندر قرآں ہے فرمایا اللہ سائیں | صاف دلائل روشن میں خود دتے عیسی تائیں
خارق عادت منکر اونہاں اگے عاجز آوے | روشن سورج وانگوں چمکن تاب نہ جھلی جاوے
مسمریزم جے ایہ ہوندا اللہ کیوں کرواندا | وچ قرآن دلائل روشن اس نوں کیوں فرماندا
کی ممکن ہے مسمریزم خود اللہ کرواوے | ممکن مول نہ حجت روشن یا اس نوں فرماوے
ثابت ہویا اس تھیں ایہ ہن مسمریزم ناہیں | جھوٹھا ہے ایہ مرزا جھوٹھا جانو اس دے تائیں
بن مریم دے معجزیاں نوں رب روشن فرماوے | کھیڈ تماشا انہاں تائیں ایہ گستاخ ٹھہراوے
کھلم کھلا ویکھو کیسا نال اللہ ایہ لڑدا | غضب الٰہی تھیں ایہ ویکھو خوف نہ بالکل کردا

جواب۲ ’’قال اللّٰہ تعالٰی واذقال اللّٰہ یا عیسٰی ابن مریم اذکر نعمتی علیک...... الی قولہ. ھذا سحر مبین‘‘

یعنی یاد کریں فرمایا اللہ عیسٰی تائیں | دتی جو میں نعمت تینوں نالے ہور عطائیں
یعنی ایہ سب خارق عادت آخر عادت ثانی | ایہ سب خود توں اپنے اتے نعمت میری جانی
کوڑھے انھے چنگے کرنا مردے ہور جوانا | ایویں خاکی چڑیاں نوں بھی ول آسماں اڈانا
مسمریزم جیکر ہوندا ایہ گل دل تے لائیں | نعمت اپنی کیوں فرماندا اللہ اس دے تائیں
بن مریم دے معجزیاں نوں اللہ خود وڈیایا | اپنی نعمت اندرقرآن ہے اس نوں فرمایا
کیوں جائز ہے مسمریزم اللہ خود کرواوے | کی ممکن ہے اللہ اس نوں فرمایا
نص آیت ہے اس تھیں بیشک ایہ گل ثابت ہوئی | مسمریزم نہ ایہ بالکل جادو کھیل نہ کوئی
بن مریم دیاں معجزیاں نوں رب نعمت فرماوے | قابل نفرت انہاں تائیں ایہ گستاخ ٹھہراوے
جو کوئی رب دی نعمت تائیں جادو کھیل ٹھہراوے | حجت روشن یا اس دینوں مسمریزم بتاوے
مومن ہے یا کافر ملحد مرزایو بتلاؤ | کافر ہے اوہ بیشک سارے کھیہ اس دے سر پاؤ

جواب۳ ’’قال اللّٰہ تعالیٰ واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیراً باذنی وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی واذ تخرج الموتیٰ[۱] باذنی‘‘

یعنی جد توں میرے اذنوں خاکی چڑی بنائی | میرے حکموں فر توں پھونکوں ول آسمان اوڈائی
انھے تے ہور کوڑھے جد توں زندہ کر دکھلائے | میرے حکموں جد توں مردے قبروں کڈ جوائے
دیکھو اس آیت دے اندر صاف اللہ فرماندا | اذن اللہ تھیں عیسیٰ ہے سی خاکی چڑی اوڈاندا
اذن اللہ تھیں انھے کوڑھے چنگے اس کرائے | اینویں حکمے نال الٰہی مردے اس جوائے
ثابت اس آیت تھیں اس وچ شک نہ کرنا آیا | ہے اعجاز تمامی جو کجھ عیسیٰ عجب وکھایا
مسمریزم ہونا اس دا بالکل ممکن ناہیں | کافر ہے جو مسمریزم آکھے اس دے تائیں
مسمریزم تھیں جے عیسیٰ خاکی چڑی بناندا | اس دے اثروں انھے کوڑھے چنگے جے کرواندا
قید باذنی کیوں اللہ فر وچ قرآن لگائی | اپنے ول خود اس دی نسبت کیوں اللہ فرمائی
مسمریزم دا کی ممکن اذن اللہ فرماوے | حکماً یا عیسیٰ تھیں اللہ ایہ کاراں کرواوے
مسمریزم جے ایہ ہوندا سے سکھدے سے کردے | سے سودائی مرزے وانگوں پچھے بھج بھج مردے جواب۴
نہ لوکاں خود اس زمانے اندر طاقت پائی | عیسیٰ نال تحدی کرکے خاکی چڑی بنائی جواب۵
نہ فر اس تھوں پچھوں اج تک کوئی ایسا آیا | لوکاں نوں ایہ مسمریزم ہو اس نے وکھلایا
کی ممکن فر ہن ایہ اس نوں جادو کھیل بتاوے | کی ممکن ہے مسمریزم اس نوں ایہ ٹھہراوے
مسمریزم دی ہے اج کل بڑی ترقی ہوئی | کیوں نہ پیدا کر دکھلاوے خاکی چڑیا کوئی جواب۶
ممکن مول نہ مسمریزم ایڈی طاقت پاوے | اپنے عملوں اپنے اثروں خاکی چڑی اڈاوے جواب۷

[۱] یہ آیت صاف دلالت کرتی ہے اس پر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وہ مردے جلائے جو قبروں میں مدفون تھے، اس واسطے کہ اس میں خدا تعالیٰ نے اخراج کا لفظ فرمایا ہے اور اخراج کے معنی یہ ہیں کہ اندر سے باہر نکالنا اور تفسیر جلالین ہے کہ ’’فاحیا ازر صدیقاً لہ وابن العجوز (وابنتہ) العاشر فعاشوا وارلھم سام ابن نوح ومات فی الحال‘‘ پس موتیٰ کو قریب المرگ سے تاویل کرنا صریح تحریف ہے اور الحاد ہے نعوذ باللہ من ذلک علاوہ ازیں قریب المرگ تو زندہ ہی ہوتا ہے اور جان باقی ہوتی ہے اور زندہ کو زندہ کرنا لغو اور واہیات ہے۔

جواب۸ مسمریزم جے ایہ ہوندا آنحضرتؐ فرماندے
لازم ہے سی امت تائیں اس دا راز بتاندے

مرزا آکھے عیسیٰ نوں خود نفرت اس تھیں آہی
اللہ اس تھیں جبراً یعنی ایہ گل خود کروائی

توبہ توبہ ایہ بکواسی ویکھو کی ہے بکدا
اللہ دی گستاخی کردا ذرا مول نہ جھکدا

جواب۹ نسبت طرف اللہ دی کرنا اس نوں جائز ناہیں
ممکن مول نہ ایہ سکھلاوے اللہ نبیاں تائیں

جواب۱۰ جیکر اللہ نبیاں تائیں جادو سحر سکھاوے
ساحر ہے نہ توبہ اس نوں اللہ آکھیا جاوے

جواب۱۱ بھی فر نہ پیغمبر بنسی اللہ ولّوں کائی
نہ قرآن کتاب آسمانی بنے کلام الٰہی

جواب۱۲ جادو کھیل تے سحر تماشا بالکل جائز ناہیں
ہے گمراہی قرآن اندر آیا بہتیں جائیں

’’قال اللہ تعالیٰ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضلّ عن سبیل اللہ. وقال وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا...... الی قولہ فلا تکفر وقال وما جئتم بہ السحر انّ اللہ سیبطلہ ان اللہ لا یصلح عمل المفسدین‘‘

یعنی جادو کھیل تماشا بالکل ہے گمراہی
کفر ضلالت ہے سب باطل شک نہ اس وچ رائی

اینویں مسمریزم بھی ہو مطلق جائز ناہیں
سحر تماشے اندر داخل جانی اس دے تائیں

مسمریزم نوں جد اللہ بالکل کفر ٹھہراوے
کیوں فر اللہ نبیاں تائیں جادو سحر سکھاوے

خاکی چڑیا دا جد اڈنا اوہ نہ ممکن جانے
وچ تالاب سمانا روح دا کیوں کر ممکن مانے

روح القدس نہ ایہ جد آکھے چیز علیحدہ کائی
کی ممکن فر آکھے اس نوں وچ تالاب سمائی

اذن اللہ تھیں مٹی دا جد اڈنا ممکن ناہیں
کی ممکن فر روح القدس اڈے وچ ہوائیں

مٹی زندہ کرنے تے جد اللہ قادر ناہیں
کیونکر فر اوس پیدا کیتا خاکوں آدم تائیں

جواب۱۳ خلق طیور وغیرہ جے ہے شرک ضلالت بھائی
کیوں نہ اللہ آنحضرت نوں اس دی خبر بتائی

اصل رسالت سب نبیاں دی ہے توحید پہنچانا
کفروں شرکوں لوکاں تائین یعنی پچھاں ہٹانا

جواب۱۴ سب پیغمبر ایسے کارن دنیا اتے آئے
اللہ نال شریک نہ کرنا واحد اک کہلائے

حضرت نے جد لوکاں تائیں نہ ایہ شرک بتایا
حکم الٰہی گویاں انہاں نہ کجھ مول پہنچایا

جواب۱۵ سلف اصحاب تے ہور جو پچھے اج تک گزرے بھائی
حکم طیوروں نہ کوئی منکر ہویا وچ خدائی

کوئی مسیح دیاں معجزیاں تھیں نہ انکار لیایا
کسی نہ مسمریزم جادو انہاں نوں ٹھہرایا

بول بڑا ایہ بھارا اس دا جیکر بیٹھ چتارے ۔۔۔ سلف اصحاب تمامی اس تھیں مشرک ہوئے سارے جواب۱۶
اگلی پچھلی ساری اس تھیں امت مشرک ہوئی ۔۔۔ مرزے باجھوں دنیا اندر مومن رہیا نہ کوئی
توبہ توبہ جو کوئی موہوں ایسا سخن الاوے ۔۔۔ کی ممکن فر اوہ سودائی خود مومن اکھواوے
اصحاباں دا رتبہ بالکل ہوری کسے نہ پایا ۔۔۔ انہاں پچھوں ویہا اج تک ہور نہ کوئی آیا
اصحاباں دے حق وچ وارد ہوئی نص قرآنی ۔۔۔ قطعی سارے ہیں بہشتی اس وچ شک نہ آنی

’’قال اللہ تعالٰی والسابقون الاوّلون من المھاجرین والانصار والذین اتّبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعدّلھم جنّٰت تجری تحتھا الانھار خالدین فیھا ابداً ذٰلک الفوز العظیم (توبہ:۱۰۰)‘‘

سلف اصحاب مہاجر یعنی جو جو ہور انصاری ۔۔۔ جنہاں ہور انہاں دی کیتی پوری تابعداری
راضی ہے ہویا انہاں تھیں بیشک اللہ سائیں ۔۔۔ داخل کرسی وچ بہشتاں انہاں سبھناں تائیں
مشرک ملحد اصحاباں نوں مرزا جد ٹھہراوے ۔۔۔ کی ممکن فر اپنے تائیں خود مومن اکھواوے جواب۱۷
توبہ توبہ ویکھو اس نوں کیسے کفر الاوے ۔۔۔ توبہ توبہ ایسی کفروں اللہ آپ بچاوے
ایہ اعتقاد بڑا ہے گندہ اس کافر بے دین دا ۔۔۔ مارو پولے سر منہ کالا کریو اس لعین دا
گل نہ اس دی سنیوں کائی سو سودیاں دوہائی ۔۔۔ نیڑے اس دے مول نہ جایو ہے کتا سودائی
لڑیا جس نوں ہے ایہ کتا فوراً ہلکا ہویا ۔۔۔ نہ کوئی دارو اس دا بالکل جانو اس نوں مویا
کی ممکن ہے مسمریزم ایڈی طاقت پاوے ۔۔۔ انھے کوڑھے تے ہور روگی چنگے کر دکھلاوے جواب۱۸
سچا جیکر ہوندا اس وچ مغلاں دا ایہ بچہ ۔۔۔ مسمریزم تھیں ایہ کاراں کر دکھلاندا کچا جواب۱۹
اکو کوڑھا ہی یا انہاں چنگا کر دکھلاندا ۔۔۔ اکّو چڑی بنا کر خالی ول آسماں اوڈندا
ممکن مول نہ اس جھوٹے تھیں طاقت اس تے پاوے ۔۔۔ دوجی واری مر کر بھاویں فر دنیا تے آوے
سب مرزائی مل کر بھانویں اس نوں ہتھ پواون ۔۔۔ کٹھے ہو کے سارے بھاویں کتنی قوت لاون
کیوں ایہ عذر بہانے جھوٹھے کر کر ویلا ٹالے ۔۔۔ کیوں ایہ جھوٹے مے دے دے مرزایاں نوں گالے

فائدہ: جاننا چاہیئے کہ مرزے نے (اشتہار مؤرخہ ۱۶؍جون ۱۸۹۹ء مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۰) میں بڑے فخر سے دعویٰ کیا ہے کہ وہ تائید سماوی اور خوارق اور کرامات سے مریضوں کو اچھا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

اقول:

مرزے دا اک کانا لنگا خادم جو سیالکوٹی
کادیاں اندر ڈیرا لایا جس نے کارن روٹی

ہے حق اس دا مرزے دے سرسب تھیں وڈھا بھارا
ہے اوہ بیشک مرزے تائیں جانوں بہت پیارا

دین ایمان ونجایا اس نے نالے ہجرت کیتی
لعن ملامت عقبیٰ دی سب اپنے سر تے لیتی

اس دی اک اکھ کانی مرزا اوّل کردا چنگی
یا ایہ ثابت کردا جھوٹھا اس دی جولت لنگی

کانی اکھ نہ اس کانے دی اج تک ثابت ہوئی
کی ممکن فر ثابت ہووے اس تھیں دوجا کوئی

کیوں جائز فر ہن ایہ جھوٹھا دعویٰ کرے سودائی
کیوں ایہ آکھے میں آسمانوں طاقت اس دی پائی

جیکر ایہ اکھ کانی اس دی چنگی کر دکھلاوے
ایسی اک گل اندر سارا جھگڑا طے ہوجاوے

عیسیٰ دے حق اندر ایہ گل جد ناممکن جانے
کی ممکن فر چنگے ہوون اس تھیں انھے کانے

ہے تائید آسمانی تھیں جد ایہ گل ممکن بھائی
مسمریزم عیسیٰ دے حق کیوں ایہ آکھے بھائی

کیوں فر ہن ایہ لغو بیہودہ اینویں لافاں مارے
گوزشتر ہے بیشک جانی دعوے اس دے سارے

کیوں فر ہن ایہ جھوٹھا ایویں ایہ گل منہ تے لاوے
ہے ایہ بے شرم بڑا ایہ بھارا شرم نہ اس نوں آوے

غرض مدار نبوت دے ہے معجزیاں تے ساری
انہاں باجھ پیغمبر دا ہے دعویٰ سندوں عاری

بن مریم دیاں معجزیاں نوں جد ایس کھیڈ ٹھہرایا
صاف انکار نبوت دا فر اس تھیں لازم آیا

بعضے نبیاں تھیں یا سب تھیں جو ہووے انکاری
کافر ہے اوہ بیشک جانوں اس نوں پکا ناری

’’من انکر نبیاً فانہ یکفر‘‘ (تمہید ابوشکور)

قولہ: ’’مریم کا بیٹا کشلیا (راجہ رام چندر کی ماں کا نام ہے جسے ہندو اوتار کہتے ہیں) کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔‘‘ (انجام آتھم ص۴۱، خزائن ج۱۱ ص۴۱)

’’آپ کے یعنی مسیح کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے کچھ نہ تھا۔ چور، جھوٹھا، نادان، موٹی عقل والا، بے جا حرکت کرنے والا، علمی وعملی قوا میں بہت کچا، شریر، مکار، فریبی، شعبدہ باز، ترکھان کا بیٹا، بدچلن، متکبر، ناپاک خیال، راست بازوں کا دشمن، بدزبان، گالیاں دینے والا، شیطان کا پیرو، شیطان کا ملہم، اس کے دماغ میں خلل تھا، کم عقل، حضرت مسیح کی بہن، دادیاں، نانیاں زناکار

اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے مسیح کا وجود ظہور پذیر ہوا تھا، مسیح جیسے شخص کو ہم ایک بھلے مانس شخص بھی نہیں کہہ سکتے چہ جائے کہ ایک نبی کہا جاوے۔‘‘

(انجام آتھم ص۵ تا ۹، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

ویکھو یارو کی کی بکیا اس کافر سودائی	عیسیٰ دے حق اندر کی اس گندی بات الائی
نبیاں دے حق اندر ویکھو کی ایہ سخن الاوے	ایسے پاک پیغمبر نوں ایہ کی کی عیب لگاوے
علمی عملی قوت اندر آکھے اس نوں کچا	جھوٹھا پاغل اس نوں جانے ایہ مغلاں دا بچہ
راجہ رام تے عیسیٰ آکھے گویا دونویں بھائی	حاصل مول نہ عیسیٰ تائیں اس تے کجھ وڈیائی
کافر ہے ٹھہرایا اس نے حضرت عیسیٰ تائیں	غور کریں اس اندر جو میں کیتا نقل اتھائیں
توبہ توبہ اس نوں ویکھو کی ایہ سخن الاوے	شیطان بھی خود جس دے مشکوں سے کوہاں دے جاوے
اللہ ہے فرمایا اندر قرآن بہتی جائیں	مرسل تے پیغمبر اپنا حضرت عیسیٰ تائیں

’’قال اللہ تعالٰی وجعلناها وابنها اٰية للعالمين. واذ قال اللہ يٰعيسٰى ابن مريم اذكر نعمتى عليك. الاية وقال اولٰئك الذين اٰتينٰهم الكتاب والحكم والنّبوة‘‘ بعد ذکر عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ ’’من النّبيين وقال انّى عبداللہ اٰتانى الكتاب وجعلنى نبيّاً. واذ قال عيسٰى بن مريم يٰبنى اسرائيل انّى رسول اللہ اليكم. الاية. وقال تعالٰى وجيهاً فى الدنيا والاٰخرة ومن المقرّبين ويكلّم الناس فى المهد وكهلا ومن الصالحين ويعلّمه الكتاب والحكمة والتوراٰة والانجيل ورسولاً الٰى بنى اسرائيل. الاية‘‘

یعنی اندر قرآن ہے فرمایا اللہ سائیں	نعمت ہور نبوۃ ہے میں دتی عیسیٰ تائیں
بن باپوں ہے پیدا ہویا عیسیٰ نبی یگانہ	فطرت تے ہور معجزیاں وچ ہے ایک عجب نشانہ
ہے پیغمبر مرسل عیسیٰ بیشک نبی الٰہی	اللہ اس نوں روح القدسوں ہے امداد پہنچائی
اللہ مرسل تے پیغمبر عیسیٰ نوں بتلاوے	ویکھو مرزا اس نوں بیٹے کشلیا نال رلاوے
بیٹا کشلیا دا ہے کافر ایہ گل جانن سارے	عیسیٰ کی فر بنیا مرزا ایہ گل آن نتارے
ویکھو اس توہین مسیح دی کتھوں تیک پہنچائی	کی کی بکیا اس دے حق وچ ہے اس مغل سودائی

نبیاں دی کوئی کرے حقارت[1] یا کوئی عیب لگاوے
مسئلہ ایہ اتفاقی سب دا کافر اوہ ہوجاوے

''قال القاضی عیاض فی الشفاء والعلی القاری فی شرح او استخف ای احتقرواستهزء باحد من الانبیاء او ازری ای عاب علیهم ای جمیعهم او بعضهم او اٰذا هم او قتل نبیاً او حاربه فهو کافر باجماع المسلمین. من انکر نبیاً فانه یکفر. (تمهید ابوشکور)''

ہولا جانے ہسّے یعنی جو پیغمبر تائیں
مارے یا اوہ عیبی جانے یا دیوے ایذائیں

کافر ہے اوہ بیشک اس تے سب دا اجماع ہویا
کافر جانوں اس نوں ہے اوہ گیا گواتا مویا

اینویں ہور کتاباں اندر تے وچ عالمگیری
نقل نہ کیتا میں اس خوفوں مت ہووے دلگیری

عیسیٰ تائیں خود ایہ بیٹے کشلیا نال ملاوے
فرخود ویکھو اپنے تائیں ایہ عیسیٰ ٹھہراوے

اپنے موہوں کی ایہ بنیا پچھو اس نوں یارو
کافر بنیا بیشک اس نوں سوجتی سر مارو

یعنی بیٹے کشلیا وانگوں ہے ایہ خود سودائی
کافر ہویا بھارا اس وچ شک نہ رہیا کائی

نانیاں دیاں اس دیاں بہنیاں تے بھی ہور جو ناراں
لازم آئی اس تھیں ایہ گل آہیاں اوہ بدکاراں

اس دے انہاں اقوالاں تھیں ایہ بھی لازم آیا
مول نہیں ایہ بالکل مطلق نہ ایہ پیو دا جایا

کافر ہے ایہ مرزا اس تھیں ایہ گل ثابت ہوئی
کافر ہے ایہ کافر اس وچ ذرہ شک نہ کوئی

کافر ہے ایہ کافر اس نوں کافر پکا جانی
کافر ہے ایہ کافر بیشک کافر ہے لاثانی

ہے مرتد اشد یقیناً شک نہ اس وچ کائی
ملحد ہے ایہ قطعاً اس وچ ایماں مول نہ رائی

کافر ہے ایہ کافر پکا جانوں اس دے تائیں
مومن جو کوئی جانے اس نوں اوہ بھی مومن ناہیں

کافر ہے ایہ کافر اس دے آکھے مول نہ لگو
کٹھے ہوکر اے مرزائیو منہ اس دے وچ ہگو

قولہ: (تبلیغ ص ۵۶۵ وص ۵۶۶، آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ ص ۵۶۴، ۵۶۵) میں ''ورایتنی فی المنام عین اللّٰه وتیقنت اننی هو وبینما فی

[1] جس نے ایک پیغمبر کی توہین کی اس نے سب کی تکذیب کی اس لئے کہ ''قال اللّٰه تعالٰی وقوم نوح لما کذّبوا الرسل...... الخ'' کیوں کہ نوح کی قوم نے صرف ایک نبی کی تکذیب کی تھی نہ سب کی۔

هذه الحالة كنت اقول انا نريد نظاماً جديداً سماء جديده وارضا جديدة فخلقت السمٰوٰت والارض اولاً بصورة لا تفريق فيها ولا ترتيب ثم فرقتها ورتبتها بوضع هو مراد الحق وكنت اجد نفسی علی خلقها کالقادرین. ثم خلقت السمآء الدنيا وقلت انّا زيّنا السماء الدنيا بمصابيح ثم قلت الأن الانسان من سلالة من طين ثم انحدرت عن الكشف الى الالهام فجرى على لسانى اردت ان استخلف فخلقت آدم انّا خلقنا الانسان فی احسان تقويم وكنا كذالک خالقین ولا نعنى بهذه الواقعة وحدة الوجود بل نعنى بذٰلک حديث البخاری فی بيان مراتبة النوافل لعبادة الصالحين ''یعنی اور میں نے اپنے تئیں خواب میں دیکھا کہ میں عین خدا ہوں اور میں نے یقین کیا کہ بیشک میں اللہ ہی ہوں اور میں اسی حالت میں کہتا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ نئی دنیا پیدا کروں نئے آسمان پیدا کروں اور نئی زمین۔ سو میں نے پیدا کیا آسمان اور زمین اور اجمالی صورت میں یعنی گول مول بدوں تفریق اور ترتیب کے۔ پھر میں نے ان کو جدا جدا کر کے باترتیب رکھا موافق مراد حق کے اور میں اپنے تئیں ان کے پیدا کرنے پر گویا قادر پاتا تھا۔ پھر میں نے پہلے آسمان کو پیدا کیا اور کہا میں نے کہ بیشک ہم نے زینت دی آسمان پہلے کو چراغوں سے پھر میں نے کہا کہ اب میں پیدا کروں آدمی کو خلاصہ مٹی سے۔ پھر میں کشف سے الہام کی طرف اترا۔ سو میری زبان پر جاری ہوا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنا نائب کروں سو میں نے آدم کو پیدا کیا بیشک ہم نے پیدا کیا ہے انسان کو خوب صورت اور تھے ہم اسی طرح سے پیدا کرنے والے اور نہیں مراد اس واقعہ سے وحدۃ وجود کو بلکہ مراد ہماری اس سے حدیث بخاری کی ہے جو نفلوں کے مراتب میں ہے اس کے نیک بندوں کے لئے۔

یعنی وچ تبلیغاں مرزے اللہ ہے اکھوایا | عین اللہ ہاں آکھے میرا سب خلقت تے سایا
پیدا کیتا آکھے میں آساناں زمیاں تائیں | آدم جن ملائک ہر شے جو سب جس جس جائیں

اللہ ہاں میں آکھے میں سارے اللہ جانو مینوں
میرے باجھ نہ خالق مالک جانو ہور کسی نوں

توبہ توبہ جو کوئی موہوں کڈے ایسا گولا
سڑ جاوے جیب اس دی اللہ سڑ کے ہووے کولا

کی شداد تے کی ہے فرعون سبھو اس تھیں ہارے
شیطان بھی اس بولوں اس دے توبہ توب پکارے

آدم تھیں تا اج تک نہ کوئی دنیا اندر آیا
خالق زمیاں آسماناں دا ہو جس نے اکھوایا

کہیا ہویا میں ہے پیدا کیتا آدم تائیں
اس دے باجھوں اج تک میں کوئی سنیا ڈٹھا ناہیں

فرقہ ایک وجودی وحدت رہندا وچ لوکائی
ہر شئے نوں اوہ اللہ آکھن غیر نہ جانن کوئی

انہاں تھیں بھی ہے کوہاں اس اگے قدم ودھایا
زمیاں آسماں سب خلقاں دا خالق ایہ بن آیا

بول بڑا ایہ بھارا اس دا تول نہ سکے کوئی
زمیں نہ کیوں اس بولوں اس دے پاٹ دو پہاڑاں ہوئی

بول بڑا ایہ بھارا اس دے زمیاں اس ہلایاں
زمیاں تے آسماناں اندر اس تھیں ملن دوہایاں

بول بڑا ایہ اس دا اس تھیں کنبے کل خدائی
بدلی کڑک نہ کیوں آسمانوں اس دے سر تے آئی

پاٹے کیوں آسمان نہ اتوں ٹٹے کیوں نہ تارے
پاٹ پہاڑ نہ ہوئے کیوں سب وانگوں ریت غبارے

اللہ واحد مالک خالق نہ کوئی اس دا ثانی
زمیاں آسماناں دا ہے اوہ اکّو اکلّا بانی

ہور شریک نہ کوئی اس دا وچ زمین آسماناں
نہ کوئی حصہ دار نہ ساجھی اندر دوہاں جہاناں

’’قال اللہ تعالٰی ولم یکن لہ شریک فی الملک وکبّرہ تکبیراً‘‘

اوسے پیدا کیتا ہے آسماناں زمیاں تائیں
اوہو خالق اوہو مالک اوہو سب دا سائیں

اس دی ذات نیاری سب تھیں قطعاً ثابت ہوئی
زمیاں تے آسماناں اندر اس دی مثل نہ کوئی

’’قال اللہ تعالٰی قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن ل کفواً احد‘‘

یعنی بے پرواہ ہے اللہ واحد اس نوں جانو
نہ ہے جند انہ ہے جنیا نہ کوئی اس دے ہانو

اللہ ہے جد واحد اس دا ثانی ہور نہ کوئی
عین اللہ پھر کیوں اکھواوے ایہ کافر سودائی

’’قال اللہ تعالٰی قل لو کان معہ اٰلھۃ کما یقولون اذاً لابتغوا الٰی ذی العرش سبیلاً سبحانہ وتعالٰی عمّا یقولون علوّاً کبیراً‘‘

یعنی اللہ بہت جے ہوندے وچ زمین آساناں — جھگڑا کردے نال اللہ دے اندر دوہاں جہاناں
اللہ پاک مقدس بیشک سب خلقت تھیں اعلیٰ — جو کجھ کافر آکھن اللہ اس تھیں برتر بالا
اللہ نال شریک ٹھہرانا جد خود جائز ناہیں — خود اللہ اکھواون کیوں فر جائز ہو اس تائیں
اللہ ہے جد سب تھیں اچا سب تھیں پاک نرالا — کیوں اللہ اکھواوے فر خود ایہ مردود نرالا

’’قال اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شئ وھوالسمیع العلیم‘‘

کوئی چیز نہ اس دے وانگوں اس دی ذات نیاری — جانے جو کوئی اس دے باجھوں بندا خالق باری
اللہ دی جد مثل نظیروں ہوئی ذات اکاری — کیوں فرعین اللہ اکھواوے ایہ شیطان بازاری

’’قال اللہ تعالیٰ وللہ ملک السمٰوٰت والارض وبینھما یخلق ما یشاء واللہ علیٰ کل شئ قدیر‘‘

زمین تے آسمان تے جو کجھ وچ انہاں دے بھائی — اللہ ہی ہے سب دا مالک اوسے دی بادشاہی
زمیاں تے آسمان تمامی اسے ہیں بنائے — ہر شئے تے ہے قادر پیدا کردا جو کجھ چاہے
یعنی خاص اللہ ہے مالک ملک زمین آساناں — اس دے باجھ نہ کوئی خالق مالک دوہاں جہاناں
کیوں جائز فر اس کافرنوں عین اللہ اکھواوے — خالق زمیاں آساناں دا کی ممکن بن آوے

’’قال اللہ تعالیٰ ومن یقل منھم انّی الٰہ من دونہ فذلک نجزیہ جھنّم. الایۃ‘‘

یعنی جو کوئی کفاراں تھیں عین اللہ اکھواوے — کافر ہےاوہ بیشک اس دے بدلے دوزخ جاوے

’’قال اللہ تعالیٰ وجعلوا لہ من عبادہ جزاً فان الانسان لکفور مبین‘‘

بعضے لوکاں تائیں انہاں جز اس دے ٹھہرایا — بیشک انسان کافر بھارا ظاہر نظری آیا

’’قال اللہ تعالیٰ خالق کل شئ وھو علی کل شئ وکیل‘‘

اللہ خالق مالک ہر شئے پیدا کرنے والا — ہر شئے دا اوہ کافرکنندہ ہے خود سب تھیں بالا

’’قال اللہ تعالیٰ لوکان فیھما اٰلھۃ الّا اللہ لفسدتا الایۃ‘‘

اللہ جیکر بہتے ہوندے وچ زمین آساناں — کوئی چیز نہ باقی رہندی اندر دوہاں جہاناں
ہے ایہ نص قرآنی اس تھیں ایہ گل ثابت ہوئی — خالق زمیاں آساناں دا اللہ باجھ نہ کوئی
کی ممکن خالق اکھواوے ایہ ہن اپنے تائیں — کافر ہے ایہ بھارا اس نوں ڈھا کر بول پلائیں

''قال اللہ تعالیٰ فلا تضرب اللہ الامثال ان اللہ یعلم وانتم لا تعلمون''

یعنی نہ دیو اللہ نوں خلقت نال مثالاں
اللہ جانے تم نہ جانو چھڈو کفر مقالاں
اکّو ہے نہ ہور کسے نوں اس دے نال ملاؤ
اس دی ذات نیاری سب تھیں اوتھے ہتھ نہ پاؤ
اللہ دی جد ذات حقیقت نہ کوئی بالکل جانے
عین اللہ فر کیوں ہے بن دا ایہ مردود دھگانے

''قال اللہ تعالیٰ ما اشھدتھم خلق السمٰوٰت والارض ولا خلق انفسھم. الایة''

یعنی جد میں پیدا کیتا زمین آسماناں تائیں
آدم جن کوئی اس ویلے پیدا ہویا ناہیں
نہ جد خود پھر انہاں تائیں قدرت نال بنایا
اوس ویلے بھی میں انہاں نوں نہ شاہد ٹھہرایا
زمیاں تے آسمان اللہ جد پیدا کیتے آہے
اس ویلے ایہ کتھے ہے سی سانوں پتہ بتائے
زمیاں آسماناں دی اس نوں خبر نہیں جد کائی
خالق انہاں دا کیوں بندا ایہ کتّا سودائی
زمیاں آسماناں تھیں ایہ خود پیدا ہوندا پہلاں
اس ویلے کیوں وڑیا رہیا اندر ماں دیاں محلاّں
پہلاں ہونداں جے اس پیدا کیتا خلقت تائیں
خالق ہن خلقت دا ہونا بالکل ممکن ناہیں
اتنی مدت پچھوں پیدا ہوکر کیوں ہن آیا
کتھے اج تک اس کافر نے کیوں اتنا چر لایا
زمیاں تے آسماناں دی سب جو کجھ کارروائی
پچھوں اس نوں اج تک اوہ سب کس دے ذمے آہی

''قال اللہ تعالیٰ لقد کفر الذین قالوا انّ اللہ ھو المسیح بن مریم. الایة''

یعنی جنہاں عیسیٰ تائیں عین اللہ اکھوایا
کافر ہور مشرک ہووے بیشک خود اللہ فرمایا
غرض توحید اللہ دی ثابت ہوئی ثلث قرآنو
واحد ہے اوہ اکّلا اک اکّلا جانو
ثابت ہن قرآنوں ہویا اس وچ شک نہ لائیں
عین اللہ اکھواون بالکل جائز ممکن ناہیں
عین اللہ اکھواوے جو کوئی کافر اس نوں جانو
مسئلہ ایہ اتفاقی اس وچ ذرہ شک نہ آنوں
نص قرآنوں بیشک مرزا پکا کافر ہویا
کافر جانوں اس دے تائیں گیا گواتا مویا
ہن میں تینوں اس ملحد دی وڈی سند سناواں
استدلال تمسک اس دا باطل کر دکھلاواں

’’قال اللّٰہ تعالٰی ما زال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببت فکنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصربه ویده التی یبطش بها. الٰی ان قال ولان سالنی لاعطیته...... الخ!‘‘یعنی خدافرماتا ہے میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتوں سے چاہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو میں اس کا کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں مقرر مال اس کو دوں......الخ!

وچ حدیثاں قدسی بعضے اللہ ایہ فرماوے — نفل پڑھے جو بندہ میں تھیں نیڑے ہوندا جاوے
آخر بندہ نفلاں تھیں فر ایڈا درجہ پاوے — اکھیں تے کن میرا اس دا اکو ہی ہوجاوے
اس حدیثوں آکھے مرزا میں ہاں بنیاں — اس حدیثوں آکھے میں سب اپنا تانا تنیاں
توبہ میری توبہ میری توبہ آکھو یارو — پڑھ لاحول شیطان پولے سر اس دے وچ مارو
استدلال تمسک اس دا باطل جانی بھائی — ہے ایہ جاہل بھارا اس نوں عقل نہ ذرہ آئی
مطلب اس دا اصلی جو کجھ لکھیا ہے علماواں — اوہ میں تینوں اے مرزائی کر تحریر ویکھاواں
عضو جوارح اس دے یعنی تابع میرے ہوندے — باجھوں میرے نہ کجھ ویکھن نہ کجھ سندے کہندے
ہتھ پیر اس دے ہور جوارح بدیوں باز رکھاواں — ویکھن سنن گناہوں میں خود اس نوں آپ بچاواں
نہ ویکھے نہ سندا بالکل باجھ اللہ تھیں کائی — قلب جوارح اس دے ہوون تابع حکم الٰہی
بھی ہے خاص محبت رکھن معنی اس دا آیا — احببت میں چاہواں اس نوں خود اللہ فرمایا
بھی فرمایا جو کجھ منگے دیواں میں اس تائیں — جیکر بچنا چاہے میں تھیں دیواں پشت پناہی
سائل تے ہور مسئول اندر لازم فرق ایہائی — ممکن مول نہ دونویں چیزاں ہوون اکو بھائی
ثابت ہویا اس تھیں قطعاً شک نہ اس وچ لائیں — بندہ نفل گزارن والا اللہ ہووے ناہیں

’’قال اللّٰہ تعالٰی یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال رب کیف اطعمک وانت رب العالمین قال انا علمت استعمک عبدی فلان فلم تطعمه...... الخ!‘‘

یعنی اے ابن آدم میں خود تائیں تھیں کھانا چاہیا
بندہ آکھے کیونکر میں کھلواندا تیرے تائیں
اللہ آکھے بندے میرے تائیں تھیں روٹی منگے
اس وچ اللہ اپنے تائیں سائل خود ٹھہرایا
جیکر خود متنفل تائیں اللہ آکھیا جاوے
لازم آوے یعنی سائل سب اللہ ہوجاون
ثابت ہوئی بیشک ایہ گل دل تے لائیں
اللہ ایہ تشریفاً نسبت اپنے ول فرمائی
ہے ایہ نص حدیثی اس نے جڑھ مرزے دی وڈھی
حضرت خاتم نبیاں جس دا عالی سب تھیں پایا
حضرت خاتم نبیاں خود بانی نے اس گھر دے
عمل نہ کیتا اس تے حضرت نہ اللہ اکھوایا
سلف صحابہ اگلے پچھلے خالی سب سرہائی
سلف صحابہ ہور جو سارے تابعدار انہاں دے
عالم تے ہور مومن سارے پڑھدے نفل جو بھائی
لازم آوے لاکھاں اللہ ہتھاں پیراں والے
حضرت خاتم نبیاں جد خود اللہ نا اکھوایا
کی لائق فر اس کتے نوں عین اللہ اکھواوے
کی ممکن زمیاں آسماناں دا خالق ہووے بندہ
توبہ میری توبہ میری توبہ توبہ کریئے
جھوٹھا ہے ایہ جھوٹھا اس نوں مول نہ جانو سچا
عین اللہ جد ہے ایہ بنیاں کیوں فر کھاوے پیوے
کھانیوں پینیوں بول برازوں جد ایہ باز نہ آوے
عین اللہ جد ہے ایہ بنیا اپنا حکم چلاندا
مجرم قیصر بن کیوں رسوا وچ کچہری ہووے

ہور انکاری توں پھر مینوں کھانا نہ کھلوایا
سب عالم نوں توں خود پالیں تینوں حاجت ناہیں
دتی مول نہ توں اس تائیں کیتی اس تے تنگی
منگن سائل دا اس بیشک منگن خود بتلایا
سائل دا فر اللہ ہوون اس تھیں لازم آوے
ٹکڑے کارن جو جو منگتے در در دھکے کھاون
نسبت ہے تشریفی ایہ سب ذاتی نسبت ناہیں
ہور تعلق ذاتی اس نوں اس دے ول نہ کائی
مولی وانگوں مولی اس دے منڈھوں اس نے کڈھی
اس حدیثوں کیوں نہ انہاں عین اللہ اکھوایا
ہیسی حق انہاں دا اول عمل جو اس پر کردے
کی ممکن فر اس کتّے نوں ہے اللہ بن آیا
مغلاں دے اس بچے نوں اج معنے اس دے آئی
اس حدیث مطابق اوہ سب عین اللہ اکھواندے
سبھاں تائیں جائز ہووے دعویٰ کرن خدائی
ٹردے پھردے نظری آون دنیا وچ مکالے
نہ فر سلف صحابہ موہوں ایسا سخن الایا
کیوں جائز ہے اپنے تائیں خالق خلق ٹھہراوے
کی طاقت ہے اس نوں جس دا اصلاً پانی گندہ
توبہ توبہ کریئے ہر دم قہروں اس دے ڈریئے
کی ممکن ایہ رب اکھواوے مغلانی دا بچہ
اللہ وانگوں کھانے پینے باجھوں اینویں جیوے
ذات مقدس باری کیوں فر ایہ گندہ اکھواوے
کیوں ہویا ماتحت عیسائیاں ہو محکوم انہاں دا
نال ضمانت وچ عدالت کیوں ہتھ بنھ کھلووے

عین اللہ ایہ جیکر ہوندا کیوں تکلیفاں پاندا — نوٹس نال عدالت اندر کیوں بلوایا جاندا

کیوں ایہ خوار عدالت اندر ہوندا وانگ ذلیلاں — کیوں محتاج عدالت اندر ہوندا طرف وکیلاں

خود اللہ جد بنیا کیوں فر وچ عدالت آوے — خالق ہو مخلوقوں کیوں فر استمداداں چاہوے

وچ عدالت حاضر ہوکر کیوں ہویا اقراری — کیوں الہاماں تھیں ہے ہویا تائب تے انکاری

کشف الہام نبوت عیسیٰ جتنی اس دی ساری — کھوہ لئی انگریزاں اس تھیں ہن ہویا اوہ عاری

عین اللہ جد بنیا ہے ایہ اپنا زور وکھاوے — لا کر زور حریفوں کیوں نہ اپنی رن چھڈاوے

آسمانی منکوحہ اس دے یار حریف ہنڈاں دے — وڈ ہن اس دا نک تے مٹی سر اس دے وچ پاندے

عجب اللہ ہے بنیا مرزا اس دی عجب خدائی — اتنی قدرت ہندی سندے رن نہ قابو آئی

عین اللہ ایہ جیکر ہوندا اپنا زور لگاندا — خاوند اس دے نوں ایہ کافر پل وچ مار گواندا

جھوٹھے الہاماں دیاں اس نے ناحق دھاں پایاں — رن نہ قابو آئی اس نوں دیندے لوگ دوہایاں

اگے اک گئی ہے ہتھوں دوجی بھی ہے چلی — یار حریف لگے نے گھاتیں ہوئی گل اولّی

عین اللہ جد ہے ایہ بنیا رنّاں کیوں ہے ایہ کردا — رنّاں پچھے کتے وانگوں کیوں ہے بھج بھج مردا

عین اللہ ایہ بن کر کیوں فر گہنے کرے زمیناں — اللہ بن کیوں مکر کماوے ایہ بد ذات کمینا جواب۲۰

زمیں آسماں اس عورت دے ہتھ کیتے رہن میعادی — پنج ہزار روپیہ یعنی تے زیور تعدادی

زمیاں تے آسماناں دی ہن نصرت مالک ہوئی — مرزے دا ہن اس وچ دعویٰ بالکل رہیا نہ گواہی

خاکی دا آسمانی جاون مرزا جد نہیں مندا — خاکی ہوکر خود ایہ کیوں فر عین اللہ ہے بندا جواب۲۱

خاکی دے آسمانی جاون تھیں ہے جد انکاری — خاکی ہو آسماناں دا کیوں بندا خالق باری

زمیاں تے آسماناں دا جد بنیا ہے ایہ بانی — اللہ وانگوں کیوں نہ کافر جا چڑھیا آسمانی جواب۲۲

مسئلہ ایہ اعتقادی اس تے ایمان واجب بھائی — اللہ ہے عرشاں تھیں اوپر شک نہ اس وچ کائی

عین اللہ جد ہے ایہ بنیا قدرت زور وکھاوے — کڈھ کسی نوں قبروں یا کوئی زندہ مار جواوے جواب۲۳

مرزے تے جد اللہ دے وچ فرق نہ رہیا کوئی — گوشت پوست ہڈی اس دی سب اللہ دی ہوئی جواب۲۴

عین اللہ جد ہے ایہ بنیا ایہ گل لازم آئی — ہے قرآن کتاب الٰہی مرزے آپ بنائی جواب۲۵

عین اللہ جد ہے ایہ بنیا موتوں جان بچاوے — اللہ وانگوں دائم جیوے حیّ قیوم اکھواوے جواب۲۶

کیوں ایہ اج تک عدموں باہر کافر مول نہ آیا — اللہ ہوکر معدوماں وچ کیوں اس نے چر لایا

عین اللہ جد ہے ایہ بنیا نالے کھاوے پیوے — اللہ پاک منزہ دا بھی اینویں حال دسیوے جواب۲۷

یعنی اللہ مرزے وانگوں کھانو بھوکھ نہ جردا — کھانا جیکر نہ اوہ پاوے بھکھ پیاسوں مردا

بول براز عوارض بشری جو کجھ بندہ پاوے — اللہ نوں ہو حاجت سب دی اس تھیں لازم آوے

جواب۲۸ مولد مسکن مرزے دا جد اندر کادیاں ہویا — مولد مکسن اللہ دا بھی اوہو جانوں گویا

جواب۲۹ مرزے تے جد اللہ دے وچ فرق نہ رہیا کوئی — عورت مرزے دی خود عورت اللہ دی اوہ ہوئی

جواب۳۰ پتر دھیاں مرزے دے بھی سب اللہ دے ہوئے — مرزا جد عین اللہ بنیا سبھو دھونے دھوئے

جواب۳۱ توبہ توبہ جد اس کافر عین اللہ اکھوایا — باپ اس دا ہو باپ اللہ دا اس تھیں لازم آیا

جواب۳۲ جو دیدار اللہ دا چاہے ویکھے مرزے تائیں — جیکر شوق ہووے کجھ تینوں کادیاں اندر جائیں

جواب۳۳ اللہ نازل ہو ہے کیتا کادیاں دے وچ ڈیرا — مرزے دے گھر اندر ہے رب کیتا آن بسیرا

مرزا اللہ گویا دونویں پتر اکو ماں دے — پیدا ہوئے کٹھے دونویں مالک اس جہاں دے

جواب۳۴ توبہ توبہ ایہ سودائی عین اللہ جد ہویا — جاں ایہ مر جاوے تد جانوں اللہ نوں بھی مویا

توبہ میری توبہ میری بخشیں بار خدایا — مرزے دے الزاماں کارن میں ایہ سخن الایا

کی طاقت ہے مینوں جے میں ایسا سخن الاواں — توبہ میری توبہ ہر دم تیتوں بخشش چاہواں

کیوں سفیہ کمذات کمینا کتھوں ہے ایہ آیا — کی ہے کرے خدائی دعویٰ کی ہے اس دا پایا

جواب۳۵ کی طاقت ہے اس کافر نوں دعوے کرے خدائی — کی ممکن اللہ اکھواوے ایہ کتا سودائی

کی ممکن خالق اکھواوے زمیاں تے آسماناں — کی ممکن ایہ خالق ہووے جناں تے انساناں

زمیاں تے آسماں جو اگلے اللہ پاک بنائے — اک پل اندر اس کافر نے سارے مار اڈائے

آدم اگلا بھی اس کافر سارا مار اڈایا — آدم ثانی اس نے اپنا فرضی ہور بنایا

اگلے آسماناں دی نہ کوئی باقی رہی نشانی — نہ معلوم گئے اوہ کتھے نہ انہاں دا بانی

آدم اگلا سابق زمیاں خبرے کتھے گیاں — پتہ نہ لگے بالکل کوئی ملکیں دھاں پیاں

جواب۳۶ پیدا کیتا ہے جد اس نے ساری خلقت تائیں — حضرت خاتم نبیاں دا بھی ایہو بنیا سائیں

روس انگریز بھی یورپ سارا بندے اس دے ہوئے — کی ممکن دم مارے کوئی جیوندے ہی سب موئے

وچوں اصلی انگریزاں نوں مرزا ہے دھمکاندا — نال پالیسی اونہاں نوں ہے تابعدار بناندا

لازم ہے ہن پکڑ عدالت اس نوں سولی چاہڑے — ہیٹھوں دے کر اوتوں کڈھے پوٹھا کر کے گاڑے

لے کے یا کوئی تیشہ اس دے دونویں ہتھ ٹکاوے — نک کن اس دا لاہ کر اس نوں مثلہ کر لٹکاوے

یا کوئی جج ڈویژن اس نوں اگے توپ اوڈاوے — یا گڈ وچ زمیں دے اس نوں تیریں لیکھ کراوے

اصل حقیقت لوکاں نوں ہن اس دی ظاہر ہوئی
بھج گیا اج بھانڈا اس دا شک نہ رہیا کائی

غرض لعین ہے مرزا قطعاً کافر پکّا جانو
ہے زندیق یقیناً ملحد شک نہ ذرہ آنو

کافر ہے ایہ کافر بیشک رب نبی فرمایا
کافر ہے ایہ کافر ساری دنیا فتویٰ لایا

اس کافر نے لائے لوکاں فتوے کفر بہتیرے
سب دنیا تھیں پرے ہے میرا قدم اگیرے

اپنا فتویٰ ہن تینوں کر تحریر وکھاواں
مرزے تے مرزایاں دے گھر ڈھاؤ وتجر پاواں

آدم تھیں تا دور قیامت ساری دنیا اتے
جتنے ہوئے تے جو ہوون کوں کافر کتے

سب دا کفر اکٹھا کرکے وچ ترازو پایئے
دوجے پلّے اس کافر دا پاکر کفر تولایئے

پلّہ اس دا بھارا ہووے سچ یقینوں جانی
جھوٹھا بھی ہے ودھ جہانوں اس وچ شک نہ آنی

حقہ تے ہن پانی اس دا سارا بند کراؤ
چوہڑہ ہے ایہ بیشک اس نوں چوہڑیاں نال رلاؤ

سلام کلام نہ جائز کرنا بالکل اس دے تائیں
رد سلام بھی اس نوں ایویں کرنا جائز ناہیں

مرے جنازہ جیکر اس دا پڑھنا جائز ناہیں
دفن نہ جائز کرنا اس نوں قبراں وچ سنائیں

ہے بدبخت شقی ایہ ازلی سوراں نالوں اتّے
لاش اس دی نوں روڑی اتے سٹو وانگوں کتے

سٹے چھٹے تے کاں کتے گوشت اس دا کھاون
الّاں گرجاں ہور پرندے لاہ لاہ ماس لے جاون

ایہ فریاد اک ہے ہن میری وچ جناب الٰہی
زمیاں تے آسماناں دی ہے جس دے ہتھ وچ شاہی

بھلا جو اللہ اس کافر دا منڈھوں بوٹا پٹے
بوٹا پٹ زمینوں اس دا وچ جہنم سٹے

یا فر کرے ہدایت اس نوں سدھے راہ تے لاوے
چھوڑ کفر نوں تاں ایہ کافر توبہ دے در آوے

سنو عزیزو مرزا صاحب واہ واہ اہل صفائی
جس نے حضرت عیسیٰ تائیں تہمت بری لگائی

دافع البلاء رسالہ اس نے ہک بنایا
حضرت عیسیٰ بن مریم دے اندر حق لیایا

عبارت مرزا قادیانی: ''ہم مسیح ابن مریم کو بیشک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں اور اپنے زمانے کے لوگوں سے البتہ اچھا تھا۔ واللہ اعلم'' (دافع البلاء ص ٹائٹل، خزائن ج۱۸ ص۲۱۹) پھر اپنے قول کی آپ ہی تردید کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ: ''ہم نے کہا کہ حضرت عیسیٰ اپنے زمانے کے بہت لوگوں کی نسبت اچھے تھے یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں خداتعالیٰ کی زمین بعض پر راست باز اپنی راست بازی اور تعلق باللہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل اور اعلیٰ ہوں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نسبت

فرمایا ہے:’’وجیھاً فی الدنیا والاٰخرۃ ومن المقرّبین ‘‘(دافع البلاء ص ٹائٹل، خزائن ج۱۸ص۲۱۹ درحاشیہ) پھر اپنے قول اور خدا کے قول کی خود ہی تکذیب کرتے ہیں وہ یہ ہے:’’لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیوں کہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا نام یہ نہ رکھا کیوں کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ آخر لکھتے ہیں اور مسلمانوں میں یہ جو مشہور ہے کہ عیسیٰ اور اس کی ماں مس شیطان سے پاک ہیں اس کے معنیٰ نادان لوگ نہیں سمجھتے۔‘‘ (دافع البلاء ص ٹائٹل، خزائن ج۱۸ص۲۲۰ حاشیہ)

(رسالہ ازالۃ الاوہام ص۱۹۱، خزائن ج۳ ص۱۹۲) میں لکھتے ہیں کہ:’’میں مشابہت تام اور مماثلت شدید کی وجہ سے مسیح ابن مریم کا مثیل بھی ہوں یعنی مانند۔‘‘

سنو عزیزو مرزا قادیانی واہ واہ اہل صفائی — جس نے حضرت عیسیٰ دے حق تہمت بری لگائی
غلطاں دس عبارت اس دی وچ نظری آیاں — عاجز بندے بھائیاں اگے واضح کر بتلایاں
غلط اول جو حضرت عیسیٰ راست باز بناوے — نا پیغمبر آکھے اس نوں کہندا نا شرماوے
رب پیغمبر ہے فرمایا حضرت عیسیٰ تائیں — جیکر منکر تھئے نبوت سڑسی دوزخ بھائیں

’’کما قال اللہ تعالیٰ ورسولاً الیٰ بنی اسرائیل ‘‘یعنی بھیجا عیسیٰ نوں رسول بنا کے طرف بنی اسرائیل دے۔

رب فرمایا حضرت عیسیٰ بھیجا نبی سوہارا — طرف نبی جو اسرائیلی دسّے راہ ہمارا
دوجی غلطی مرزا قادیانی راست باز بناوے — فیر کرے تردید جو اس دی الٹی بات لیاوے
تریجی غلطی فاحش اس دی سند وچ ایہ پکڑیندا — آپے پھیر کرے تردیداں مندے کار کریندا
آپے اول ثابت کردا پھیر کرے تردیداں — واہ واہ دین ایمان ہدایت واہ واہ پیر مریداں
ایسا پیر نہ لبھے کوئی جیکر ڈھونڈن جایئے — سے کوہاں دا پینڈ کریئے ایسا کتوں نہ پایئے
معنی بھجہ وجیہہ ہے سندا آیا وچ تفسیراں — دنیا دے وچ صاحب رتبہ عیسیٰ پر تاثیراں

یعنی درجہ فیض نبوت دنیا دے وچ پایا
درجہ ہور شفاعت والا روز حشر ہتھ آیا

رتبہ قرب الٰہی پایا داخل وچ قریباں
عصمت عفّت عظمت شوکت مونس یار غریباں

دیکھو مرزا قادیانی سندی چوتھی غلطی بھاری
شارب خمر کہے عیسیٰ نوں جو ہے کم بدکاری

نبی شراب نہ پیندے ہرگز آہے پاک گناہوں
تابع نفس نہ ہوئے ہرگز ڈردے رہے الاہوں

پنجویں غلط صریحاً دسے مال رناں بدکاراں
حضرت عیسیٰ کھادا آکھے پایاں باغ بہاراں

کھانا مال حرام نہ ثابت ہرگز کسے بتایا
ہک مرزے ہے اس زمانے اندر ایہ الایا

بلکہ ولی پرہیز کریندے کھانے مال حراموں
نظر بری تے صحبت مندی نسّن ہر بدکاموں

چھویں غلط جو مرزا آکھے عیسیٰ فاسق زانی
ولد زنا دی تہمت دیوے ستویں غلط پچھانی

اٹھویں بات غلط مرزے دی زانن مریم مائی
رب پناہ دیوے اس باتوں جھیڑی دین ونجائی

نانویں غلطی مرزے دی جو کیتیاں اس نے باتاں
سب مخالف ہین قرآنوں پاسی کویں نجاتاں

ہین موافق نال عقائد ٹولے جان یہوداں
جھیڑے عمل کماون اس پر پونچے نا مقصوداں

حضرت عیسیٰ مریم تائیں تہمت جویں کفاراں
اوس زمانے دتی آہی اس ٹولے بدکاراں

ایویں اس زمانے دے وچ مرزا دیون ہارا
مہدیت دا دعویٰ کردا ہور مسیح نیارا

جیکر مہدی ایسا ہووے خلقت کمی نہ کائی
دین دنی دی برکت ہووے تھیوے بے پرواہی

اس مہدی دی برکت ایسی رہندا قحط بلائیں
دہندوکار کفر دا ہویا سختی مرگ وبائیں

ڈردا گل نہ کردا ہرگز پہرا پلس کھلارے
اندر گھر اپنے دے بیٹھا جھوٹیاں لافاں مارے

حضرت مہدی رب دا پیارا مظہر فیض الٰہی
سب ملکیں اسلامی غلبے اندر اس دی شاہی

تابع اس خلائق ہوسی بہت ہوسی ارزانی
ظلم جہالت کجھ نہ رہسی غلبہ حکم ربانی

رب فرمایا حق مریم دے اندر دو چنگیایاں
ایسا قرب مراتب عالی باتاں کسے نہ پایاں

’’قال اللّٰہ تعالیٰ انّ اللّٰہ اصطفٰک وطھّرک واصطفٰک علٰی نسآء العالمین ‘‘یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ برگزیدہ کرے گا تینوں اتے پاک کرے گا تینوں اتے برگزیدہ کرے گا تینوں اوپر عورتوں جہان والیاں دے۔

ہے تحقیق اللہ تدہ چنیا پاک کیتا تدہ تائیں
اتے چنیاں اعلیٰ درجہ دتا اوپر کل نسائیں

جھڑیاں ہیں جہاناں دے وچ اندر خلقت میری تون ہیں پاک گناہوں عیبوں تیں پر لطف گھنیرے
بعد تولد بی بی مریم عیسیٰ جدوں لیائی ویکھدیاں ہی قوم یہوداں تہمت بری لگائی

''قال اللہ تعالیٰ قالوا یامریم لقد جئت شیئاً فریّا ''یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کہیا انہاں یہوداں نے اے مریم البتہ تحقیق لیائی توں وڈی بزرگ چیز نوں۔

کہیا یہوداں اے مریم توں چیز بزرگ لیاندی یعنی بن باپوں ایہ جنیاں بات نہ آکھی جاندی
ایہ گل ویکھ یہود عجائب کرن لگے گفتاراں بعضیاں تہمت بری لگائی سنگ رلے اشراراں
بعضے بیٹا کہن خدا دا بیٹا مریم سندا بعضیاں ثابت رہیا عقیدہ کہن خدا دا بندا

''قال اللہ تعالیٰ وامّہ صدّیقہ ''یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اتے ماں اس دی سچی ہے۔

رب فرمایا صدیقہ ہے ماں مسیح نیاری کذب گناہوں تے بریایوں سن توں یار پیارے

''قال اللہ تعالیٰ الّتی احصنت فرجھا فنفخنا فیھا من روحنا وجعلنٰھا وابنھا اٰیۃ للعالمین ''یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اوہ مریم جس نے نگاہ رکھیا فرج اپنے نوں پس پھوکیا اساں نے وچ اس دے روح اپنے تھیں اتے بنایا اساں نے اس نوں اتے بیٹے اس دے نوں نشانی واسطے جہاناں دے۔

رب فرمایا اوہ ہے مریم جس وچ عفت آہی فرج نگاہ رکھیا جس اپنا سر دے نال نبھاہی
وچ امان خدا دی بی بی کسے نہ ہتھ لگایا مس شیطانوں اس دے تائیں مولیٰ آپ بچایا
پس پھوکیا اساں جو روح اپنے تھیں وچ اس پاک شریفہ یعنی روح امین لیا کر چھوڑیا طرف عفیفہ
کیتا اساں نے ماں بیٹے نوں بہت عجیب نشانی کارن کل جہاں خلائق باعث فیض رسانی

''وقال اللہ تعالیٰ وصدّقت بکلمٰت ربھا وکتبہ وکانت من القانتین ''یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اتے سچیاں جاتا اس نے کلمیاں پروردگار اپنے دیاں نوں اتے آہی اوہ عزت والے۔

اتے سچا جاتا کلمیاں پاکاں رب اپنے دے تائیں ہور کتاباں نوں حق جاتا پایا فضل تداہیں
آہی بی بی عظمت والی واہ مخزن اسراراں قوم شریف نجیب اپنی تھیں رب دیاں تابعداراں

میوے جنت کھا کر بی بی مریم پرورش پائی — تھنج نہ پیتی ماں اپنے دی وچ مدارک آئی

لم ترضع جو ثدیاً قطّ وچ تفسیر لیایا — کل احوال تولد پروش واضح کر بتلایا

دسویں غلطی فاحش غلطی ہے مرزے قدیانی — ایہ جو کہے مانند عیسیٰ میں ہور کہے لاثانی

ایہ معلوم نہیں کس کم وچ شبہت عیسیٰ والی — مرزا قادیانی بڑے بہادر ایہ جو بات نکالی

دوگلاں تھیں خالی ناہیں یا شبہت بہتانی — یا نیکی تے عصمت اندر دوجے وچ پچھانی

پہلوں عیسیٰ بن مریم نوں لکھن شرابی زانی — حرام خوری ناجائز فطرت واہ واہ کم ایمانی

فیر کہے میں عیسیٰ وانگوں ہر کم اندر پورا — شبہت نال مسیح اللہ دے ہرگز نہیں ادھورا

دیکھو مرزا نال تعصب اپنے نال رلاوے — حضرت عیسیٰ روح اللہ دے ایڈا جھوٹ الاوے

مشابہت قسماں بہت ایہائی سن توں یار پیارا — اسمی ہور پیدائش سندی قول فعل اشکارا

ہور مشابہت قومی ملکی لکھیا ہے علماواں — حال حقیقت سبھاں دی میں واضح کر بتلاواں

اسم مبارک حضرت عیسیٰ لقب مسیح پچھانوں — ابن مریم ہے کنیت اس دی اس وچ شک نہ آنو

لقب مسیح خدا دی طرفوں جس نوں ہتھ لگاوے — مردے زندے ہور بیماری سختی دور ہوجاوے

مادر زاد اندھے تے کوہڑے پان شفا شتابی — لنگ کبے ٹھک سارے ہوون ہووے دور بیتابی

نور نبوت حضرت عیسیٰ ہر دم لاٹاں مارے — وچ دلاں روشنائی ہووے غفلت دور اندھارے

غلام احمد ہے نام جو اس دا رکھیا باپ تے مائی — مرزا لقب ہویا وچ جگدے جانے کل لوکائی

مشابہت اسمی لقبی مرزے ہرگز ثابت ناہیں — کویں مشابہ بنے مسیح داگیوس عقل کداہیں

وانگ پیدائش حضرت عیسیٰ ناہیں مرزے سندی — باجھوں باپ ہویا اوہ پیدا جانہ شک کرندے

مرزے دا پیو خلقت جانے کیویں مشابہ ہووے — ایہ بھی خام خیال بناوٹ دل دے اندر ڈھووے

بعد تولد حضرت مریم عیسیٰ لے گھر آئی — خلقت بہت اکٹھی ہوئی دھر دھج رہی نہ کائی

لوکاں کہیا دس بی بی ایہ لڑکا کسدائی — نہ کتھے منگنی تیری ہوئی نہ توں کتھے ویاہی

بی بی ہرگز بول نہ موہوں وحی جنابوں آیا — کریں اشارت طرف جو لڑکے رب سچے فرمایا

کہوتوں نذر کیتی میں کارن حضرت مولیٰ باری — کراں کلام نہ ہرگز موہوں ایہ ہے روزہ داری

پچھو اس لڑکے دے کولوں توں ہیں کس دا جایا — کی ہے شوکت عظمت تیری کی توں رتبہ پایا

فیر جواب یہوداں دتا لڑکا بول نہ جانے — کیوں کر عادت کدیں نہ ہووے بولن بال ایانے

کویں کلام الائے بی بی لڑکا وچ پنگوڑے — بہت تعجب بات ایہ ہائی بال جواب جے موڑے

’’قال انّی عبداللّٰہ اٰتانی الکتاب وجعلنی نبیّاً. مبارکاً اینما کنت واوصانی بالصّلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیّاً ‘‘یعنی کہیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تحقیق میں بندہ ہاں اللہ دا آئی ہے مینوں کتاب اتے بنایا ہے مینوں نبی مبارک وچ جس جگہ دے جو ہوواں میں اتے حکم کیتا ہے مینوں نال نماز دے اتے زکوٰۃ دے جدتک میں زندہ رہواں۔

حکم خدا تھیں حضرت عیسیٰ لگا کرن کلاماں — کہیا میں ہاں بندہ رب دا اندر خاصاں عاماں
پاک انجیل کتاب اتاری مینوں نبی بنایا — اتے کیتا مینوں برکت والا جس جا قدم ٹکایا
اتے کیتی مینوں رب نصیحت کراں نماز ادائی — دیاں زکوٰۃ تے حکم سناواں اندر کل لوکائی
جب تک رہے حیاتی میری اس پر قائم تھیواں — بیفرمانی کراں نہ ہرگز وصل پیالہ پیواں
شبہت قول نہ ہرگز ملدی مرزے عیسیٰ والی — دن راتیں معمول بنایا پھڑے کذب دی چالی
وچ لڑکپن اس مرزے نے کدی کلام نہ کیتی — وانگ مسیح جو نبی سوہارے جس نے رحمت لیتی
...... ہویا نال کلام خدائی — شاہد ہے قرآن مبارک جانوں سچ گواہی
...... امت فعلی نال مسیح نہیں رل دے — مرزے دی سب بات بناوٹ جھوٹ بتاوے دل دے
اس کاذب دی قوم مغل ہے عیسیٰ اسرائیلی — قومی شبہت رلے نہ ہرگز خام خیال دلیلی
رہندے مرزا ہور پنجابی حضرت عیسیٰ شامی — اس دے اندر شک نہ کوئی جانن خاص تے عامی
کسے وجہ وچ مرزا یارو عیسیٰ مثل نہ ہویا — کرکے باتاں جھوٹیاں لافاں ہر یک دا دل موہیا
مرزا پاگل ایہ لکھدا ہے میں لائق الہاماں — مینوں منوں دلوں زبانوں لائق ہو انعاماں
ہے الہام ہمیشہ مینوں جاری قطع نہ ہووے — میں مقبول خداوند باری منکر میرا رووے
اک الہام دے اندر مرزا آکھے خداوند باری — مینوں ولدیت دی نسبت کھولیا باغ بہاری
دافع وچ بلا رسالے ایس طرح ہے لیایا — چھیویں صفحہ دے اندر اس نے واضح کر بتلایا

’’قولہ: انت منی بمنزلۃ اولادی انت منی وانا منک عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً‘‘

(دافع البلاء ص۶،۷، خزائن ج۱۸ص۲۲۷)

(تذکرہ ص۴۲۲) یعنی کہیا مرزے کیدیانی نے جو فرمایا مینوں اللہ تعالیٰ نے توں میرا اوچ درجے اولاد دے ہیں توں میں تھیں ہیں اتے میں تیں تھیں ہاں قریب ہے ایہ جو اٹھائے تینوں پروردگار تیرا اوچ مقام محمود دے۔

توں میں تھیں ہیں جگہ اولاد دے رب مینوں فرمایا — توں میں تھیں میں تیں تھیں پیارے تیرا شان سوایا
ہے قریب زمانہ ایہ جو تینوں رب اٹھاوے — مقام بڑا محمود ایہ ہائی اس پر تدہ پہنچاوے
دیکھو مرزا ولدیت دی رب نوں نسبت دیندا — وانگ نصاریٰ ہور یہوداں شرک کفر ول ویندا

''کما قال تعالیٰ وقالت الیہود عزیرن ابن اللہ وقالت النصاریٰ مسیح ابن اللہ ''یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کہیا یہوداں نے عزیر بیٹا ہے اللہ دا اتے نصاریٰ نے جو مسیح بیٹا ہے اللہ دا۔

نبی عزیر خدا دا بیٹا کہیا یہود کفاراں — بالن دوزخ بن گئے موذی وانگ گندے مرداراں
ایویں کہیا مسیح نبی نوں قوم نصاریٰ بھائی — بیٹا رب دا بہت پیارا عورت مریم مائی

''قال اللہ تعالیٰ فانتھوا خیرٌ لکم ''یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس ہٹ جاؤ تا چنگا ہے واسطے تساڈے۔

رب فرمایا پاک نبیوں سنو رسول پیارے — قوم نصاریٰ مشرک جیہڑے دشمن ہین ہمارے
چھوڑو شرک کفر دا راستہ رب نوں جھوٹ نہ لاؤ — ایہ گل لایق نہیں تساں نوں اہل کتاب سداؤ
ہٹ جاؤ تثلیثوں یعنی کہنے تن خداوں — میں ہاں پاک رنوں فرزندوں ہٹو طریق تباہوں
قصد کرو توحید ہمارے بہتر ساتھ تمہارے — راہ ہدایت اوپر چلو چھوڑو راہ اندھارے
رب فرمایا حق انہاں دے کرن شرک دیاں باتاں — ہے تردید کفاراں سندے لکھ لعنت بدذاتاں

''کما قال تعالیٰ ذٰلک بافواھھم یضاھئون قول الذین کفروا من قبل قاتلھم اللہ انّٰی یؤفکون ''یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایہ گلاں موہاں دیاں ہیں مشابہ کردے ہیں گلاں نال اونہاں دے جو کافر ہوئے، قتل کرے انہاں اللہ تعالیٰ کس طرح پھیرے جاندے ہیں۔

ایہ ہے قول انہاں لوکاں دا جنہاں کفر کمایا — عیسیٰ ہور عزیر نبی نوں رب دا پت بنایا
منہ اپنے تھیں کرن کلاماں سند پاس نہ کائی — کرن مشابہ قول اپنے نوں جھڑی قوم سدھائی

جھڑے پیش سدھائے وڈکے کرن انہاں تقلیداں | لعنت کیتی پاک اللہ نے اونہاں کل پلیداں
جیسا پھرے خدا دے حقوں ایسا بدلہ پایا | راہ ہدایت چھوڑ کرا ہن غضب خدا سرچایا

’’قال اللّٰہ تعالٰی انّ مثل عیسٰی عنداللّٰہ کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال لہ کن فیکون‘‘یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق مثال عیسیٰ علیہ السلام دی مثل آدم علیہ السلام دی ہے نزدیک اللہ دے، پیدا کیتوس اس نوں پھر کہیوس واسطے اس دے ہوجا پس اوہ ہوگیا۔

ہے تحقیق جو شان عیسیٰ دا بہت عجیب نرالا | جیوں کر شان عجیب آدم دا نزد خداتعالیٰ
باجھوں باپ اوپایا آدم خاکوں بت بنایا | اس تھیں پچھے لفظ جو کن دا ہو جا توں فرمایا
تاں پیدا ہویا حضرت آدم روح جسے وچ آیا | دھریا نام خلیفہ اس دا شاہی تخت بہایا
حضرت آدم عیسیٰ سندی نبی مشابہت پوری | ملیا خلعت شرف نبوت پایا قرب حضوری

’’قال اللّٰہ تعالٰی قل ھو اللّٰہ احد اللّٰہ الصمد‘‘یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمد ﷺ کہو اللہ ہک ہے بے پرواہ ہے۔

کہ تو پاک محمد سرور اللہ واحد باری | اس شریک نہ ذاتی صفتی رحمت اس دی جاری
نہیں محتاج کسے دا مولیٰ سب خلقت دا والی | حاجت نہیں کسے دی اس نوں اس ول خلق سوالی

’’لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احدٌ‘‘نہیں جنیا اس نے کسیوں اتے نہ اوجمیاں گیا کسے تھیں اتے نہیں ہے واسطے اس دے کوئی رشتہ۔

جنیاں نہیں کسے نوں مولیٰ نا اس پتر دھیاں | نہ اوہ جنیاں گیا کسے تھیں خبراں ایہ صحیحاں
کنبا نہیں خداوند سندا دا واحد رب نوں جاتا | مالک خالق سر جہارا قدرت نال پچھاتا
ایہ جو مرزا دعویٰ کردا میں ہاں پت خدا دا | وانگ نصاریٰ ہور یہوداں چھوڑیا راہ ہدا دا
دعویٰ واقفیت دا رکھے ماہر بھید قرآنی | نال قرآن مخالف ہویا واہ واہ مسلمانی
نال خیال اپنے دے مرزا پاک رسول سداوے | وچ براہین جو احمدیہ ہے مینوں رب فرماوے
جھکیڑ دناں رسالت دے وچ بھیجاں مرض طاعونی | کراں مریض شریر خبیثاں ماراں نال زبونی
رسول میرے نوں گالی دیون بندراں منہ انہاں دے | جیہڑے تابعدار تمہارے بھلے نصیب تنہاں دے
قادیاں نوں محفوظ رکھاں میں سختی قہر بلاؤں | اوہ ہے تخت رسول میرے دا ہویا حکم الاہوں

نانویں صفحے تے دسویں دافع اندر ایہ لیایا
میں ہاں پاک رسول خدا دا رتبہ عالی پایا

الہام سوئے جو حکم خدا دا جبرئیل لیاوے
جیوں کر حکم خدا صاحب دا چنگی طرح سناوے

طرف رسولاں پاک خدا دے کرے خیانت ناہیں
نبیاں باجھ نہ ظاہر ہووے روز قیامت تائیں

جاں رسول کتاب الٰہی جس پر نازل تھیوے
نویں شریعت اس دے ہووے اس ول فکر کچیوے

لفظ نبی دا عام ایہائی خاص رسول پچھانوں
ہر ایک تابعدار امر دا اس وچ شک نہ آنوں

حکم خدا دا جدوں فرشتہ جبرائیل لیاندا
پاک رسول حبیب اللہ نوں خوب طرح سمجھاندا

حافظ وحی ملائک نوری لی اوندا ہمراہی
مت شیطان کرے کجھ دخلا ہووے کم کوتاہی

تابعدار رسول اللہ دے رہن مالک نوری
فیض خدا دا ہر دم جاری پاون قرب حضوری

دل نبیاں پاکاں دے اندر شیشے وانگ صفائی
ہر دم نور خدا دے چمکے شمس جویں روشنائی

خواب اندر بھی اوہو چانن جو اندر بیداری
فیض خدا دا ہر دم برسے جیوں کر ابر بھاری

کھولیا سینہ پاک نبی دا نال معارف بھریا
مخزن بھید الٰہی ہویا حرص ہوا سب کھڑیا

ایسے کارن شرح صدر رب کیتے پاک نبی دے
لایق فیض وحی دی ہووے ذات رسول صفی دے

صاف ہویا دل پاک نبی دا جھل وحی دیاں تاباں
جذبہ عشق الٰہی والا وچ بیداری خواباں

ویکھو مرزا دعوے کردا کہے رسول الٰہی
میں ہاں بھجیا ہویا رب دا آیا وچ لوکائی

جھیڑا مینوں منسی ناہیں پاسی جگ خواری
مرسی بے دینی دے اندر نال طاعون بیماری

کدیں کہے غلام احمد میں ادنیٰ شاہ خلائق
تابع شرع رسول اللہ دا عیسیٰ تھیں میں فائق

نالے دعویٰ کرے رسالت نالے تابعداری
انہاں دیاں گلاں تھیں ہوندے اسدتے بے اعتباری

شرط رسالت اسدے اندر ثابت ہوندے ناہیں
اینویں جھوٹ بناوٹ کر کے پھردا ہر ہر جائیں

جیکر نبی تا کفاراں نوں کیوں نہیں دعوت کردا
کرے خوشامد دنیاں داراں ڈردا اندر وڑدا

نبی خدا دے صابر ہوون جھلن دکھ ہمیشہ
حق بتاون رنج اٹھاون رب دی طرف اندیشہ

رب دا حکم سناون ہر دم ڈرن نہ کدیں کفاروں
رب تہاون جان گواون دین خدا دے پاروں

مرزا ڈردا حق نہ آکھے مت کو اس نوں مارے
یا کو اس نوں پکڑ کر اہن لیجاوے سرکارے

نبی نہ طامع مال کسے دے کھاون کر مزدوری
کھان حلال حراموں تارک فسق فجوروں دوری

تابعدار شریعت سندا مرزا نظر نہ آوے
جھوٹھا دعویٰ تابعداری پاک نبی دسیاوے

مقام بڑا محمود جو لکھیا اندر شان گرامی
حضرت پاک رسول اللہ دی جو ہے ساڈا حامی

بڑا وسیلہ احمد مرسل کرن شفاعت والا
گنہگاراں بی آساں تائیں منکر دا منہ کالا

مرزا آکھے ایہ درجہ ہے اندر شان ہمارے
پاک نبی دے درجیوں منکر جھوٹھ نہ سچ نتارے

اوہ جانے میں حق پچھاتا بھلّی خلقت ساری
آپ بھلاتی خلق بھلایوس دین دلوں بیزاری

کوئی الہام نہ سچا اس دا جھوٹے ہیں تمامی
واہ واہ ہادی مرشد کامل رہبر پیر مدامی

مرزا جان امام الدین جو مرزے سندا بھائی
لال بیگ مشہور ایہی جو چوہڑیاں پیرا بھائی

گل شگفت کتاب اپنی وچ اندر حق الہاماں
مرزے بجھ غلام احمد جو کرے بلند کلاماں

وچ کتاب اپینڈے لکھ دا سچا قول ہمارا
جھوٹھ نہ بولاں ہرگز یارو سچا رب دا پیارا

حاضر ناظر رب نوں جاناں کراں خلاف نہ ذرہ
کل الہام جو مرزے والی جھوٹے ہیں مقرّہ

میں ہاں واقف چال چلن دا اوّل آخر تائیں
سچی بات نہ اس دی کائی جھوٹھ مارے ہرجائیں

تری الہام بیان کراں میں جھوٹھا بھائی میرا
جس نے وچ تمام لوکائی پایا شور گھنیرا

گھر میرے وچ لڑکا ہوسی بھلے نصیباں والا
اس دا فیض خلایق دے وچ ہوسی بہت اوجالا

عموائیل ہوسی ناں اس دا ایسا ایسا ہوسی
اندر امر خداوند صاحب ہر دم قائم ہوسی

عورت اس دی حاملہ ہوئی لڑکی پیدا ہوئی
غمگینی دل اندر آئی کون کرے دل جوئی

فیر کہے جو حمل دوجے تھیں لڑکا ہوسی پیدا
صفتاں اسدیاں کل بتایاں ہویا اس دا شیدا

نال ارادے رب صاحب دے لڑکا پیدا ہویا
ترے سال دی عمر اس پائی پچھے اس دے مویا

مرزے دا مقصود نہ ہویا ہوگیا شرمندہ
گل ولائے کرے بہانے لڑکا رہیا نہ زندہ

ایسی بات نہیں الہامی خواہش ہے نفسانی
حرص ہوا دنیاوی مندی خطرے ہیں شیطانی

ابن صیاد یہودی آہا غیبی خبراں دیندا
خبراں جن پونچاون اس نوں جھوٹھ بہتاں رلیندا

جن کلام ملائک سن کر طرف زمیندے آون
جھوٹ رلا کر کاہن تائیں غیبی بات سناون

اک ہندو لڑکیوں کہیا مرزے بڑی بہادر
مینوں ایہ الہام ہویاہے تیرے کارن صادر

جے اسلام قبولیا توں نہ اندر دوبر ساں دے
مرجاسیں نہ زندہ رہسیں برے نصیب تساں دے

وعدے اوپر فوت نہ ہوئی قدرت دیکھ الٰہی
مرزا بہت ہویا شرمندہ ہوئیس کم تباہی

جھوٹھا دشمن رب نبی دا کاٹے جھوٹ ایمانی
جھوٹ اندر ہے بے اعتباری رہے نہ مسلمانی

سخت عذاب قیامت ہوسی جھوٹیاں تے کڑیاراں
خلقت وچ خواری پاسن سخت کھٹیسن ماراں

ملک پنجاب خراب اندر جو ایہن دسن ہارے
بھاویں مندا کم کرے کوہوون تابعداری

ایسے کارن مرزا قادیانی جھوٹھا بنیا رہبر
پھاہی پھند فریب لگائی پھاتھے اس وچ اکثر

پہلوں مرزا قادیانی پھڑیا رستہ شیخی پیرے
خلقت بہت مرید بنائی دور ہوئی دلگیرے

دعویٰ کرے مجدد والا پیر مجدد ثانی
دم مارے میں کامل اکمل مظہر فیض ربانی

امام الدین مرزے جد ڈٹھا بھائی اس پچھیرا
لیندا نظر مریداں کولوں پایا قرب اوچیرا

اک دن بیٹھیاں سوچیا دل وچ میں بھی ڈھنگ بناواں
خلقت وچ مریدے کرکے ویہلا بہہ کے کھاواں

سوچ کیتی جوہر اک ٹولے اپنا پیر بنایا
دیہن نیازاں پیراں تائیں سر پر بھارا چایا

قوم چوہڑیٹی ویہلی پھردی ایہناں پیر نہ کوئی
پیر بناں جو ایہناں سن دا بہت کرن دل جوئی

اک دن اکس مکان اندر اوس اوچا تھڑا بنایا
ڈھول ٹمکے تے سد پراہیں اوچا ڈھول بجایا

خلقت بہت اکٹھی ہوئی بنیاں خوب اکھاڑا
کھانا خوب پکا کر اس نے دتا ونڈ بھنڈارا

مرزے اگے نال ادب دے خلقت عرض گزاری
کیوں توں ایتھے تھڑا بنایا کھول حقیقت ساری

اگوں اوس جواب دتا ہے بالیشاہ فرمایا
اس جاگہ وچ میلا کر ہو میں اس جاگہ سمایا

اس جاگہ وچ بالیشاہ دی تاں میں قبر بنائی
قوم چوہڑیٹی آون ایتھے کرن سلام ادائی

لال بیگی میں چوہڑا بنیاں چوہڑے ورہے چھماہیں
میلے اوپر نذراں دیسن کی نقصان اساہیں

ہن بالیشاہ دا چوہڑا بن کے چوہڑے قوم پھسائی
بن مرید تے دیہن نیازاں ہوگئی بے پروائی

کوٹے دے وچ دعویٰ کیتا یک شخص سودائی
میں ہاں مہدی روئے زمین دا کاذب ہے شیطانی

جد اس دی مشہوری ہوئی مرزا مہدی بنیاں
دنیا کارن دین ونجایا خلق خدا دی سنیاں

مرزے ول خطاب کراں میں سنیو بات ہماری
تحفہ گولڑویہ وچ لکھیا محنت کرکے بھاری

دعوے اپنے دے وچ لکھیاں چالی بجھ کتاباں
میں مہدی ہاں منوں مینوں بھجیاں طرف احباباں

اشتہار دعوے دے بھیجے جانوں سٹھ ہزاراں
میں ول آؤ درجہ پاؤ سنگ رلو ابراراں

ہوگئی بیہودہ تیرے ایہ جو دعویٰ داری
اس امر وچ سید احمد دی کیتی تابعداری

دیکھو دین سید احمد دا سبھ کچھ کفری باتاں
تابع عقل بناوٹ کرکے سنگ رلی بدذاتاں

اک تفسیر بنائی اس نے عقلی باتاں پایاں
نال قرآن مخالف کلی ہور حدیثاں آیاں

مدعا اپنا ثابت کیتا وچ تیراں تھیں بھائیں
شرح موافق پاک نبی دے اس نے ہک نہ پائی

اوّل ایہ دلیل لیاندی معنی جو قرآنی
چھوڑ حقیقی کرے مجازی اٹکل نال پچھانی

اختلاف معانی وچ دوجی ہے جو اندر تفسیراں
پچھا اونہاں چھوڑ کر اہن عقلی کر تقریراں

ایویں جان حدیث مبارک کر کے بے اعتباری
منکر علم حدیثاں ہویا پائی جگ خواری
چوتھا لغت موافق معنی قرآن ثابت کیتا
پنجواں جان رواج ملک دا سنتوں میرے میتا
چھیواں علم جغرافیئے تھیں اوہ ثابت مدعا کردا
ستواں سند پھڑے تاریخاں قدم آپٹھے دھردا
اٹھواں قول انجیل تے نانواں قول تورات لیایا
دسواں قول سیاحین عرباں سند نال بتایا
یارہواں قول سیاحیں یورپ سند پکڑ نہارا
بارہواں قول فلاسفیاں دا ہور نحوسن یارا
سید احمد دی غرض کی آھی جو تفسیر بتائی
مسئلے شرع مخالف گھتے کیتی بہت تباہی
نویں تحقیق فلاسفیاں دی ہور علوم جو جاری
بعض امور خلاف شرع دے دین ولوں بیزاری
جویں وجود ستاں آساناں وچ کلام الٰہی
ثابت محکم شک نہیوں نامنن وچ گمراہی
ایسوقت جو ہین مخالف طعنہ کرنے ہارے
حکماں وچ قرآن مبارک ایہن سو ہتھیارے
کہن وجود ستاں آساناں ہرگز ثابت ناہیں
منکر ہیں قرآن مبارک خبر نہ دین اونہائیں
سید احمد پھر نال انہاں دے جھگڑا خوب ہلایا
امیر پائی فتح نہ ہرگز ہتھوں کم ودھایا
جدوں جواب نہ آیا اس نوں کرن لگا تدبیراں
دے جواب قرآنی حکماں عقلی کر تقریراں
ہور مطابق فلسفیاں دے دے جواب پیارے
اوہ تردید نجائز آہی کہندے عالم سارے
فتویٰ کفر دتا علماواں سید احمد دے تاہیں
جد اوہ منکر تھیا قرآنوں کر کے بری ادائیں
کارن خفت طعنہ داری اپنا دین ونجایا
وانگ شیطان دے گمراہی وچ مندا نام رکھایا
بعض شیکل قرآنوں ثابت سیداحمد انکاری
کراں بیاں تساڈی اگے سنیو خلقت ساری
منکر تھیا وجود ملائک جناں ہور شیطاناں
دوزخ ہور بہشت چھپائی ہور پچھیں آساناں
کعبے دی تعظیموں منکر راہ بے ادباں پھڑیا
معجزیاں نبیاں دا منکر راہ شیطوں وچ وڑیا
لین ربانوں جائز خانے کرے کلام دلیرے
ویکھ کراہن اس دیاں باتاں پھٹے خلق گھنیرے

در بیان ثبوت پیدائش ملائکہ

’’قال اللّٰہ تعالٰی واذ قال ربک للملٰئکۃ انّی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ‘‘ یعنی جس وقت فرمایا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتیاں دے تحقیق میں بنانے والا ہاں وچ زمیں دے خلیفہ۔

رب فرمایا پاک نبی نوں سنوں حبیب ہمارے
کرو بیان خلافت آدم معلم ہو جگ سارے

جدوں کہیا رب مولیٰ تیرے کارن خلق تمامی
سنیو امر میرے نوں سارے کیا خاصی کیا عامی

میں تحقیق کریندا ایہی وچ زمین خلیفہ
رتبہ اوس دا عالی کرساں دسے دین حنیفہ

’’قال تعالٰی واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لاٰدم فسجدوا الّا ابلیس‘‘ یعنی جس وقت کہیا اساں نے واسطے فرشتیاں دے جو سجدہ کرو آدم علیہ السلام نوں پس سجدہ کیتا انہاں نے اے پر شیطان نے نہ کیتا۔

کہیا اساں جدوں ملکاں نوں آدم کرہو سجدہ
باجھ شیطان کیتا سبھاں نے اس گیا دل بھجدا

’’قال اللّٰہ تعالٰی اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کلٌّ اٰمن باللّٰہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرّق بین احد من رسلہ‘‘ یعنی ایمان لیائے رسول نال اس چیز دے جو اتاری گئی اوپر اس دے پروردگار اس دے تھیں اتے سارے مومن بھی ایمان لیائے نال اللہ دے اتے نال فرشتیاں اتے کتاباں اتے رسولاں اسدیاں دے (اوہ کہندے ہیں) جو نہیں فرق کردے اسیں درمیاں کسی دے رسولاں اسدیاں تھیں۔

ہے ایمان رسول لیاندا دتی سچ گواہی
اس دی طرف اتاری گئے جو مظہر فیض الٰہی

رب اس دے تھیں نازل ہوئی پاک عیبوں نقصانوں
جیکو منے نہ شک لیاوے حصہ لئے ایمانوں

اینویں ہے ایمان لیاندا کلی اہل ایماناں
اللہ نال ایمان لیاندا من لیا فرماناں

من ہارے کل ملکاں نوں کلی ہور کتاباں
جھڑیاں نازل کیتیاں مولیٰ مصدر فیض صواباں

ہور ایمان لیاندا انہاں اوپر کل رسولاں
ذرہ فرق نہ کرنا آیا جو ٹولہ مقبولاں

رب فرمایا اہل ایمانوں جدوں ایمان لیاندے
آکھو اسیں رسولاں کتباں ذرہ فرق نہ پاندے

جویں یہودی ہور نصاریٰ بعضیاں من ہارے
بعضیاں تھیں انکاری ہوئے کافر رب دے مارے

اس آیت تھیں ثابت ہویا ایہن حق فرشتے
فرض ایمان لیانا اس پر نوروں ہیں سرشتے

نال قرآن ثبوتی ملکاں ایہن سارے نوری
حکم خدا دا من ہارے حکموں کدی نہ دوری

سید احمد جو منکر ہویا آکھے ملک نہ کوئی
پھر بھی اہل ایمان سداوے نال بڑی بدخوئی

دربیان ثبوت پیدائش جنات

ہے پیدائش جناں سندے جیوں کر ہے انساناں
جمن مرن ہمیشہ جاری بڈھے ہور جواناں

ہے پیدائش آدم خاکی ہے جناں دی ناری
شعلے ناروں پیدا کیتے حضرت مولیٰ باری

رنگ برنگی شکل انہاں دی جو چاہن بن جاون
چنگی شکل بنن من بھانی خوب لباس بناون

کدیں شکل بن ہیبت والے جو ویکھے سو ڈردا
نر مادہ ہر غائب ہووے وچ ہوا اڈ چڑھدا

بعضے شکل سگاندی ہوون بعضے ہور حیواناں
بعضے نے عفریت عوامر کردے سیر جہاناں

اکثر کھاون پیون پہنن بعضے نے ارواحی
ہر دم اوڈن وچ ہوا دے خواہش نفس نہ کائی

بعضے کافر بعضے مومن تابع رب نبی دے
علم پڑھن تے عمل کماون امت شاہ صفی دے

ایہ پر درجہ نہیں ولایت حاصل جناں تائیں
تابعدار رسولاں ولیاں ہوون سنج صباحیں

جیوں کر سورت جن اندر ہے رب سچے فرمایا
سن قرآن ہدایت پاون شان انہاں وچ آیا

’’کما قال تعالیٰ بسم اللہ الرحمن الرحیم قل اوحی الیّ انہ استمع نفرٌ من الجنّ فقالوا سمعنا قرآناً عجباً یھدی الی الرشد ولن نشرک بربّنا احداً ‘‘یعنی فرماوے ہوائے محمد ﷺ جو وحی کیتی گئی ہے طرف میری تحقیق سنیا اس وحی نوں اک ٹولے نے جناں تھیں پس کہیا انہاں نے سنیا اساں نے قرآن عجب، جو ہدایت کردا ہے طرف بھلیائی دی اتے نہیں شریک بناون دے اسیں نال رب اپنے دے کوئی۔

رب فرمایا پاک نبی نوں اے پیغمبر نوری
حکم پہنچاندے بے خبراں نوں پاون قرب حضوری

نازل کیتا گیا وحی ہے طرف میری کہ پیارے
جیھڑے من تے نامنن ایہن لوک جو سارے

خاص سنادے انہاں نوں جو اس وچ شک لیاون
کہن خداوند نہیں اتاری جھوٹھے جھوٹھ الاون

وچ لوکائی بنن سیانے دم مارن دانائی
منکر امر خدا تھیں ہوئے راہ پئے گمراہی

شرکیں عمر گوائی ایویں ناتوحید پچھاتی
پچھے لگ ابا اجداداں ضائع گئی حیاتی

چنگے جن تساڈے کولوں جو ایمان لیائے
تابع امر رسول میرے دے دل وچ شک نہ پایئے

ہے تحقیق جناں تھیں سنیاں بڑی جماعت بھاری
سن قرآن ایمان لیائے نال خدا دی یاری

سن قرآن گئے وچ قوماں نال بڑی ہوشیاری
صفتاں ذکر قرآن سنایا کھلا فیض ستاری

کہیا سنیاں اساں نبی تھیں ہے قرآن عجیبہ
ایسا سنیاں کدی نہ اگے کرہے رب نصیبہ

راہ دکھاوے طرف ہدایت کفروں دور ہٹاوے
دوزخ تھیں چھٹکارا دیوے جنت طرف لیجاوے

ہرگز اسیں شریک نہ کرساں جو ہے رب ہمارا
اس دے ساتھ کسے دے ناہیں اس دافضل نیارا

اس آیت تے ہورت جائیں جز قرآنوں ہوئی
جناں دی پیدائش ثابت اس وچ شک نہ کوئی

جن مرن تے مسلم کافر عالم فاضل جاہل
عابد زاہد تے متورع طرف خدا دے مائل

سید احمد پیدائش جنوں ہوگیا انکاری
منکر تھیا قرآن حدیثوں دین کنوں بیزاری

دربیان ثبوت وجود ابلیس لعین

''قال تعالٰی انّ الشیطان لکم عدوٌ مبین ''یعنی بیشک ہے شیطان واسطے تساڈے دشمن ظاہر۔

ہے تحقیق خدا فرمایا شیطون دشمن بھارا
کارن تساں عداوت رکھے باطن تے اشکارا

''قال تعالٰی ومن یتّخذ الشیطان من دون اللہ ولیّا فقد خسر خسراناً مبیناً ''یعنی فرمایا اللہ تعالٰی نے اتے جس نے پکڑیا شیطان نوں سوائے اللہ دے دوست پس تحقیق گھاٹا پایا اس نے گھاٹا ظاہر۔

اتے اوس شخص جو پکڑ لیا ہے شیطوں دوست جانے
باجھوں پاک خداوند باری کارن بے فرمانے

پس تحقیق پیا اس گھاٹا گھاٹا دسے ظاہر
جو اس پھاہی دے وچ پھاتا کدیں نہ نکلے باہر

وچ وجود بندے دے شیطان پھردا ہے مکاری
جیوں کر وچ رگاں دے ہوندا لہو ہر دم جاری

رہے ہمیشہ دل دے نیڑے خطرے دل وچ پاوے
کفر شرک تے بدعت والا رستہ خوب سہاوے

کان من الجن ہے یارو اک آیت وچ آیا
جنس جناں دے وچوں شیطوں رب نے پتا بتایا

سید احمد انکار لیاوے آکھے شیطان ناہیں
تھیا مخالف نال خدا دے پیا ضلالت راہیں

ثبوت وجود دوزخ

''قال تعالٰی وسیق الذین کفروا الٰی جھنّم زمراً ''یعنی فرمایا اللہ تعالٰی نے اتے چلائے جاون گے کافر طرف دوزخ دے ٹولہ ٹولہ کرکے۔

رب فرمایا ٹورے جاسن جنہاں کفر کمایا
ٹولے ٹولی طرف جہنم رب دا حکم بھولایا

دوزخ اندر رہن ہمیشہ کافر وچ عذاباں
سپ اٹھوئیں ڈنگسن انہاں رنگ برنگ عتاباں

کھانا تھوہر ضریع تے پینا پانی جان حمیمی
ہور آیا غسلین انہاں حق پان عذاب قدیمی

''قال تعالٰی والذین کفروا وکذّبوا باٰیٰتنا اولٰئک اصحٰب النار خالدین فیھا وبئس المصیر ''یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اتے اوہ لوگ جو کافر ہوئے اتے جھٹلایا انہاں نے آیتاں اساڈیاں نوں اوہ لوگ ہیں صاحب دوزخ دے ہمیشہ رہنگے وچ اس دے اتے اوہ بری جگہ ہے۔

اتے اونہاں کنہاں جو کفر کمایا چھوڑیا راہ حقانی ‏ اتے جھٹلایا ایات ہماری جو ایہن قرآنی
اوہ دوست دوزخ سندے اس وچ رہن ہمیشہ ‏ جا ہگ رہندے اونہاں مندے جنہاں کفری پیشہ
دوزخ جاہگ بے فرماناں رب سچے فرمائی ‏ ہے انکار کفاراں کیتا پھردے دین ونجائی
سید احمد بھی وانگ اونہاں دے منکر ہے قرآنوں ‏ دوزخ ثابت نہیں کداہیں آکھے اہل ایمانوں

دربیان ثبوت وجود جنت

آٹھ بہشت بنائے مولیٰ واہ واہ باغ بہاراں ‏ حور قصور بہشتی حلّے کارن نیکو کاراں

''قال تعالٰی والسابقون الاوّلون من المھاجرین والانصار والذین اتّبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعدلھم جنٰت تجری تحتھا الانھٰر خالدین فیھا ابداً ذٰلک الفوز العظیم ''یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اتے سبقت لیجانے والے پہلے مہاجراں تے انصاراں تھیں اتے اوہ لوک جو تابع ہوئے انہاں دے نال نیکی دے راضی ہویا اللہ تعالیٰ انہاں تے اتے اوہ راضی ہوئے اللہ پاک تے اتے تیار کیتا ہے اللہ پاک نے واسطے انہاں لوکاں دے باغ جو ہیں جاری نیچے اونہاں دے نہراں ہمیشہ رہنے والی وچ اس دے ابد تک ایہ کامیابی ہے بہت بڑی۔

رب فرمایا پاک نبی نوں سنو حبیب ہمارے ‏ کراں بیان عیاں تساں تے جیہڑے اساں پیارے
اوہ سبقت کرنے والے پہلے پاک نبی دے پیارے ‏ مہاجریاں انصاریاں اوہ ایہن رب دے تارے
بدرے احدے تے رضوانے کل اصحاب نبی دے ‏ جنہاں جان کیتی قربانی اوپر شاہ صفی دے
اتے اوہ لوک جو تابع انہاں روز قیامت تائیں ‏ اندر نیک اعمال ہمیشہ تابعدار اونہائیں
علم عمل تے وچ عقائد زہد ریاضت پورے ‏ اہل سنت دا ٹولہ ایہی کدی نہ رہن ادھورے
اوہ ہن رب تے راضی ہوئے کارن عمل ثواباں ‏ بدلہ رب نے طاعت دتا بخشش باجھ حساباں

رب تیار کیتا ہے جنت کارن نفع انہاں دے
تلے درختاں جاری نہراں خوشیاں وقت لنگھاندے

رہن ہمیشہ اندر اس دے باہر کدی نہ جاون
کھاون پیون رنگ برنگی خوب لباس ہنڈاون

ایہ ہے پونچن درجے دے وچ بڑا بزرگ ایہائی
رب دا فضل ہمیشہ ہووے عزت دون سوائی

دارالخلد تے جنت ماویٰ عدن خدا فرماوے
ہور ابھی فردوس معلیٰ زینت دار سہاوے

سید احمد جنت تھیں منکر حوراں تے غلماناں
جیوں انکار جنت دا کیتا ٹولی بے فرماناں

دربیان ثبوت وجود ہفت آسمان

دیکھو قدرت مولیٰ دی جس ست آسمان بنائے
بہت صفاء وجود انہاں دا تھماں باجھ ٹھہرائے

''کما قال اللہ تعالیٰ الذی خلق سبع سمٰوت طباقاً''

اوہ اللہ جس پیدا کیتا ست آسماناں تائیں
بیٹھ اتے تے طبق انہاں دے محکم خوب بنائیں

تارے خوب سوارے مولیٰ روشن وانگ قندیلاں
چن سورج دن راتیں پھردے وانگوں ابن سبیلاں

گھڑی قرار نہ آوے انہاں حکم خدا دے مندے
تابعداری حکم کریں دے اٹھے پھر چلیندے

سید احمد کیوں منکر ہویا کیوں اس دی مت ماری
نال قرآن مخالف ہویا پائی جگ خواری

کرسی عرش پیدائش نوری بہت بہت وسیع آسمانوں
بہت عجائب چیزاں اس پر ثابت ہے قرآنوں

درثبوت تعظیم کعبۃ اللہ حرسہا اللہ

بیت اللہ ہے برکت والا مظہر فیض ربّانی
سیس نواون لازم آیا ہویا حکم حقانی

''کما قال اللہ تعالیٰ واذ جعلنا البیت مثابۃً للنّاس وامناً واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی''

رب ارشاد نبی نوں کیتا خلقت نوں سمجھائیں
کعبے دی تعظیم کرامت واضح کر بتلائیں

اساں کیتاں جد بیت اللہ نوں جار جوع خلائق
اتے جاہگ امن بنایا اس نوں مظہر فیض حقائق

ظلم غارت تے شرک کفر تھیں جاہگ امن ایہائی
فتح کفاراں تے بدکاراں ہرگز کدیں نہ پائی

مقام مبارک ابراہیمی پکڑو اہل ایمانوں
جاہگ پڑہن نماز اپنی دے فیض پاؤ رحمانوں

حجر اسود دے کول کھلو کے نفل نماز گزارو
کرو طواف چوفیرے کعبے اپنا دین سوارو

بے ادبی بیت اللہ سندے ہرگز کرن نہ آئی
فعلی قولی کفر ایہائی خصلت ہے بریائی

بے ادباں نوں جانہ ملدی اندر درگاہ باری
رب دے دشمن ہور نبی دے پاون بہت خواری

جدوں دجال زمیں دے اتے اپنا حکم چلاسی — بیت اللہ تے وچ مدینے ہرگز قدم نہ پاسی
حکم خدا تھیں ملک الٰہی کو سنگی دربانی — اینویں قوم بری یاجوجوں بیسی ہن امانی
کارن بے ادبی کعبے دی صاحب فیل چڑھائی — ملک یمن تھیں لشکر لیکر آیا کرن تباہی
جد نیڑے بیت اللہ آیا رب دی پئی قہاری — ابابیل سمندر طرفوں آئے مار اڈاری
کینکر منہ اک پیراں دے وچ آئے لکھ ہزاراں — دو دو کینکر مار کر اہن مارے قوم کفاراں
اُٹھ گھوڑے تے ہاتھی خچر مرگیا لشکر سارا — بے ادبی دا بدلا پایا رسول کریں نظارا
مسجد کعبے دے وچ جیکوئی اک نماز گزارے — لکھ نماز ثواب اہی رب فضلوں پار اتارے
بہت عذاب گناہ حرم وچ فضل جو بن بھلیائی — رحمت رب دی ہر دم وسے جیندی حد نہ کائی
وقت جماع منہ طرف حرم دے جائز کرن نہ آیا — ایویں بول پیشاب کرن دا حکم منع فرمایا
رب تعظیم حرم فرماوے کرو نہ بے تعظیمی — ہر دم ادب بجا لیاؤ پاؤ فضل کریمی
سید احمد تعظیم حرم دی ہرگز کجھ نہ جانے — بے ادبی دا چالا پھڑیا کم کرے من بھانے
جس پایا تس ادبوں پایا بے ادباں محرومی — واصل باللہ کدیں نہ ہووے جس وچ ایہ شومی
معجزیاں انکار کفر ہے جیویں انکار نبیاں — ایویں منن فرض کرامت ساریاں بجھ ولیاں
معجزہ حضرت عیسیٰ آہا مادر زاد نابینے — روشن اکھ انہاں دی ہوندی یمنی وانگ نگینے
مرض برص تھیں پان شفائیں جنہاں ہتھ لگاوے — مردے زندے کرے ہمیشہ قدرت رب ویکھاوے
حضرت موسیٰ نوں فرمایا پاک خداوند باری — جا فرعون کافر دے اگے جو ہے وڈا مکاری
کہہ توں چھوڑ کفر دیتائیں رب نوں واحد جانی — مینوں جان پیغمبر رب دا سچا حکم پچھانی
کہے ہامان سنیں فرعوناں توں ہیں رب اساڈا — اس دے آکھے دین نہ چھوڑیں مت کوئی پوی تگاوا
ستر ہزار مداین ولوں جادو گر بلوائے — وچ کچہری حاضر ہوئی شاہ انہاں فرمائے
نال موسیٰ دے ہو مقابل جادو گر ہو سارے — کرہو مات موسیٰ دیتائیں جھوٹھے لاف نہ مارے
ساحر کہن موسیٰ دے تائیں جادو اساں ویکھائیں — تا فراسیں کراں گے سارے ہوگ یقین تدائیں
حضرت موسیٰ کیہا انہاں نوں اوّل تسیں ویکھاؤ — جو کچھ ہے معلوم تساں نوں ذرہ ڈھل نہ لاؤ
سوٹے رسے جمع کرائے وڈے ڈھیر لگائے — جادو کرکے خلقت اندر وڈے سپ بنائے
حضرت موسیٰ دل وچ ڈریا حکم جنابوں آیا — نہ ڈر ایہ سپ جھوٹھا اہی توں دل کیوں گھبرایا
عصا ڈال خدا فرمایا قدرت ویکھ ہماری — جھوٹھی بات نابود ہووے گی ویکھے خلقت ساری

''کما قال اللّٰہ تعالٰی فالقٰی عصاہ فاذاھی ثعبان مبین''

حکم خدا تھیں ڈالیا حضرت موسیٰ عاصے تائیں | پس اچانک سپ بنیاں اوہ لگا پھرن اتھائیں
خلقت ڈگدی ڈھہندی ویندی نس گئی ات جاوں | نفسی نفسی پئے پکارن بچیئے ایس بلاؤں
کھا گیا سبھ ڈھیر سپاں دے پھردا وچ لوکائی | حکم ہویا پھڑ اس دے تائیں فر عاصا بن جائی
نال شتابی موسیٰ پھڑیا ہیئت رب بدلائی | سپ کنوں پھر لکڑ بنیاں قدرت رب دیکھائی
حضرت موسیٰ ہور نبیاں کنوں جان کفاراں | طلب کیتی سی معجزیاں دی ٹولی بے اعتباراں
ویکھ کر اہن معجزیاں نوں جادو سمجھن ہارے | بعضے کافر رہے مدامی ہوگئے رب دے مارے
بعضے بھلّے نصیباں والے ہوگئے اسلامی | تابعدار نبیاں ہوئے پایا فضل مدامی
جیوں ڈٹھا سی معجزیاں نوں جو ساحر فرعونی | موسیٰ نال ایمان لیائے چھوڑیا دین ملعونی
سید احمد ہے عینہ ٹکائی مرزا کرے اساری | اسّر کوٹ مرمت ہویا ویکھے خلقت ساری
کوٹ کفر نوں مرزا قادیانی جا ہگ امن بنایا | مکے ہور مدینے نالوں اس دا شان ودھایا
آکھے قادیان جا امن دی جس وقت تخت ہمارا | میں سلطان رسول جگت دا پاؤ لطف نظارا
وچ حرمین نہ ظلم تعدی نا سلطان کفردا | قادیان وچ کفر دا غلبہ مظہر شہ قہردا
واہ واجا ہگ فیض امن دی واہ وا مرزا ہادی | جس دی برکت وچ جہاناں کیتی بہت آبادی
لائق بیعت کرن دے خلقت اندر رب دا پیارا | جس دا چال چلن ہے سنت ظاہر باطن یارا
عالم عامل دینی ہووے بدعت تھیں بیزاری | طامع مال نہ دنیا ہووے راغب دنیا داری
حرص ہوا نفسانی کنوں ہردم کرے کنارہ | حب اللہ دی غالب ہووس صوفی صاف نیارا
فانی فی للہ باقی باللہ واصل ذات الٰہی | فانی وچ محبت نبوی ہووس خوب آگاہی
حکم محبت شیخ اندر بھی کامل ہووے فانی | رب دی طرف رجوع ہمیشہ کرے نہ بیفرمانی
پوری کرے مقام فقر دی پاس انفاس کماوے | عشق محبت رب دی اندر دن تے رات لنگھاوے
مرشد کولوں لے اجازت سر پر بھارا چاوے | راہ الٰہی دسے اس نوں جو کوئی اس ول آوے
نموّن جھوناں رہے ہمیشہ دل وچ نامغروری | صحبت دار ہووے مسکیناں پاوے قرب حضوری
قاتل زہر پچھانی ہر دم صحبت دنیا داراں | تا اوہ لائق پیری ہووے سنگ رلے ابراراں
ایسا پیر مقرب رب دا جیکر لبھے بھائی | بیعت کر توں نال خوشی دے بیڑا پار ہوجائی
گزرے پیر کمایاں والے کیتی قبریں ڈیرے | ہن تک فیض انہاں دا جاری پائے قرب اچیرے

غیر شرع تے جاہل ناقص پکڑن پیر نہ آیا
رہبر نہیں اوہ رہزن ایہی نہ ہوں شیطانوں لایا

بلکہ مریدی مشکل ایہی جیوں شرط فقیری
جیکر عمل کمائی پورا پاوے رتبہ میری

طالب مولیٰ تارک دنیا شاہ جویں سرداراں
خلقت اوپر حکم چلاوے تابع اس ہزاراں

بعضے پیر سداون خلقت عمل کرن تسخیراں
تابع خلقت ویکھ کراہن شوکت شان امیراں

اینویں مرزے ڈھنگ بنایا عمل مسخ والا
شرط فقیری اس وچ ناہیں ٹھگ بازاری چالا

سنو بھراؤ عمل کماؤ سدھے رستے جاؤ
ایسے بھنڈ فریبی کولوں اپنی جان بچاؤ

ایسا وقت آیا دجالے وگی واؤ فساداں
لنڈ اچکّے دیون دھکے نیکوکار آزاداں

گوشے اندر بیٹھن چنگا مجلس وچ نہ نجایئے
بیٹھ اکلّے اس دنیا تھیں اپنا وقت لنگھایئے

میں ایہ عرض گزاری ایہی اگے کل بھراواں
راہ شریعت محکم پکڑو رحمت پاؤ تھاواں

سولاں دن شوالوں گزرے ہجری سن مبارک
تیراں سو تے بائی آہا ہویا فضل تبارک

ایہ رسالہ پورا ہویا نال خدا دی یاری
فیض محمد عاصی کنوں جو ربدا بھکھیاری

تاریخ تالیف: ۱۶؍شوال ۱۳۲۲ھ، مطابق ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۴ء

اشتہار

اہل اسلام کو واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو دعویٰ کیا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور ازالہ اور عسل مصفی وغیرہ کتابوں میں اپنے زعم فاسد میں اس کو بڑے زور شور سے ثابت کیا ہے سو اس عاجز نے تین سو قوی دلیل سے اس کے اس دعویٰ کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ کر سمندر کے بیچ پھینک دیا ہے جس سے یقیناً ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی مسیح موعود ہرگز نہیں ہوسکتا اور نہ مثل مسیح۔ پس اگر مرزا یا کوئی مرزائی ان سب دلائل کو یا نصف یا تہائی کو بھی توڑ ڈالے اور کوئی شخص ثالث مسلم الطرفین غیر مذہب اس کا جواب باصواب ہونا تسلیم کرے تو وہ ہزار انعام پانے کا مستحق ہوگا اور اگر جواب نہ لکھ سکیں تو اپنے مذہب باطل اور الحاد سے توبہ کریں اور اگر توبہ نصیب نہ ہو تو پھر آئندہ حجاب شرم اور ندامت پہن کر گوشہ گیری لازم پکڑیں اور کسی مسلمان کے سامنے نہ آویں۔ واللہ یھدی من یشاء الٰی صراط مستقیم!

الراقم: مولوی ابوالحسن مصنف کتاب ہذا ساکن پنج گرائیں ضلع سیالکوٹ

اشتہار واجب الاظہار (از ناشر طبع ثانی)

الحمد للہ علی احسانہ! جمیع اہل اسلام کی خدمت میں واضح ہووے کہ یہ کتاب مستطاب المسمی ''بجلی آسمانی برسر دجال قادیانی'' جس میں سچے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام کا زمانہ اخیری میں نازل ہونے کا بیان اور جھوٹے مہدی اور جھوٹے عیسیٰ قادیانی کے کل حالات جو فی زماننا مثل شکل شیطان نمودار ہیں۔ پس اس قادیانی کے اس مسیح موعود دعوے کو از روئے قرآن کریم وحدیث رسول اللہ ﷺ تین سو ساٹھ قوی دلیلوں سے مولوی ''محمد ابوالحسن'' صاحب نے بڑی جان فشانی سے فائدہ عوام کے لئے تصنیف فرما کر اہل اسلام کو مشکور فرمایا تاکہ اہل اسلام اس متبرک کتاب کے پڑھنے اور سننے سے اس جھوٹھے دجال فریبی مکار کے مکروفریب سے بچ کر سعادت دارین حاصل کریں جو لوگ بہ سبب اپنی غلط فہمی اور جہالت کے اس کیدیانی کے دھوکے میں آکر اپنے اصلی خدا اور اپنے اصلی رسول مقبول ﷺ کو چھوڑ کر اس بے دین کیدیانی دجال کے فریبی جال میں آکر اسیر ہوتے ہیں وہ لوگ اس متبرک کتاب کے پڑھنے اور سننے سے پہلے حق وباطل کی تمیز کریں اور بعد ازاں اپنے خدا تعالیٰ جل علیٰ شانہ اور رسول مقبول ﷺ کی شناخت کر کے پورے پورے مسلمان ہونے کے لئے توبہ کے میدان میں آکر عبرت پکڑیں اور عذاب دوزخ سے بچ کر جنت کی سیر کریں۔

اے بھائی مسلمانوں اس متبرک کتاب میں اس دجال کیدیانی کا ذکر ہے کہ جس نے طمع نفسانی کے لئے اپنے خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کر کے فرعون وشداد کی طرح دعویٰ خدائی ونبوت کا کیا اور ان کفار کی طرح زمانہ حال میں یہ مع اپنے اپنے حواریوں ناپاک جماعت کے مثل شیطان ولشکر شیاطین ہزارہا خلقت خدا کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے کفر کا زنجیر پہنا کر گمراہی کے گڑھے میں لاکر داخل جہنم کر رہا ہے۔ لوگ بہ سبب غفلت دنیاوی اور جہالت امرونہی کے شریعت نبویہ مصطفویہ ﷺ سے بے خبر اور بے خوف ہیں اور اس قادیانی کو اپنے لئے وسیلہ نجات اور پیشوا سمجھتے ہیں اور اپنے اصلی ہادی اللہ تعالیٰ اور اس

کے رسول ﷺ سے منہ پھیرے ہوئے اس کی نافرمانی میں مصروف ہیں اور اس کیدیانی مصنوعی مکار کو اپنا ہادی جان کر عذاب الٰہی سے بے خوب ہیں۔ مثال ان کی اس طرح ہے جس طرح کسی دہقان نے بہ سبب کم فہمی کے کھوٹا روپیہ بغیر دیکھے بھالے کسی صراف کے توشہ دینا جان کر اپنے کمر سے بستہ کر رکھا کہ بوقت ضرورت اس کو صرف کر کے اپنی مطلب براری کروں گا۔

پس بعد از مدت جب اس کو کسی جگہ ضرورت خرچ کرنے کی ہوئی تو اس کو اگر اپنی کمر سے کھول کر کسی لائق دکان دار یا صراف سے اس کھوٹے روپے کے ساتھ مطلب براری کرنا چاہے گا تو بعوض فائدے کے وہ صراف اس کو چور بددیانت جان کر حاکم وقت کے پیش کرا کر اس کے لئے سزا قائم کراوے گا تو وہ بیچارہ نہ چور تھا اور نہ بددیانت صرف کم فہم اور نادان تھا اور کھوٹے اور کھرے کی پہچان نہ رکھتا تھا۔ پس اس اپنی نادانی کے باعث مجرم سرکار ہوکر گرفتار بلا ہوگا۔ اسی طرح جو لوگ اپنے دینی کاموں میں نادان ہو رہے ہیں اور بہ سبب نادانی کے اس کھوٹے دین کی پہچان نہیں کرتے اور اس کھوٹے کیدیانی دین کو اپنا توشہ سمجھتے ہیں اور اس کو اپنا ہادی اور پیشوا جانتے ہیں۔ پس وہ بھی اس کھوٹے روپے والے کی طرح جب میدان قیامت میں پیش پروردگار رہوں گے تو اس وقت جب اس کھوٹے کیدیانی دین ...... کو اپنی بریت کے لئے پیش کرے گا تو وہ پیش کنندہ بہ سبب کھوٹھے دین اور جھوٹے پیشوا کے بہ حکم پاک پروردگار گرفتار بلا ہوکر دوزخ کی آگ میں ہمیشہ کے لئے جلتا رہے گا۔ جس کی رہائی نہ ہوگی۔ ایسے کھوٹے دینوں اور ایسے ہی چور ہادیوں کے زجر وعتاب میں خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک میں حکم فرماتا ہے:

’’اذ تبرّ ء الذين اتبعوا من الذين اتبعوا ورأ والعذاب وتقطّعت بهم الاسباب. وقال الذين اتّبعوا لو انّ لنا كرّة فنتبرأ منهم كما تبرّؤا منّا. كذالک يريهم الله اعمالهم حسرات عليهم وما هم بخارجين من النّار ‘‘یعنی قیامت کے دن جن کے پاس ایسے ایسے کھوٹے ہادی اور پیشوا ہوئے اور ان کے پیش کرنے کے سبب سے

جناب الٰہی میں سے ان کو کچھ فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ عذاب کے مستوجب ہوئے تو وہ اس وقت جب عذاب الٰہی کو دیکھیں گے تو بارگاہ خداوندی میں عرض کریں گے کہ اے بار خدایا اگر ہم کو ایک بار پھر دنیا میں بھیجے تو ہم ان کھوٹے اور جھوٹے پیشواؤں سے بیزاری کریں۔ جس طرح کہ ان سے آج ہم کو کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ لیکن اس وقت ان کو یہ فریاد کچھ فائدہ نہ دے گی اور نہ ہی وہ عذاب سے نجات پاسکیں گے۔ پھر جو لوگ کہ اس دام کیدیانی میں پھنس کر اپنے خدا اور سچے رسول اللہ ﷺ کی تابعداری سے محروم ہیں اور اس کی اطاعت نعمت عظمیٰ سے بے نصیب ہیں تو ان لوگوں کو خواب غفلت اور جہالت کی نیند سے جگانے کے لئے مصنف نے نہایت جاں فشانی کے ساتھ قرآن مجید اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے کھوٹے بے دین کیدیانی کے رد میں مسائل استخراج کر کے بمع ترجمہ اردو اور نظم پنجابی میں تصنیف فرمایا اور کیدیانی کو ایسے ایسے دندان شکن جواب دیئے اور اس کے کھوٹے مذہب کو باطل کیا کہ ان شاء اللہ! مسلمان بھائی اس کے مطالعہ سے خود لطف اٹھاویں گے۔ اگرچہ بہت صاحبوں نے اس سے پہلے مختلف زبانوں میں کیدیانی دجال کی تردید کی۔ جیسا کہ یہ زہریلا رد کیدیانی کے واسطے بنایا گیا ہے اس طرح کے دوسرے نہیں۔ جس کے پڑھنے و سننے سے لوگوں کو عبرت پذیر ہو کر اس بے دین کیدیانی کے دھوکے سے بچ کر توبہ کے میدان میں آ کر سعادت دارین حاصل کریں تو اس لئے عاجز کی یہ خواہش ہوئی کہ اس کتاب کا حق تصنیف مصنف صاحب موصوف سے باضابطہ خرید کر خاص اپنے نام سے چھاپ دین تاکہ اہل اسلام کو فائدہ پہنچے اور اس بے دین دجال کے مکری جال میں پھنسے ہوئے لوگوں کو اس کتاب کے ذریعہ اس کے جال سے نکال کر جنت کے باغات کی سیر کراویں۔

اب بفضل ایزد منان خاکسار خادم شرع النبی الکریم ابوالحسن محمد عبدالکریم تاجر کتب لاہور نے اس کتاب کا حق تصنیف وتالیف کامل ہر دو حصہ اوّل ودوم کا اپنے نام سے چھپوا کر رجسٹری سرکار کرائی۔ پہلے یہ کتاب مصنف نے خاص اپنے نام سے چھاپ کر مشتہر کرائی تھی جو آج تک ان کے نام کی چھپی ہوئی

کتاب فروخت ہوتی رہی۔ اب یہ کتاب کامل ہر دو حصہ یعنی اوّل و دوم دونوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے بڑی محنت اور جاں فشانی کے ساتھ عمدہ کاغذ پر چھاپ کر عاجز خیر خواہ اسلام نے مشتہر کی۔ اب یہ کتاب سابق کتاب ہذا اور دوسری تردید کیدیانی کی کتابوں سے ہزار ہا کیا بلکہ لکھو کہا درجہ سبقت لے گئی۔ یہ کتاب سب سے عمدہ اور درمیانہ تختی پر نہایت خوبی سے چھپی ہے۔ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ!

اب میں امید کرتا ہوں کہ شائقین اہل اسلام اس راہ ہدایت اور راہ نما کتاب کی عمدگی اور راست گوئی کو دیکھ کر اپنی آخری نجات کے لئے ضرور اس کی خریداری کریں گے اور عجب نہیں کہ جن صاحبان کے پاس اس بے دین کیدیانی کے ردکی کتابیں ہوں گی اور صاحبوں کی بنی ہوئی وہ صاحب بھی اس متبرک کتاب کی خریداری کریں گے اور نیز دوسرے صاحبوں کو بھی اس کی خریداری کی طرف توجہ دلا کر ثواب آخرت سے دامن لبریز ہوں گے۔ اب میں شائقین اسلام کو خاص کر دینی شفقت سے مطلع کرتا ہوں کہ اس متبرک کتاب کو جو کہ فی زماننا مولاناؒ کی یادگار کا ایک متبرک نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کی خریداری میں ہرگز تامل نہ کریں اور تاکہ ایسا نہ ہو کہ داغ حسرت باقی رہ جاوے۔ حسب مقولہ ایک انار وصد بیمار اور طبع ثانی کا انتظار باقی رہے۔ واللہ اعلم پھر طبع ثانی کی نوبت ہو یا نہ ہو۔ کیوں کہ حیات کا کچھ بھروسا نہیں۔ اس لئے میں دینی خیال سے یہ گزارش بار بار کر رہا ہوں کہ شائقین اہل اسلام کے لئے کتاب واقعی حرز جان ہے اس کو نقد جان دے کر بھی خریدنا ارزاں ہے۔ اس لئے بہت جلد اس متبرک کتاب کو خرید کر اس کے اصل واصول سے ماہر ہو کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی خوشنودی حاصل کر کے مصنف اور عاجز خیر خواہ اسلام کو دعا خیر سے یاد فرماویں۔ عاجز نے باوجود اتنی محنت اور زر کثیر کے خرچ کرنے کے اس متبرک کتاب بے بہا کی قیمت بغرض سہولت اہل اسلام بہت ہی کم رکھی ہے تاکہ ہر ایک بھائی مسلمان اس سے فائدہ اٹھائے۔

المشتہر: ابوالحسن محمد عبدالکریم تاجر کتب لاہور بازار ہیرا منڈی

✡ ✡ ✡

مشاہیر کے خطباتِ ختمِ نبوت

مرتب

مناظرِ ختمِ نبوت

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان۔ 061-4783486

www.amtkn.com, www.laulak.info, www.khatm-e-nubuwwat.info,
www.khatm-e-nubuwwat.com, ameer@khatm-e-nubuwwat.com